گزیٹیر

ممالک محروسۂ سرکار عالی

مولفہ

جناب مولوی میرزا مہدی خان صاحب - آئی - آر - آس - ایم و ام - آر - اے - اس

وغیرہ وغیرہ

ناظم گزیٹیر و ناظم مردم شماری ممالک محروسہ سرکار عالی

بابت سنہ ۱۹۰۳-۱۹۰۱ عیسوی

محمد بشیر الدین خان منیجر کے اہتمام سے

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمسی آگرہ مین چھپا

سنہ ۱۹۰۸ء

ممالک محروسہ سرکار عالی

فہرست مضامین حصہ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

یہ پہلا گزیٹر ممالک محروسہ سرکار عالی کا ہے جو حسب فرمایش سرکار عظمتدار
تیار کیا گیا ہے ۔ سر ولیم ہنٹر کے گزیٹر کو تیار ہو کر چونکہ ایک زمانہ دراز گذرا ہے ۔ اور
اس عرصہ مین تمام ہندوستان مین بہت سارے تغیرات حدود و واقعات
مین واقع ہوئے ہین اسلیے اوسکی نظر ثانی کو سرکار عظمتدار نے وجہ ہمت فرمایا اور
اور چونکہ سرکار عالی کے ممالک محروسہ کے متعلق اوسمین صرف ساٹھ صفحہ تھے اسلیئے
اس سرکار ابد قرار سے خواہش کی گئی کہ حیدر آباد کا گزیٹر اگر اسموقع پر مکمل طور پر مرتب کیا جاوے
تو کل ہندوستان کا گزیٹر بالکل مکمل ہو جائیگا ۔ کیونکہ گزیٹر کسی مملکت کا ایک جام جہان نما

کی حیثیت رکھتا ہے - لہذا سرکار عالی نے براہ قدردانی مصنّف کو منظوری انتخاب سرکار عظمتدار اس کام کی انجام دہی کیلیئے نامزد فرمایا - اس سرکار کے گزیٹر کو پہلے تو انگریزی مین مصنّف نے مرتب کیا جسکا یہ اردو ترجمہ ہی - بادی النظر مین یہ کام کچھہ مشکل نظر نہین آتا ہے مگر اسکے مواد کی فراہمی مین جو جو دقتین مصنّف کو پیش آئین اونکا اندازہ وہی لایق عہدہ دار کر سکتے ہین جنکو اسکے مواد کی فراہمی مین بیحد جانکاہی کرنی پڑی - ہر صیغہ و ہر سررشتہ سے تفصیلی مواد کا فراہم کرنا اور سب کا تطابق اس طرح پر کہ غلطی کا شایبہ نہ رہے ایک نہایت صعب و مشکل کام تھا چنانچہ اوسکی فراہمی مین تین سال گذرے جب کہین اسکا لکھنا شروع ہوا - اسکے بعد اصل مسودہ سرکار عظمتدار کے پسند کیلیئے بھیجا گیا اور جب وہ مقبول ہوا تب اوسکی چھپائی آغاز ہوئی - بظاہر حجم کتاب سے اسکی محنت کا اندازہ کرنا مشکل ہی مگر جب بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کسقدر اختصار و ایجاز سے کام لیا گیا ہی کیونکہ اضلاع و دفاتر بلدہ مختلف سررشتون سے جو مواد آیا تھا ساڑھی تین ہزار صفحون سے کم نہین تھا جسکا یہ لب لباب ہے یقین ہے کہ اس کتاب کو انظار ارباب بصیرت مین درجۂ قبول حاصل ہوگا فقط - میرزا مہدیخان

حیدرآباد دکن ہمن ۱۳۱۶ فصلی

ریاست حیدرآباد جو بنام ممالک نظام مشہور ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵ درجہ ۱۰ دقیقہ
اور ۲۰ درجہ ۴۰ دقیقہ اور مابین طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ و ۸۱ درجہ ۳۵ دقیقہ بشکل
ایک کثیر الاضلاع کے (۸۲۶۹۸) مربع میل پر مشتمل ہے اور میدان دکن کے وسط مین واقع ہے
ملک برار و صوبہ جات وسطی ہند اُس کی شمالی اور صوبہ بمبئی کا ضلع خاندیس اُس کی شمالی غربی
سرحد ہے۔ بجانب جنوب دریاے کشنا و تنگبھدرا اُس کو محدود کرتے ہین اور صوبہ مدراس
کے اضلاع گنٹور و بلھاری و کرنول کو اس سے جدا کرتے ہین۔ جانب غرب صوبہ بمبئی
کے اضلاع احمدنگر و شولاپور و بیجاپور و دہاڑواڑ واقع ہین اور اس کے جانب شرق دریاے
وردہا و گوداوری و ضلع کشنا متعلقہ صوبہ مدراس ہین۔ اس ملک کا رقبہ صوبہ مدراس کے
برابر ہے باستثناے سواحل کورومنڈل و ضلع کویمبٹور یا ملک آئرلنڈ (۳۲۶۰۰) کا

اڈہائی گونہ ہے مجموعی رقبہ انگلنڈ و ویلز (۵۸۲۰۰) کا ایک اور دو خمس ہے۔

حصص طبعی

یہ ملک ایک وسیع میدان ہے جس کا اوسط ارتفاع سمندر کی سطح سے تقریباً (۱۲۵۰) فٹ ہے لیکن جا بجا اس کے پہاڑون کی چوٹیان (۲۵۰۰) - اور (۳۵۰۰) فٹ تک بھی بلند ہین یہ ملک بلحاظ طبقات الارض و نیز اقوام کے تقریباً دو بڑے اور مساوی حصص پر منقسم ہے جنکو دریاے مانجرا و گوداوری ایک دوسرے سے جدا کرتے ہین - وہ قسمت جو بجانب شمال و غرب ہے - بہ لحاظ طبقات ارض ٹرپین کہلاتی ہے اور وہ جو بطرف شرق و جنوب واقع ہے گرانیٹی و کلکیریس (آہک آمیز) کہلاتی ہے - ان دونون ارضی و قومی قسمتون مین ایک اور بھی مناسبت ہے یعنی ٹرپین قسمت کے باشندے مرہٹے اور کنڑے اقوام ہین اور گرانیٹی قسمت کے ساکنین قوم تلنگہ سے ہین - ٹرپین قسمت جس کی زمین اکثر سیاہ ریگڑ ہے خاص گیہون اور کپاس کی پیداوار کا ملک ہے اور تلنگانہ یعنی گرانیٹی قسمت وہان کی پیداوار اور تالابون کا مخزن ہے - ان دونون حصص مین جو تفاوت ہے بیّن اور آشکار ہے -

ٹرپ یا ریگڑ کا قطعہ پر زور نباتات سے ڈھپا ہوا ہے اور اُس مین پہاڑیان اور متموج ٹیلے ہین اور جو زمین زراعتی ان پہاڑیون اور ٹیلون کی تحلیل و تعریہ سے حاصل ہوتی ہے رنگ مین سیاہ اور کمال درجہ کی حاصل خیز ہے اور چونکہ یہ مٹی چکنی ہوتی ہے رطوبت اس مین بہت مدت تک باقی رہتی ہے - بہ خلاف اس کے گرانیٹی اور آہک آمیز حصّہ مین ایک گونہ اوداسی اور ویرانہ پن ظاہر ہے - پہاڑ نباتات سے عاری نظر آتے ہین گو میدانون مین جھنڈ اور چھوٹی جھاڑی کثرت سے ہے اور گنبد نما ٹیلے اور عجیب الہیئت گول بڑے بڑے پتھر ایک دوسرے پر چے

ہوئے اکثر جا بجا دکھلائی دیتے ہین جس سے ایک نوع کی افسردگی اُس قسمت پر طاری
رہتی ہے جو زراعتی مٹی گرانیٹ پتھر کی تحلیل سے حاصل ہوتی ہے اکثر ریتیلی ہے اور اُس مین
وہ حاصل خیزی مفقود ہے جس کے لئے ریگڑ و ٹرپی زمین مشہور ہے ۔ علاوہ برین اس کے
ریتیلی ہونے سے اس مین رطوبت بہت کم رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس خطّہ کی ندیان
اور نالے گرمیون مین بالکل خشک ہو جاتے ہین اور اسی وجہ سے تالابون مین پانی فراہم
اور جمع رکھنے کی ضرورت دائمی ہوتی ہے چنانچہ تمامتر حصّۂ تلنگان کا تالابون سے مرصع
بنا ہوا ہے کل ملک کی سطح کا میلان شمال غرب سے بجانب جنوب شرق واقع ہے اور اکثر دریاؤن
کا بہاؤ بھی اسی سمت مین ہے ۔ضلع اورنگ آباد کا انتہائی شمالی غربی گوشہ (۲۰۰۰) فٹ کے
قریب سمندر کی سطح سے مرتفع ہے اور یہ ارتفاع بتدریج گھٹتے ہوئے رائچور کے حوالی مین
قریبًا (۱۲۰۰) فٹ کے ہو جاتا ہے اور کرنول کے نزدیک ۸۰۰ اور ۹۰۰ فٹ سے زیادہ نہین۔

پہاڑیان اور پہاڑون کے سلسلہ ۔ اس ملک کی معتبر پہاڑیان اور پہاڑون کے سلسلہ حسب ذیل ہین۔

بالا گھاٹ ۔ بالا گھاٹ ایک پہاڑون کا سلسلہ ہے جو بین شرق و غرب ممتد ہے اور تعلقہ بلولی ضلع ناندیڑ
سے ضلع پربھنی مین ہوتے ہوئے تعلقہ آشتی ضلع بیڑ مین منتہی ہوتا ہے ۔اسکا طول اس
ریاست مین تقریبًا (۲۰۰) میل اور اوسط عرض کوئی ۴ ۱/۲ میل ہے ۔ اس کی ایک شاخ منشعب
ہو کر اُس سرزمین مین پہونچتی ہے جو درمیان دریائے سینا و مانجرا و کاگنا واقع ہے اور جو
آشتی (ضلع بیڑ) سے ضلع عثمان آباد مین سے گذرتے ہوئے ضلع گلبرگہ مین جا کر منتہی ہوتی ہی
ایک اور سلسلہ جو بالا گھاٹ کا شعبہ ہے درمیان دریائے گوداوری و مانجرا کے ممتد ہے اور

بلولی ضلع ناندیڑ کے مشرق سے بجانب جنوب کولاس ضلع اندور تک پہونچتا ہے۔

سہیادری پروت

سہیادری پروت - یہ سلسلہ ممالک محروسہ کے شمالی اضلاع مین سے گذرتا ہے اور شرقاً نرمل ضلع اندور سے نکلکر ضلع پربھنی اور برار مین سے گذرتے ہوے اجنٹہ تک پہونچتا ہے جہان بنام گھاٹ اجنٹہ مشہور ہے اور وہان سے مغربی سمت مین بڑہتے ہوے صوبۂ بمبئی کے ضلع خاندیس مین داخل ہوتا ہے۔ اس سلسلہ کا طول ممالک محروسہ مین تقریباً (۲۵۰) میل ہے اور اس کا وہ حصہ جو بنام کوہ ہائے اجنٹہ مشہور ہے طولاً سو میل ہے۔

جالنہ کے پہاڑ

جالنہ کے پہاڑ - ایک اور سلسلہ جو جالنہ کے پہاڑون کے نام سے مشہور ہے قلعۂ دولت آباد ضلع اورنگ آباد سے بجانب شرق جالنہ تک پہونچکر وہان سے ملک برار مین داخل ہو جاتا ہے اور اس کا طول ۱۲۰ میل ہے۔

کنڈیکل گٹا

یہ سلسلہ جو طولاً ۵۰ میل ہے ضلع ورنگل سے شمالی غربی سمت مین تعلقہ چنور ضلع ایلگندل تک جاتا ہے۔ اور کبھی سرناپلی کا سلسلہ بھی کہلاتا ہے۔

دریا اور ندیان

معظم ترین دریا جو اس ملک کو سیراب کرتے ہین گوداوری و کرشنا مع اُن کے شعبہ تنگبھدرا و پورنا و پائین گنگا و مانجرا و بھیما و مانیر ہین - اِن کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی ندیان ہین مثل موسی و دینڈی و مونیر وغیرہ کے۔

گوداوری

دریاے گوداوری ممالک محروسہ مین ضلع اورنگ آباد کے موضع پھولتا مبا کے قریب داخل ہوکر اضلاع اورنگ آباد و پربھنی و ناندیڑ و اندور و عادل آباد مین تقریباً (۵۰۰) میل شرقی سمت مین بہتا ہے اور ضلع عادل آباد کے جنوبی شرقی گوشہ سے اپنے بہاؤ کا رُخ

جنوبی شرقی سمت مین بدلکر اور (۱۷۰) میل تک بہتے ہوئے اور اضلاع عادل آباد و کریمنگر و ورنگل کا شرقی حد بناتے ہوئے موضع پارنتھ پلی کے قریب ضلع ورنگل سے خارج ہوکر ضلع گوداوری علاقہ صوبہ مدراس مین داخل ہوتا ہے۔ اس کا کل طول ممالک محروسہ مین ۴۴۰ میل ہے۔

مانجرا — دریاے مانجرا کا منبع یا منشا تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ ہے جہان سے روان ہوکر اضلاع بیڑ و عثمان آباد و بیدر و میدک و ناندیڑ و اندور کو سیراب کرتے ہوئے اخیر ضلع مین دریاے گوداوری مین شامل ہوجاتا ہے۔ اس کا کل طول ۳۸۷ میل ہے۔

کشنا — دریاے کشنا ضلع بیجاپور علاقہ بمبئی سے ممالک محروسہ مین ضلع لنگسگور کے موضع ایچم پیٹھ کے قریب مغرب کی جانب سے داخل ہوکر جنوبی شرقی سمت مین اضلاع لنگسگور و رایچور و محبوب نگر و نلگنڈہ و ورنگل مین سے گذرتا ہے اور پچھلے تین اضلاع کا بلکہ ملک کا جنوبی حد واقع ہوتا ہے۔

بھیما — بھیما دریاے کشنا کی شاخ ہے جو ضلع شولاپور علاقہ بمبئی سے ممالک محروسہ مین قریب موضع اٹر چاند ضلع گلبرگہ کے داخل ہوکر اضلاع گلبرگہ و رایچور مین گذرتی ہوئی کشنا مین داخل ہوجاتی ہے۔

تنگبھدرا — دریاے تنگبھدرا مثل دریاے بھیما کے کشنا کی ایک شاخ ہے ضلع لنگسگور سے موضع مدلاپور کے قریب ملصق ہوکر شمالی شرقی سمت کو بہتے ہوئے ضلع رایچور تک پہونچتا ہے اور وہان سے بالکل شرقی سمت مین بہتے ہوئے قریب موضع عالم پور کے کشنا مین شامل ہوجاتا ہے۔ دریاے تنگبھدرا اضلاع لنگسگور و رایچور کو صوبہ مدراس کے اضلاع کرنول و

بلاری سے جدا کرتا ہے۔

پائین گنگا

دریا۔ پائین گنگا کا منبع سہیادری پربت ہے وہان سے اس ملک مین داخل ہوکر ممالک محروسہ سرکار عالی کے شمالی اضلاع مین شرقی سمت مین بہتا ہے اور اضلاع پربھنی وناندیڑ وسرپور تانڈور (عادل آباد) کو ملک برار کے جنوبی اضلاع سے جدا کرتا ہے اور ضلع عادل آباد کی غربی اور شمالی سرحد پر بہتے ہوئے تعلقہ راجورہ کے شمال کی جانب وردہا ندی مین شامل ہو جاتا ہے۔

دوسری ندیان اور دریا کا بیان مثل پائین گنگا اور وردہا و مانیر و مونیر و موسی وغیرہ کے اپنے موقع سے اُن اضلاع کے ضمن مین آئیگا جن مین یہ بہتی ہین

دریاچہ اور جھیل

فی الحقیقت اس ملک مین کوئی طبیعی دریاچہ یا جھیل تو نہین ہے۔ لیکن بڑے بڑے تالاب عام طور پر جھیل یا دریاچہ کے لقب سے ممتاز ہین۔ پانی کے بڑے بڑے اور وسیع مصنوعی مخزن جن کو تالاب کہتے ہین ندیون اور نالون کے وادیون مین بند قایم کرکے تیار کئے گئے ہین تاکہ موسم بارش مین اُن بندون سے پانی کو روک دیا جائے اور اس مجتمعہ پانی کو بعدہ تری کی زراعت کے لئے کام مین لایا جائے اور ملک تلنگانہ مین ایسے تالابون کا شمار ہزارون تک پہونچتا ہے۔ سب سے بڑا تالاب دریاچہ پاکھال ہے جو تعلقہ نرسایم پیٹھ ضلع ورنگل مین واقع ہے اور اس کے بند کا طول (۲۰۰۰) گز ہے جو پاکھال ندی کے وادی مین عرضاً باندھا گیا ہے۔ اس دریاچہ کا رقبہ تیرہ مربع میل ہے اور اوس کا عرض و طول وسیع ترین مقام مین آٹھ ہزار اور چھ ہزار گز ہے۔

منظر

اس وسیع مملکت مین اقسام و انواع کے مناظر و صور طبیعی نظر آتے ہین ۔ کہین تو نہایت خوب صورت کوہستان و جنگل نظر آتے ہین ۔ اور کہین تو سطح زمین بالکل مسطح اور شستل بر سہول ہے اسکی میدانی زمینین اقسام کی ہین جو بہت سے حاصل خیز و شاداب قطعات پر مشتمل ہین اور بہت سی ایسی زمینین ہین جو عمدہ ہین مگر ابتک کسانون کے ہل نے اُن کو چھوا تک نہین ہے اور بہت ساری ایسی بایر (او سر) بھی ہین کہ ہرگز قابل زراعت نہین ہوسکتی ہین ۔ ضلع اورنگ آباد مین علاوہ اجنٹہ اور ایلورہ کے مشہور غارون کے ایسے عمدہ مناظر اور نظر انداز بھی ہین کہ اس ملک مین کمتر کہین اور نظر آئین گے ۔ کہین تو سطح ملک مین نہایت ملایم و مناسب اوتار چڑہاؤ دکھلائی دیتا ہے جو زینون کی طرح مدرّج ہے اور کہین سیدھے اور بلند پہاڑ ہین جو دفعتہً زمین سے ابھرے ہوئے ہین ۔ بہرحال ہیئت مجموعی ان کی نہایت دلفریب ہے ۔

جیالوجی طبقات

اس مملکت کے جیالوجی طبقات جدید و قدیم غریلی و لاٹیریٹ و ٹرپ دکنی اور گونڈوانا و کرنول و کڑپا و آرکیین یعنی قدیم طبقات پر مبنی ہین ۔ وہ طبقات جو کثرت سے پائے جاتے ہین دکن ٹرپ آرکیین ہین جو کل ملک کے شمالی غربی و جنوبی و شرقی حصّہ کے ایک بہت وسیع رقبہ کو گھیرے ہوئے ہین ۔ گونڈوانا قسم کے طبقات حجری دریاے گوداوری و پرانہیتا کے وادیون کے اُن حصص مین تکمیل پائے ہین جو ملک کے شمالی سرحد پر دو سو میل ممتد ہین اگرچہ بڑا رقبہ کڑپا و کرنول کے طبقات کا صوبہ مدراس مین دریاے کشنا کے جنوب مین واقع ہے مگر اس ملک مین بھی وادی کشنا مین متوازی جنوبی شرقی سرحد کے (۱۵۰) میل تک چلے گئے ہین اور مکر کشنا و بھیما اور اُن کے شعبون کی وادیون مین ملک کے جنوبی غربی

حصہ مین نمود ہوئے ہین ۔ آرکئین طبقات یعنی جو سب سے قدیم طبقات ہین اکثر گرانیٹ نما احجار پر مشتمل ہین جو مخصوصاً حیدرآباد کے حوالی مین اچھی طرح سے ظاہر ہو کر شرقاً ملک کے منتہائی شرقی سرحد تک چلے گئے ہین اور یہان یہ احجار مختلف الاقسام اور شسٹوز ہوتے ہین ۔جن مین ابرک (طلق) ہارن بلنڈ شسٹ اور طبقات معدن حدید مقناطیسی اور منقلبہ چونے کے پتھر شریک ہین ۔ درمیان دریا ہا سے کشنا و تنگبھدرا بہت سارے اقسام شسٹوز قسم کے احجار کے ضلع کے جنوبی غربی حصہ مین پھر نمود ہوتے ہین جن کو سلسلہ دہار واڑ سے موسوم کیا گیا ہے جو ہارن بلنڈ و کلوریٹی و آرجیلیش شسٹ و ایپیڈورئیٹ و سنگ بلور کے ساتھ شامل ہین اور اس سنگ بلور مین مختلف مقدارون مین حدید مقناطیسی و معدن آہن شریک ہے جس سے غربی و برآکینی طبقات کا شدت سے منقلب ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ آرکئین سلسلہ کی تحقیقات جیسی چاہیئے عمل مین نہین آئی ہے جس سے اُس کے حدود اور اُس کے حجری اجزا کا تعین کامل طور پر کیا جا سکے ۔ طویل و کم عرض طبقات دہارواڑ کے **اوٹ کراپ** جن کا ذکر قطعہ مذکورۂ سابقہ مین ہوا ہے مشتمل ہین مُصطلکک اور منطوی سنکلین پر جو قدیم کے منبلر شِسٹ و نائس مین گڑھے ہوئے نظر آتے ہین اور گویا مابعدی گرانیٹ نما تداخل سے ظاہر ہوئے ہین ۔ ان کم عرض طبقات کو طلا آمیز رگون نے جا بجا تقاطع کیا ہے جس سے ان کی مالی قیمت و عظمت ظاہر ہوتی ہے اور جس سے زمانہ سلف مین معدن برآری کی کوششین معلوم ہوتی ہین جس کو زمان حال مین پھر تازہ کیا گیا ہے ۔

کل آرکیئن رقبہ مین متعدد براکینی دیوارین واقع ہوئی ہین بعض جن مین سے دہاروار
زمانہ کے اپیڈیوریٹ پر مشتمل ہین - اور بعض دوسری دیوارین آگیٹ ڈالریٹ یا ڈایا بیس
سے مرکب ہین جن مین مابعدی زمانہ طغیانِ براکینی کے بلّوری پتھر شامل ہین جو کرڑپا سلسلہ
کے مادہ براکینی سے تعلق رکھتے ہین -

کشنا کے شمال مین کرڑپا سلسلہ کے **آوٹ کراپ** مین بلوری احجار اور سلیٹ اور
چونے کے پتھر کے اقسام نظر آتے ہین - اور یہ سلسلہ متعدد غیر منطبق مجموعون پر منقسم ہے
جس کے اعلیٰ طبقات اس ملک مین واقع ہوتے ہین - سلسلہ کرنول جو کرڑپا کے سلسلہ
سے غیر منطبق ہے بلّوری پتھر اور چونیکے پتھر اور شیل سے مرکب ہے جن کی حالت انقلابی
اُس درجہ کی نہین ہے جو کرڑپا کے سلسلۂ احجار کی ہے - ان دونون طبقات کے سنڈاسٹون
یعنی ریتیلے پتھر ایک زمانہ سے جنوبی ہند کے مخزن و منبع الماس سمجھے جاتے ہین - الماس
علی العموم سلسلہ کرنول کی بنیاد مین پایا جاتا ہے - کرڑپا کا ایک جز وسطی ہند کے بیجاور طبقات
کے ساتھ تناسب و تطابق رکھتا ہے بخلاف اس کے کرنول کے سلسلہ طبقات بندھیا
کے سلسلہ سے مطابقت رکھتے ہین - کرڑپا و کرنول کے سلسلون کا اکثر رقبہ جگیا پیٹھ پر ختم
ہوتا ہے جو کشنا کے شمال مین واقع ہے -

دریاے گوداوری کے جنوبی غربی کنارہ پر کرڑپا کا سلسلہ پھر نمود ہوتا ہے اور اُس کا تعلق
اکثر رقبہ سے اس کے اون آوٹ لایرز سے پایا جاتا ہے جس مین سے سب سے بڑا آوٹ لایر
وہ ہے جو کہم کے قریب ظاہر ہوا ہے - اس کا زیادہ سے زیادہ اور متصل پھیلاو کہم کے شمال

شرق سے شروع ہوتا ہے اور پاکھال کے پہاڑ اسی سے مرکب ہین اور یہ گوداوری و مانیر کے ملتقا کے قریب تک چلا گیا ہے - یہ طبقات پھر گوداوری کے شمال کی جانب نمود ہوتے ہین اور ملک کے شمالی غربی سرحد تک پہونچکر وہان دکن ٹرپ کے بسالٹی لاوا کے نیچے مفقود ہوجاتے ہین -

اس رقبہ کے کڑپا پر غیر منطبق طور پر ایک سلسلہ کوارٹ زیٹ اور کنگلومریٹ کا بچھا ہوا ہے جس مین سلیٹ بھی شامل ہے اور یہ سلسلہ جو غالباً کرنول کے طبقات کا نمایندہ ہے بنام سلسلہ سلاوائی مشہور ہے -

کڑپا کے سلسلہ کا ایک اور نمود معروف بنام کلاوگی صوبہ بمبئی کے اضلاع بیلگا نون اور اور دہارواڑ مین ہے جس کا شرقی منتہا اس ملک مین واقع ہے - اس کے شمال شرق کو ایک اور مجموعہ کرنول طبقات کا ہے جو درمیان آرکیئن نائیس اور دکن ٹرپ کے واقع ہے اور چونکہ دریائے بھیما اُس پر سے گذرتا ہے بنام سلسلۂ بھیما مشہور ہے -

سلسلۂ گونڈوانا جس مین معدنی کوئلہ کی کان ہے وادی گوداوری اور پرانہیتا کے ایک وسیع رقبہ کو گھیرے ہوے ہے اور مجموعہ ہاے **چکیالا کوٹا مالیری وکامٹی وباراکا وتالچر** پر منقسم ہے جن مین سے پہلے دو اعلیٰ اور پچھلے تین ادون گونڈوانا کہلاتے ہین -

اس رقبہ کی حدود پر اکثر خطا واصطکاک موجود ہین جیسا کہ ہندوستان کے کوئلے کے اکثر معدنون مین پایا جاتا ہے جو اُن کے مستقیم اور متوازی ہونے کا سبب ہے - تالچر مین رملی احجار بھورے رنگ کے ہین لیکن اکثر سبزی مائل بھی ہوتے ہین اور ان کے اوپر کی

جانب سبز ریتیلے شیل اور ریت کا پتھر بھی ہوتا ہے اور جس کے نیچے وہ مشہور گنڈونکا طبقہ واقع ہے۔

ان گنڈون کے متعلق یہ امر تحقیق ہو چکا ہے کہ ان کی اصل گلیسیل ہے یعنی برف و یخ کے دریا سے متعلق ہے ۔ کیونکہ موضع ایرال کنارہ بائین گنگا اور وردہا ندیون کے ملتقا کے ایک میل کے قریب ایک تراش مین ان گنڈون کے تحتانی جانب یخ کے گھساؤ کے خطوط بہت اچھی طرح ظاہر ہوتے ہین اور نیچے کے کڑپا کے چونیکے طبقات پر بھی یہی خطوط جو یخ کے گھساؤ سے پیدا ہوتے ہین نمودار ہین اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اِس نواح مین کسی زمانہ مین سیل یخ موجود تھی ۔

باراکار کے طبقات کی ضخامت ۲۵۰۰ فٹ سے زاید نہین ہے لیکن اُن کی مالی وقعت کوئلون کے معدن کی وجہ سے ہے جو اُن مین واقع ہین ۔ یہ طبقات مشتمل ہین کوئلے کے معدن اور ریت کے پتھر اور شیل پر جن مین ذغال آمیز طبقات بھی شریک ہین ۔ کوئلے کے طبقات نہایت ضخیم ہین چنانچہ سنگارینی کے طبقات کی اوسط ضخامت چھپن (۵۶) فٹ ہے ۔

کامٹی کے طبقات غیر منطبق طور پر باراکار کے طبقات پر واقع ہین اور ان مین کوئلا مفقود ہے ان کے اجزا اکثر چکنی مٹی اور کنگلومریٹ اور ریت کا پتھر ہے اکثر جن مین سے آہن آمیز اور بعض ابرک آمیز اور سنگیمز آمیز ہین یہ طبقات گوداوری کے غرب کی طرف پرانہیتا کے ملتقا کے قریب نمود ہوتے ہین اور ڈولٹا تک ممتد ہین ۔

اوپرن طبقات گونڈوانا کی مدت اکثر اعلی پلیوزوئیک سمجھی جاتی ہے اور اعلی گونڈوانا مین

میسوزوئیک زمانہ کے رکازات پیدا ہوتے ہین - ان کازات مین زیادہ تر قابل دلچسپی وہ ہین جو کوٹامالیری طبقات مین برآمد ہوے ہین مثل اقسام ماہی و حشرات کے جو چونیکے طبقات اور چکنی مٹی مین نکلتے ہین - سُرخ اور سبز چکنی مٹی اور گل آمیز ریت کا پتھر اِن طبقات کا عمدہ حجری امتیاز ہے اور غیر منطبق طور پر کامٹی پر پھیلے ہوئے ہین اور گوداوری و پرا نہیتا کے غرب مین ایک وسیع رقبہ کو گھیرے ہوے ہین - طبقات چکیالا جو کوٹا مالیری پر واقع ہین مشتمل ہین آہن آمیز کنگلومریٹ و آہن آمیز ریت کے پتھر و معدن آہن پر اور رکازات سے معرّا ہین - ان کا تعلق طبقات گونڈوانا سے مشکوک ہے -

دکن ٹرپ طبقات بسالٹ اور ڈالریٹ کے براکینی بہاؤ سے مرکب ہین اور جا بجا اُن کے درمیان میٹھے پانی کے رسوبی طبقات بھی ہین جو بنام انٹر ٹریپین یعنی درمیانی طبقات کے موسوم ہین - اور یہ دکن ٹرپ ملک کے کل حصہ غربی اور شمالی سرحد تک ممتد اور پھیلا ہوا ہے

قدیم غریل روڑے اور چکنی مٹی کے ضخیم طبقات گوداوری و کشنا و تنگبھدرا اور اُن کے شعبون کی وادیون مین واقع ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس زمانہ کی جغرافیائی حالت اس وقت کی حالت سے بالکل مختلف تھی - اُن کی بڑی قدامت اُن رکازات اور معدومہ حیوانات ذوفقار کی ہڈیون سے ثابت ہوتی ہے جو پلائسٹوسین اور اعلیٰ پلایوسین زمانہ مین وجود رکھتے تھے -

اکثر اوقات احجار کے سطوح لیٹریٹ پتھر کے طبقات سے ڈھپے ہوئے ہین اور یہ ایک خاص قسم کا نتیجہ اثر ہوا کا ہے جو گرم ملکون مین دیکھا جاتا ہے - وہ احجار جن مین لوہے کا مواد

کثرت سے ہے جیسا کہ دکن ٹرپ مین وہ اِس قسم کی تحلیل کے خاص طور پر معمول واقع ہوتے ہین - لیکن بصورت عدم موجودی لیٹریٹ دکن ٹرپ تحلیل پاکر ریگڑ کی تکوین کرتا ہے جو بہت ہی حاصل خیز زمین ہے -

یہ لٹریٹ کہین تو دکن ٹرپ کا ہم عصر ہے اور بعض ندیون کی وادیون مین ممکن ہے کہ زمانہ جیالوجی کے عصر جدید مین پیدا ہوا ہو اور اس قیاس کا ثبوت اُن پتھر کے اوزارون سے ملتا ہے جو انسان نے زمانہ حجری قدیم و حجری جدید مین اپنے استعمال کے لیئے بنائے تو جدید غرلی سطوح بڑے دریاؤن اور ندیون کی وادیون مین پھیلے ہوئے ہین - خصوصاً گوداوری و پرانہیتا کے ملتقا سے لیکر تا بدہانہ دریا سے مذکور ممتد ہین -

اِس ملک کی معروف و معظم معدنی اشیا الماس و سونا اور کوئلا ہین الماس تو سلسلہ کرنول مین پیدا ہوتا ہے - سونا ضلع لنگسگور مین دہارواڑ سلسلہ مین نکلتا ہے اور کوئلا گوداوری و پرانہیتا کے گونڈوانا سلسلون مین پیدا ہوتا ہے اور سنگارینی مین کثرت سے نکالا جاتا ہے - عمدہ لوہے کا معدن چکیالا کے ریت کے پتھر اور دہارواڑ کے رشسٹ مین نکلتا ہے - اِن سب کا تفصیلی بیان معدنیات کی فصل مین بیان کیا گیا ہے -

نباتات

تمام ملک مین جہان کہین زمین دو ایک سال اُفتادہ رہجاتی ہے تو اُس پر چھوٹے اقسام کی جھاڑی اور جھنڈ اور دوسرے اشجار مثل کُرڈرا یعنی کیسیا آریکیولیٹا اور زیزیفس سیکروفیلا کے نشوونما پاتے ہین چند سال مین جنگل کی صورت بدلکر اُس پر بڑے درخت اُگتے ہین جن مین معظم اقسام حسب ذیل ہین - بیوٹیا فرانڈوسا - بوسیکس ہپٹہ فیلم - لتھرینی انڈیکا - کیسیا فسٹیولا

آنونا ریٹی کیولیٹا - میلیا آزادرختا - بادہینا پاروی فلورا - کوپاریس ٹریفولیٹا - پیپل - برگد (بڑ) بومبکس گاسپیم - فروشیا ایلیفنٹم اور مختلف اقسام ببول جیسے سنڈرا اور معمولی ببول وغیرہ کے - عمارتی لکڑی اور دوسری قسم کے اشجار کا بیان فصل جنگلات مین آئے گا - سیندہی اور تاڑ کے درخت بھی کثرت سے لگائے جاتے اور پیدا ہوتے ہین جن کا شیرہ ملک تلنگان مین کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور سیندہی و تاڑی سے گڑ بھی بنتا ہے تلنگان کی زمین ناریل کے درخت کے لئے بھی مناسب ہے مگر مرہٹواری مین کوشش سے بھی اس کو کامیابی نہین ہوتی ہے - آم اور املی دیہات کے اطراف ہر جاے کثرت سے ہوتے ہین لیکن مرہٹواری مین املی کا درخت کمتر پیدا ہوتا ہے - پان کی پیداوار ہر جاے حسب ضرورت ہوتی ہے -

جانوران وحشی

حیوانات وحشی و پرندہاے مختلف الاقسام جیسے اِس ملک مین پیدا ہوتے ہین باستثناے میسور ہندوستان کے کسی اور خطہ مین کمتر ہوتے ہونگے - شیر - چیتے - ملک مین ہر جاے ہوتے ہین اور جنگلی بھینسا اور کبھی جنگلی ہاتھی بھی پاکھال کے جنگل مین نظر آتے ہین - بالاگھاٹ اور مرتفع مقامات پر چیتل - نیلگاے - سامبر - چارشاخی ہرن اور معمولی ہرن نظر آتے ہین جنگلی سور جنگلون مین اور ہرنون کے منڈے میدانون مین اکثر دکھلائی دیتے ہین - تھرس بھیڑیا - جنگلی بلی - ریچ - سارسل - خرگوش ولومڑی وکولا وغیرہ کثرت سے ہوتے ہین - پرندون کے اقسام مین ہبورا اور رنگین تیتر - ہریل - کبوتر - لوا - بٹیر - اسنائیپ - جنگلی مرغی - مور - جنگلی بط وقاز - اور ٹیل ہمیشہ اور ہر جاے ہوتے ہین - خرخرہ - وکلنگ وکبود گو داوری وکشنا کے

کنارون پر اکثر نظر آتے ہین۔

موسم

اگرچہ کاملاً ملک کی آب و ہوا سالم نہین ہے مگر علی العموم اچھی سمجھی جاتی ہے کیونکہ سال کے اکثر حصّہ مین موافق اور فرحت بخش ہے اور نہ گرمی کی شدت ہوتی ہے نہ سردی بلکہ معتدل حالت ہے چونکہ جزءً ملک پہاڑی ہے اور ویسے خشک و چٹیل میدان و صحاری اس مین نہین ہین جیسے کہ ملک راجپوتانہ و شمالی ہند مین نظر آتے ہین اس لئے گرم ہوا اور لُو سے یہ ملک محفوظ ہے۔ اس ملک مین تین معین موسم ہین۔ موسم بارش ابتداے جون سے آخر سپٹمبر تک۔ جاڑون کا موسم ابتداے اکتوبر سے آخر جنوری تک اور فصل گرما اوایل فبروری سے آخر مئی تک۔ اوسط حرارت ملک کی (۸۱) درجہ ہے۔ تختہ ذیل مین تین مقامات کے مدارج اعتدال دیے گئے ہین جہان باضابطہ طور پر اس کا حساب رکھا گیا ہے۔

نام مقام	ارتفاع سطح سمندر سے	اوسط حرارت دو سالہ مختتمہ ۱۹۰۱ء							
		جنوری		مئی		جولائی		نومبر	
		اوسط	تفاوت روزانہ	اوسط	تفاوت روزانہ	اوسط	تفاوت روزانہ	اوسط	تفاوت روزانہ*
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۰	۸	۹	۱۰
حیدرآباد (الف)	۱۶۹۰	۷۲٫۱	۲۵٫۸	۹۱٫۹	۲۳٫۲	۸۰٫۴	۱۴٫۴	۷۳٫۵	۲۲٫۱
رائچور	۱۳۲۶	۷۵٫۷	۲۳٫۰	۹۱٫۳	۲۴٫۰	۸۱٫۵	۱۷٫۰	۶۹٫۹	۱۹٫۰
ہنمکنڈہ (ب)	۸۷۱	۷۵٫۱	۲۳٫۳	۹۳٫۲	۲۲٫۰	۸۲٫۴	۱۳٫۰	۷۵٫۶	۲۱٫۸

* یہ اوسط تفاوت ہے ان کی زیادہ سے زیادہ اور ان کی کم سے کم حرارت کے مدارج ہین۔
(الف) یہ اعداد اس گیارہ سال کے اوسط ہین۔
(ب) یہ اعداد صرف تین و چار سال کے اوسط ہین۔

مقدار بارش

اوسط مقدار بارش اس ملک کی تیس سے بتیس انچ تک سالانہ تخمین کی گئی ہے ۔ نزول باران خاصکر جنوبی غربی موسم مین جون سے اکٹوبر تک ہوتا ہے اور شمالی شرقی موسم مین صرف ۴ سے ۷ انچ تک پانی برستا ہے ۔ سنہ ۱۹۰۱ء (سنہ ۱۳۱۰ف) مین (۳۱٫۶) انچ پانی برسا گر سنہ ۱۹۰۰ء

نام مقامات	جنوری	فبروری	مارچ	اپریل	می	جون	جولائی	آگسٹ	سپٹمبر	اکٹوبر	نومبر	ڈسمبر	کل سالانہ
	اوسط مقدار بارش (انچون مین) بابت ۲۵ سال مختتمہ سنہ ۱۹۰۱ء (سنہ ۱۳۱۰ فصلی)												
حیدرآباد (۱)	۰٫۱۱	۰٫۲۱	۰٫۶۱	۰٫۹۱	۰٫۹۶	۴٫۴۳	۶٫۱۴	۶٫۹۸	۶٫۹۲	۳٫۵۸	۱٫۴۵	۰٫۳۷	۳۲٫۳۷
رایچور	۰٫۰۲	۰٫۱۸	۰٫۳۰	۰٫۸۴	۱٫۰۰	۳٫۷۰	۵٫۰۱	۵٫۶۰	۶٫۲۷	۳٫۹۱	۱٫۰۲	۰٫۱۰	۲۷٫۹۵
ہنمکنڈہ	۰٫۲۵	۰٫۲۷	۰٫۴۴	۰٫۵۰	۰٫۷۶	۴٫۵۸	۸٫۳۶	۷٫۴۳	۶٫۹۳	۲٫۵۱	۱٫۲۰	۰٫۲۶	۳۳٫۷۹

(۱) حیدرآباد کے اعداد (۲۴ - ۲۵) سال کے درمیان ہین ۔

(سنہ ۱۳۰۹ف) مین جملہ مقدار بارش کی (۱۵) انچ تھی یعنی نصف سے بھی کمتر - غربی ہوائین اکثر اوایل جون سے اواخر سپٹمبر تک چلتی ہین اور مابعد کے پانچ ماہ مین یعنی اکٹوبر سے فبروری تک مین مشرق سے چلتی ہین اور مارچ و اپریل و مئی مین ہوا کے بہاو کا رخ شمال شرق سے رہتا ہے صفحہ ۱۶ مین ان ہی تینون مقامات کی مقدار بارش دکھلائی گئی ہے -

تاریخ

یہ خطّہ جو فی زماننا ہذا ہمارے سرکار کے قبضہ مین ہے سابق مین ہندو راجاؤن کی ریاست مین شامل تھا جن کی حکومت مسلمانون کی فتوحات سنہ ۱۲۹۳ء کے قبل تمام دکن اور جنوبی ہند پر نافذ تھی - مسلمانون کی حکومت کے قایم ہونے کے بعد ملک دکن علی التّوالی سلاطین بہمنیہ گلبرگہ و بیدر اور سلاطین عادل شاہی و بریدشاہی بیجاپور و بیدر اور سلاطین مغولیہ دہلی اور بالآخر بعد انقراض سلطنت مغولیہ جو بعد رحلت اورنگ زیب سنہ ۱۷۰۷ء مین واقع ہوا خاندان آصف جاہ نظام الملک کے قبضہ مین رہا کیا -

تاریخی زمانہ کے قبل وررویٹر قوم اس ملک کے جنوبی اور شرقی حصص پر بشمول جنوبی ہند قابض رہی اس قوم کی تلنگی زبان کی قسمت اس وقت تک بھی اس کی کثیر التعداد قسمت سمجھی جاتی ہے راماین اور مہا بھارت مین دکھشینا پتّا (دکن) کے متعلق روایات موجود ہین جو اس ملک کا وسطی حصہ خیال کیا جاتا ہے - راما کا کشکندا (جس کو ویزیانگر اور اناگندی سے تعبیر کیا جاتا ہے) جانا قدیم کے تاریخ دانون سے مخفی نہین ہے

اسوکا

یہ امر درجۂ یقین کو نہین پہونچا ہے کہ آریہ قوم نے دکن کی تسخیر کس زمانہ مین کی ۔ اسوکا جو بڑا بودہ بادشاہ (قبل مسیح ۲۶۳-۲۴۶ سنہ) تھا اوس کی حکومت تمام ملک برار اور مملکت حالیہ کے شمالی غربی اور شرقی حصّہ پر نافذ تھی ۔ اسوکا کے مفتوحہ اقوام کی فہرست مین پیتی نیکا قوم کا نام بھی شامل ہے جو شہر پٹن اور ملک پٹن مین آباد تھی اور جو ضلع اورنگ آباد مین گوداوری کے بالائی حصّہ پر واقع ہے ۔

آندھرا خاندان

اس کے بعد آندھرا سلسلہ کے راجا دکن مین حکمران رہے اور ان کا ذکر اسوکا کی کتبون مین مندرج ہے لیکن اونکے عروج کا زمانہ سنہ ۲۴۰ قبل میلاد مسیح سے شروع ہوتا ہے ۔ انھون نے بتدریج اپنی حکومت کے حدود کو دریاے کشنا کے دہانہ تک بڑہا دیا اور ایک ایسی وسیع مملکت انکے قبضہ مین آئی جس کی ایک حد ناسک تک پہونچتی تھی پہلی صدی میلادی کے اواخر مین مالوہ و گجرات و کاٹھیاواڑ کے ساکا و پلاّ وا اور یونا سے وہ لڑتے رہے پلمائی ثانی نے جو سنہ ۱۳۰ء مین تخت نشین ہوا **رودرادامن** کی لڑکی سے شادی کی جو مغرب کا صوبہ دار تھا اور جس کا ذکر بطلیموس نے لکھا ہے ۔ اوسکے خسر نے اس کو شکست دی اور اوسکے ملک کا دوراست حصہ اوس سے چھین لیا ۔ یہ خاندان ایک صدی بعد منقرض ہوا جس کے انقراض کے وجوہ معلوم نہین کیا تھے ۔ یہ ممکن ہے کہ پلاّ وا سلسلہ کے راجاؤن نے جو کشنا کے جنوب مین حکمران تھے حیدرآباد کی مملکت کو بھی اپنے ملک مین شامل کرلیا ہوگا ۔

چالوکیا سلسلہ

دوسرا باوقعت سلسلہ چالوکیونکا ہے جس کو ملک بیجاپور مین سنہ ۵۵۰ء مین عروج ہوا اور

انہون نے ایک ایسی وسیع سلطنت قایم کی جو جزیرہ نماے ہند کے مشرق سے مغرب تک ممتد تھی اور جن کا پاے تخت کلیانی تھا۔ پلیکیسن ثانی (سنہ ۶۰۸ تا ۶۴۲ء) دریاے نربدا کے جنوب مین کُل ہندوستان کا راجا تھا اور اسنے ہرشہ وردھنا راجہ قنوج سے بھی مقابلہ کیا تھا۔ چالوکیا راجہ اپنے زمانہ اقتدار مین پلّادون سے برابر لڑتے رہے اور کبھی غالب اور کبھی مغلوب ہوتے رہے مگر جنوب ہند کے ایک بہت وسیع حصہ پر انکی حکومت آٹھوین صدی عیسوی کے وسط تک قایم رہی۔ لیکن ملکھیڑ ضلع گلبرگہ کے راشٹراکوٹا سلسلہ کے راجاؤن نے اس وقت انپر غلبہ حاصل کیا۔ سنہ ۹۷۳ء مین چالوکیا خاندان کو پھر عروج ہوا اور باوجود سخت لڑائیون کے جو دوراسمدرا کے چولا اور ہوئی سالا راجاؤن سے اونسے ہوتی رہین انہون نے دو صدیون تک اپنا اقتدار قایم رکھا مگر سنہ ۱۱۸۹ء مین ہوئی سالا اور یادوونسے انکو شکست ہوئی اور یادو خاندان نے اپنی حکومت دیوگری مین قایم کی جو اس زمانہ مین دولت آباد کہلاتا ہے۔

یادو خاندان گویا دکن کے بڑے حکمرانون کا اخیر خاندان تھا کیونکہ سلطنت ویزیانگر نے جو مسلمانون کے ورود کے پچاس سال بعد قایم ہوئی تھی دکن مین کوئی زبردست قبضہ حاصل نہین کیا تھا۔

فتوحات مسلمانان

علاؤالدین خلجی نے سنہ ۱۲۹۴ء مین پہلا اسلامی حملہ دیوگیر کے یادو راجا پر کرکے اُس کو اطاعت پر مجبور کیا۔ سنہ ۱۲۹۶ء مین اپنے چچا کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا اور دولت آباد کی تسخیر کے لئے فوج روانہ کی۔ اوس کی پہلی مہم سنہ ۱۳۰۳ء مین ورنگل کے کاکیتونکے مقابلہ مین بھیجی گئی تھی جو بارہوین صدی

کے وسط سے وہان حکمران تھے جب یہ کامیاب نہوئی تو اُس نے بارثانی دوسری مہم تحت ملک کافور سنہ ۱۳۰۹ء مین روانہ کی جس سے راجا مغلوب ہوکر رقبہ اطاعت اپنی گردن پر لیا اور خراج کا وعدہ کیا - علاء الدین نے سنہ ۱۳۱۰ء مین ملک کافور کو شہر دوراکے بلّال راجا کے مقابلہ مین روانہ کیا - راجہ دستگیر ہوا اور اُس کا پاے تخت معرضِ تاخت و تاراج مین آیا اور چھ سو ہاتی چھیانوے ہزار من سونا اور مقدار کثیر جواہرات نفیسہ اور موتی اور بیس ہزار گھوڑے غنیمت مین آئے دوراسمدر اس وقت ملک میسور مین بنام ملے بد مشہور ہے - سنہ ۱۳۱۸ء مین ہرپال راجہ دیوگیر نے طغیان کیا لیکن قید ہوکر مارا گیا اور اُس کے مرنے کے ساتھ بعد ایک سو تیس سال کے سلطنت کے یادو خاندان کا بھی خاتمہ ہوگیا - جب محمد تغلق سنہ ۱۳۲۵ء مین تخت دہلی پر بیٹھا تو مسلمانون کا تسلط دکن کے شمال سے جنوب تک ہوچکا تھا اور تلنگان کے بڑے بڑے راجاؤن نے اُن کی اطاعت قبول کی اور خراج دیتے رہے - محمد تغلق نے دیوگیر کا نام بدل کر دولت آباد رکھا اور اُس کو اپنا پاے تخت بنایا چند سال بعد صوبہ جات دکن کے شاہنشاہی حکام نے بغاوت اختیار کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبہ جات دکن دہلی سے منتزع ہوے اور سلطنت بہمنیہ قائم ہوئی -

سلطنت بہمنیہ

ظفرخان نے (جس نے علاء الدین حسن شاہ گنگو بہمن یا مطابق کتبۂ عہدنذ کور علاء الدین بہمن شاہ کا لقب اختیار کیا تھا) اس خاندان عظیم الشان کی بنیاد ڈالی اور جملہ صوبہ جات دکن پر قبضہ کرکے جن مین بیدر اور گلبرگہ بھی شامل تھے - گلبرگہ کو اپنا پاے تخت قرار دیا اور سنہ ۱۳۴۷ء سے سلطنت شروع کی - اسلامی تسخیر ورنگل (سنہ ۱۳۲۱ء) و دوراسمدر (سنہ ۱۳۲۶ء)

کے بعد وجیانگر کی ہندو عظیم ریاست ۱۳۳۹ء مین قایم ہوئی جو جنوب مین ہندوؤن کی بڑی
اور آخر ریاست ہونے والی تھی سلطنت بہمنیہ کے حدود شمال مین برار سے لیکر جنوب مین
تنگبھدرا کے بائین کنارہ تک اور ساحل وابل سے جو ساحل غربی پر واقع ہے شرق مین اضلاع
تلنگانہ تک ممتد تھے۔ محمد شاہ بہمنی جب ۱۳۵۸ء مین اپنے باپ علاء الدین کے تخت وتاج کا وارث
ہوا تو ۱۳۶۶ء مین وجیانگر اور ۱۳۷۱ء مین ورنگل سے جنگ کر کے دونون سے بہت سارا مال
غنیمت حاصل کیا۔ کہتے ہین کہ پانچ لاکھ ہندو اُس کی عہد سلطنت مین مقتول ہوئے ۔
محمد شاہ نے ۱۳۷۵ء مین وفات پائی اور اُس کا فرزند مجاہد شاہ تخت پر بیٹھا لیکن تین سال بعد
اُس کے چچا داؤد خان نے اُس کو قتل کر کے خود تخت نشین ہوا۔ مگر اُسی سال (۱۳۷۸ء) وہ
بھی مارا گیا۔ اِس کے بعد محمد یا محمود شاہ ابن حسن گانگو بادشاہ ہوا اور اپنے زمانہ رحلت ۱۳۹۷ء
تک نہایت امن وآسایش سے سلطنت کی۔ اُس کے بعد اُس کے فرزند غیاث الدین نے
صرف دو ماہ سلطنت کی اور لالچین غلام نے اوسکی آنکھین نکال کر اُس کو تخت سے اوتار دیا
اور شمس الدین برادر محمود شاہ کو بادشاہ بنایا۔ فیروز خان اور احمد خان فرزندان داؤد شاہ نے
جن کی شادی غیاث الدین کی دو ہمشیرون کے ساتھ ہوئی تھی شمس الدین کے خلاف خروج
کیا اور بزور محل شاہی مین داخل ہو کر بادشاہ اور لالچین دونون کو مقید کیا۔ فیروز نے ۱۳۹۷ء
مین تخت نشین ہوتے ہی شمس الدین کی آنکھین نکلوادین اور لالچین کو قتل کرادیا۔ راجہ وجیانگر
نے ۱۳۹۸ء مین رایچور دوآبہ کو تسخیر کیا تھا۔ فیروز نے فوراً اُس کی مدافعت کو وجہ ہمت گردانکر
اوس کو شکست فاش دی اور بہت ساری غنیمت حاصل کی۔ ۱۴۰۶ء مین راجہ وجیانگر نے مدگل پر

حملہ کیا اور دونون سلطنتون مین پھر لڑائی چھڑ گئی مگر راجہ نے شکست کھا کر صلح کی خواہش کی جو اس شرط پر منظور ہوئی کہ راجہ نے اپنی دختر بادشاہ کی زوجیت مین دی اور رقم کثیر نقد وموتی وہاتی کے علاوہ قلعہ بنکاپور بھی جہیز مین دیا فیروزشاہ نے ۱۴۱۷ء مین قلعہ پانگل کا محاصرہ کیا اور راجگان ویزیانگر وورنگل و دیگر چھوٹے راجاؤن نے فوج کثیر کے ساتھ مدافعت کا عزم کیا - اگرچہ فیروز کی فوج بسبب شیوع مرض وبا بہت کچھ تلف ہوچکی تھی مگر فیروز نے مقابلہ کیا اور بڑی شکست کھائی - مسلمان بہت سے شہید ہوے اور بادشاہ کا تعاقب اُس کے ملک کے وسط تک کیا گیا - جس کو ہندؤن نے آگ اور شمشیر سے ویران کر دیا - آخر کار زمانہ نے پلٹا کھایا اور بادشاہ کے بھائی خانخانان نے دشمنون کو ملک سے مار کر نکال دیا - ان واقعات کا ایسا اثر بادشاہ کے قلب پر ہوا کہ وہ بیمار ہوگیا اور اُس کے مزاج اور دماغ مین تغیر پیدا ہوگیا - آخرکار بادشاہ سلطنت کو اپنی بھائی احمد شاہ کے سپرد کر کے کنارہ کش ہوا - احمد شاہ نے تنگبھدرا کے کنارہ تک کوچ کر کے راجہ ویزیانگر کو شکست دی اور راجہ نے بقایا ے خراج کی ادائی قبول کی جس پر صلح ہوگئی ۱۴۲۲ء مین احمد شاہ نے ورنگل پر حملہ کر کے اُس کو منہوب وغارت کیا اور بہت غنیمت ہاتھ آئی - احمد شاہ نے ۱۴۲۷ء مین شہر بیدر کی بنیاد ڈالی اور ۱۴۳۵ء مین وہین انتقال کیا اور وہین مدفون ہوا اور احمد شاہ ولی کے انتقال کے بعد بیدر پایہ تخت سلطنت بہمنیہ قایم ہوا - علاءالدین ثانی اوس کا فرزند بیدر مین تخت نشین ہوا - ۱۴۴۳ء مین پھر راجہ ویزیانگر اور بادشاہ بہمنی مین

لڑائی ہوئی اور بادشاہ کو شکست ہوئی - علاء الدین کے بعد اُس کا بیٹا ہمایون ظالم سنہ ۱۴۵۸ء مین بادشاہ ہوا - تخت پر بیٹھتے ہی نلگنڈہ کی طرف بعزم فرو کرنے اُس بغاوت کے کوچ کیا جو صوبہ جات تلنگان مین ظہور پذیر ہوئی تھی - اور قلعہ کو فتح کیا - نلگنڈہ مین خبر آئی کہ بیدر مین غدر ہو گیا ہے لہذا بادشاہ نے اپنے وزیر کو مہم نلگنڈہ کا اہتمام سپرد کر کے خود عازم بیدر ہوا اور ہزارون بے گناہ مرد و زن کو قتل کرایا - ساڑہے تین سال سلطنت کر کے جب وہ مرا تو ان مظالم کا خاتمہ ہوا - بادشاہ کا بڑا بیٹا نظام شاہ تخت نشین ہو کر بعد دو سال سلطنت کرنے کے سنہ ۱۴۶۳ء مین فوت ہوا اور محمد شاہ ثانی اُس کے بعد تخت نشین ہوا - اس بادشاہ کا عہد اُس وزیر با تدبیر و کاردان محمود گاوان کے قتل کے سبب سے مشہور ہے - محمد شاہ نے سنہ ۱۴۸۲ء مین رحلت کی اور تخت و تاج محمود شاہ ثانی کو سونپا - اس بادشاہ کے انہماک عیش و عشرت نے حکام صوبہ جات کو طاغی کر دیا اور اُنھون نے یہ حالت دیکھہ کر خود مختاری اختیار کی اور بہ استثناے صوبۂ تلنگانہ اور چند اضلاع متصلہ بیدر باقی تمام ملک بادشاہ کے قبضہ سے نکل گیا - قاسم برید نے وزیر ہوتے ہی بادشاہ کو ترغیب دی کہ یوسف عادل خان پر بسبب اُس کے طغیان و خود مختاری کے چڑہائی کرے - مگر فوج بہمنیہ کو شکست ہوئی اور بادشاہ بیدر کو واپس ہوا - سنہ ۱۵۰۱ء مین قاسم برید نے انتقال کیا اور اُس کا بیٹا امیر برید وزارت سے ممتاز ہوا - بادشاہ بالکل اُس کے قبضہ مین تھا - اس وقت (سنہ ۱۵۱۰ء) یوسف عادل خان نے رحلت کی اور امیر برید نے بیجاپور

کی تسخیر کا عزم کیا۔ بہر حال محمود شاہ نے اپنی سلطنت کو جو دائمی انقلابات و تکالیف سے مملو تھی چھوڑ کر ۱۵۱۸ء مین انتقال کیا اور اگرچہ اُس کا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا مگر امیر برید کا اقتدار بہت ہی بڑا ہوا تھا۔ احمد شاہ نے دو سال سلطنت کرکے قضا کی اور اُس کا بیٹا علاء الدین جانشین ہوا مگر امیر برید نے اُس کو قتل کرا دیا۔ اس کے بعد پانچ سال مین دو اور بادشاہ ہوئے یعنی ولی شاہ اور کلیم اللہ شاہ اور آخر الذکر نے ۱۵۲۷ء مین بہ حالت غریب الوطنی احمد نگر مین انتقال کیا اور اُس کے انتقال کے ساتھ خاندان سلطنت عظیم بہمنیہ کا خاتمہ ہوا اور جسنے ابتدائً گلبرگہ اور بعد کو بیدر مین (۱۸۰) سال تک حکمرانی کی تھی

سلطنت برید شاہی

کلیم اللہ شاہ کے فرار کے بعد امیر برید نے کل اختیارات سلطنت کے اپنے قبضہ مین کرلئے۔ بہت سی پریشانیون اور انقلابات اور متعدد لڑائیون کے بعد جو اُس کے اور شاہان بیجاپور و برار کے درمیان واقع ہوئین اوسنے ۱۵۴۹ء مین بہ مقام دولت آباد انتقال کیا اور اُس کے بیٹے علی برید نے نہ صرف سلطنت پر قبضہ کیا بلکہ لقب شاہی بھی اختیار کرکے مستقل بادشاہ بن بیٹھا۔ ۱۵۶۵ء مین علی برید نے بہ اتفاق دوسرے مسلمان بادشاہان دکن کے راجہ ویزیانگر پر حملہ کیا اور وہ مشہور لڑائی تالیکوٹ کی لڑی گئی جسنے سلطنت ویزیانگر کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کردیا۔ علی برید نے ۱۵۸۲ء مین انتقال کیا اور اُس کے بعد برید شاہی خاندان سے تین بادشاہ پے در پے تخت نشین ہوئے میرزا علی برید کو جو آخری بادشاہ اس سلسلہ کا تھا بادشاہ بیجاپور نے ۱۶۰۹ء مین شکست دیکر اور بیدر مین اپنا حاکم چھوڑ کر اپنے پائے تخت کی جانب عطف عنان کیا۔ ۱۶۲۴ء مین نظام شاہی

(احمد نگر) فوج نے بماتحتی ملک عنبر بیدر پر حملہ کرکے اُس کو غارت کیا اور اُس کے بعد بز مانہ اورنگ زیب سنہ ۱۶۵۶ء میں مکرر اس شہر کا محاصرہ ہوا تھا۔

سلطنت قطب شاہی

قطب الملک معروف بہ سلطان قلی ایران کا ایک امیرزادہ اور منجانب سلاطین بہمنیہ صوبہ دار گولکنڈہ تھا سلطنت بہمنیہ کی پریشانی و انتشاش کو دیکھکر محمود شاہ ثانی بہمنی کے بعد خود مختار بنکر سلسلۂ قطب شاہیہ کا بانی ہوا جو دکن میں سنہ ۱۵۱۲ء سے سنہ ۱۶۸۷ء تک بالاستقلال حکمران تھا۔ سلطان قلی قطب شاہ نے راجگان ویزیانگر و ورنگل سے متعدد جنگ کئے اور اپنی سلطنت کو شمال کی جانب دریائے گوداوری کے کنارہ تک وسعت دی۔ اس نے بیجاپور کی افواج کو گولکنڈہ کے قریب شکست دی اور اس کے بعد بریدشاہیون سے میدک و کولاس و دیگر قلعہ جات کو منتزع کیا۔ بالآخر سنہ ۱۵۴۳ء میں بہ عمر نود سالگی جس وقت گولکنڈہ کی بڑی مسجد مین سربسجود تھا اپنے بیٹے جمشید قلی کے اشارہ سے قتل کرادیا گیا۔ سلطان قلی نے ساٹھ سال حکومت کی جس مین سے سولہ برس بحیثیت صوبہ دار بہمنیہ اور باقی چوالیس سال بحیثیت بادشاہ بالاستقلال سلطنت کی۔ اُس کے قتل کے بعد جمشید قلی (سنہ ۱۵۴۳ء) و سبحان قلی (سنہ ۱۵۵۰ء) و ابراہیم قلی (سنہ ۱۵۵۰ء) پے درپے تخت نشین ہوے۔ ابراہیم قلی نے احمد نگر کے بادشاہ کے ساتھ اتفاق کرکے بادشاہ بیجاپور کی مخالفت پر کمر باندہی کیونکہ آخرالذکر نے راجہ ویزیانگر سے معاہدہ کرلیا تھا۔ سنہ ۱۵۶۴ء مین اُس نے دوسرے مسلمان بادشاہان دکن کے ساتھ معاہدہ کرکے راجہ ویزیانگر پر حملہ کیا اور تالیکوٹ پر جنگ واقع ہوئی جس سے ویزیانگر کی ہندو ریاست بالکلیہ معدوم ہوگئی۔ ابراہیم قلی نے سنہ ۱۵۸۰ء مین انتقال کیا اور اُس کا بیٹا محمد قلی اُس کے بعد تخت نشین ہوا سنہ ۱۶۰۵ء

مین شاہ عباس صفوی نے ایک سفیر کو تحف وہدایا کے ساتھ حیدرآباد روانہ کیا تھا۔ محمد قلی کے انتقال کے بعد اُس کا بیٹا عبداللہ قطب شاہ جانشین ہوا۔

مغلون کا حملہ

جب مغلون نے دکن پر حملہ کیا تو شاہان دکن نے اُن کے خلاف ایکا کر کے اُن کو شکست دی مگر اپنے آپس مین خانہ جنگیان شروع ہوگئین جس سے مغلون کو موقع ملا کہ ملک کو بتدریج فتح کرین۔ شاہ جہان نے اپنے باپ سے طغیان کر کے برہان پور کی جانب فرار کیا اور عبداللہ قطب شاہ نے اُس کا استقبال نہایت تزک و احتشام کے ساتھ کیا۔ ۱۶۳۵ء مین شاہ جہان نے جو اُس وقت بادشاہ دہلی ہو چکا تھا ایک فرمان گولکنڈہ کو روانہ کیا جس کی اچھی پذیرائی ہوئی اور شاہنشاہ دہلی کے نام کا خطبہ بھی مسجد شاہی مین پڑھا گیا۔ اور سکہ پر بھی شاہجہان کا نام مسکوک ہوا۔ میر جملہ وزیر شاہ دکن نے بخلاف اپنے بادشاہ کے ۱۶۵۵ء مین اورنگ زیب سے شکایت کی اور مدد چاہی اور اورنگ زیب کی مداخلت کے لئے یہ ایک عمدہ بہانہ ہاتھ آیا۔ مگر سلطان عبداللہ کو یہ امر سخت ناگوار گذرا اور اُس نے میر جملہ کی کل جائداد کو ضبط کرلیا۔ شہزادہ اورنگ زیب نے ملک کی تسخیر کا ارادہ مصمم کرلیا اور جو تدبیر کامیابی کے لئے سوچی تھی وہ ٹھیک اُتری۔ حیدرآباد کو شہزادہ محمد نے غارت کیا اور عبداللہ قطب شاہ نے صلح کی درخواست کی اور بقایائے خراج کو ادا کردیا۔ سلطان عبداللہ نے ۱۶۷۲ء مین انتقال کیا۔ اُس کے بعد ابو الحسن عرف تاناشاہ اُس کا داماد جو اُس کا بھتیجا بھی تھا تخت نشین ہوا۔ اورنگ زیب نے بعد فتح بیجاپور جو ۱۶۸۶ء مین واقع ہوئی اپنی توجہ گولکنڈہ کی جانب معطوف کر کے اُس کے دوسرے سال اس کو بھی فتح

کیا اور ابوالحسن کو مقید کرکے بیدر کو اور پھر دولت آباد کو روانہ کیا جہان اوس نے سنہ ۱۷۰۱ع مین
انتقال کیا اُس کے ساتھ سلطنت قطب شاہیہ بھی منقرض ہو گئی -

سلطنت آصفجاہی

اس سلطنت ابد پیوند آصفیہ کی بنیاد آصف جاہ بہادر نے ڈالی جو اورنگ زیب کے ایک
بڑے جنرل اور اصلاً ترکمان تھے - ایک مدت تک دربار دہلی مین رہنے کے بعد جہان
اُن کی شہرت امورات رزم و ملک رانی کے متعلق عام تھی اُن کا تقرر صوبہ داری دکن پر سنہ ۱۷۱۳ع
مین ہوا اور لقب نظام الملکی سے ممتاز ہوے جو اسوقت تک اس خاندان عظیم الشان مین
جاری ہے - سلطنت مغلیہ کی حالت اِس وقت بسبب مرہٹون کے تسلط و طغیان اور
نیز بسبب اندرونی مخالفتون کے نہایت مخدوش تھی - ایسی حالت انتشاش مین آصف جاؔ
بہادر کو اپنی خود مختاری کے اظہار مین کوئی دقت پیش نہین آئی لیکن اُنکو مرہٹون کی مداخلتون
کی مدافعت بھی واجب ہوئی جو ان کی ریاست جدیدہ کے مغرب کی جانب رخنہ افگن ہو رہے
تھے - اُن کی خود مختاری نے دربار دہلی مین آتش رشک و حسد کو مشتعل کر دیا اور دربار
کے بعض اُمرا نے خفیہ طور پر مبارز خان حاکم خاندیس کو اُن کی مدافعت کے لئے آمادہ کیا
کہ بزور سلاح اُن کو مقہور کرے - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موضع شکر کھیڑ (ضلع بلڈھانا ملک برار)
کے قریب ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۲۴ع مین تلاقی فریقین واقع ہو کر جنگ سخت کے بعد مبارز خان
کو شکست ہوئی اور وہ مارا گیا - اس جنگ نے آصف جاہ بہادر کی خود مختاری کو بالکل مستقل
کر دیا اور صوبہ برار بھی ضمیمہ ریاست دکن ہو گیا اور نواب آصف جاہ بہادر نے حیدرآباد کو
اپنا مقر سلطنت قرار دیا - اُن کے انتقال کے وقت جو واقعہ سنہ ۱۷۴۸ع مین بمقام برہان پور

واقع ہوا وہ ایک مستقل اور خود مختار بادشاہ تھے جن کی سلطنت موجودہ مملکت اور صوبہ برار دونون کے شامل تھی۔ اُن کی نعش کو برہان پور سے روضہ مین منتقل کیا گیا جو دولت آباد کے قریب ہے۔

فرانسیس و انگریز

اُن کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند ثانی ناصر جنگ اور اُنکے نواسے مظفر جنگ دونون دعویدار سلطنت ہوے۔ اس وقت دو بڑی یوروپین سلطنتین انگلستان و فرانس کی ہندوستان مین کوشش کر رہی تھین کہ ایک دوسرے پر سبقت لے جاوے۔ چنانچہ ان دونون دعویداران سلطنت دکن نے ان دونون یورپین طاقتون سے کمک چاہی ناصر جنگ کے دعوے کی تائید سلطنت انگلنڈ نے کی اور مظفر جنگ کو فرانسیسون نے کمک دی۔ لڑائی مین مظفر جنگ اپنے مامون کے ہاتھ مقید ہو گئے۔ لیکن ناصر جنگ کے شہید ہو جانے کے بعد مظفر جنگ بادشاہ ہو گئے۔ چونکہ فرانسیسی ان کے حامی تھے تو ڈوپلے فرانسیسی کمانڈر گویا نظام حیدرآباد کے اقتدارات کا منتظم قرار پایا۔ مگر اس زمانہ مین مظفر جنگ کو کسی پٹھان نے قتل کیا اور فرانسیسون نے نواب صلابت جنگ کو جو ناصر جنگ کے بھائی تھے سلطنت کے لئے انتخاب کیا۔ نواب غازی الدین فرزند ارشد نواب آصف جاہ مرحوم جو ابتدا مین اپنے حق سے کنارہ کش ہوے تھے اس وقت مرہٹون کی کمک سے دعویدار ریاست ہوے لیکن اُن کی ناگہانی موت نے آیندہ کے جھگڑون کو نمود ہونے سے باز رکھا۔ انگریز اور فرانسیسی اس وقت دکن مین اپنے اقتدارات کے بڑھانے مین کمال درجہ کوشان تھے۔ لیکن کرناٹک مین کلائیو کی نمایان فتوحات نے

فرانسیسیون کو اپنی توجہ اپنے مقبوضات کی طرف پھیرنے پر مجبور کیا اور صلابت جنگ کو اونھون نے اپنی حالت پر چھوڑ کر علحدہ ہو گئے - نواب نظام علی خان بہادر فرزند چہارم نواب آصفجاہ مرحوم نے اس وقت انگریزون کی کمک اس شرط پر حاصل کی کہ فرانسیسیون کو بالکل اپنی ملازمت سے علحدہ کردین - صلابت جنگ کو ۱۷۶۱ع مین تخت سے اتار دیا گیا اور نواب نظام علی خان بہادر تخت نشین ہوئے -

تفویض سرکار شمالی

۱۷۶۶ع مین شمالی سرکار انگریزون کو اس شرط پر تفویض کی گئی کہ بوقت جنگ انگریز لوگ فوجی کمک نواب نظام علی خان بہادر کو دین اور سرکار نظام کو سالانہ چھ لاکھ روپیہ اُس وقت دیا کرین جبکہ فوجی کمک کی ضرورت نہ ہو - اور سرکار نظام کی طرف سے یہ وعدہ ہوا تھا کہ بوقت ضرورت انگریزون کو اپنی فوج سے مدد کرین - اس کے بعد ۱۷۶۸ع کا عہدنامہ تکمیل پایا جس مین یہ قرار پایا تھا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب کرناٹک سرکار نظام کو بوقت ضرورت فوج سے کمک کرین اور وہ اُس فوج کے مصارف کو جو اثنائے مہم مین لاحق ہون ادا کرین ۱۷۹۰ع مین ٹیپو سلطان ابن حیدر علی اور انگریزون مین لڑائی چھڑ گئی اور ایک عہدنامہ جدالی و وفائی درمیان سرکار نظام و انگریزون اور مرہٹون کے منعقد ہوا - ٹیپو سلطان نے صلح کر لی اور اپنے ملک مقبوضہ کے نصف سے دست بردار ہوا جو متعاہدین مین تقسیم پایا ۱۷۹۸ع مین ایک اور عہدنامہ درمیان سرکار نظام و انگریزون کے مکمل ہوا جس کی رو سے انگریزون نے چھ ہزار سپاہی کی پیدل فوج اور مناسب تعداد مین توپخانہ سرکار نظام کی خدمت کے لئے مقرر کرنے کا اقرار کیا اور سرکار نظام سے اس فوج کے مصارف کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ دینے کا اقرار ہوا - سرنگ پٹن کے

فتح اور ٹیپون سلطان کے مرنے کے بعد سرکار نظام کو حسب عہدنامہ میسور ۱۷۹۹ء تقسیم ملک
مفوضہ سے ایک بڑا حصہ ملا اور اُس حصہ کی مقدار آگے سے بھی زیادہ تھی کیونکہ اِس درمیان
مین مرہٹون نے اُس عہدنامہ سابقہ سے کنارہ کشی کرلی تھی۔

اضلاع مفوضہ

سنہ ۱۸۰۰ء مین ایک جدید عہدنامہ درمیان سرکار نظام و سرکار عظمت مدار ہوا جس کی رو سے
کمکی فوج کی تعداد مین دو بٹالین پیدل اور ایک رجمنٹ سوارون کا اضافہ کیا گیا اور سرکار نظام نے
ان کے مصارف کے لئے وہ کل ملک جو از روے عہدنامجات سنہ ۱۷۹۲ء و سنہ ۱۷۹۹ء اُس
کے حصہ مین آیا تھا اور جو بنام ملک مفوضہ مشہور تھا سرکار عظمت مدار کے تفویض فرمادیا
اور یہ شرط کی کہ اس کل فوج سے باستثناے دو بٹالین کے جو آن کی خاص حفاظت کے
لئے مقرر تھین مع اپنے چھ ہزار پیدل اور نو ہزار سوار کے بوقت جنگ انگریزون کو کمک کرین

مرہٹون سے جنگ

نواب نظام علی خان بہادر کی طبیعت سنہ ۱۸۰۳ء مین ناساز ہوئی اور سرکار عظمت مدار نے جو باجی راؤ
پیشوا کو دوبارہ مسندنشین کیا تھا تو سندھیا اور ہولکر نے مایوس ہوکر جنگ کا تہیہ کیا۔ مرہٹون کی
تیاریون کی مدافعت کے لئے وہ کمکی فوج (سبسیڈیری فورس) جو مشتمل چھ ہزار پیدل و دو
رجمنٹ سوار پر تھی مع پندرہ ہزار فوج خاصہ سرکار نظام اس سرکار کی غربی سرحد پر قریب پرینڈہ
کے مجتمع ہوئی۔ جنرل ویلزلی کو مع اپنے آٹھ ہزار پیدل اور تیرہ سو سوار کے اس فوج کے
ساتھ متفقاً کام کرنے کا حکم دیا گیا تھا کہ پیشوا کی مسندنشینی مین کمک دے لیکن جنرل مذکور
کے پونا پہونچنے کے قبل ہولکر وہان سے روانہ ہوچکا تھا اور اثناے راہ مین مالوا جاتے
ہوے سرکار نظام کے بعض دیہات کو تاراج کرتا ہوا اورنگ آباد سے کچھ باج لیتا ہوا

چلاگیا۔ اس واقعہ کے سُنتے ہی کرنل اسٹیونس نے گوداوری کی جانب اپنی تمام ماتحت فوج
کے ساتھ پیش قدمی کی اور جنرل ویلزلی کے ساتھ جالنہ مین ملاقی ہوکر جنگ کا منصوبہ سوچکر
جدا ہوا۔ دوسرے دن (۲۳ ستمبر) وہ مشہور لڑائی آسائی کی لڑی گئی اور اُس کے
بعد ہی آرگانون کی لڑائی واقع ہوئی جس سے مرہٹون کی طاقت بالکل ٹوٹ گئی اور سرکار
نظام کا ملک محفوظ رہا۔

نواب سکندر جاہ بہادر

نواب نظام علی خان بہادر نے ۱۸۰۳ء مین انتقال فرمایا اور اُن کے فرزند نواب
سکندرجاہ بہادر تخت نشین ہوئے ۱۸۲۲ء مین ایک معاہدہ درمیان سرکار کمپنی و سرکار نظام
تکمیل پایا جس کی روسے سرکار نظام سے اُس چوتھ کی ادائی کی ذمہ داری ساقط ہوئی جسکی
حقدار بوجہ پیشوا کے مغلوب ہونے کے سرکار کمپنی قرار پاچکی تھی۔

نواب ناصرالدولہ بہادر

نواب سکندرجاہ بہادر نے ۱۸۲۹ء مین رحلت فرمائی اور اُنکی فرزند نواب ناصرالدولہ
جانشین ہوے ۱۸۳۹ء مین حیدرآباد مین ایک وہابی سازش کا افشا ہوا جسکی شاخین تمام
ہندوستان مین پھیلی ہوئی تھین۔ اس کی تحقیقات عمل مین آئی جس سے ظاہر ہوا کہ مبارزالدولہ
اور دوسرے لوگ اس سازش کے انتظام مین آلودہ ہین جس کا مقصد سرکار کمپنی اور سرکار
نظام کی مخالفت تھی۔ مبارزالدولہ کو قلعۂ گولکنڈہ مین مقید کیا گیا جہان تھوڑے دنون بعد
اُن کا انتقال ہوا۔ راجہ چندولعل نے جو منیرالملک کے بعد وزیر ہوئے تھے ۱۸۴۳ء مین استعفا
دیا اور سراج الملک میر عالم کے نواسے وزارت سے ممتاز ہوے۔
۱۸۴۷ء شیعون اور سنیون مین سخت فساد ہوا اور اس جھگڑے مین پچاس آدمی

مارے گئے۔ سراج الملک جو اسی سال خدمت سے علیحدہ ہوئے تھے دوبارہ ۱۸۵۱ء

مین خلعت وزارت سے سرفراز ہوئے کنٹنجنٹ کے فوج کی تنخواہ چونکہ برابر وقت ادا نہین

ہوتی تھی اور بقایا مین پڑگئی تھی تو ایک نیا معاہدہ ۱۸۵۳ء مین کیا گیا اور اضلاع جن کی

مالگذاری پچاس لاکھ روپیہ تھی سرکار کمپنی کے تفویض کئے گئے یہ اضلاع مفوضہ علاوہ

ملک برار کے اضلاع عثمان آباد (نلدرگ) و دوآبہ رائچور کے بھی شامل تھے۔ اس

عہدنامہ کی رو سے سرکار کمپنی نے اقرار کیا کہ لکی فوج مشتمل بر پانچ ہزار پیدل و دو ہزار سوار

و چار توپخانہ کی بیٹریان ہمیشہ قائم رکھے اور یہ ٹھیرا تھا کہ بعد ادائی تنخواہ فوج کنٹنجنٹ اور بعض

دوسرے مصارف و سود قرضہ کمپنی کی جسقدر بچت ہو وہ سرکار نظام کو دی جایا کرے۔

اس معاہدہ کے مطابق اگرچہ سرکار نظام کو کل سبسیڈری اور کنٹنجنٹ فوج کے کام مین

لانیکا کامل حق تھا سرکار نظام کو اُس غیر محدود التزام سے بھی معاف رکھا گیا کہ اپنی فوج سے

سرکار کمپنی کو کمک دین اور کنٹنجنٹ فوج اس کے بعد سرکار نظام کے فوج کا جزو باقی نہین رہی

بلکہ ایک لکی فوج ہوگئی جس کو سرکار نظام کے کام کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس عہدنامہ کے تکمیل

پانے کے ایک ہفتہ بعد سراج الملک نے انتقال کیا اور اُن کے بھتیجے سالارجنگ منصب

وزارت سے سرفراز ہوئے۔

نواب افضل الدولہ بہادر

نواب ناصر الدولہ بہادر نے ماہ مئی ۱۸۵۷ء مین رحلت فرمائی اور نواب افضل الدولہ بہادر

تخت نشین ہوئے۔ یہ زمانہ حیدرآباد کے لئے ایک نہایت نازک زمانہ تھا کیونکہ بلوائے ہند

نے جو تمام ہندوستان کو ہلا دیا تھا حیدرآباد کو بھی متاثر کیا۔ خوف اس بات کا تھا کہ اگر حیدرآباد

علم طغیان کو بلند کرے گا تو تمام جنوبی ہندوستان اور نیز بمبئی بھی اس بغاوت مین اُسکا ساتھ دے گی۔ اگرچہ حضور کو اُنکے بعض نا عاقبت اندیش مصاحبین بغاوت کی ترغیب دیتے تھے مگر اُنھون نے اپنے جان نثار و وفادار وزیر سالار جنگ کے مشورہ کو سنا اور مستقل وفاداری کے ساتھ سرکار انگلشیہ کا ساتھ دیا۔

غدر کے طوفان کے فرو ہونے کے بعد سرکار عظمت مدار نے بعوض اِس وفاداری کے جو حضور سے وقوع مین آئی تھی عہدنامہ ۱۸۵۳ء مین ترمیم کی اور ۱۸۶۰ء کے معاہدہ کے رو سے اضلاع عثمان آباد (نلدرگ) و دوآبۂ رایچور کو مسترد کیا جن کی سالانہ مالگذاری ۱۲ لاکھ روپیہ تھی بہ علاوہ اِس کے پچاس لاکھ کا قرضہ بھی چھوڑ دیا اور صرف صوبۂ برار کے اضلاع محاصلی ۳۲ لاکھ روپیہ کو مقاصد مندرجۂ عہدنامہ ۱۸۵۳ء کی تکمیل کے لئے بطور امانی اپنے پاس رکھا۔ تحف عطا کئے گئے۔ اعلیٰ حضرت کو اگسٹ ۱۸۶۱ء مین جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا نشان بھی دیا گیا۔

اعلیٰ حضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی۔

۱۸۶۹ء مین نواب افضل الدولہ بہادر نے اِس جہان فانی کو وداع فرمایا اور ہمارے اعلیٰ حضرت قدر قدرت بندگان عالی کو وارث تخت و تاج چھوڑا چونکہ اعلیٰ حضرت کی عمر صرف تین ہی سال کی تھی تو انتظام امور ملک کے لئے ایک ایجنسی قایم ہوئی اور نواب سر سالار جنگ اوّل ایجنٹ اور نواب شمس الامرا بہادر کو ریجنٹ مقرر ہوئے اور بہبودی ملک و امور سترگ سلطنتی مین صاحب عالیشان سے مشورت لی جاتی تھی۔ جب ۱۸۷۷ء مین نواب شمس الامرا نے انتقال فرمایا تو اُن کے بھائی نواب وقار الامرا بہادر کو ریجنٹ مقرر ہوے اور اُن کے انتقال (۱۸۸۱ء)

کے بعد سر سالار جنگ اول ہی منتظم اور ریجنٹ رہے اور اس کام کو اپنے مرنے کے وقت تک یعنی سنہ ۱۸۹۳ء تک انجام دیتے رہے۔

اصلاحات انتظام مملکت

سر سالار جنگ چونکہ اب بالاستقلال ریجنٹ و مدار المہام ہو گئے تھے انہون نے نہایت جد و جہد کے ساتھ انتظام شروع کیا۔ چار صدر المہام جو سنہ ۱۸۶۹ء مین اُن کے زیر نگرانی عدالت و مالگذاری و پولیس و متفرقات کے لئے مقرر ہوے تھے۔ مدار المہام موصوف اُن کے کامون کو بھی بذاتِ خود اکثر دیکھا کرتے اور اُن کو مدد ہدایات دیتے تھے ان چارون صیغہ جات کے علاوہ ادارجات و صیغہ جات ذیل راست اُنہی کے تحت تھے۔ یعنی فوج و منصب و فینانس و خزانہ و پٹہ خانہ و دار الضرب و ریلوے۔ معاملات متعلقہ سرکار عظمت مدار و تعلیم اعلیٰحضرت و انتظام صرف خاص کو خود بذاتہ بہت ہی توجہ کے ساتھ انجام دیتے تھے۔

اعلیٰحضرت کی کم سنی کے زمانہ مین سر سالار جنگ اعظم نے ہر صیغہ و سر رشتہ مین وسیع ترمیمات عمل مین لائین پیمایش و بندوبست کا کام شروع کر کے ختم کیا گیا۔ عدالت ہائے دیوانی و فوجداری قایم کی گئین اسٹامپ جاری کیا گیا اور ٹپہ خانہ کا معقول انتظام کیا گیا اور صفائی و تعمیرات و تعلیمات و طبابت کے طرف نہایت دلچسپی کے ساتھ اونہون نے توجہ کی۔ ملخص مطلب یہ ہے کہ سرکار عظمت مدار مین جو جو صیغہ جات تھے اس ملک مین بھی قایم کئے گئے اس وزیر باتدبیر کی زیر نگرانی و ہدایت نہایت ہی سرگرمی و چستی کے ساتھ کام کرتے رہے علی الخصوص فینانس و آمدنی ملک کی افزایش کی جانب سر سالار جنگ مرحوم نے کمال درجہ کی توجہ کر کے ملک کی مالی حالت کو درست کیا۔

اعلیٰحضرت کی تخت نشینی

ناظور مین ۳ فروری ۱۸۸۴ء کو وارد حیدرآباد ہوئے اور پانچوین ماہ مذکور کو چونکہ اعلیٰحضرت مسند نشینی کی عمر کو پہونچ چکے تھے۔ ان کو ان کے آبا و اجداد کرام کی مسند عزت پر متمکن اور تخت نشین کیا اور سر سالار جنگ ثانی وزیر مقرر ہوئے اور انکے بعد ۱۸۸۸ء مین سر آسمانجاہ کو وزارت دیگئی۔

اعلیٰحضرت نے ۱۸۹۳ء مین قانونچہ مبارک مدار المہام کی ہدایت کے لئے نافذ فرمایا۔ اسکے بعد کیبنٹ کونسل کا انعقاد مقرر فرمایا جس کے اعضا جملہ وزراے مملکت تھے۔ اس کے دوسرے سال سر وقار الامرا وزیر مقرر ہوئے اور مختلف دفاتر و صیغہ جات مین بڑی بڑی تبدیلیان وقوع مین آئین۔ انکے بعد ۱۹۰۱ء کے اواخر مین مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت دولت مدار المہامی کے عہدہ سے سرفراز ہوئے اور اسوقت تک کارگذار ہین۔

ملک امانی برار

نومبر ۱۹۰۲ء مین ملک امانی برار سرکار عظمت مدار کو سالانہ پچیس لاکھ روپیہ کلدار پر بطور استیجار دایمی دیا گیا اور یہ واقعہ تاریخ حیدرآباد مین ایک معظم واقعہ ہے۔

اعلیٰحضرت قدر قدرت بندگانعالی نواب میر محبوب علیخان بہادر آصف جاہ نظام الملک کا عہد میمنت مہد ملک و رعایا کے لئے ایک نہایت سعید زمانہ ہے۔ ہر سررشتہ و صیغہ مین اقسام کی اعلیٰ ترقی نظر آتی ہے۔ آبپاشی۔ ریلوے۔ معدنیات۔ مدارس و دواخانہ جات مخلص صیغہ کے طرف توجہ مبذول ہے۔ آب نوشی کا عمدہ انتظام حیدرآباد و چادرگھاٹ و نیز اورنگ آباد مین کیا گیا ہے کل ملک کی پیمایش ہوئی پختہ بندوبست کیا گیا۔ عدالت و پولیس کا معقول انتظام ہے اور وہ اسکیم جس کی بنیاد سر سالار جنگ مرحوم اعظم نے ڈالی تھی اس کے ہر ایک جزو کی تعمیل

وتکمیل اُن کے مرنے کے بعد اُن کے جانشین بتدریج عمل مین لاتے رہے ہین جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کا حیدرآباد اُس حیدرآباد سے کوئی نسبت نہین رکھتا ہے جبکہ وزیر مرحوم نے اُسکا جایزہ ۱۸۵۳ء مین لیا تھا۔

آثار عتیقہ

تاریخی لحاظ اور قدامت کے اعتبار سے بہت سارے باوقعت مقامات وعمارات کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین منتشر پاسے جاتے ہین منجملہ انکے سب سے زیادہ مشہور ایلورہ واجنٹہ واورنگ آباد وعثمان آباد کے غار ہین۔ قدیم قلعجات مین گولکنڈہ و دولت آباد وگلبرگہ و پرینڈہ ونلدرگ و ورنگل کے قلعہ بہت نامور اور مشہور ہین انکے علاوہ ہندوونکے اقسام وضع کی تعمیر کے مندر سرکار عالی کے ہر حصہ ملک مین پاسے جاتے ہین جنمین سے بعض بہت قدیم ہین جیسے ہنمکنڈہ کا ہزارستون کا مندر اور نیز تلجاپور وآنبہ جوکائی کے دیول۔

عمارات

قدیم ترین نمونہ عمارات کے مذہبی حیثیت کے ہین جن کی مثال غار ہاے مذکورہ مین ملتی ہے جو بودہ وجین اور برہمن وضع تعمیر کے ہین۔ دوسرے غیر مشہور مقامات مین بھی متعدد غار نظر آتے ہین۔ ہنمکنڈہ کا مشہور مندر اور قلعۂ ورنگل کا مندر اور اُس کا ویران صحن اور نیز متعدد دوسرے دیول اور مندر ہندوؤن کے مذہبی صنف تعمیر کے عمدہ نمونے ہین۔ مسلمانون کی وضع تعمیر کی عمدہ مثالون مین قلعۂ گلبرگہ کی مسجد ہے جو مملکت اندلس کے شہر قرطبہ کی بڑی مسجد کے نمونہ کے مطابق بنائی گئی تھی۔ خاص بلدہ حیدرآباد مین مکہ مسجد وجامع مسجد۔ چارمینار۔ چارکمان۔ دارالشفا اور موسیٰ ندی کا پرانا پل اور قلعۂ گولکنڈہ کے شمال کی جانب سلاطین قطب شاہیہ کی عالیشان گنبدین بیدر

کے اطراف مین سلاطین بہمنیہ و شاہان بریدشاہیہ کے گنبد ہین اور بلدہ اور نگ آباد مین عالمگیر کی بی بی کا مقبرہ یہ سب قابل قدر مثالین ہین۔ اسنکے علاوہ دوسری عمارتین بھی جو مسلمانون کی وضع تعمیر کو دکھلاتی ہین کثرت سے ہر جاے نظر آتی ہین جو اب ویران ہین جیسا کہ شاہی عمارات جو گولکنڈہ و بیدر و اورنگ آباد و دولت آباد مین موجود ہین۔

تعداد نفوس یعنی مردم شماری

عام بیان

ممالک محروسہ سرکار عالی کی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین (۱،۱۱،۴۱،۱۴۲) تھی یعنی مشتملبر (۵۶،۷۳،۶۲۹) مرد اور (۵۴،۶۷،۵۱۳) عورت۔ بعبارۂ اُخری فیصد ۵۰،۹۲ مرد اور ۴۹،۰۸ عورت تھی کل ملک کا رقبہ (۸۲،۶۹۸) مربع میل ہے۔

گنجانی

اوسط گنجانی[لہ] نفوس کل ملک کی (۱۳۵) فی مربع میل ہے مگر بلدہ کو خارج کرنیسے ۱۲۹ ہوتی ہے۔ اگر ۱۴۱ سے ۱۸۴ تک کو گنجان اور ۱۲۵ سے ۱۴۰ تک کو اوسط گنجان اور ۵۴ سے ۱۱۰ تک کو چھدری فرض کیا جاے تو اضلاع بیدر۔ میدک۔ نلگنڈہ۔ ناندیڑ۔ ایلگنڈل اور رایچور گنجان مین شمار ہونگے اور اضلاع لنگسور۔ عثمان آباد۔ اندور۔ پربھنی اور اطراف بلدہ اوسط گنجان مین شامل ہونگے اور تتمہ پانچ اضلاع اورنگ آباد۔ بیڑ۔ محبوب نگر۔ ورنگل اور سرپور تانڈور چھدرے مین محسوب ہونگے۔

[لہ] گنجانی سے مراد وہ عدد ہے جو کسی رقبہ کی مردم شماری یعنی تعداد نفوس کو اُس رقبہ کی مربع میلون پر تقسیم کرنے سے حاصل ہو۔ مثلاً مردم شماری ہزار (۱۰۰۰) ہے اور رقبہ دس (۱۰) مربع میل تو گنجانی سو (۱۰۰) ہو گی یعنی فی مربع میل سو (۱۰۰) آدمی۔

قصبات و مواضع

اس مملکت مین ۷۹ شہر و قصبات اور ۲۰۰۱۰ مواضع یا دیہات آباد ہین اور کل مردم شماری مین (۱۱۳۲۱۰۹) نفوس یعنی ۱۰ فیصدی شہرون اور قصبات مین شمار ہوئی - حیدرآباد صرف ایک شہر ہے جسکی آبادی ۴۴۸۴۶۶ ہے - منجملہ بلاد و قصبات کے چار ایسے ہین جن کی مردم شماری بیس ہزار و پچاس ہزار کے درمیان ہے - ۱۶ قصبات ایسے ہین جن کی مردم شماری دس اور بیس ہزار کے درمیان ہے - اور ۵۸ قصبات مین پانچ ہزار سے دس ہزار نفوس تک آباد ہین - اقسام دیہات کی تعداد مردم شماری تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی -

۲۰۰۰ سے ۵۰۰۰ تک کے دیہات ۵۱۴

۱۰۰۰ سے ۲۰۰۰ " " ۱۸۶۲

۵۰۰ سے ۱۰۰۰ " " ۴۳۴۴

اور ۵۰۰ سے کمتر " " ۱۳۲۹۱

مردم شماری کے مقرر کردہ معیار کے مطابق کوئی بڑا زراعتی گانون بسبب اسمین پانچ ہزار یا زاید نفوس ہونیکے قصبہ کی تعریف مین داخل ہو جاتا ہے - حالانکہ بہت سارے تعلقات کے مستقر پوری بلدیت و قصباتی حیثیت رکھتے ہوے صرف پانچہزار سے کم نفوس ان مین ہونیکی وجہ سے وہ مواضع یا دیہات سمجھے جاتے ہین -

مواضع کی حیثیت

ہر موضع کی اوسط مردم شماری (۵۰۰) نفوس ہے - تمام ملک مین گڑھیان اور حصار موضع پاے جاتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ادنیسوین صدی کی ابتدا تک اندرونی جنگ کے خوف اور غارتگرون کے حملون سے بچنے کی غرض سے انکی سخت ضرورت تھی - دیہات مین

مکانات کی دیوارین اکثر مٹی کی اور چھتین گھاس و پھوس کی ہوا کرتی ہین۔ دس فیصدی سے زاید نفوس قصبات مین رہتے ہین جن کے مکانات پتھر اور اُنکی چھتین بھی کوئلے کی ہوتی ہین

تحرک نفوس

اِس ملک کی تعداد نفوس گذشتہ تین شمارون مین حسب ذیل تھی۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین ۹۸۴۵۵۹۴ - سنہ ۱۸۹۱ء مین ۱۱۵۳۷۰۴۰ - اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۱۱۴۱۱۴۲ - سنہ ۱۸۹۱ء مین باستثناء ضلع ناندیڑ کے جسمین بمقابلہ سنہ ۱۸۸۱ء کچھ کمی ہوئی تھی باقی کل اضلاع مین اضافہ ہوا تھا۔ جو بقدر ۱۷٫۱۸ فیصدی تھا۔ چھ اضلاع لنگسور۔ رایچور۔ گلبرگہ۔ محبوب نگر۔ نلگنڈہ اور ورنگل مین فوق العادہ اضافہ ہوا۔ جو ۲۹ فیصدی سے ۲۶ فیصدی تک تھا۔ پہلے تین اضلاع سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء کے قحط شدید سے بالکل تباہ ہو گئے تھے اور اُسیوقت گویا اُبھر رہے تھے۔ جبکہ سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری واقع ہوئی۔ اور پچھلے تین اضلاع وہ تھے جنمین زمانہ قحط مزبور مین شدت سے گرانی تھی۔

سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین خالص کمی بہ نسبت سنہ ۱۸۹۱ء کے ۳۹۵۸۹۸ نفوس کی رہی یعنی ۳٫۴۵ فیصدی جو قحط ہائے سنہ ۱۸۹۷ء و ۱۹۰۰ء اور وبای ہیضہ و طاعون کے کثیر التعداد اموات و تلفات کا نتیجہ تھا جو دہ سالہ ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء کے اخیر نصف مین واقع ہوئے خصوصًا اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و ناندیڑ و پربھنی و عثمان آباد جنمین کمی ۱۳ فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک تھی۔ اور اضلاع ایلگندل و اندور و رایچور مین کمی ایک فیصدی سے پانچ فیصدی تک تھی۔ بخلاف اسکے اضلاع اطراف بلدہ و نلگنڈہ و محبوب نگر و سرپور تانڈور و ورنگل و میدک و گلبرگہ و لنگسگور مین تقریبًا ۱۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔

موازین عمر

عمر کے موازین مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ اکثر لوگ ۲ سے ۲۰ سال تک کی عورتون کو شمار سے خارج کرنیکی کوشش کرتے۔ اس ملک مین اور تمام ہندوستان مین لڑکیون کی تعداد بہ نسبت لڑکون کے پانچ سال کی عمر تک زیادہ ہے۔ مگر اُس عمر کی بعد لڑکیونکی تعداد بیس سالہ عمر تک دفعتہً گھٹ جاتی ہے۔ اور پھر عورتون کی تعداد مین ترقی نظر آتی ہے تیس سال کی عمر کے بعد ساٹھ سال تک عورتون کی تعداد مین پھر کمی واقع ہوتی ہے اور ساٹھ کے بعد پھر عورتون کی تعداد بہ نسبت مردون کے زیادہ ہوتی ہے۔ اور علاوہ اُس متروک کرنیکے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے کمی کی ایک وجہ غالباً کم عمری کی شادی اور زچگی کی بیماریون سے مرنا بھی ہو۔ ایک اور سبب بھی ہے کہ عموماً اہل ہند اور خصوصاً ہندو نا کتخدا لڑکیون کی عمرون کو کم بتلاتے ہین گو وہ شادی کی عمر کو پہنچ بھی گئی ہون۔ اگرچہ موازین عمر ناقص بھی ہون مگر قحط کا اثر عمر کے موازین پر ضرور ہوا ہے۔ چنانچہ پانچ سال سے کم عمر کے بچونکی تعداد سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین اُن کی تعداد میعاد ۵ تا ۱۰۔ اور ۱۰ تا ۱۵ کی مجموعی تعداد سے بھی کمتر تھی۔

موازین ولادت و ممات

موازین ولادت و ممات کے صحیح اعداد دستیاب نہین ہو سکتے ہین اگرچہ پولیس پٹیلونکو ہدایت انکے تخمینجات کے رکھنے کی دیگئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط نے توالد پر جو اثر کیا تھا اوسکا بیان تو ہو چکا ہے کہ تعداد اموات اطفال کی بہت ہی بڑھی ہوئی ہوگی۔

امراض

عام امراض ملک مین بخار سب سے اوّل ہے اور کل امراض کے اموات سے اسکی تعداد تقریباً نصف ہوتی ہے۔ اسہال پیچش اور دوسرے امعائی امراض اور چیچک بڑے اسباب موت کے ہین اور وبائے ہیضہ و چیچک سے اکثر اوقات بہت لوگ تلف ہو جاتے ہین۔ اگرچہ عموماً اس

چیچک کا ٹیکا لگانے سے پہلوتہی کرتے ہین۔ مگر اوس کے فوایداب بہ نسبت سابق بہتر سمجھے جانے سے لوگون کو وہ تنفر نہین رہا ہے جو آگے تھا۔

طاعون اور اوسکے دفعیہ کے تدابیر

جن مقامات مین طاعون ظاہر ہوا وہان اوسکے روکنے اور دفع کرنیکے لئے ماؤف مقامات کے مکانات و مواضع کو ساکنین سے خالی کرادیا گیا اور دافع عفونت ادویہ کا استعمال کیا گیا۔ اسکے بعد پلیگ کیمپ سرحدی مقامات کے ریلوے اسٹیشنون پر مقرر کئے گئے جہان مسافرین کا امتحان کیا جاتا تھا اور بصورت ضرورت اون کو روکدیا جاتا تھا اور جو مسافر طاعونی مقامات سے آتے تھے اون کو کیمپ سے رخصت ہونیکے بعد بھی تحت معاینہ رکھا جاتا تھا۔

جنس یعنی مرد و عورت

جملہ تعداد نفوس یعنی ۱۱۱۴۱۱۴۲ مین سے ۵۶۷۳۶۲۹ مرد اور ۵۴۶۷۵۱۳ عورتین تھین یعنی سنہ ۱۹۰۱ء مین ہر سو نفوس مین ۵۰٫۹ مرد اور ۴۹٫۱ عورت تھے۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ۵۰٫۸ مرد اور ۴۹٫۲ عورت تھے اس حساب سے ہر ہزار مرد کے مقابلہ مین ۹۶۴ عورتین گئے سنہ ۱۹۰۱ء مین تھین۔

صرف دو ہی اضلاع ناندیڑ و اندور مین عورتون کی تعداد زیادہ ہے یعنی اول مین بمقابلہ ہزار مرد ۱۰۰۶ - اور ثانی مین ۱۰۰۵ عورتین تھین۔

حالت کتخدائی

بلحاظ حالت کتخدائی اس ملک مین ہر سولہ نفوس مین بطور اوسط ۸ کتخدا - ۵ ناکتخدا اور ۳ بیوہ یا رنڈوے ہین - مردون مین فیصدی ۴۶ ناکتخدا ۴۹ کتخدا اور ۵ رنڈوے ہین تو عورتون مین ۳۱ ناکتخدا ۵۰ کتخدا اور ۱۹ بیوہ ہین - اعداد بالا سے ظاہر ہوگا کہ تعداد کتخدا

مرد و عورت کی تقریباً مساوی ہے اور کل ملک مین تفاوت صرف ۴۳۲۲۳ یعنی ۱ر۶ فیصدی سے بھی کمتر ہے۔ مگر ناکتخدا مرد ناکتخدا عورتون کے ڈیوڑھے ہین اور بیوہ عورتین رنڈوون سے چوگنی ہین۔ کتخدا مردون اور عورتون کی مساوی تعداد سے ظاہر ہے کہ اس ملک مین باوجود جواز ہر دو مذاہب کے تعدد ازدواج کا رواج نہین ہے۔ بخلاف اس کے بیوون کی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس ملک مین بیوونکا نکاح ثانی پسند عام نہین ہے اور ہندوونکی بڑی اور چھوٹی ذاتین آپسمین مشترک الخیال ہین اور برہمنون کے رسوم کی پیروی کرتی ہین۔ زراعتی اقوام مین بیوہ کے نکاح ثانی کا بہت رواج ہے جس کو مرہٹواری مین موہتور اور تلنگان مین اُسکو مارمنو کہتے ہین۔

بلحاظ حالات کتخدائی میعاد عمر مین نفوس کی تقسیم کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناکتخدا لڑکے دس سال سے کم عمر کے ۹۰ فیصدی ہین اور لڑکیونکی تعداد مقابل اُسی عمر کے لئے ۸۹ فیصدی ہے۔ دوسری میعاد ۱۰ تا ۱۵ سال مین ناکتخدا لڑکون اور لڑکیون کی نسبت ۸۶ و ۴۰ فیصدی ہے۔ ۱۵ تا ۴۰ سال کی میعاد مین کتخدا مردون اور عورتون کی نسبت فی صدی ۷۱ - اور ۷۸ ہے۔ تختہ ذیل سے نفوس کی تفصیل بلحاظ جنس و کتخدائی ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۹۱ء			سنہ ۱۹۰۱ء		
	کل نفوس	مرد	عورت	کل نفوس	مرد	عورت
ناکتخدا	۴۲۳۲۴۹۲	۲۵۷۳۲۳۶	۱۶۵۹۲۵۶	۴۳۱۱۵۲۵	۲۶۰۴۴۳۹	۱۷۰۷۰۸۵
کتخدا	۶۰۳۸۲۶۰	۳۰۵۵۲۶۶	۲۹۸۲۹۹۴	۵۵۰۲۳۶۷	۲۷۷۲۷۹۵	۲۷۴۹۵۷۲
بیوہ و رنڈوا	۱۲۵۹۹۱۰	۲۴۲۱۵۱	۱۰۱۷۷۵۹	۱۳۲۷۲۵۰	۲۹۶۳۹۵	۱۰۳۰۸۵۵
بلاتفصیل	۶۳۷۸	۲۴۷۶	۳۹۰۲	۰	۰	۰
میزان	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۸۷۳۱۲۹	۵۶۶۳۹۱۱	۱۱۱۴۱۱۴۲	۵۶۷۳۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳

زبان

تلنگی اس ملک کے ۴۶ فیصدی نفوس کی زبان ہے۔ اُس کے بعد ۲۶ فیصدی لوگ مرہٹی بولتے ہین۔ کنڑی و اُردو کے بولنے والون کی فیصدی تعداد ۱۴ و ۱۰ ہے۔ لہذا یہ چارون زبانین جو ملکی زبانین سمجھی جاتی ہین تقریبًا ۹۷ فیصدی نفوس کی زبان ہین۔ مارواڑی و ہندی کے بولنے والے ۵۷۷۷۷۔ اور ۲۸۷۶۷۷ ہین۔ اول الذکر تو اُن ساہوکارون کی زبان ہے جو مارواڑ سے یہان آکر مقیم ہوئے ہین اور دوسری زبان شمالی ہند و ممالک متحدہ کے باشندون کی زبان ہے۔ ٹامل زبان کے بولنے والے جو اکثر صوبہ مدراس کے باشندے ہین ۲۷۴۷۵ ہین۔ گونڈ اور کویا کے گویندونکی تعداد ۵۹۶۶۹۔ اور ۱۵۸۹۵ ہے۔ خانہ بدوش اقوام کی زبان ۱۲۵۰۷۰ نفوس بولتے ہین۔ جنمین سے لمبانی (لمباڑی) یا بنجاری زبان کے بولنے والے ۱۲۰۳۹۴ ہین یورپین زبانون مین انگریزی ۷۰۹۷ نفوس کی مادری زبان ہے

تختہ ذیل سے زبانون کی تفصیل ظاہر ہوگی

نام السنہ		نفوس سنہ ۱۸۹۱ء	نفوس سنہ ۱۹۰۱ء
معظم ملکی زبانین	اُردو	۱۱۹۳۸۲	۱۱۵۸۴۹۰
	مرہٹی	۳۴۹۳۹۵۸	۲۸۹۵۸۶۴
	کنڑی	۱۴۵۱۰۴۶	۱۵۶۲۰۱۸
	تلنگی	۵۰۳۱۰۶۹	۵۱۴۸۰۵۶
دیگر زبانین		۳۶۲۶۸۵	۳۷۶۷۱۴
جملہ میزان		۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۱۱۴۱۱۴۲

ذات واقوام وملل

اعظم مجموعہ ذاتون کے جو اس سرکار مین ظاہر ہوے ہین ۲۱ ہین لیکن تعداد شعبہاے ذات جو اسکے ضمن مین ہین ۸۱۲ ہے۔

ہندو ذاتین

کاپو یا کنبی جو ملک کی بڑی زراعت پیشہ ذات ہے (۲۹۵۳۲۰۰) النفوس پر مشتمل ہے یعنی کل ملک کی مردم شماری کے فیصدی ۲۶ ہوتے ہین اور ہندو ذاتون مین بہت ہی باوقعت ہے۔ اسکے بعد بلحاظ اعداد مالا ذات ہے جن کے افراد (۱۵۸۴۰۰) یعنی فیصدی ۱۴ ہین۔ اس ذات کے تحت مین مالاو دہیڑ دمادیگا تلنگان کے اور مہار و مانگ مرہٹواڑی کے شامل ہین اور اگرچہ اخلاقی معیار مین ان کا درجہ بہت ہی پست ہے مگر دیہی انتظام مین یہہ بہت ہی بکار آمد ذات ہین۔ دوسری ذاتین بلحاظ اعداد گولا یعنی دہنگر (۸۳۲۴۰۰) برہمن (۶۹۲۸۰۰) ویشیا یعنی بنئے وغیرہ تجارت پیشہ (۵۴۸۰۰۰) کوروا (۵۳۳۶۰۰) سالا یعنی بافندہ (۴۲۴۹۰۰) گونڈلا یعنی سیندہی وتاڑی نکالنے والے اور شراب فروش (۲۸۴۶۰۰) ہین لمبانی یا لمباڑی جسکو بنجارے بھی کہتے ہین اور غلہ لایا کرتے ہین (۱۷۲۳۰۰) ہین اور معظم وحشی اقوام بھیل وگونڈ کی تعداد (۵۵۰۰۰) اور (۹۶۰۰) ہے۔

مذہب

اس ملک کے باشندون مین مختلف مذاہب کے لوگ شریک ہین لیکن دو ہی مذہب ہین جن کے پیرونکی تعداد معتدبہ ہے۔ ہندو و اسلام کیونکہ فیصدی نسبت ہندوون اور مسلمانون کی ۸۸٫۶ اور ۱۰٫۴ ہے۔ دوسرے مذاہب انیمسٹیک (۶۵۳۱۵) عیسائی (۲۲۹۹۶)۔ جین (۲۰۳۴۵) سکھ (۴۳۳۵) اور پارسی (۱۴۶۳) ہین۔ مذہب انیمسٹیک گونڈ (۵۴۹۹۶) بھیل (۹۵۵۱) گویا (۱۳۶) اور چنچو (۶۳۲) پر مشتمل ہے۔

ہندو

ہندوون کی تعداد مین بہ نسبت سنہ ۱۸۹۱ء کے فیصدی ۴ر۳ کی کمی ہوئی ہے اور یہ بیان کرنا بھی غیر مفید نہین کہ ہندوؤن کی تعداد بیس سال گذشتہ مین گھٹتی چلی آرہی ہے سنہ ۱۸۸۱ء مین اُن کی فی صدی نسبت ۹۰،۳ تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین ۸۹،۴ - اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۸۸،۶ تھی

مسلمان

بخلاف اِس کے مسلمانون کی تعداد بڑھتی جارہی ہے - گذشتہ دہ سالہ مین اُن کی تعداد مین ۱۷،۰۸۴ نفوس کا اضافہ ہوا یعنی فیصدی ۱ر۵ - اور بلحاظ موازین سنہ ۱۸۸۱ء مسلمانون کی تعداد فیصدی مین ایک فیصدی اضافہ ہوا یعنی ۹ر۴۰ سے وہ سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۰ر۴ فیصدی ہوگئے -

عیسائی

مثل مسلمانون کے عیسائیون مین بھی ترقی ہوئی - گذشتہ دہ سالہ مین ۲۵۶۷ نفوس یعنی ۱۲ر۹ کا اضافہ ہوا -

جین

جین لوگون مین اِسی مدت مین ۷۵۰۰ نفوس کی کمی ہوئی یعنی فیصدی ۲۲ کی - اُنکی فوق العادہ بیشی سنہ ۱۸۹۱ء کی ممکن ہے اس وجہ سے ظاہر ہوئی ہو کہ سنہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین اُنکے اکثر افراد کو ہندو مذہب مین دکھلایا گیا ہو -

سکھ

گذشتہ دہ سالہ مین سکھونکی تعداد مین بھی کمی ہوئی زردشتیون یعنی پارسیون کی تعداد مین بیشی ہوئی - اگرچہ اونکی تعداد بہت ہی کم ہے -

مسلمانونکا اضافہ کچھہ تو غیر مذاہب کا داخل دائرہ اسلام ہونیسے ہے اور کچھہ اُنکی ذاتی بارآوری اور کثیر الاولادی کا نتیجہ ہے - اور عیسائیون کی بیشی زیادہ تر مشنریون کی دعوت اور کچھہ یورپین لوگونکے فوج و تجارت مین شریک ہونیکی وجہ سے ہے -

بلحاظ قومیت یوروپین عیسائیون مین ۹۱۴ کی کمی ہوئی یعنی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۴۳۴۷ تھے بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱ء کے ۵۲۶۱ نفوس کے۔ بخلاف اسکے یوریشین اور دیسی عیسائیون مین اضافہ ہوا۔ یعنی سنہ ۱۸۹۱ء مین اونکی تعداد علی التناسب (۲۵۰۷) اور (۱۲۶۶۱) تھی جو سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۲۹۲) اور (۱۵۳۵۷) ہوگئی۔ تختہ ذیل سے مذاہب مختلفہ کا تفاوت ظاہر ہوگا۔

نام		نفوس سنہ ۱۸۹۱ء	نفوس سنہ ۱۹۰۱ء
ہندو		۱۰۳۱۵۲۴۹	۹۸۷۰۸۳۹
مسلمان		۱۱۳۸۶۶۶	۱۱۵۵۷۵۰
عیسائی	دیسی	۱۲۶۶۱	۱۵۳۵۷
	یوروپین یوریشین	۷۷۶۸	۷۶۳۹
جملہ دیگر مذاہب		۶۲۶۹۶	۹۱۵۵۷
جملہ میزان		۱۱۵۳۷۰۴۰	۱۱۱۴۱۱۴۲

عیسائی مشن

پہلا انگریزی اسکول وہ ہے جسکو اس ملک مین ایک چرچ آف انگلنڈ کے پادری نے کھولا اسکے بعد رومن کتھولک مشنریون نے سنہ ۱۸۳۴ء مین ایک اسکول کھولا۔ اور اُسوقت سے آج تک مشن مذکور نے بتدریج ایسی ترقی کی ہے کہ اُسکے متعدد اسکول اور مراہب مختلف مقامات ملک مین پائے جاتے ہین۔ رومن کیتھولک فرقہ کے لوگ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ۱۱۶۴۹ تھے چرچ آف انگلنڈ مشن کے متعلق چادر گھاٹ مین ۲ مدرسہ ہین ایک لڑکون اور دوسرا لڑکیون کے لئے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اس فرقہ کے پیرونکی تعداد ۶۸۱۳ تھی۔ دوسرے مشنوئین وسیلین اور

بپٹسٹ ہین جنکے پیرو علی التذاسب ۱۴۶۸ - اور ۸۸۵ ہین - اول الذکر اس ملک مین ۱۸۸۰ء مین
کھولا گیا اور حسب ضرورت اُسکے دائرہ کو اضلاع شمالی و شمالی شرقی حیدرآباد مین توسیع دیگئی اور
ذیل کے مرکزی مقامات مقرر کیے گئے - آلیر - کریمنگر - سدی پیٹھ - اندور - میدک - و کندی -
انکا کام طبابت و تعلیمات و دعوت عیسویت ہے اور اسکا بڑا طبی مرکز میدک مین ہے جہان ایک
عمدہ شفاخانہ عورتون اور بچون کے لئے ہے اور اسکے دوا ور شعبہ بھی ہین - کل اسکول اس کے
از قسم مدارس ابتدائی ہین - فیتا و لیس کا بنانا سکندرآباد و کریمنگر و سدی پیٹھ مین سکھلایا
جاتا ہے - اور زردوزی کا کام میدک مین - بافندگی سدی پیٹھ مین اور لکڑی کا کام اندور
مین - اس مشن کے ۱۱ اسکول مختلف اضلاع مین ہین جنمین سے چھ لڑکون کے لئے
مخصوص ہین -

امریکن بپٹسٹ تلنگی مشن نے سکندرآباد مین اپنا کام ۱۸۷۵ء سے شروع کیا اُس کے
بعد سے اسکی شاخین ہنمکنڈہ - محبوب نگر - نلگنڈہ - سوریا پیٹھ اور جنگانون اور گدوال مین
کھولی گئی ہین - ۱۹۰۲ء مین ہنمکنڈہ مین ایک اسپتال کھولا گیا - اِس مشن کا کام صرف اِس
ملک کے تلنگی اقوام سے متعلق ہے - اسکے جملہ اسکول دون و سطی تعلیم کے قسم سے ہین -

پیشہ

منجملہ کل نفوس ملک ہذا (۱۳۲۹۰۲۵) یعنی ۶۴ فیصدی زراعت سے اپنی گذر اوقات
کرتے ہین - اس ۶۴ فیصدی مین سے ۳۲ فیصدی تو مالک زمین و پٹہ دار ہین - ۹ زراعتی
مزدور اور ۵ خاص خاص پیداوار کے حاصل کرنیوالے ہین - اس تعداد مین جزوی زراعت پیشہ
لوگ شریک نہین ہین جن کی تعداد ۲۵۰۰۰۰ ہے - ذاتی و خانگی و صفائی کی ملازمت سے

۶۵۵۸۷۰ نفوس پرورش پاتے ہین یعنی ۵،۹ فیصدی - غذا اور پینے کی اشیاء و مسکرات کے مہیا کرنے والے ۵۳۶۰۱۶ یعنی فیصدی ۴،۸ ہین تجارت سے ۳،۸ فیصدی یعنی ۴۲۷۹۷۴ کی روزی چلتی ہے - اور بافندگی و لباس بنانے والے ۳۰۱۷۲۹ یعنی فیصدی ۲،۷ ہین - حیوانات کی نگہداشت سے ۲۸۴۴۳۰۴ یعنی فیصدی ۲۵ نفوس کی وجہ معاش بہمرست ہوتی ہے - مٹی کا کام اور عام مزدوری سے ۱۴۳۴۲۵۹ یعنی فیصدی ۱۳ نفوس کی گذر اوقات ہوتی ہے - اور آزاد و مطلق لوگونکی تعداد ۴۱۰۳۹۴ یعنی ۳،۷ فیصدی ہے -

لوگونکی غذا اور اخلاقی حیثیت

عام غذا غربا اور عموماً ناس کی جوار اور باجرے کی روٹی پر منحصر ہے اور تلنگان مین چاول کا استعمال بھی کثرت سے کیا جاتا ہے - انکو اقسام دال و ترکاریون - پیاز مرچ - املی - اور گھی یا تیل کے ساتھ استعمال کرتے ہین - مسلمان و ہنود دونون بکری کا گوشت کھاتے ہین - اضلاع مین مسلمان لوگ محض اپنے ہندو بھائیون کے لحاظ سے گاے کا گوشت کمتر کھاتے ہین لیکن شہر اور بڑے قصبات کے مسلمانون کو اسکا خیال نہین - مالا اقوام کے لوگ بشمول ڈہیڑ و مانگ و مادیگا و چمار و مہار - وغیرہ مردہ جانورونکا گوشت کھاتے ہین -

لباس

دیہاتی لوگونکا عام لباس مرہٹواڑی مین ایک دہوتی و جانگیا یا صدریہ اور سرخ یا سفید پگڑی پر مشتمل ہے اور تلنگان مین سفید ہی پگڑی سر پر رکھتے ہین - علاوہ اسکے کمل تو سب کے لیے ناگزیر ہے - عورتین ایک ساڑی پانچ چھ گز کی لمبی اور سوا گز عریض جسکا ایک چھیڑا کمر کے اطراف لپیٹا جاتا ہے اور دوسرا پلو سر اور جسم کو ڈھانپتا ہے اوڑہتی ہین - اسکے علاوہ چولی بھی ہوتی ہے جو سینہ کی حفاظت کرتی ہے - یہ لباس دیہات مین مسلمانون اور ہنود دونوین

مشترک ہے لیکن اکثر مسلمان عورتین لہنگا ۔ چولی اور دوپٹا بھی اوڑہتی ہین ۔ گونڈ اور وڈر زاتون کی عورتین چولی کا بالکل استعمال نہین کرتی ہین بلکہ اوسی ساڑی کے بالائی پلو سے سینہ کو ڈہانپ لیتی ہین ۔

مکانات

عام دیہاتی اور زراعت کار لوگونکے مکانون مین تین چار کمرہ ہوا کرتے ہین اور دیوارین مٹی کی اور چھت یا تو کویلی کی ہوا کرتی ہے یا گھاس وپھوس کی ۔ یہ چھوٹے کمرے ایک چھوٹے احاطہ کے اطراف مین بنائے جاتے ہین ۔ آسودہ حال رعایا کے مکان کسیقدر بہتر ہین اور اینٹ مٹی کے بنے ہوئے اور کویلی کی چھت سے پٹے ہوئے ہین اور کمرے یا حجرے ایک صحن یا بھونتی کے اطراف بنے ہوئے ہین ۔ ڈہیڑ اور رزیل اقوام اور غریب رعایا ایسے جھونپڑون مین رہتے ہین جن کی دیوارین بھی مٹی سے بنی ہین جنکو گوبر اور مٹی سے لیپ دیا گیا ہے ۔

مردونکی تدفین

ہندوونکی اعلیٰ ذاتین مثل برہمن و راجپوت و بنیونکے اپنے مردون کو جلاتے ہین ۔ بخلاف اسکے چھوٹی زاتون مین دفن کرتے ہین ۔ مسلمانون مین ہمیشہ سے مردونکے دفن کا طریقہ رائج ہے ۔

مشغولیات اور کھیل وغیرہ

بہت تھوڑے ایسے کھیل ہین جو زراعت پیشہ یا دیہاتی لوگون مین شائع ہون ۔ وہ لوگ عصر کے وقت گانون کی چاوڑی پر اکثر جمع ہوتے ہین اور گانون کی گپ شپ مین شام گذارتے ہین یا اپنے مکانون مین اپنے اہل و عیال کے ساتھ وقت صرف کرتے ہین اور فصل و موسم اور پیداوار کے ذکر مذکور مین مصروف رہتے ہین کبھی کبھی ہمسایہ دیہات کے بازار کو یا قرب وجوار

کے میلے یا جاترا کو جاتے ہین اور کبھی موضع کی دیسی ناٹک یا پہلوانون کا تماشا دیکھتے ہین جس کے لئے بطور چندہ رقم فراہم کرلیجاتی ہے۔

اعیاد و تہوار

عام تہوار ہنود کے ہولی دیوالی و دسہرا و ناگ پنچمی و رام نومی و تیرا پکشا و شیوراتری ہین۔ پولا کا میلا ہر جا ہوتا ہے اور جانورون کو ہار پھول کے پہنا کر گانون مین پھراتے ہین۔

مسلمانون کے متبرک ایام و اعیاد محرم۔ شب برات۔ عید الفطر۔ عید الضحیٰ۔ دوازدہم اور یازدہم ہین۔ نوروز جمشیدی جو ایرانیون کے سال کا پہلا دن ہے یہان بھی بطور سرکاری منایا جاتا ہے۔

خاندان مشترکہ

ہندوؤن مین مشترک خاندان کا طریقہ ہر جا شائع ہے لیکن اسکا اثر صرف ایک ہی پشت تک ملحوظ رہتا ہے۔

نام

اس ملک مین ہنود کے اکثر دو نام ہوا کرتے ہین صرف فرق یہی ہے کہ مرہٹواڑی مین گانون کا نام اصلی نام کے بعد آتا ہے مثل وادا کورلیکر یعنی وادا کورلہ کا رہنے والا لیکن تلنگان مین گانون کا نام پہلے آتا ہے۔ جیسا ماٹور نیکا یعنی نینکا جو ماٹور کا باشندہ ہے۔ یہ نام انکے خاندانی ہوجاتے ہین۔ مرہٹون اور برہمنون مین یا تو تین نام ہوتے ہین جسمین پہلا تو اس شخص کا نام ہے دوسرا اسکے باپ کا نام اور تیسرا انکے گھر یا گانون کا نام ہوتا ہے۔ مثلاً گنیش رامچندر یا گنیش رامچندر بھونسلے۔ یا شنکر سکھارام پرلیکر جسمین پہلا اور دوسرا نام اس کا اور اس کے باپ کا ہے۔ بھونسلے گھرانیکا نام ہے اور پرلیکر گانون کے نام سے منسوب ہے یعنی اصلاً پرلی کا رہنے والا۔

زراعت

عام حالات اراضی و سطح زمین و بارش

ممالک محروسہ کی زراعتی زمینین دو قسم پر منقسم ہوسکتی ہین - اراضی تلنگانہ و اراضی مرہٹواڑی تلنگانہ کی زمینین تین قسم کی ہین - سیاہ - سرخ اور ریتیلی - اور مرہٹواری کی زمینین بھی تین قسم کی ہین - سیاہ - سرخ اور ملوان - تلنگانہ کی زمینون مین مقامی طور پر مختلف نام ہین مثلاً اونچی ریگڑ جو سیاہ اور چکنی ہے اور غریلی مواد سے مرکب ہے جسمین چونا کافی مقدار مین اور کسیقدر ریت کا مادہ بھی ہے کٹا ریگڑ جو کم چکنی ہے اور قسم اول سے اسمین چونا بھی کمتر ہے - راوڑا عمدہ باغات کی زمین ہے جسمین سات فیصدی تک پسا ہوا چونا موجود ہے - راوٹی زمین یہ بھی باغات کی زمین ہے مگر صرف نصف فیصدی اسمین چونا ہے - سولا زمین مثل راوٹی کے ہے اور رنگ مین بھوری ہے اور آبی فصل کے دہان کے لئے موزون ہے خصوصاً بھیٹر بکریان اسمین کھاد کی غرض سے بٹھلائی جاتی ہین چونکہ ریگڑ بھی چکنی قسم کی ہے اور بارہ فیصدی تک اسمین چونہ کا جز ملا ہوا رہتا ہے اور جوار مونگ تور و دیگر غلات کے لئے موضوع ہے - چوکا ریگڑ یا ملوان سرخ اور سیاہ مٹی سے مخلوط ہے - مگر چونا اسمین بہت کم ہے - چلکا یا ریواز مین - یہ بالکل مہین اجزا سے ریت وغیرہ کے مرکب ہے اور کسیقدر چونیکا جز وبھی اسمین موجود ہے - اور فصل خریف کے لئے نہایت موضوع ہے برا چوکا ہر طرح سے چلکے کی زمین کے مشابہ ہے لیکن اوسکے اجزا ویسے مہین نہین - مرہٹواڑی کی زمینین گیرشیان (سب (سرخی مائل) اور ملوان ہین - بلند مقامات کی زمینین بہت چکنی اور الیومنا کا جزو ونمین کثرت سے ہے - اور جو زمینین میدان مین واقع ہین وہ ہلکی اور چکنی کے ساتھ مخلوط ہین لیکن اونکی گہرائی زیادہ نہین - عموماً یہ زمینین بسالٹ

اور واکے پتھر کی تحلیل سے پیدا ہوئی ہین یعنی بسالٹ سے چکنی ریگڑ اور واکے سے بھر بھری مٹی ۔لیکن جب یہ دونون قسم کی مٹی مخلوط ہوجاتی ہین تو نہایت حاصل خیز چکنوٹ اسکا نتیجہ ہے جسمین رطوبت کو محفوظ رکھنے کی عمدہ قابلیت ہے۔

موسم و مقدار بارش

اضلاع مرہٹواڑی کا موسم مارچ سے آخری تک گرم اور خشک رہتا ہے اور بقیہ مہینون مین معتدل ۔ مگر تلنگانہ مین مارچ سے آخر سپٹمبر تک گرم اور مرطوب رہتا ہے اور باقی مدت مین معتدل ۔تین چوتھائی سے زیادہ بارش یعنی تقریباً ۲۳ انچ جون اور سپٹمبر کے درمیان ہوتی ہے اور تتمہ اکٹوبر اور نومبر مہینون مین برستی ہے ۔

طریقہ زراعت

زردجوار ۔تل ۔ باجرا ۔تور ۔ کپاس اور دیگر غلات وحبوب خریف یعنی بارش کی فصل مین بوئے جاتے ہین ۔ اور چنا ۔جو ۔کپاس ۔السی فصل ربیع کی پیداوار ہین ۔کل رقبہ اراضی خالصہ کا جو ۱۹۰۱ء مین مزروع ہوا تھا ۴۰۰۰۳ مربع میل تھا جسمین ۹۴ فیصدی زراعت خشکی تھی اور ۶ فیصدی تری ۔

مرہٹواڑی مین صرف دوہی فصل بوئی جاتی ہین ۔خریف وربیع ۔لیکن تلنگانہ مین پانچ فصلین ہین ۔آبی تابی تری کے لئے اور پناس (خریف) ربیع اور ماکی ۔یہ اخیر فصل مابین خریف وربیع کے بوئی جاتی ہے ۔

اضلاع مرہٹواڑی مین خریف وربیع کا رقبہ بارش پر موقوف ہے ۔ اگر بارندگی جون سے شروع ہوجاسے تو ابتدائے فصل مین خریف کثرت سے بوتے ہین ۔لیکن اگر بارش دیر کرکے شروع ہو تو اور خریف بونے کی فصل گذرچکی ہو تو زیادہ زمین ربیع کے لئے رکھی جاتی ہے ۔

تلنگانہ مین چونکہ ربیع کے بونے کی زمینین کمتر ہین خریف کی کاشت جولائی تک بھی جاری رہتی ہے اور اوسکے بعد ہی ماگی کی کاشت شروع ہوجاتی ہے - دھان کے بعض اقسام جو آبی مین بوتے ہین اگر بارش دیر مین ہو تو اگسٹ کے ابتدا تک بھی بوسکتے ہین - اور تابی کے دہان ڈسیمبر سے آخر فبروری تک بوے جا سکتے ہین -

عمل زراعت جوتنا وغیرہ

رعیت اپنی زمینون مین خریف کے لئے ڈسیمبر و جنوری سے اور ربیع کے لئے ایام بارش مین جب کبھی بارش موقوف ہو ہل چلا کر تیار کرتا ہے - ریگڑ کے لئے بڑا ہل ضرور ہے جسمین آٹھ بیل جوتے جاتے ہین اور یہ ہل سات یا آٹھ سال مین ایک بار چلانا کافی ہے اس کے بعد ہر سال صرف بکھر سے زمین درست کیجاتی ہے - بخلاف اس کے تلنگان کی زمین چونکہ مجرّا اور ریتیلی ہے اوسمین ہلکا سا ہل یا بکھر کا چلانا کافی ہے - پہلے ہل ایک سمت مین کھیت کے طول سے چلاتے ہین - بعد دوبارہ علی القوایم اوسکے عرض سے جوتتے ہین اور یہ عمل متواتر کیا جاتا ہے تاکہ مٹی بالکل نرم اور مہین ہوجاے -

جب زمین اس طرح پر صاف اور تیار ہوگئی تب اوس کے بونے کا انتظام کیا جاتا ہے اور دو ایک پانی جون مین برستے ہی فصل خریف کی کاشت شروع ہوجاتی ہے تلنگان مین چند روز اچھی طرح پانی برسنے کے بعد زمین دہان کے لئے جوتی جاتی ہے اور بعد اوس کو چہ روز تک ویسا ہی چھوڑ دیا جاتا ہے اور تخم کا دہان جو آگے سے بھگو کر رکھا گیا ہے اور اوسمین سولکا نکل آیا ہے کھیت مین چھڑک دیا جاکر ہل سے کیچڑ مین اوسکو ملادیتے ہین - لیکن اُن کھیتون مین جنکو تالاب کا پانی دیا جاتا ہے تیاری فصل بارش کے

قبل شروع ہوجاتی ہے۔ ربیع کی کاشت کے لئے جو زمینین موسم بارش مین تیار کی گئی ہین اون
مین ستمبر اور اکٹوبر مین تخم ڈالدیا جاتا ہے چونکہ اس موقع پر ضرور کچھ پانی برستا ہے جو ربیع
کی کاشت کے لئے لازم ہے۔ وہان کی تابی فصل کے لئے باولیون اور تالابون کے
پانی سے زمین ترکیجاتی ہے اور دو مہینے بلکہ تین مہینے تک بھی کاشت جاری رہتی ہے یعنی
ڈیسمبر سے آخر فبروری تک۔

مرہٹہ کاشتکار اپنے خریف و ربیع کے کھیتونکی برابر تین چار مرتبہ نلائی کراتے ہین لیکن
تلنگانہ کے کاشتکار اس بارے مین بہت بے پرواہ ہوتے ہین اور صرف ایک یا دو مرتبہ
نلائی کراتے ہین مگر وہ زیادہ تر توجہ دہان کی فصل کیطرف مبذول کرتے ہین اور اوسکی تین
چار بار نلائی مین دریغ نہین کرتے کیونکہ اوسمین فائدہ زیادہ ہے۔

زرد جوار۔ باجرا اور رآبی کے دہان کی فصل ڈیسمبر تک تیار ہوجاتی ہے اور سفید جوار۔
چنا۔ گیہون۔ جو۔ اور تابی کے دہان اپریل سے آخر مئی تک قابل درو ہوجاتے ہین۔

کپاس جملہ اضلاع مین جہان سیاہ ریگڑ ہے بوئی جاتی ہے اور تلنگان مین بھی جہان
اوسکے بونے کے لائق زمین موجود ہو خالی نہین چھوڑتے ہین۔ چھوٹی کپاس کے بونیکا
زیادہ رواج ہے کیونکہ رعیت کو اوسمین آسانی اور کفایت ہے جن اضلاع مین ریل جاری
ہے وہان روئی صاف کرنے اور دبانے کے بہت سارے کارخانے جاری ہوگئے ہین
اور پچھلے چار پانچ سال مین متعدد کارخانے کھولے گئے ہین کیونکہ ریل کی وجہ سے کارخانون
کی مشینری اور کلین آسانی سے آسکتی ہین۔ ریلوے کے امداد سے کپاس اور دوسرے

غلات وحبوبات کی کاشت مین بھی ترقی ہوئی ہے۔

نفوس جو مشغول زراعت ہین

کل ملک کی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۱۴۲۱۱۴) تھی جسمین سے (۵۱۳۲۹۰۲) نفوس کی گذر زراعت پر تھی یعنی فیصدی ۲۴ کی جنکی تفصیل ذیل مین مندرج ہے۔

اشخاص جن کو زمین سے تعلق ہے مثل جاگیردار و زمیندار و رعایا۔ } ۳۵۱۳۱۵۲

زراعتی مزدور۔۔ " " " ۱۶۱۹۷۵۰

معظم پیداوار

مرہٹواڑی کی معظم پیداوار جوار۔ باجرا۔ گیہون۔ کپاس۔ السی اور دیگر حبوب ہین۔ اور تلنگان کی پیداوار وہان۔ زرد جوار۔ باجرا۔ ارنڈ۔ تل اور دیگر غلات وحبوب پر مشتمل ہے مرہٹواڑی کے لوگون کی اکثر غذا جوار باجرا اور کسیقدر گیہون ہے۔ مگر تلنگان مین جوار و باجرا کے علاوہ چاول کا بھی کثرت سے استعمال ہے۔ دال وحبوبات وغلات اقسام کل ملک مین بوئے جاتے ہین۔ روغن دار اجناس مین السی۔ تل۔ کرڑ اور ارنڈ شامل ہین جنمین سے پچھلی دو جنسین تلنگان مین زیادہ بوئی جاتی ہین۔ علاوہ کپاس کے انباڑہ کا اور مٹھاسن بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور سنا کا سٹے (جنگلی کیتکی) اور بھنڈ یکاسن بھی معقول مقدار مین نکلتا ہے۔ ملک بھر مین ہر جا مرچ بوئی جاتی ہے اور اضلاع بیدر و اطراف بلدہ و سرپور تانڈور مین زیرہ اور اجواین بھی پیدا ہوتی ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین جو معظم اجناس کل ملک مین بوئے گئے تھے انکا رقبہ اور فیصدی نسبت کل رقبۂ مزروعہ کے ساتھ تختہ صفحہ ۵۶ مین درج کی گئی ہے۔

نام جنس	رقبہ مربع میلوں مین	فیصدی نسبت	نام جنس	رقبہ مربع میلوں مین	فیصدی نسبت
جوار اقسام	۱۲۵۲۱	۴۱٫۴	تور (اربر)	۵۶۱	۱٫۸
کپاس	۳۲۲۶	۱۰٫۷	کسُوب	۵۳۱	۱٫۷
باجرا	۲۴۸۸	۸٫۲	مکائی	۴۸۴	۱٫۶
چاول	۱۲۵۸	۴٫۱	رالا (کنگنی)	۴۲۵	۱٫۴
تل (اقسام)	۱۲۶۳	۴٫۲	مونگ	۳۰۷	۱٫۰
گیہون	۹۱۴	۳٫۰	کودرو	۱۷۷	۰٫۵
ارنڈ	۸۸۳	۲٫۹	مرچ	۱۴۳	۰٫۵
چنا	۷۶۸	۲٫۵	تمباکو	۱۱۲	۰٫۴
السی	۶۱۷	۲٫۰			

۱۰۶۸

مختلف پیداوار فی ایکڑ مین اس قدر اختلاف ہے کہ بدقت کوئی مناسب اوسط قرار دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً دہان کی پیداوار فی ایکڑ سوا چار من سے بتیس (۳۲) من تک ہوتی ہے۔ بہرحال اضلاع سے جو مواد بہم دست ہوا ہے اوس پر سے حسب ذیل معظم پیداوار کی اوسط اوزان درج کیے جاتے ہین۔ گڑھ (۲۶ من)۔ دہان (۱۴٫۰ من)۔ جوار (۲٫۰ من) گیہون (۳ من) باجرا (۳ من) سانوان (۳ من) کلتھی (۲٫۵ من) تخم ارنڈ (۲٫۵ من) چنا (۲٫۰ من) تل (۲ من)۔ السی (۲ من) اور کپاس (۳۲ سیر)

کھاد اور تدویر زراعت

دہان اور نیشکر کے کھیتون مین کھاد کافی دینی ہوتی ہے خصوصاً کھاد یعنی نیشکر کے لئے

اور یہ کہاد دیہات کے مویشی اور گانون کے کچرے کوڑے سے حاصل ہوتی ہے اور اشجا
کے پتے اور ڈالیون کو بھی اسمین شریک کردیا جاتا ہے ۔ ریگڑ کی زمینون مین جوار اور گیہون
کے لئے کہاد نہین دیجاتی ہے ۔ تلنگانہ مین تدویر کاشت کا طریقہ صرف چلکہ اور ادنی قسم کی
زمینو نمین مستعمل ہوتا ہے ۔ بنجر زمینون کو جب پہلے پہل تیار کرتے ہین تو اوسمین پہلے سال
روغندار اجناس بو تے ہین اور اُسکے بعد کے سال مین جوار اور بعد سانوان اور کودرو
بوئی جاتی ہے ۔ بہتر قسم کی زمینون مین جب قوت زائل ہوجاتی ہے تو جوار کے بعد کپاس
بوتے ہین ۔ چونکہ زرد جوار سے زمین کی قوت کم ہوجاتی ہے اِس لئے اوسکو ہرگز دو سال
پے در پے اوسی زمین مین نہین بوتے ہین ۔ اگر نئی زمین عمدہ قسم کی ہے مثل ریگڑ یا
ملوان کے اور ربیع کی فصل کے لایق ہے تو اوسمین پہلے کلتھی یا لاکھ یا ارنڈ بوتے ہین ۔
دوسرے سال اسمین چنا ۔ کلتھی ۔ یا دوسرے دال کے اقسام سے بوتے ہین ۔ تیسرے
سال جوار مین السی یا کرڑ (کسوسب) ملاکر بوتے ہین اور اُسکے بعد ایکسال درمیان جوار اور
کلتھی بویا کرتے ہین ۔ دہان کی زمینون مین تدویر کا عمل رائج نہین لیکن بعض اوقات نیشکر یا
پان اونمین لگایا جاتا ہے ۔ اضلاع مرہٹواڑی مین تدویر و تبدیل کا طریقہ حسب ذیل ہے ۔ جب
بنجر زمین کو پہلے خریف کی کاشت کے لئے درست کیا جاتا ہے تو پہلے اُسمین باجرا یا کپاس
بوئی جاتی ہے اور مابعد کے دو تین سال مین برابر باجرا اُس سے حاصل کرتے ہین ۔ اُسکے بعد
پے در پے مونگ ۔ اوڑد ۔ مٹھ یا سن اوسمین بوتے ہین اور جب زمین جوتنے کی عمدہ
حالت مین آجاتی ہے تو اوسمین تور (ارہر) بوتے ہین ۔ اِس جنس کی جڑین زمین مین بہت

گھری جاتی ہین اور اُسکو پولی اور پھلپھلی کردیتی ہین جس سے قلبہ رانی آسان ہوجاتی ہے لیکن جب ربیع کی کاشت کے لئے بنجر زمین کو درست کرتے ہین تو پہلے جوار یا کرڑ (کسومب) بوتے ہین اور بعد کے چار پانچ سال مین گیہون یا جوار بوتے ہین ۔

میوہ جات اور ترکاریان

اورنگ آباد و عثمان آباد و پربھنی و نرمل اور اُنکے حوالی مین کونلا کثرت سے حاصل ہوتا ہے مگر حیدرآباد اور دیگر مقامات مین صرف خانہ باغون مین پیدا ہوتا ہے ۔ معمولی آم تمام ملک مین ہوتا ہے ۔ لیکن خاص بلدہ حیدرآباد کے باغات مین نہایت عمدہ قسم کے پیوندی آم ہوتے ہین ۔ موسم بارش مین ملکی ترکاریان سب جا ہوتی ہین لیکن انگریزی ترکاریان حیدرآباد و مضافات بلدہ و سکندرآباد اور اضلاع کے مستقرات پر بوئی جاتی ہین ۔

توسیع زراعت و ترقی تخم اجناس

زراعت ملک مین پچھلے بیس سال مین بہت کچھ ترقی و توسیع ہوئی ہے ۔ بڑے بڑے قطعات قابل زراعت تلنگانہ کے اضلاع سرپور تانڈور ۔ محبوب نگر ۔ ورنگل ۔ ایلگنڈل اور اندور مین اُفتادہ پائے جاتے ہین ۔ مگر اضلاع مرہٹواڑی مین کل قابل زراعت زمین اٹھالی گئی ہے ۔ رعایا نے عمدہ تخم کے انتخاب و نئے اقسام تخم کے استعمال یا نئے آلات کشاورزی کے کام مین لانے سے دلچسپی ظاہر نہین کی ۔

موجودہ آلات زراعت کی حیثیت

مرہٹواڑی مین جو ہل مستعمل ہوتا ہے بہت بڑا اور سنگین ہے جو ریگڑ کی چکنی مٹی کے توڑنے کے لئے ضرور ہے اور جسمین چار جوڑ سے پانچ جوڑ تک بیل لگائے جاتے ہین ۔ مگر تلنگانہ مین چھوٹا ہل کافی ہوتا ہے ۔ دوسرے آلات بکھر اور تپن ہین جو زمین کو ہموار کرنے مین مستعمل ہوتے ہین ۔ آبپاشی کے لئے معمولی موٹ کا ڈول کام مین آتا ہے جسمین ایک جوڑی بیل

کی ضرورہوتی ہے۔ ندیون اور نالونکے کنارون پر یاتم اور بھڑکی سے پانی چڑہایا جاتا ہے جسمین ایک سے دو آدمی تک کام کرتے ہین۔

فی الحال اس سرکار مین کوئی زراعت کا محکمہ نہین ہے اور اس کے متعلق جو کام ہوتے ہین وہ محکمۂ مال کے ذریعہ سے انجام پاتے ہین۔ رعایا کو ایام گرانی و قحط مین کنوون اور باولیون کے کھودنے کے لئے رقم بطور امداد دیجاتی ہے اور وہ باولی اور کھیت تا ادائے رقم مکفول سمجھے جاتے ہین اور رقم مذکور اقساط سے ادا کیجاتی ہے جس کا سود بحساب سالآنہ چھہ فیصدی ہے۔ رعایا اکثر ساہوکارون کے قبضہ مین پھنسی ہوئی ہے اور آخر ساہوکارون کے کاشتکار ہو جاتے ہین۔ علاوہ ساہوکارون کے بعض مالدار زمیندار و کاشتکار بھی روپیہ قرض پر دیتے ہین۔ اگر زراعتی بنک عمدہ اصول پر کھولیجائین تو رعایا کے حق مین نہایت مفید ثابت ہونگی۔ ساہوکارون کا معمولی سود پچیس (۲۵) روپیہ فیصدی فصل کے لئے ہوا کرتا ہے۔ ساہوکار آیندہ فصل کی ضمانت پر رعیت کو قرض دیتا ہے اور درو کے وقت پچیس (۲۵) روپیہ سود کے عوض نقد یا جنس مین اوسی قیمت پر جو اوس وقت رائج ہے مال لے لیتا ہے۔ اِس حساب سے سالانہ پچاس فیصدی سے زاید سود ہو جاتا ہے۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ بکریان

باستثنا مشرقی تلنگان کے سفید جانورون اور کھم و دیورکنڈہ و عادل آباد و امرآباد کے جانورون کے۔ اِس ملک مین کوئی اور خاص نسل جانورونکی نہین ہے۔ مذکورہ سفید جانور خاص اسی ملک کے ہین اور مضبوط سفید رنگ کے ہوتے ہین فقط اونکی دم سیاہ ہوتی ہے۔ انسے تو کھم و دیورکنڈہ کے جانور زیادہ تر مضبوط ہین اور میسور کے جانورون

سے بہت مشابہ ہین۔ عادل آباد (سرپور تانڈور) وامرآباد کے جانور گو قد مین چھوٹے ہوتے
ہین لیکن تیز قدم ہین۔ تلنگانہ کے بنجر اور افتادہ زمینین اور جنگلات اونکے پرورش کے لئے
عمدہ چراگاہ ہین۔ عمدہ قسم کے گھوڑے فوجی اور رسمی ضرورتو نکے لئے آگے بہت پالے جاتے
تھے۔ لیکن عربی اور آسٹریلین گھوڑون کے آنیسے ان کی قدر گھٹ گئی ہے۔ سرکار نے
اضلاع مرہٹواری و تلنگانہ مین نسل کی ترقی کے لئے متعدد تخمی گھوڑے رکھے ہین۔
جسکا نتیجہ خاطرخواہ برآمد ہورہا ہے۔ دکن کے ٹٹو راسخ قدمی و مضبوطی و تحمل زحمت مین بہت
مشہور ہین دوسرے جانور مثل بھینس بکریان اور بھیڑ معمولی قسم کی ہوتی ہین لیکن مرہٹواڑی
کی بھینسین دودھ زیادہ دیتی ہین اور اسیوجہ سے دوچند وسہ چند قیمت پر بکتی ہین۔
مرہٹواڑی مین گجراتی بکریان پالی جاتی ہین جو زیادہ اور عمدہ دودھ دیتی ہین۔ زراعتی
جانورون کی قیمت فی جوڑ چالیس روپیہ سے ڈیڑھ سو اور دو سو تک ہوا کرتی ہے۔ ٹٹو
پندرہ روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک بھینس تلنگانہ مین تیس سے پنتالیس روپیہ تک
ہے۔ لیکن مرہٹواڑی مین پچاس روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ تک اوسکی قیمت ہوتی ہے
بھیڑون کی قیمت دو روپیہ سے ساڑھے تین تک فی راس اور دودھ کی بکریون کے
سات روپیہ سے بیس و پچیس روپیہ تک ہوتی ہے۔

گذشتہ قحط نے اضلاع قحط زدہ مین لاکھون جانورون کا ستیاناس کیا۔ اگرچہ
چراگاہین علحدہ کردیگئی ہین لیکن خشک موسم مین اونمین گھاس بہت کم ہوتی ہے۔ کڑبی یعنی
جوار و باجرے کے ڈنٹھل معظم علوفہ حیوانات کا ہے جو اچھی فصلو نمین ضرورت سے زیادہ

پیدا ہوتا ہے اور خشک سالی کے خیال سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

میلے اور جاترا

سنہ ۱۹۰۸ء تک موضع مالیگانون ضلع بیدر مین ہر سال گھوڑونکا بہت بڑا بازار ہوتا تھا جسمین گھوڑے اور دوسرے جانور کثرت سے فروخت ہوتے تھے۔ کئی سال سے یہ جاترا بسبب طاعون کے موقوف کردیگئی ہے۔ خاص حیدرآباد مین بھی گھوڑون کی بڑی تجارت ہوتی ہے اور ہر ضلع مین ہفتہ واری و ماہواری بازار بھرتے ہین جنمین گھوڑے اور زراعتی جانور کثرت سے فروخت ہوتے ہین۔

آبپاشی

چونکہ ملک مرہٹواڑی کی زمینین سیاہ ریگڑ کی ہین وہان پانی کی اوسقدر ضرورت نہین ہوتی ہے جس قدر کہ تلنگانہ مین ہوتی ہے۔ کیونکہ ریگڑ مین قابلیت رطوبت کو محفوظ رکھنے کی زیادہ ہے اور موسم سرما مین شبنم بھی جو کثرت سے پڑتی ہے ضرورت کو پورا کرنیکے لئے کافی ہے اور ربیع کی کاشت کے لئے کافی ہوتی ہے۔ لیکن جہان نیشکر اور دھان بوئے جاتے ہین یا باغات ہوتی ہے وہان عمدہ ذریعہ آبپاشی کا باولیان ہین۔ بخلاف اسکے تلنگانہ کی زمین چونکہ ریتلی ہوتی ہے وہان پانی جمع کرنیکی سخت ضرورت ہے اور اس غرض کی تکمیل کے لئے زمین کے نشیب و فراز سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے اور نالون اور چھوٹی ندیونکی وادیون مین آڑے بند درمیان دو مرتفع نقاط کے باندھکر پانی کو روکا گیا ہے۔ بارش کا پانی جو ایک بڑی سطح پر برس کر بہتا ہے وہ ان نشیبی مقامات مین جمع ہوتا ہے جسکو تالاب کہتے ہین اور بذریعہ توم یعنی دریچہ کے پانی نیچے کی زمینون کو بقدر ضرورت دیا جاتا ہے۔ علاوہ ان تالابون اور کنٹون (چھوٹے تالاب) کے زراعت کی آبپاشی باولیون

نہرون اور نالون کے ذریعہ سے بھی ہوا کرتی ہے - وہان - کماد یعنی نیشکر و ہلدی کے فصل
کی موجودی تک پانی کا ہمیشہ رہنا ضرور ہے - مگر باغات کے لئے صرف وقتاً فوقتاً پانی کی
ضرورت ہوتی ہے - گیہون اور جوا اکثر باولیون کے نزدیک بوتے ہین جنسے اون کو ہفتہ
مین ایکبار پانی دیا جاتا ہے ضلع لنگسگور مین تنگبھدرا دریا کے کنارہ پر ایک سلسلہ انیکٹ یعنی بندونکا
قایم کیا گیا ہے جو پانی کو روکتے ہین اور وہ پانی بذریعہ نہرون کے تالابون کے بھرنے اور زراعتون کے
سینچنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے جو اس دریا کے کنارہ پر واقع ہوئے ہین - اس دریا کے کنارہ
پر تیس میل کے فاصلہ تک ایسے بند متعدد مقامات پر باندھے گئے ہین اور موضع کورگال کے
قریب جو ایک بند باندہا گیا ہے وہ اس دریا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ممتد ہے یہ
بند ایک زمانہ آگے باندہے گئے تھے اسلئے اونکے مصارف کا اندازہ اس وقت معلوم ہونا دشوار
ہے - دریاے مانجرا سے بھی ایک بڑی نہر نکالی گئی ہے جو ضلع میدک مین واقع ہے اور زراعت
کی آبپاشی اور تالابون کے معمور کرنے مین نہایت بکار آمد ثابت ہوئی ہے -

تالاب

سرکاری تالابون کا پانی تری کی زمینات کی سیرابی کے لئے دیا جاتا ہے جن پر پانی کا
نرخ لیا جاتا ہے - کل ملک مین بڑے تالاب (۴۰۷۰) اور کنٹے یعنی چھوٹے تالاب (۱۱۰۱۵) ہین
انکے علاوہ (۱۳۴۷) نہرین اور نالے بھی ہین - بڑے تالابون کی نگہداشت صیغہ تعمیرات سے
ہوتی ہے اور کنٹونکی نگہداشت عہدہ داران مال کے علاقہ مین ہے - جیسے کہ دستبند کا طریقہ
جاری ہوا ہے زمیندارون دیہی عمال اور دیگر خوش باشون نے بعض شکستہ تالابونکی
درخواست کر کے اون کو ایک معین رقم پر لے لیا ہے کہ اونکی نگہداشت ہمیشہ کیا کرین اور

ایک معین رقم اون کو سرکار سے مجرا دیجاسے - مگر یہ تالاب کوئی بڑے تالاب نہین ہین -

باولیان

جن اراضی کو باولیون سے سیچا جاتا ہے وہان وہی قدیم موٹ اور چمڑیکے ڈولونکا رواج ہے -

اِس سرکار مین (۱۲۳۱۰۵) زراعتی باولیان ہین - جہان کہین نہر یا نالہ کے ذریعہ سے تالابون مین پانی پہونچایا جاتا ہے تو رعایا بعض اوقات گوڑہ یا بھیڑ کی نہر کے کنارہ پر قایم کرکے چمڑہ کے ڈول کے ذریعہ سے نہر کے اطراف کے کھیتونکی آبیاری کرتے ہین اور اس طریقہ سے پانی مسلسل جاری رہتا ہے - پختہ باولی کی تیاری مین چارسو سے چھ سو روپیہ تک صرف ہوتے ہین - اور خام باولیان جنکی دیوارین صرف پتھر کی ہین اور چونے کا استعمال انکی بندش مین نہین ہوا ہے دو سو روپیہ سے تین سو تک مین تیار ہوسکتی ہین - ایسی باولیون پر دو موٹ لگاتے ہین اور یہ وہان پانیشکر کے چار سے پانچ ایکڑ اور باغات کے دس ایکڑ تک کو سیراب کرنے کے قابل ہوتی ہین -

اکثر بڑے تالاب مثل حسین ساگر - میر عالم - افضل ساگر - جلپلی اور دوسرے بڑے نامور تالاب اور نہرین شاہان سلف اور اونکے وزرا کے تعمیر کئے ہوئے ہین - اور اضلاع کے تالاب قدیم کے زمینداروں کی تعمیر ہین - کوئی کامل اطلاع انکی حقیقی مصارف کے متعلق بہت نہین ہوسکتی لیکن جو تالاب زمانہ حال مین تعمیر ہوے ہین اُن کا بیان صیغہ تعمیرات کے مضمون مین آئیگا -

مالگذاری - مزدوری اور نرخ

مالگذاری یا لگان

چونکہ اِس ملک مین عموماً رعیت داری طریقہ مروج ہے اِس لئے جو رقم رعیت یا کاشتکار ادا کرتا ہی وہ زر مالگذاری زمین یا اُس کا کرایہ ہے - دیہات ویران مین جو اجارہ پر دئے گئے ہین اجارہ دار کو آزادی حاصل ہے کہ اپنے کاشتکارون سے جو رقم چاہے وصول کرے بدین شرط کہ اگر کوئی رعیت اُسمین آگے سے کاشت کرتا تھا اور جو رقم وہ سرکار مین دیتا تھا اوس سے زیادہ کا مطالبہ نکیا جاے - پٹہ دار یا رعیت نے جو سرکار سے بلا واسطہ زمین لی ہے اپنی زمینون کو کلاً یا جزاً کسی کو کاشت کے لئے دیسکتا ہے - کسی کو اپنا شریک یا شکمیدار بنا سکتا ہے - یہ شکمیدار زمین کو اصل پٹہ دار کی غیر اکثر مین کاشت کرکے محاصل کو اپنے جانورون کی تعداد کے مطابق تقسیم کرلیتے ہین اسکے علاوہ پٹہ دار اپنے شکمیدار یا شریک سے زر مالگذاری کا بھی ایک جزو وصول کرتا ہے - لیکن اگر پٹہ دار اپنی زمین ضمنی کاشتکا کو دیتا ہے تو اپنے ضمنی کاشتکار سے نسبتہً کسیقدر زیادہ رقم وصول کرتا ہے - انعامدار اور غیر کاشتکار لوگ اپنے پٹہ کی زمینون کو اس طریقہ پر مزروع کراتے ہین - اگر غیر کاشتکار پٹہ دار ساہوکار ہو اور زمین کے حق قبضہ کو اوسنے خرید ا ہو تو عموماً اپنے ذیلی کاشتکار سے بہ نسبت انعامدارونکے زیادہ حصہ لے سکتا ہے کیونکہ انعامدارونکے پاس زراعتی جانور نہوتے سے وہ اپنی زمینون کو کمتر حصہ پر دیدیتے ہین - بخلاف اسکے وہ ساہوکار اپنے ذیلی کاشتکا کو آلات اور بیلونکی خرید کے لئے رقمی مدد دیتا ہے اور اُسکے معاوضہ مین یا تو سو دلیتا ہے یا اُس سے زیادہ لگان بہ زمین ذیلی کاشتکار کو دیتا ہے جو آپ اوسکو سرکار مین دینی ہوتی ہے - یہ اخیر طریقہ مرہٹواڑی مین کثرت سے رائج ہے جہان بندوبست کے بعد سے زمین

کی قیمت بہت ترقی کرگئی ہے اور جہان غیر کاشتکار لوگ جو اکثر ساہوکار ہین نسبتہً تلنگان سے زیادہ ہین

موجودہ نرخہا سے مزدوری کا کوئی سرکاری داخلہ بہدست نہین ہوسکتا ہے - زراعتی مزدور اور

مزدوری

دیہات کے خانگی ملازمین کو ہم بطور غیر فنّی مزدورون کے سمجھین گے اور بڑہائی لوہار اور راج وغیرہ

کو فنّی مزدور خیال کرینگے - صنف اول کو سالانہ ۳۵ سے ۱۲۵ روپیہ دیئے جاتے ہین اور ایک وقت کا

کھانا اور ایک کمّل اور ایک جوڑ چپل کی بھی سالانہ اونکو دیجاتی ہے کبھی زراعتی مزدور دو یا تین سال کی

مزدوری اپنے مالک سے شادی کے لئے پیشگی وصول کرتا ہے اور مقررہ تنخواہ سے کمتر رقم پر نوکری

بجالاتا ہے جسمین تفاوت رقم بمقابلہ سود کے سمجھی جاتی ہے - مزدوری کبھی جزءً نقد اور جزءً جنس مین بھی

ادا کی جاتی ہے - روزانہ مزدورون کو مزدوری جنس مین دیجاتی ہے لیکن روئی چننے کی مزدوری مین

ایک مقدار معین کپاس اونکو دیتے ہین - دیہات کے کاریگرون کو جنس مین مزدوری دیجاتی ہے اور بعض

صورتون مین ایک جزو نقد اور ایک جزو جنس مین ایصال ہوتی ہے - جب غلہ گران ہوتا ہے تو نقدی

مزدوری دیجاتی ہے - قصبات اور شہرون کے قرب وجوار مین اور نیز اون مقامات مین جہان روئی

صاف کرنے اور دبانے کے کارخانے یا معدن براری کا کام ہوتا ہے جیسا کہ کوئلہ کی معدن یا پتھر

کے معدن مین یا جہان ریل بنائی جاتی ہے تو وہان گران اور نقد مزدوری طلب کرتے ہین جسکی مقدار

ماہیانہ ۱۵ روپیہ سے ۴۵ تک ہے -

گرانی کے زمانہ مین مزدوری کا نرخ اوسط سے بھی گھٹ جاتا ہے کیونکہ کام کے نہونے سے

بہت سے مزدور بیکار ہوجاتے ہین - گذشتہ بندوبست کے بعد سے جو لگان مین مناسب تخفیف

ہوگئی ہے تو زراعت کی طرف زیادہ توجہ ہونیسے مزدوری کی مانگ زیادہ ہوئی ہے اسیوجہ سے

مزدوری بھی بڑھ گئی ہے اور جو مزدور آگے تیس روپیہ سالانہ پر قانع تھا اب چھتیس روپیہ سالانہ کا طالب ہے۔ یہی حال دوسرے مزدورون فنی مزدورون اور خانگی ملازمون کا ہے۔ غلہ کی گرانی بھی مزدوری کے نرخ کی ترقی کا باعث ہوئی ہے۔

مالی حالت

رعایا کی مرفہ الحالی ملک کے طبیعی حالات پر عموماً موقوف ہے جسکے لحاظ سے ملک کے مختلف قطعات منقسم ہین بسبب موجودی ذرائع آبپاشی وقطعات وسیعہ جنگل وہ حصہ ملک کا جو تلنگان کہلاتا ہے نسبتہً قحط سالی و تلف جانوران سے بزمانہ خشک سالی محفوظ ہے۔ اور اس قطعہ کے لوگونکی مادّی آسایش بھی بہ نسبت مرہٹواری کے لوگون کے زیادہ ہے کیونکہ قحطہاے پے در پے۔ کمی بارش۔ طاعون اور وبائی ہیضہ سے یہ قطعہ یا حصہ ملک محفوظ رہا ہے۔ آباد حصہ ملک مین رعایا کی غذا اور پوشاک بہتر ہے اور تانبے اور پیتل کے برتن اونکے پاس موجود ہین۔ بخلاف اسکے مرہٹواری کے اضلاع کی رعایا کی حالت تلنگان کے مزدورونکی حالت سے بہتر نہین ہے۔

کاشتکارون کے مکانات مین عموماً چار یا پانچ حجرے ہوتے ہین جو ایک صحن کے اطراف بنائے ہوئے ہین جنکی دیوارین مٹی کی اور چھت پھوس یا کویلو کی ہوا کرتی ہے۔ اسباب خانہ داری مین دو ایک کھتیا اور چند بڑے مٹی کے برتن ہوا کرتے ہین جنمین اُنکے غلہ کا ذخیرہ رکھا جاتا ہے۔ مزدور پیشہ اور پست اقوام کے لوگ ایک حجرے کے جھونپڑون مین رہتے ہین جنکی چھت پھوس کی اور جن کی دیوارین ٹٹی کی ہوتی ہین جسکو مٹی اور گوبر سے لیپا گیا ہے۔ ایک منشی جسکی آمدنی ماہیانہ تیس روپیہ سے چالیس روپیہ تک ہوتی ہے اس سے اعلیٰ معیار پر گذر کرتا ہے اور اینٹ کی دیوار کے مکان مین رہتا ہے جسکا کرایہ ایک روپیہ سے دو روپیہ فی ماہ تک ہوتا ہے وہ اوس کے اہل وعیال کا خانہ

نوٹ متعلقہ صفحہ ۶۶

قیمت اجناس

(براے کرم صفحہ ۶۶ سطر ۳ کے بعد قیمت اجناس کا مضمون ملاحظہ کیجیے)

بسبب عدم موجودی داخلۂ باضابطہ متعلق قیمت اجناس خاص طور پر مواد اس کا فراہم کرکے تحتۂ قیمت اجناس مین دیاگیا ہے - افسوس ہے کہ ریلوے کے جاری ہونے کے قبل کی قیمتین بدست نہین ہوسکتی ہین لیکن اسمین شک نہین کہ اسوقت سے زیادہ ارزانی تھی - کیونکہ ذرایع حمل و نقل کے نہونے سے تھوڑا سا غلہ باہر جاتا تھا - ریلوے نے غلہ کی قیمتون کو بڑے بڑے قطعات ملک مین یکسان کردیا ہے - اور ممالک ہمسایہ کے قحط و گرانی کے زمانہ مین ملک کی زاید پیداوار باہر بھیجی جاتی ہے - جس سے قیمتین ترقی کرتی ہین - ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰ء کے قحط کی قیمتون مین فوق العادہ ترقی ہوگئی تہی اگرچہ ماؤف مقامات کے لیے غلہ باہر سے آتا تھا لیکن ملک کے دوسرے مقامات سے دوسرے ممالک کو بھی بھیجا جاتا تھا جہان زیادہ نفع کی امید تہی - ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کے قحط کے زمانہ مین جوار اورنگ آباد مین پانچ سیر - ناندیڑ اور بیڑ مین پونے چار سیر - پربھنی اور عثمان آباد مین سوا چار سیر اور بیدر مین پانچ سیر فی روپیہ بکتی تہی - تحتہ قیمت اجناس مین نمک کی قیمت صرف حیدرآباد کے لیے دیگئی ہے کیونکہ اضلاع مین بھی اسکی قیمت تقریباً وہی ہے

کے بنے ہوئے کپڑے استعمال کرتے ہین اور اُسکے مکان کی آرایش و فرنیچر مین چند ٹین یا لکڑی کے صندوق اور بہتر بنی ہوئی چارپائی ہوتی ہین۔ مسلمانون کی معیار معیشت اِس سے بھی کسیقدر بڑھی ہوئی ہے۔ یہ لوگ ہندوؤن سے بہتر کھانا کھاتے ہین اور اُونی اور سُوتی تو ٹند کے کپڑے پہنتے ہین اور مکان مین دو ایک کرسیان اور ایک آدہ میز بھی ہوا کرتی ہے۔ ہندوؤن کے مکان کا فرش مٹی اور گوبر سے لیپا جاتا ہے لیکن مسلمانون کے مکانون مین چند ارزان قسم کی قالین یا شطرنجیان بھی ہوتی ہین

جنگلات

کل رقبہ جنگلات کا تقریباً (۱۸۰۰۰) مربع میل ہے جو تین حصون مین منقسم ہے۔ محصورہ (۲،۵۱۸) مربع میل۔ محفوظہ (۸۰۴۴) اور غیر محفوظہ (۷۰۴۷) مربع میل۔ محصورہ و محفوظہ جنگلو نکا جو بنیہ سررشتہ جو بنیہ کے تحت مین ہے لیکن کھلے یعنی غیر محفوظہ جنگلو نمین صرف سولہ قسم کا چوبینہ محفوظ کیا گیا ہے یعنی صندل ساگوان سیسم۔ آبنوس ساٹین۔ ایپا یعنی مہوہ۔ نلا مدی۔ بیجا سال۔ جٹا گوگم۔ سومی۔ رہا وارڈا یا رمن کرشنا۔ کھیر۔ بھنڈرا۔ سوکاب اور چیننگی۔ جنگلات چھہ قسمو نمین منقسم ہین۔ یعنی ورنگل۔ اندور نرل۔ محبوبنگر۔ اورنگ آباد۔ اور گلبرگہ۔ آخری دو قسمتین سرہٹواری سے متعلق ہین اور بقیہ قسمتین تلنگان سے ہر قسمت ایک مددگار ناظم جنگلات کے تفویض ہے۔ اس صیغہ کا انتظام ۱۸۹۹ء کے ایکٹ کے مطابق کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ناظم جنگلات کو محصورہ و محفوظہ جنگلات اور محفوظہ اشجار پر کامل اقتدار حاصل ہے۔ خریدارون کو چوبینہ معین قیمتو نپر دیا جاتا ہے لیکن کاشتکارون کو تعمیر و سامان زراعتی کی تیاری اور ایندہن کے لئے مفت دیا جاتا ہے۔ صحرائی پیداوار مثل

گھاس ۔ درختون کے ڈال پات وغیرہ بھی مقامی رعایا کو معاف ہین اور چرائی بھی بعض شرائط
کے ساتھ معاف ہے ۔ مقامی ضرورتون کے رفع ہونیکے بعد اقسام کا چوبینہ ملک کے
مختلف مقامات کو بھیجا جاتا ہے ۔ مقامی ریلوے اور فوجی کارخانون مین بھی چوبینہ صرف
ہوتا ہے اور بعد اندازہ بطور امانی برآمد کیا جاتا ہے ۔ اس ملک کے جنگلات مین ہاتھیون سے
کوئی کام نہین لیا جاتا ہے اور نہ ندیون پر چوبینہ بہاکر لیجاتے ہین ۔

ایندھن اور گھاس کے کوئی خاص محصورہ جنگل نہین ہین لیکن محصورہ و محفوظہ جنگلون مین
علاقہ چوبینہ سے چرائی کا انتظام ہوتا ہے ۔ اور چرائی کی رقم یا تو بذریعہ سررشتہ چوبینہ صریحاً وصول
ہوتی ہے یا مستاجر کے ذریعہ سے وصول کیجاتی ہے غیر محفوظہ جنگلو نمین چرائی کے حقوق کا اِدراج
سالانہ صیغہ مالگذاری سے ہوتا ہے ایام گرانی و قحط مین رعایا کے جانور جنگلات مین بھیجدیے جاتے ہین
اور رعایا کو چرائی معاف ہوتی ہے ۔ پتون کا استعمال جو کھاد کے طور پر کیا جاتا ہے ایسی تدابیر
عمل مین لائی گئی ہین کہ اصل درختون کو صدمہ یا نقصان نہ پہونچے اور ایسے وقت مین گھاس اور
علوفہ جمع کرنیکی تدبیرین بھی کیجاتی ہین ۔ غربا اور قحط زدہ لوگون کو ایام قحط مین جنگلی میوجات اور جڑین
اور بعض درختون کے پھول معاف ہین ۔ قیمتی چوبینہ کے جنگلو نمین آتش زدگی سے حفاظت کرنے
کے لئے باضابطہ طور پر اون کو محفوظ کیا گیا ہے اور جلنے والی چیزین جنگل کے حدود مین لیجانے
سے ممنوع ہین نہ وہان چرائی کی اجازت ہے ۔ بلکہ اوسکی نگرانی کے لئے پہرہ چوکی مقرر ہے ۔
اس ملک مین کوئی خاص بیش قیمت پیداوار کے باغات نہین ہین ۔ تختہ ذیل سے اقسام جنگلات
کی تفصیل قسمت وار بابت ۱۹۰۱ء دیگئی ہے ۔

جنگلات کی قسمتین	رقبہ مربع میلون مین			
	محصورہ	محفوظہ	غیر محفوظہ	جملہ رقبہ
ورنگل	۲۳۶۸	۰	۲۰۰۰	۴۳۶۸
اندور	۹۰۷	۶۴۴	۲۹۸۰	۴۵۳۱
نرمل	۷۰۰	۳۳۰۷	۲۰۰۰	۶۰۰۷
محبوب نگر	۸۰۰	۳۲۲	۵۴۷	۱۶۶۹
اورنگ آباد	۲۸۸	۶۹	۶۰۰	۹۵۷
گلبرگہ	۱۲۱	۶۶	۲۶۰	۴۴۷
جملہ میزان	۵۱۸۴	۴۴۰۸	۸۳۸۷	۱۱۹۷۹

چونکہ جنگلات کے حدود باقاعدہ پیمائش ہوکر منضبط نہین ہوے ہین لہذا رقبات بالاکو تقریبی سمجھنا چاہیے اور یہ ممکن ہے کہ ثلث اِس رقبہ کا مزروع بھی ہوتا ہو جنگلات مساوی طور پر کل ملک مین منقسم نہین ہین - اضلاع عثمان آباد و بیڑ مین جنگل مطلق نہین بخلاف اسکے اضلاع کریمنگر و ورنگل و عادل آباد کا نصف رقبہ جنگل ہے بہ نسبت تلنگانہ کے مرہٹواری مین جنگلات بہت کم ہین تختہ ذیل سے اوسط آمدنی و خرچ اور بچت سررشتہ چوبینہ کی متعدد سالونکی بابت ظاہر ہوگی -

مدات	اوسط دہ سالہ تخمینہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ تخمینہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۳ء
کل آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کل خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ بچت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جنگلات مین پوڈو کا طریقہ یعنی ہر سال کہین زراعت کر لینا جو چند سال قبل تک جاری تہا اب بالکل مسدود ہے لیکن بعض اوقات موقتی زراعت کے لئے چوری سے جنگل کو کاٹ لیتے ہین مگر معلوم ہوجانے پر ملزمین کو سر رشتہ جوبینہ سے سزا دیجاتی ہے۔ بعض قسم کی گہاس قیمتی خیال کئے جاتے ہین مثل مٹّا کوپری اور موڈیم رسیون اور کہاٹ بننے کے لئے کام آتے ہین۔ اگر ان کا استعمال باقاعدہ طور پر کیا جاے تو عمدہ قسم کا کاغذ اُن سے طیار ہوسکتا ہے۔ منجملہ جنگلی پیداوار کے موہ کا پہول دیسی شراب کی تیاری مین بکثرت مستعمل ہوتا ہے

معادن و معدنیات

کویلا

ممالک محروسہ سرکار عالی مین معادن کثرت سے ہین جیسا کہ ونگل کے وسیع کویلے کی کانون اور لنگسور کے معادن طلا سے ظاہر ہوتا ہے۔ سنگارینی کے کوئلے کے معدن کو ڈاکٹر کنگ سرکار عظمت مدار کے جیالاجیکل سروے کے افسر نے سنہ ۱۸۷۲ء نے دریافت کیا مگر کوئلا نکالنا سنہ ۱۸۸۹ء سے شروع ہوا یعنی حیدرآباد دکن کمپنی نے جب اس کا ٹہیکا لیا اور سنگارینی کے مقام پر کوئلا نکالنا شروع کیا جو اب تک اس ملک مین جاری اور با منفعت ہے سنگارینی کے کوئلے کے معدن مین چار مختلف طبقات دریافت ہوئے ہین۔ پہلا طبقہ ۴۰ فٹ سے ۵۰ فٹ تک ضخیم ہے اور کوئلے اور زغال آمیز شیل کے متعدد تہون پر مشتمل ہے اسمین جو کوئلے کی تہ ہے اوس کا کوئلا انجنون مین اچہی طرح کام آسکتا ہے۔ دوسرا طبقہ جو پہلے طبقہ کے سو فٹ نیچے ہے شیل آمیز کوئلے سے مرکب ہے تیسرا طبقہ جو دوسرے کے کوئی ۲۰ سے ۴۰ فٹ تک

نیچے واقع ہے نیز مثل طبقہ ثانی کے ہے اور سخت شیل آمیز کوئلہ سے مرکب ہے اور چونکہ ان دونون تحتانی طبقات کے کوئلے مین جلانے سے ۲۰ فیصدی راکھ نکلتی ہے اسکی کوئی تجارتی قیمت نہین ہے اسی لئے اُسکو چھوڑ دیا گیا ہے۔ چوتھا طبقہ جس کا نام کنگ سیم (بلحاظ نام ڈاکٹر کنگ) رکھا گیا ہے نہایت قیمتی کوئلے سے مملو ہے۔ اور عمدہ قسم کا اسٹیم کول ہے مگر اس کا چھوٹا کوئلہ نہین بن سکتا ہے۔ لیکن گاس کی روشنی کے لئے عمدہ ہے۔ اور یہی طبقہ ہے جس سے آجکل کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ خالص کوئلے کے طبقہ کا اوّل یا ضخامت ۳ فٹ سے ۷ فٹ تک ہے۔ اور اُس کا رقبہ نو مربع میل ہے۔ اگر اوسکی اوسط ضخامت کو ۵ فٹ فرض کرین تو اس ایک طبقہ مین ۴۳ کرڑور پچہتر لاکھ ٹن کوئلا موجود ہے۔ سرکار عالی کو جو حق مالکانہ اس کوئلے پر دیا جاتا ہے وہ فی ٹن ۸ آنہ سے ایک روپیہ تک ہے۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین سرکار کو سوالاکھ روپیہ حق مالکانہ عاید ہوا۔ سنگارینی کے معدن سے سنہ ۱۸۸۸ء مین (۳۲۵۹) ٹن برآمد ہوا اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۴۶۶۸) ٹن ہوا۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۲۱۲۱۸) ٹن اور سنہ ۱۹۰۴ء مین (۴۱۹۵۴۶) ٹن برآمد گیا

سونا

سونا ضلع لنگسگور مین تبدیل یافتہ (ٹرنزیشن) سلسلہ کے اجار مین بمقام مشکی بومنہال و ساگر برآمد ہوا ہے۔ کل رقبہ طلاآمیز اجار کا اِس ملک مین از روے تحقیقات جیالاجیکل سروے و نیز از روے تحقیقات حیدرآباد دکن کمپنی (۱۲۴۰) مربع میل قرار پایا ہے۔ اُن تین تہون مین سے پہلی تہ دریاے کشنا و تنگبھدرا کے درمیان واقع ہے۔ اور جس پتھر مین سونا نکلتا ہے وہ اکثر از قسم شسٹوز سیاہ ہارن بلنڈی ٹریپایڈ ہے۔ اِس تہ کا امتحان نہایت کوشش کے ساتھ سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء مین حیدرآباد دکن کمپنی کی طرف سے کیا گیا تھا اور اُسیوقت

سے ایک ضمنی کمپنی اس سنگ بلور کو کام مین لانے کے لئے قایم ہوئی - کہا جاتا ہے کہ اوسط پیداوار طلائی ٹن پتھر مین ایک اونس یعنی اڑہائی تولہ ہے - اور بعض نمونون مین فی ٹن بیس اونس یعنی پچاس تولہ تک بھی نکلا ہے - مگر یہ شاذ و نادر ہے - پانی کی قلت اشامیس کے جلانے کی مانع تھی مگر اس مانع کو بھی ایک تالاب بنا کر رفع کیا گیا ہے - دوسری تہ بومنہال کے قریب ہے اور کشنا کے بائین کنارہ سے جو شوراپور کے غرب کی جانب بیس میل یا زاید تک جا کر بھیما اور کشنا دریاؤن کے درمیان ریگڑ کے نیچے پوشیدہ ہوگئی ہے - یہ تہ عرض مین تین میل سے زاید نہین ہے - اور اکثر حصہ اس کے پتھر کا ہارن بلنڈی شسٹ سے مرکب ہے - پرانے معدنون کی بے شبہہ نشانیان اس موقع مین پائی گئی ہین اور اسپر سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ تہ ممکن ہے کہ آیندہ بھی زرخیز نکلے - تیسری تہ جو ساگر کے قریب ہے اور ساگر و شوراپور کے درمیان واقع ہے چندان قابل لحاظ نہین -

لوہا

بیشمار اور مختلف الاقسام لوہے کے معدن تمام ملک کے لاٹر مٹی و گرانیٹی قطعات پر پھیلے ہوے ہین - اور اسی قسم کے لوہے کے معدن ریتلے پتھر مین وادی گوداوری و وردہا کے درمیان بھی دریافت ہوے ہین - دریاے کشنا و تنگبھدرا کے درمیان ہیمہ ٹائیٹ جو ایک اعلی قسم کے لوہے کا معدن ہے کثرت سے موجود ہے - کامٹی سلسلہ کے احجار جو بہت نمایان طور سے گوداوری و وردہا کے وادیون کے مابین موجود ہین اُسمین ایک سخت قسم کے آہنی روڑے اور چکنی مٹی نکلتی ہے جن سے تعلقہ چنور ضلع عادل آباد مین لوہا نکالا جاتا ہے - نرمل جگتیال - ورنگل - پالغرب اور دوسرے مقامات فولاد کے قرص کے لئے مشہور ہین جو اسی لوہے

سے تیار کئے جاتے تھے اور دور دور بھیجے جاتے تھے۔

الماس

اِس ملک مین قدیم الایام سے ہیرے کے معادن جو اطرافِ موضع پرتیال وقریب رودِ کشنا و دیگر مقامات مین غربی زمین مین واقع ہین اُن مین کام کیا جاتا تھا۔ پرتیال کے ہیرے کی تہ دس سے ۱۸ انچھ تک ضخیم ہے اور سیاہ ریگڑے سے ڈھپی ہوئی ہے۔ حیدرآباد دکن کمپنی معدنی نے جو پچھلے سالون مین بصرف زر امتحان اُس تہ کا کیا اُن کو ناکامی رہی اور بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہیرے نکلے کیونکہ قدیم کے معدن نکالنے والون نے عمدہ پتھر سب نکال لئے تھے۔

دیگر معدنیات

منجملہ دوسرے معادن کے جو اس سرکار مین برآمد ہوئے ہین ورنگل مین ابرک (طلق) اور تعلقہ پالونچہ ضلع ندکور مین کورنڈ اور گارنٹ جو ایک ادنی قسم کا یاقوت ہے۔ اور حسن آباد ضلع کریمنگر (ایلگنڈل) مین گرافیٹ یعنی وہ ذغالی مادہ جس سے سرمۂ قلم بنائے جاتے ہین۔ دریافت ہوئے ہین حال مین ایک رگ تانبے کے معدن کی بھی موضع چنتراِل ضلع نلگنڈہ مین دریافت ہوئی ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ یہ رگ زرخیز ثابت ہو چونیکا عمدہ پتھر جس کو شاہ آباد کا پتھر کہتے ہین واڑی اسٹیشن اور گلبرگہ کے درمیان کثرت سے برآمد ہوتا ہے اور ریل کی لین کے دونون جانب بہت دور تک نکلتا ہے۔ یہ چونیکا پتھر جو از قبیل سنگ مرمر ہے دو رنگون کا ہوتا ہے ایک تو معمولی خاکستری رنگ کا اور دوسرا سیاہ رنگ۔ مگر اول الذکر ہی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اُسمین عمدہ جِلا کے قبول کی قابلیت ہے۔ جیسی کہ سنگ مرمر مین ہوا کرتی ہے۔ یہ کام بہت ہی سرگرمی سے کیا جارہا ہے اور یہ پتھر نہ صرف اسی ملک مین عام

طور پر فرش مکانات وغیرہ کے کام مین آتا ہے بلکہ کثرت سے ملک کے باہر بھی جاتا ہے۔ اور عمارتون مین مستعمل ہوتا ہے۔ علاوہ احجار و معدنیات مذکورہ کے گارنٹ (ایک ہلکے قسم کا یاقوت) اور سرخ چاک (ولایتی چونا) اور معادن نمک آمیز بھی دریافت ہوئے ہین۔

صنعت و دستکاری

بافندگی کا کام تقریباً کل تعلقات مین ہوتا ہے۔ ساڑیان دھوتیان اور کھادی ہر بڑے موضع مین ملکی بافندہ تیار کرتے ہین جن کو لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہین اور اگرچہ یہ کچھ عمدہ نمونہ کے اور نازک نہین ہوتے ہین لیکن بہ نسبت گرنیون کے تیار شدہ مال کے بہت زیادہ پائدار ہین۔ ریشمی ساڑیان اور کپڑے نلگنڈہ۔ رایچور۔ نارائن پیٹھ (ضلع محبوب نگر) ننگسگور۔ اورنگ آباد۔ اندور۔ ایلگندل و نیز دیگر اضلاع مین تیار ہوتے ہین اور بعض ان مین سے نہایت عمدہ اور نازک و پائدار ہوتے ہین اور اونکی قیمت بھی گران ہوتی ہے۔ ان پچھلے سالون مین توم سالی نے جو ریشم کے بافندے ہین ضلع نلگنڈہ مین بہت کچھ ترقی کی ہے اور متصلہ اضلاع کے بافندون نے بھی اون کی تقلید شروع کردی ہے۔ اورنگ آباد و پٹن تو قدیم سے زردوزی اور سنہری و روپہلی فیت اور لیس کے کام مین مشہور ہین کمخاب بھی اورنگ آباد و پٹن مین نہایت عمدہ تیار ہوتا تھا مگر اب صرف بلدہ اور نگ آباد مین اس کے صرف بارہ ماگھ جاری ہین۔ فی زمانا ہمرو کا کام بسبب عمدہ نمونون کے بہت کچھ ترقی پر ہے اس مین ریشم اور سوت ملا ہوا ہے اور عمدہ نمونے جو شال کے نمونون پر سے اخذ کئے گئے ہین تیار ہوتے ہین۔ عمدہ صفت اس کپڑے کی یہ ہے

کہ دھل سکتا ہے۔ مشروع والایچا اور دوسرے قسم کے ریشم آمیز کپڑے بھی تیار ہوتے ہین اور
اُن کی مانگ بھی بکثرت ہے۔ نہایت عمدہ سیلا نانڈیڑ اور امرچنتہ مین تیار ہوتا ہے جو ڈہاکہ کے
ململ کا بخوبی مقابلہ کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ بسبب ناقدردانی کے یہ کام روبہ انحطاط ہے۔

کلابتون طلائی و نقرئی عمدہ قسم کا اورنگ آباد و بیجاپور مین بنتا ہے لیس و فیتہ بھی کمربند وغیرہ
کے لئے مختلف عرض کی تیار ہوتی ہے ٹھسر کا ریشم بھی کثرت سے ساڑیون اور دوسرے ملبوسات
کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی ٹھسر کے پیلہ کو (یعنی کیڑون کے گھرون کو) اضلاع شرقی و جنوبی
مین جمع کرکے اُن مین سے ریشم اُسیطرح سے نکالا جاتا ہے جیسا کہ معمولی ریشم کے پیلہ سے اور اس ٹھسر
سے بہت عمدہ اور پائدار کپڑے تیار کئے جاتے ہین ہنمکنڈہ و حسن پرتی و مٹھواڑہ ضلع ورنگل مین اور نارائن
پیٹھ ضلع محبوب نگر مین اور کوسگی ضلع گلبرگہ مین اسکے لئے مشہور ہین۔ پاکھال کے تالاب کے قرب وجوار
کے جنگلون مین اس ٹھسر کا کیڑا اکثرت سے ہوتا ہے۔ لیکن بہترین قسم کا ٹھسر نارائن پیٹھ مین اور مہادیوپور
ضلع ایلگندل مین ہوتا ہے۔

ورنگل سوتی ریشمی اور اونی قالینون کے لئے قدیم سے مشہور نزدیک و دور ہے۔ اور یہان کی
قالینین یورپ کے اکثر نمایشگاہون مین بہت قیمت سے فروخت ہوتی ہین۔ انی لین یعنی پڑیا کے
رنگ کے استعمال سے اس صنعت کو بہت نقصان پہونچا ہے کیونکہ جو چیزین اِن سے رنگی جاتی
ہین اُن کا رنگ پائدار نہین ہوتا ہے۔ مگر پرانے رنگ جو بالکل پختہ ہین وہ بہت پائدار رہتے ہین جو
قالین پرانے رنگون سے تیار ہوتی ہین اُن کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ہر قسم کی دریان اور شطرنجیان
گلبرگہ اور ورنگل کے سنٹرل جیل اور دیگر اضلاع کے محابس مین تیار ہوتی ہین۔

اورنگ آباد سونے اور چاندی کے کام مین مشہور ہے۔پلنگ کے پاے۔ اگالدان۔پاندان وغیرہ جو متمولین کی شادیون مین کام آتے ہین یہان کثرت سے تیار ہوتے ہین۔چاندی کے تار کا کام اورنگ آباد والگنڈل مین اچھا تیار ہوتا ہے جس سے عمدہ صناعی یہان کے کاریگرون کی ظاہر ہوتی ہے۔

بیدری کام جو بیدر مین تیار ہونے کی وجہ سے بدری موسوم ہے جست تانبا قلعی اور سیسہ کے میل سے بنتا ہے جس کے ظروف بنتے ہین اور بعد کو اُن کی سطح پر چاندی اور بعض اوقات سونے کے پتر اور تار سے مختلف نمونے بناکر اوسمین جڑ دیتے ہین اور پھر اُن کو جلا دیکر صاف کرتے ہین۔پلنگ کے پاے پاندان چلنچی ڈلی کی ڈبیان لوٹے سیلابچی لگن حقہ کٹورہ وغیرہ کثرت سے تیار ہوتے ہین۔یہ کام نہایت عمدہ اور نازک اور اس کے نمونہ بہت پاکیزہ ہوتے ہین۔

تلوار کے پھل اور دیگر حربہ سابق مین حیدرآباد۔ونپرتی۔گدوال۔کولاپور۔جگدیو پور اور دوسرے مقامات مین تیار ہوتے تھے۔لیکن یہ ویسے عمدہ نہین ہوتے تھے جیسے کہ ایران سے آکر بھاری قیمت سے فروخت ہوتے تھے۔لیکن یہ صنعت اب مفقود ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے کیونکہ زمانہ کے انقلاب کے اثر سے یہ بھی متاثر ہوگئی ہے۔بلدہ کے کارخانے مین معمولی بندوقین پولیس اور بیقاعدہ فوج کے لئے تیار ہوتی تھین لیکن یہ کارخانہ اب برخاست ہوگیا ہے۔خنجر۔جنبیہ وچھریان جن کو عرب اور جمعیت بے قاعدہ کے لوگ استعمال کرتے تھے گدوال وجگدیو پور اور بلدہ مین نرمل کے فولاد سے تیار ہوتے تھے لیکن بسبب ایسے حربون کے عدم ضرورت کے اب اُن کا بننا موقوف ہے۔

گرنیان اور کارخانے پارچہ بافی کے بلدہ اور گلبرگہ و اورنگ آباد مین جاری ہین۔اور روئی

صاف کرنے اور دبانے کے کارخانے اضلاع اورنگ آباد۔ پربھنی و ناندیڑ و اندور و رایچور و گلبرگہ۔ و بیڑ و عثمان آباد و بیدر و ورنگل مین جاری ہین اور بسبب ریل کھلجانے کے ان مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کپڑے بننے کی گرنیان تین ہین جن مین (۲۷۱۲) آدمی کام کرتے ہین۔ (۱) حیدرآباد مین (۲) گلبرگہ مین اور (۳) ایک اورنگ آباد مین ہے۔ پہلے کارخانہ مین ۱۸۷۷ء سے کام شروع ہوا اور آخری دو کارخانہ سنہ ۱۸۸۶ء و سنہ ۱۸۸۹ء مین جاری ہوئے۔

تختۂ ذیل سے تینون گرنیون کی ترقی ظاہر ہوگی۔

مدات	سنہ ۱۸۸۰-۸۱ء	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	سنہ ۱۹۰۰-۰۱ء
۱	۲	۳	۴
تعداد گرنیہا	۱	۳	۳
تعداد ماگھہ کی	۱۶۹	۴۴۳	۴۵۹
تعداد چرخیون کی	۱۴۹۵۸	۵۰۷۱۳	۴۹۴۶۵
تعداد مزدورون کی	۵۸۳	۲۲۳۶	۲۴۹۰

تجارت

برآمد و درآمد

اگرچہ کوئی باقاعدہ موازنۂ تجارت کے موجود نہین ہین لیکن کروڑگیری اور ریلوے کے تخمینجات پر سے ایک عام حالت تجارت کی نوعیت و وضع کی معلوم ہوسکتی ہے۔ معظم اشیا جو ملک سے برآمد کی جاتی ہین۔ غلات۔ کپاس۔ السی۔ تل۔ مونگ پھلی۔ ارنڈہ۔ نیل۔ اقسام تیل۔ چوبینہ۔ سیسی پارچہ

چمڑے ۔ مویشی اور معدنی کویلا ہے۔ اور معظم درآمد ملک مین کارخانہ کا بنا ہوا کپڑا ۔ سوت ۔ ریشم خام ۔ نمک ۔ ولایتی شکر ۔ خشک میوجات ۔ چھالیا ۔ گھوڑے ۔ مویشی ۔ چاندی سونا ۔ تانبے او پیتل کے ظروف اور برتن ۔ لوہا ۔ چوبینہ ۔ معدنی تیل اور افیون شامل ہین ۔

معتبر مراکز تجارت

ریل اور سڑکون کی راہ سے جو مال ملک مین داخل ہوتا ہے یا برآمد کیا جاتا ہے اوسکی کروڑگیری وصول کرنے کی غرض سے ملک کی تقسیم نو قسمتون پر کی گئی ہے جنمین سے پانچ یعنی نلدرگ ۔ لنجی لنگسگور ۔ راجورہ اور کوداڑ پر سڑکون کی راہ سے جو مال آتا جاتا ہو اونپر محصول وصول کرنے کے لئے محصولخانے مقرر ہین اور تتمہ چار مقامات یعنی حیدرآباد ۔ سکندرآباد ۔ ورنگل و گلبرگہ اسٹیشن پر سڑکون اور ریل سے جو مال آتا جاتا ہے اونکے لئے محصولخانہ مقرر ہین ۔ علاوہ مراکز مذکورۂ فوق کے ذیل کے مراکز بھی معتبر ہین ۔ یعنی اورنگ آباد ۔ ناندیڑ ۔ پربھنی ۔ ہنگولی ۔ پرلی ۔ شورا پور ۔ کپل ۔ لاتور رایچور ۔ سیڑم ۔ شاہ آباد ۔ نارائن پیٹھ ۔ سداسیو پیٹھ ۔ سدی پیٹھ ۔ اندور ۔ کرکیلی ۔ کھمٹ اور عادل آباد (ایدلاباد) ان مقامات سے بھی مال تجارت ملک مین تقسیم ہوتا ہے ۔ سررشتہ کروڑگیری مین ہر ایک مقام پر مال کی درآمد برآمد کی مقدار کا کامل حساب نہین رکھا جاتا ہے بلکہ صرف وہی مال وہان درج ہوتا ہے جسپر محصول لیا جاتا ہے اور ریل کے تخمینجات سے فقط مال کا وزن معلوم ہو سکتا ہے ۔

اندرونی تجارت

بصورت عدم موجودگی مواد ین قابل اعتماد ملک کے اندرونی تجارت کی مقدار کا اندازہ غیر ممکن ہے لیکن اسمین شک نہین کہ اوسکی مقدار خارجی تجارت سے کہین زیادہ ہے ۔ برآمد کی غرض سے ملک کی کل پیداوار اندرونی مقامات سے چند معتبر مرکزون پر جمع کیجاتی ہے

اور اضلاع متصلہ مین بھی باہمی مبادلہ اجناس کا ہوا کرتا ہے۔ وہی ذریعہ جو ملک سے مال برآمد کرنے مین مصروف ہے درآمدہ مال کی تقسیم بھی ملک مین کرتا ہے جس سے بذریعہ بیلون اور چھکڑون کے کل ملک کے دور دست مقامات مین وہ مال پہونچایا جاتا ہے۔ تجارت پیشہ اقوام مرہٹواری مین جتین والی قوم اور کرناٹک مین لنگایت والی اور تلنگانہ مین کومٹی ہین اور مارواڑی تو ہر معتبر قصبہ مین موجود ہین۔ موضع کا بنیا ایک عام تاجر ہے جو غلہ و پارچہ بھی بیچتا ہے اور ساہوکارا بھی کرتا ہے۔ وہی بنیا رعایا کو سرکاری مطالبہ ادا کرنے مین کمک کرتا ہے اور درو کے وقت کل پیداوار پر قبضہ کر لیتا ہے جس کو وہ بڑے تاجرون کے گماشتو نکے پاس معتبر مراکز تک پہونچا دیتا ہے یا کسی قریب کے ریل کے اسٹیشن پر پہونچاتا ہے۔

خارجی تجارت

مال تجارت و اجناس جو سرکار عظمت مدار کے ملک سے بذریعہ ریل ملک کے معتبر اسٹیشنون پر وارد ہوتا ہے یا سرحدی اضلاع مین جہان ریل نہین ہے بذریعہ بیلون اور چھکڑون کے خارج از ملک مراکز سے لایا جاتا ہے جیسا کہ بارسی۔ شولاپور۔ احمدنگر۔ کرنول۔ اودنی۔ بلاری۔ بیجاپور۔ جگیاپیٹھ۔ بجواڑہ۔ بھدراچلم اور چندرپور سے۔ اور جو مال بذریعہ ریل آتا ہے اوس کا اکثر حصہ بمبئی سے اور ایک جزو بھی مدراس سے آتا ہے مگر مال برآمدہ کے متعلق سرحدی اضلاع کی پیداوار انہین خارج از ملک مراکز کو بھیجی جاتی ہے اور اندرونی حصص ملک کی پیداوار قریب کے ریل کے اسٹیشنون تک پہونچائی جاتی ہے جہان سے وہ یا تو حیدرآباد کو بھیجی جاتی ہے یا بمبئی یا مدراس کو روانہ ہوتی ہے۔ تجارت کے معتبر ذرائع حمل و نقل گریٹ انڈین پننسولا ریلوے مغرب و جنوب مین اور جنوب و مشرق مین۔ مدراس و الیسٹ کوسٹ ریلوے ہین۔ یہ جملہ ریلوے نظام

اسٹیٹ ریلوے سے ملحق ہے جو ممالک محروسہ مین مغرب مین واڑی سے براہ حیدر آباد و بجواڑہ تک منجانب مشرق ممتد ہے۔ حیدر آباد گوداوری ریلوے ویلی جو ملک کے وسطی اور شمالی غربی اضلاع مین سے گذرتی ہے پائے تخت کو منماڑ سے ملاتی ہے جو صوبہ بمبئی کے ضلع ناسک مین واقع ہے۔ متعدد معاون سڑکین ملک کی پیداوار کو قریب کے اسٹیشنون تک لاتی لیجاتی ہین معتبر برآمد سنہ ۱۹۰۳ء مین بمبئی کو بھیجی گئی۔ السی (۲۴۶۴۶۶ ٹن) ارنڈ (۴۵۰۹۰ ٹن) اور دیگر روغندار اجناس (۲۹۵۵۰ ٹن) چمڑے (۵۲۷ ٹن) اور متفرق مال (۱۲۲۳۴۴۳ ٹن) تھا اور مدراس کو اسی سال مین السی (۵۲۲۳۳ ٹن) ارنڈ (۱۴۰۹۵ ٹن) دیگر روغندار اجناس (۵۰۹۴ ٹن) چمڑے (۴۱۳۲۶ ٹن) اور متفرق مال (۲۶۸۴۵ ٹن) تھا۔ بمبئی سے جو مال درآمد کیا گیا سوت (۷۵۴۱ ٹن) پارچہ (۴۹۱۵ ٹن) غلہ (۱۳۶۴۳۴ ٹن) معدنی تیل (۸۵۲۲ ٹن) میوجات وخوردنی اشیاء (۷۱۱۰۱ ٹن) لوہا (۷۳۹۱ ٹن) تمباکو (۲۵ ٹن) اور نمک (۳۲۳۸۴۸ ٹن) تھا اور مدراس سے سوت (۲۴۰ ٹن) پارچہ (۴۵۱ ٹن)۔ غلہ (۴۷۸۶۸ ٹن) تمباکو (۲۰۶۲ ٹن) اور میوجات و اشیاء خوردنی (۱۷۰۳ ٹن) ان دو صوبون کے علاوہ دوسرے مقامات سے جو مال درآمد کیا گیا اسمین صرف غلہ (۴۷۱۳۱ ٹن) تھا۔ جملہ برآمد بذریعہ ریل سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۳۳۰۴ ٹن) اور جملہ درآمد (۱۱۲۲۳۴۵ ٹن) تھی۔ ان اعداد مین معدنی کوئلا شریک نہین ہے جن کی قیمت و مقدار ذیل مین درج ہے۔

سنہ ۱۸۹۱ء	۸۱۸۸۲ ٹن	[illegible]
سنہ ۱۹۰۱ء	۳۴۲۹۴۵ ٹن	[illegible]
سنہ ۱۹۰۳ء	۲۹۱۴۹۹ ٹن	[illegible]

ذرایع حمل و نقل

ریلوے

ممالک محروسہ کے جنوبی غربی حصہ مین (۱۲۷) میل تک براڈ گیج لائین بمبئی سے مدراس کو جاتی ہے ۱۲۰ میل اس لائین کے جی آئی پی ریلوے کا جنوبی شرقی حصہ ہے اور تتمہ مدراس ریلوے کا شمالی غربی حصہ ہے اور رایچور دونون لائنون کا جنکشن ہے - اسٹیشن واڑی (جی آئی پی ریلوے) سے نظام کا رنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے مشرقی سمت مین ورنگل تک اور جنوبی شرقی سمت مین وہان سے بجواڑہ تک جاتی ہے جو مدراس ریلوے کا شمالی شرقی حصہ ہے - کل طول اس ریل کا (۳۱۰) میل ہے اور دو شاخین اسکی سکندر آباد سے تا حیدر آباد اور ڈورنکل سے سنگارینی کے کوئلے کے معدن تک طول مین اور ببئیں میل ہین - حیدر آباد - گوداوری ریلوے (میٹر گیج) کا طول (۳۹۱) میل ہے جو حیدر آباد سے شمالی غربی سمت مین منمار تک جاتی ہے جو جی آئی پی ریلوے کا شمالی شرقی حصہ ہے - اس حساب سے کل ملک مین (۴۶۷) میل براڈ گیج ریلوے ہے جو ۱۸۹۱ء کے قبل سے جاری ہے اور (۳۹۱) میل میٹر گیج ہے جو مابین ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۱ء جاری ہو -

طریقہ عمل

جی آئی پی ریلوے سرکاری لائین ہے اور مدراس ریلوے کمپنی کی ہے - نظام اسٹیٹ ریلوے بھی ایک کمپنی کی ہے جو سرکار عالی کی گارنٹی سود پر کام کرتی ہے - اور میٹر گیج ریلوے کو بھی یہی کمپنی چلاتی ہے - جسکا سرمایہ مرہونہ ڈبنچر زپر فراہم کیا گیا تہا -

مالی نتایج

۱۹۰۴ء کے آخر تک جو سرمایہ نظام اسٹیٹ ریلوے کیلئے صرف ہوا تقریباً دو کرور تیس لاکہہ روپیہ تھا اور اوس سال مین خالص آمدنی یا منفعت اٹھا سکبین لاکہہ روپیہ تہی یعنی ساڑہے چہ فیصدی حیدر آباد - گوداوری ریلوے کی تیاری کا خرچ دو کرور ساٹھ لاکہہ روپیہ ہوا اور سال مذکور کی خالص

آمدنی پونے آٹھ لاکھ روپیہ تھی یعنی فیصدی تین روپیہ - لیکن ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء مین آمدنی سوا تین روپیہ فیصدی تھی -

سڑکین

باستثناء ان سڑکون کے جو حیدرآباد کے حوالی مین ہین کوئی سڑک سرکار عظمت مدار کے معین کردہ معیار کے مطابق اول درجہ مین شمار نہین ہو سکتی ہے اور یہ بھی جو عمدہ ہین وہ مورم کی ہین نہ پتھر کی ۱۸۶۸ء کے قبل شاہراہین حیدرآباد سے شولاپور - گلبرگہ - کرنول - مچھلی بندر - ہنمکنڈہ اور ناگپور تک نبی ہوئی تھین - بعض جنمین سے فوج کی نقل و حرکت کیلئے ابتداءً سرکار عظمت مدار کے افسرون نے بنائی تھین اور اجد کو ۱۸۶۸ء مین سرکار عالی کے سپرد کر دیگئین -

معظم شوارع

معظم اور معتبر شاہراہین ملک کی حسب ذیل ہین - حیدرآباد و ناگپور کے درمیان جو شمال کو جاتی ہے اور ضلع عادل آباد مین موضع پولارا کے قریب ختم ہوتی ہے حیدرآباد سے (۱۹۵) میل طویل ہے - یہ سڑک عمدہ ہے اور ہر موسم مین اسپر عبور ہو سکتا ہے اور سب جائے اسپر پل بنے ہوئے ہین - دوسرے حیدرآباد جالنہ کی سڑک ہے جو بیدر او دیگر و گنگا کھیڑ سے گذرتی ہے - بیدر تک تو نہایت عمدہ سڑک ہے اور ہر موسم مین عبور کے قابل ہے مگر وہان سے آگے صرف خشک موسم کے کام کی ہے - ایک اور سڑک براہ ہمنا باد و نلدرگ - شولاپور کے اسٹیشن تک جاتی ہے اسپر ہر جائے پل ہین اور طول مین (۱۸۰) میل ہے - جی آئی پی لائن جب شولاپور تک آئی تھی تو بمبئی سے حیدرآباد کا یہی راستہ تھا - حیدرآباد سے کرنول کی سڑک (۱۳۶) میل ہے اور ہر وقت گذرنیکے قابل ہے - اسکی ایک شاخ ساٹھ میل لمبی جڑچرلہ سے کشنا ندی تک ۱۸۷۲ء و ۱۸۸۲ء کے درمیان تعمیر ہوئی تھی - ایک اور شاخ اوٹھترویں میل سے براہ مکھتل جی آئی پی کے کشنا اسٹیشن تک جاتی ہے اور (۴۲) میل لمبی ہے اور ایک تیسری شاخ رائچور تک (۵۵) میل ہے - یہ اخیر سڑک حیدرآباد

وبلاری کی سڑک کا ایک حصہ ہے جسکا کل طول (۵۸) میل ہے - حیدرآباد سے مچھلی بندر - کی سڑک (۱۱۶) میل لمبی ہمیشہ عبور کے لایق ہے اسپر اکثر جا بجا پل بنے ہوئے ہین - اسکے ساٹھوین میل سے قدیم مدراس کی سڑک نکلتی ہے - ایک اور سڑک حیدرآباد سے ورنگل تک (۹۱) میل اور وہان سے کنارہ دریاے گوداوری پر موضع منگم پیٹھ تک (۲۰) میل ہے - پہلا حصہ اسکا سنہ ۱۸۶۷ء مین تعمیر ہوا اور دوسرا حصہ سنہ ۱۸۷۱ء مین تیار رہوا - ان بڑی سڑکون کے علاوہ حیدرآباد و میدک کی سڑک (۵۴) میل اورنگ آباد ناندگاؤنکی (۵۴) میل جسکے (۴۳) میل ممالک محروسہ مین واقع ہین - اورنگ آباد سے جالنہ تک (۳۹) میل اورنگ آبادی ٹوکہ تک (۲۵) میل - اورنگ آباد سے بیڑ تک (۴۷) میل - بیڑ سے احمد نگر کے اسٹیشن تک (۷۰) میل ہے جو وہان سے براہ پرینڈہ بارسی روڈ اسٹیشن کو جاتی ہے - نلدرگ سے گلبرگہ تک (۵۲ ½) میل - نلدرگ سے عثمان آباد (دہاراسیون) تک (۳۲ ½) میل - گلبرگہ سے شوراپور تک (۶۰) میل - رائچور سے لنگسگور تک (۵۵) میل اور یہ سڑک کرنول و دہاڑواڑ کی سڑک کا ایک حصہ ہے - بہونگیر سے نلگنڈہ (۴۰) میل اور ہمناباد سے گلبرگہ تک (۳۶) میل ان سڑکونمین سے فی الحال اکثر ریلوے کی معاون کام دیتی ہین -

معاون سڑکین

جی آئی پی لائن کی جب توسیع شولاپور سے گلبرگہ و رائچور تک ہوئی تو (۱۲) معاون سڑکین تیار کیگئین جنکا مجموعی طول (۳۸۲) میل تھا - اور جب سنہ ۱۸۷۴ء مین نظام اسٹیٹ ریلوے واڑی سے سکندرآباد تک جاری ہوئی تو سات معاون سڑکین (۹۷ ½) میل لمبی بنائی گئین - گیارہ سال بعد سکندرآباد سے ورنگل اور ڈورنکل کی لائن جب جاری ہوئین تو اور تیرا معاون سڑکون کی ضرورت ہوئی - اسکے بعد ریلوے کمپنی کی درخواست پر اور بندرا سڑکین (۱۰۹) میل طویل حیدرآباد گوداوری

لائن کی معاون بنائی گئین -

موازنہ شوارع

۱۸۹۱ء مین (۱۲۹۱) میل طویل سڑکین جاری تھین جنکی نگہداشت کا خرچ تین لاکھ روپیہ سالانہ تھا مگر ۱۹۰۱ء مین (۱۶۱۴) میل سڑکون کا طول تھا اور انکی نگہداشت مین ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوتے ہین ۱۹۰۱ء کے اضافہ خرچ کیساتھ نگہداشت کے عمدہ طریقہ بھی کام مین لائے گیے اور پل اور بعض سڑکین از نو تعمیر کی گئین -

چھکڑے اور باربرداری گاڑیاں

اندرون ملک بیلون اور چھکڑون کے ذریعہ سے ہی مال کا حمل و نقل ہوتا ہے چھکڑے اور بنڈیان معمولی ہین اور دیہاتی بڑھئی اور لوہار کی بنائی ہوئی ہین اور مضبوط ہین - یہ کل لکڑی کی بنی ہوئی ہوتی ہین اور پہیون پر نلکی لوہے کا پٹا چڑھا ہوا رہتا ہے -

سررشتہ پٹہ

سرکار عالی اندرونی پٹہ کے لیے اپنی پوسٹ کا انتظام آپ کرتی ہے اور اسٹامپ بھی جاری ہین ۱۸۵۶ء سے ۱۸۶۹ء تک سرکاری پٹہ ایک معین رقم پر ٹھیکہ سے بھیجا جاتا تھا - سال آخرالذکر سرسالار جنگ مرحوم اول نے اپنے پوسٹ کا انتظام کیا - گھونگرو کا پٹہ بھی اسیوقت جاری ہوا تھا مگر ۱۸۹۲ء مین اوسکے خرچ کو فضول خیال کرکے موقوف کر دیا گیا کیونکہ ہر چوکی پر دو ہرکارے رکھنے ہوتے تھے -

جب ۱۸۶۹ء مین سرکار نے پٹہ کا انتظام اپنے ذمہ لیا تھا تو (۱۲۵) پٹہ خانہ (پوسٹ آفیس) فوراً اضلاع و تعلقات مین قایم کر دئے گئے - پہلے سال مین خرچ دو لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ اور آمدنی سولہ ہزار ایک ایک سو روپیہ تھی بتدریج پٹہ خانون کی تعداد بڑہائی گئی چنانچہ ۱۸۹۲ء مین تعداد (۱۹۸) ہوگئی اور آمدنی و خرچ دونون مین اضافہ ہوا یعنی خرچ دو لاکھ ساٹھ ہزار رہا اور آمدنی ایک لاکھ ۲۷ ہزار ۳ سو روپیہ ہوئی

سنہ ۱۹۰۱ء تک ڈاکخانوں کی تعداد (۲۳۹) کو پہونچی اور تقریباً تین لاکھ روپیہ کے خرچ کے مقابلہ مین ایک لاکھ، ۵ ہزار سات سو روپیہ آمدنی ہوئی - اس آمدنی مین سرکاری ڈاک لیجانیکی آمدنی شریک نہین ہے اور سرکاری ڈاک گویا مفت جاتا ہے - اگر سرکاری ڈاک اُجرت پر بھیجا جاتا تو ۱۹۰۱ء مین اوس سے تین لاکھ، ۶ ہزار ۵ سو روپیہ وصول ہوتے سنہ ۱۹۰۱ء مین بذریعہ ہرکارون کے ڈاک (۳۸۸۲) میل پوسٹ لائن پر بھیجا گیا اور بذریعہ ریل (۱۰۷۶) میل پر سنہ ۱۸۸۱ء مین (۱۸۸۱) نفر ملازم ڈاک تھے اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۱۷۷) نفر تختہ ذیل سے مغلانی اور انگریزی پوسٹ آفس کے نتایج بابت سنہ ۳-۱۹۰۲ء مین ظاہر ہونگے -

ابواب	سرکار عالی	سرکار عظمت مدار
تعداد پوسٹ آفیس یعنی ڈاکخانہ - - -	۲۴۸	۳۸
تعداد صندوق وستون - -	۲۸۹	۶۴
تعداد میل جن پر ڈاک بھیجا گیا - - - -	۴۹۱۰	۱۳۰۰۸
جملہ اشیاء جو بذریعہ ڈاک تقسیم پاے - - -	۶۶،۸۳،۷۱۸	۶۴،۶۱،۰۷۳
خطوط - - - - -	۵۶،۱۲،۳۰۳	۳۲،۳۵،۱۷۷
پوسٹ کارڈ - - - - - -	۱۰،۳۳،۵۶۰	۱۹،۲۰،۷۳۵
بستہ جات بشمول اخبارات غیر رجسٹر شدہ -	÷	۵،۲۵،۸۰۷
اخبارات رجسٹر شدہ - - -	÷	۷،۳۴،۹۵۴
پارسل یعنی پلندہ - - - - -	۳۷،۸۵۶	۴۴،۴۰۰
قیمت اسٹامپ فروخت شدہ - -	لعہ/ للعہ ۵ روپیہ	للعہ/ للعہ ۵ روپیہ
قیمت منی آرڈر جاری شدہ - - - - -	÷	للعہ سما ۵ روپیہ
جملہ رقم مجتمعہ سیونگ بنک - - -	÷	لعہ/ الما ۵۵

قحط

ممالک محروسہ سرکار عالی مثل دیگر ممالک وصوبجات ہندوستان قحط کے شدید وضعیف حملون سے محفوظ نہین رہا ہے - تاریخ سے معلوم ہے کہ سنہ ۱۶۲۹ء و ۱۶۵۹ء و سنہ ۱۶۸۵ء

سنین قحط تھے اور اٹھارہوین صدی مین بھی تین سال قحط کے تھے - یعنی سنہ ۱۷۱۳ء و سنہ ۱۷۴۷ء
سنہ ۱۷۸۷ء انیسوین صدی مین قحطی و گرانی کے گیارہ حملہ ہوئے یعنی سنہ ۱۸۰۴ء و سنہ ۱۸۱۳ء
و سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۴۶ء و سنہ ۱۸۵۴ء و سنہ ۱۸۶۲ء و سنہ ۱۸۶۶ء و سنہ ۱۸۷۱ء و سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء و سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء
مگر سنہ ۱۸۷۶ء کے ماقبل کے قحطون مین رعایا کے بچاؤ کی کیا کیا تدبیرین عمل مین لائی گئی تھین -
ان کا کوئی قابل اطمینان دانسلہ بہدست نہین ہوتا ہے - اس اخیر سال مین بارش بالکل
نہین ہوئی - اور اضلاع لنگسگور - رائچور - گلبرگہ - بیڑ و عثمان آباد (نلدرگ) قحط سے
متاثر ہوئے - اگرچہ اضلاع ناگنڈہ و محبوب نگر مین قحط تو نہین ہوا لیکن گرانی غلہ سے رعایا کو
سخت تکالیف جھیلنی پڑین گویا اس قحط شدید کا اثر تمام ممالک محروسہ پر رہا کیونکہ غلہ کی
قیمت قحط زدہ اضلاع کی رعایا کے ہجوم لانے سے ہر جائے ترقی کر گئی - امدادی کام
سنہ ۱۸۷۶ء کے اکتوبر مین جا بجا جاری کیے گیے - جو سنہ ۱۸۷۸ء کے نومبر مین ختم ہوئے -
اس عرصہ مین ساڑھے باسٹھ لاکھ نفوس (افراد) کے لیے کام مہیا کیا گیا اور بیس لاکھ نفوس
(افراد) محتاج خانون مین پرورش پائے - یعنی جملہ ساڑھے بیاسی لاکھ نفوس کو نفقہ دیا گیا -
اس قحط کا صرفہ علاوہ معافیات مالگذاری کے پونے چودہ لاکھ روپیہ ہوا - سنہ ۱۸۹۰ء مین
جنوبی اضلاع مین پھر بارش نہین ہوئی اور امدادی کام جاری کرنے اور مالگذاری کی
معافیات سے رعایا کو سنبھال لیا گیا -

سنہ ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ء

سنہ ۱۸۹۶ء مین ایک شدید قحط کے آثار نمودار ہوئے لیکن خوش قسمتی سے نومبر کی
بارش نے ربیع کی کاشت کو بچا لیا - اگرچہ قحط تو نہین ہوا - مگر بعض مقامات پر رعایا پر

سخت آفت نازل ہوئی کیونکہ ہمسایہ اضلاعِ قحط زدہ سرکار عظمت مدار مین تجار نے کثیر مقدار غلّہ کی بھیجی جس سے اُس ملک مین سخت گرانی واقع ہوئی جملہ اضلاع رایچور و لنگسگور اور بعض حصص گلبرگہ و عثمان آباد و بیڑ جنکا مجموعی رقبہ (۱۰۲۷۸) مربع میل اور جنکی مردم شماری پندرہ لاکھ نفوس تھی اس گرانی کی وجہ سے سخت تکالیف مین مبتلا ہوئے ۔ جولائی ۱۸۹۷ء مین رقبہ متاثرہ ملک کا (۱۷۸۳۵) مربع میل ہوگیا اور تعداد نفوس مبتلا شدہ کی ۲۴ لاکھ ہوگئی ۔ مگر اگسٹ مین بارش ہوجانیسے قحط ہونے نہین پایا ۔ اِن دو سالون مین سرکار پر پونے آٹھ لاکھ روپیہ کا خرچہ لاحق ہوا ۔

سنہ ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء

سنہ ۱۸۹۹ء مین جملہ مقدار بارش (۱۵٫۵) انچھ ہوے جو اوسط ملک کے نصف سے بھی کمتر ہے ۔ صوبجات اورنگ آباد و گلبرگہ مین آخری بارش بھی بالکل مفقود ہوگئی ۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۰ء مین متاثرہ رقبہ (۲۳۰۰۷) مربع میل ہوگیا جسکی مردم شماری تقریباً (۵۱۳۶۷٫۳۵) تھی اسکے علاوہ گرانی غلّہ سے جو رقبہ متاثر ہوا وہ (۵۱۵۱۴) مربع میل تھا جس کی مردم شماری ۶۵ لاکھ سے زاید تھی ۔ قحط زدہ اضلاع مین فصل خریف فقط فی روپیہ چار آنہ ہوی اور فصل ربیع جو غلہ کی سب سے زیادہ حاصل خیز فصل ہے فقط فی روپیہ دو آنہ ہوئی سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین (۳۹۴۸۹۸) نفوس کی عین کمی ہوئی اور اگر معمولی ترقی نفوس کی فرض کیجاے تو گویا باوجود مصارف قحط کے جو دو کرور سے زاید ہوئے پندرہ لاکھ نفوس تلف ہوئے ۔ سنہ ۱۸۹۹ء مین سرکار عالی نے سرکار عظمت مدار سے دو کرور روپیہ قحط کے امدادی کامون کے لئے قرض لیا ۔

حصۂ ملک جو اکثر متاثر ہوتا ہے

اضلاع لنگسگور رایچور و گلبرگہ ایسے اضلاع ہین جنپر بارش کے نہونیسے پہلا حملہ قحط کا ہوتا ہے اور بہ نسبت دوسرے حصص ملک کے یہ اضلاع اکثر متاثر ہوتے ہین۔ ابتدائی بارش کا نہونا گویا فصل خریف کی تباہی ہے جس سے رعایا کی خوراک کے نصف غلہ کی پیداوار مفقود ہوجاتی ہے۔ اور اگر آخری بارش نہوئی تو ربیع کی پیداوار غارت ہوجاتی ہے جس سے نہ صرف کپاس والسی و گیہون وغیرہ کا نقصان رعایا کو ہوتا ہے بلکہ اونکی غذا کا خاص غلہ یعنی جوار ربیع بھی ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔

قحط کے آثار

قحط کے پہلے آثار غلہ کے نرخ کی ترقی سے نمودار ہوتے ہین۔ اگر اضلاع و ممالک ہمسایہ مین پیداوار نے جواب دیدیا تو قرب وجوار کے لوگ مزدوری کی طلب مین داخل ملک ہوتے جاتے ہین۔ بعض اوقات ملک کے حوائج کے لئے کافی غلہ پیدا ہوجاتا ہے لیکن۔ اگر ملک ہمسایہ مین قحط ہوجائے تو مقدار کثیر غلہ کی باہر جانی شروع ہوجاتی ہے جس سے ملک مین گرانی ہوجاتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء مین بعینہ یہی کیفیت تھی سنہ ۱۸۹۹ء مین بارش نہین ہوئی اور غلہ بمقدار کثیر صوبہ بمبئی کو جانے لگا جہان نومبر ۱۸۹۹ء مین نو دہزار آدمی قحط زدگان کاموںمین مصروف تھا۔

انسداد قحط

اضلاع مرہٹواڑی مین جو خشکی کے پیداوار کے اضلاع ہین طریقہ وصول مالگزاری بالکل مطابق صوبہ بمبئی کے ہے اور پیداوار نہونیسے کوئی معافی نہین دیجاتی ہے لیکن سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط نے رعایا کو اس درجہ تباہ کردیا تھا کہ ان اضلاع کے لئے سرکار سے بطور خاص وسیع معافیون کے دینے کی منظوری حاصل کی گئی اور سرکار کا نقصان اس مد سے

۵۴ لاکھ روپیہ سے کم نہ تھا۔ تلنگانہ کے اضلاع کے لئے ذرایع آبپاشی کے نہایت عمدہ
اور وسیع اسکیم تیار کئے گئے ہین اور اضلاع مرہٹواری کے لئے حفاظتی تدابیر تجویز کئے گئے
ہین جیسے کہ ساخت و توسیع و نگہداشت سڑک ہاے جدید و قدیم۔ باولیون کا کھودنا اور
دوسرے امدادی کام۔ ایام قحط مین کام کے لایق لوگون کو پکا ہوا کھانا اور راتب دیا
جاتا ہے ضعیف و مریض و غربا کے لئے محتاج خانہ کھولے جاتے ہین۔ رعایا کو تقاوی
سے مدد دیجاتی ہے کہ زراعتی جانور خرید سکین اور دوسرون کے لئے غلہ کی دوکانین
کھولی جاتی ہین کہ ارزان غلہ فروخت کرین۔

حکومت

حکومت

طریقۂ موجودۂ حکومت اُن اصلی ہدایات کے مطابق ہے جو اعلیٰ حضرت بندگان عالی
نے اپنے قانونچہ مبارکہ ۱۸۹۳ء مین ارشاد فرمایا ہے اور جسکی ترمیم بھی بعد مین بحسب مناسبت
و ضرورت وقت کی گئی ہے۔ اس قانونچہ کے مطابق مدارالمہام ریاست کے اعلیٰ منتظم
ہین اور انتظام امور مملکت کے لئے چار معین المہام یعنی وزرا ء صیغجات مقرر ہین۔ جملہ معظم
مسایل کنبینٹ کونسل مین پیش ہوتے ہین جس کے میر مجلس مدارالمہام اور ارا کین معین
المہام ہین۔ جن امور مین کسی وزیر صیغہ کی راے سے مدارالمہام کو اختلاف ہوتا ہے وہ
امور بھی کنبینٹ کونسل مین پیش ہوتے ہین اور جو کارروائی کنبینٹ کونسل مین طے ہوتی
ہے اوسکی اطلاع فوراً حضرت اقدس و اعلیٰ کو دیجاتی ہے اور بلا انتظار حکم اقدس کونسل

کے حکم کی تعمیل ہوجاتی ہے مگر اوس صورت مین کہ حضرت اقدس واعلی کوئی خاص ترمیم اوس حکم مین فرماوین۔

تقسیم کار

کام کی تقسیم حسب ذیل کی گئی ہے: ۔معین المہام فنانس کے تحت مین دفاتر فنانس ودارالضرب وریلوے ومعدنیات وافزائش نسل چوپایہ ہے۔ معین المہام عدالت کے تفویض صیغجات عدالت ومجالس ورجسٹریشن وطبابت وچھاپہ خانجات اور امور مذہبی ہین۔معین المہام افواج باقاعدہ وبیقاعدہ وامپیریل سروس ٹروپس کے امور طے فرماتے ہین۔ اور معین المہام متفرقات کے سپرد صیغجات پولیس و تعمیرات عامہ وتعلیمات وصفائی وحفظان صحت ہین۔ سررشتۂ مالگذاری راست مدارالمہام کے زیر نگرانی ہے جسکے تفویض ذیل کے صیغجات ہین: ۔ مالگذاری اراضی سررشتۂ پیمایش وبندوبست۔ انعام۔ کرورگیری۔ افیون وآبکاری۔ جنگلات۔ زراعت۔ وتجارت اور لوکل فنڈ۔ معتمدین سرکار اپنے اپنے متعلقہ صیغجات کے ذمہ دار ہین اور مدارالمہام ووزیر صیغہ کے جوابدار۔ معتمدین کی تعداد حسب ذیل ہے (۱) معتمد فنانس (۲) معتمد مال مع شریک معتمد (۳) معتمد عدالت و پولیس وامور عامہ (۴) معتمد تعمیرات (۵) معتمد افواج اور (۶) معتمد خانگی یعنی پرایویٹ سکرٹری مدارالمہام معتمد فنانس کے تحت مین صدر محاسبی وصیغہ تنقیح (آڈیٹ) ہے۔ معتمد تعمیرات کے تحت مین دو سوپرنٹنڈنگ انجنیر شاخ عام وآبپاشی ہین۔ دوسرے صیغجات حسب ذیل ہین۔صیغہ عدالت تحت عدالت العالیہ ہے جسمین ایک میر مجلس اور پانچ رکن ہین

پولیس اضلاع و محابس ناظم کوتوال اضلاع کے تحت مین ہے۔ بلدہ کی پولیس کوتوال کے تفویض ہے۔ کرور گیری پرگشنز اور تعلیمات پر ایک ناظم مقرر ہین۔ اسٹامپ اور دارالضرب ایک مہتمم کے سپرد ہین۔ جنگلات و ٹپہ خانجات و طبابت پر ایک ایک ناظم مقرر ہے۔

[ملک] کی انتظامی [ت]قسیم

تھوڑے دنون آگے تک کل ملک باستثنار ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص بغرض انتظام چار صوبون پندرہ اضلاع اور ایک عملداری پر منقسم تھا۔ ۱۹۰۵ء مین بعض تغیرات اضلاع مین عمل مین لائے گئے اور ہر چند کہ تعداد صوبجات وہی قایم ہے لیکن ضلع لنگسگور شکست کر دیا گیا۔ اور عملداری کو ضلع بنا دیا گیا اور اب صرف پندرہ اضلاع پر کل ملک منقسم ہے۔ ہر صوبہ پر ایک صوبہ دار معین ہے اور ہر ضلع پر ایک اول تعلقدار۔ اول تعلقدارون کی امداد کے لئے دو یا تین مددگار ان کو دے گئے ہین جو دوم یا سوم تعلقدار کہلاتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

باستثنار ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص مگر بشمول جملہ جاگیرات و ستانات ۱۹۰۱ء مین ہر صوبہ کا اوسط رقبہ (۱۹۸۲۵) مربع میل اور اوسط مردم شماری (۲۵۹۲۹۹۳) نفوس تھی۔ مطابق انتظام جدید رقبات و مردم شماری کی تفصیل نہین ہوسکتی ہے اور سوا ذیل ۱۹۰۱ء کی مردم شماری پر مبنی ہے۔ ہر ضلع کا اوسط رقبہ (۴۹۵۶) مربع میل اور مردم شماری (۶۴۱۹۹۸) ہے اور اوسوقت سولہ ضلع تھے۔

ان اضلاع مین کل (۱۱۷) تعلقات تھے جس سے ہر تعلقہ کا اوسط رقبہ (۶۷۸) مربع میل اور اوسط مردم شماری (۸۷۹۴۷) تھی۔ تحصیلدار صیغۂ مال و فوجداری کا ذمہ دار ہے تحصیلدار کی اعانت کے لئے ایک پیشکار اور ایک گرد آور مقرر ہے مگر گرد آورون کا تقرر صرف تلنگانہ مین ہے جہان تری کی کاشت پر بارش کی کمی یا بیشی یا تالابون کے ٹوٹ جانیکی وجہ سے معافی دینی ہوتی ہے اور یہ گرد آور کا فرض منصب ہے جو نقصان وجوہ مذکورۂ بالا سے ہوا ہو اوسکی تصدیق کرکے رپورٹ پیش کرے۔

عمال دیہی

موضع کے افسر کو مقدم یا پٹیل کہتے ہین اور موضع کے محاسب کو پٹواری۔ کرنم یا کلکرنی کہتے ہین۔ جن مواضع کی آمدنی پانچ سو روپیہ سے زاید ہو وہان دو پٹیل مقرر ہوتے ہین ایک مالی اور دوسرا پولیس پٹیل۔ ۱۸۶۶ء تک پٹیل و پٹواریون کو بمعاوضہ خدمت زمین انعام جاری تھی۔ سال مذکور مین اونکے انعام شریک خالصہ کرلئے گئے اور معاش نقدی جاری کی گئی مگر اونکے اراضی انعام پر لگان مقرر کرکے اونہی کے قبضہ مین دیگئی علاوہ اراضی خالصہ یا دیوانی کے متعدد جاگیرات و سمستانات بھی برقرار ہین۔ معتبر سمستانون مین گدوال۔ امرچنتا۔ ونپرتی۔ جٹپول و پالونچہ ہین اور چھوٹے سمستانون مین گوپال پیٹھ نارائن پور۔ اناگندی۔ گرگنٹہ اور میدک شامل ہین۔ یہ جملہ سمستان ملک کے جنوبی حصہ مین پھیلے ہوئے ہین۔ بڑے جاگیردارونمین جنکی وسیع جاگیرین ہین نواب سالارجنگ تینون امرای پایگاہ۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر۔ نواب خانخانان بہادر۔ نواب فخر الملک بہادر۔ مہاراجہ شیوراج بہادر اور راجہ راے رایان بہادر ہین۔ جاگیرات ہر حصہ ملک مین

موجود ہین - ان بڑی جاگیرون کے علاوہ بہت سی چھوٹی جاگیرین بھی ہین جنہین ایک موضع سے پچاس یا ساٹھ مواضع تک بھی شامل ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین جاگیرات و سمستانات کا مجموعی رقبہ تقریبًا (۲۴۴۰۰) مربع میل اور اونکی مردم شماری تقریبًا (۳۲۵۹۰۰۰) تھی -

عدالت وقانون

تاریخ عدالت

سنہ ۱۸۷۰ء مین مدار المہام وقت سر سالار جنگ مرحوم اول نے مسلمان مقننون کی ایک کمیٹی قایم کی تاکہ سرکار عظمت مدار کے قوانین کے نمونہ کے مطابق اِس سرکار کے لئے بھی قوانین مرتب کرین - اوس کے بعد کونسل آف اسٹیٹ کو جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت اور جسکے اراکین امرائے معظم تھے لیجسلیٹو کونسل کی بھی حیثیت دیگئی اور اسکے کامون کی تکمیل اور نیز مسودات قوانین کی ترتیب کے لئے ایک خاص کمیٹی بھی قایم ہوئی - سنہ ۱۸۹۰ء مین ایک قانونی کمیشن مع میر مجلس و معتمد مستقل مقرر ہوا - میر مجلس مذکور کا کام تھا کہ ملک مین دورہ کرکے اپنی تنقیح کی رپورٹ کمیشن مین پیش کرے تاکہ کمیشن مذکور ضروری قوانین کے مسودات اِس وضع پر مرتب کرے کہ بعد مین اونکو ایک مجموعہ کی صورت مین ترتیب دیا جاسکے - ان مسودات کے ساتھ رپورٹ بھی پیش کرنی لازم کی گئی جس مین موجودہ قوانین کی تشریح اور اونکی تعمیل مین جو نقایص ہون اونکے رفع کرنیکی تدابیر بھی شامل ہون - عدالت العالیہ کو بھی حکم دیا گیا کہ کمیشن مذکور کی اطلاع کے لئے مسودات ایسے قوانین کے پیش کرے جو اوس کے زیر غور تھے اور ایسے معاملات

بھی پیش کرے جنکے لئے اوسکی راے مین نئے قوانین یا موجودہ قوانین کی ترمیم کی ضرورت ہو ۔ دوسرے عہدہ دارون سے بھی خواہش کیگئی کہ اونکی نظر مین جو قوانین لایق ترمیم یا تبدیل ہون اونکی نسبت معتمد عدالت سے مراسلت کرین ۔

لیجسلیٹو کونسل کی تاریخ

جب حضرت اقدس و اعلیٰ کی توجہ ایک لیجسلیٹو کونسل کے قیام کی ضرورت کی جانب مبذول ہوئی تاکہ قوانین منظم ترتیب دئے جائین ۔ تب ۱۸۹۳ء مین اوس کے قایم کرنیکے بارے مین احکام جاری ہوے ۔ ان احکام کے مطابق عہدہ داران ذیل اس کونسل کے اراکین مقرر ہوے یعنی چیف جسٹس (میر مجلس عدالت العالیہ) ایک رکن عدالت العالیہ ۔ انسپکٹر جنرل مال ۔ ناظم تعلیمات ۔ ناظم کوتوالی اضلاع اور معتمد فنانس ۱۸۹۴ء مین ۱۳۰۴ فصلی کا پہلا ایکٹ حضرت اقدس و اعلیٰ کی منظوری سے مشرف ہوا جسمین رعایا کا حق شرکت ترتیب قوانین مملکت مین تسلیم کیا گیا ۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین اس ایکٹ مین بعض ترمیمات کیگئین جسکو بعد مین ایکٹ نمبر ۳ بابت ۱۳۰۹ فصلی قرار دیا گیا جو ابتک جاری ہے ۔

انتظام لیجسلیٹو کونسل

اس کونسل مین فی الحال ۱۹ انیس رکن ہین جنمین سے علاوہ میر مجلس و نایب میر مجلس کے گیارا سرکاری اور چھہ غیر سرکاری رکن ہین ۔ مدار المہام اسکے میر مجلس ہین اور وہ معین المہام جنکے علاقہ کے متعلق کوئی مسودہ قانون کونسل مین پیش ہے اوس جلسہ کے نایب میر مجلس ہونگے ۔ منجملہ گیارا اراکین سرکاری کے میر مجلس عدالت العالیہ و معتمد عدالت و مشیر قانونی بلحاظ عہدہ اسکے رکن ہونگے اور باقی آٹھ اراکین سرکاری کو دو سال کے لئے مدار المہام

نامزد کرینگے۔ منجملہ چھ اراکین غیر سرکاری کے دو رکن جاگیرداروں کی جانب سے منتخب ہونگے
اور دو وکلاے عدالت العالیہ مین سے اور باقی دو کو مدار المہام سرکار ملک کے خوشباشون
مین سے منتخب کرینگے نگران مین سے ایک کو علاقہ پائیگاہ کی طرف سے نامزد کیا جائیگا
اراکین غیر سرکاری کا تقرر بھی دو سال کے لئے ہوگا مگر ختم میعاد کے بعد وہ مکرر منتخب
ہوسکین گے۔

تنقیہ عامہ

آراء عامہ کی دریافت کی سہولیت کے لئے قوانین کونسل مین یہ درج ہے کہ مسودات
قانون مع بیان اغراض و اسباب و وجوہ جریدہ سرکاری مین ایسی زبان مین شائع ہونگے
جسکو کونسل پسند کرے۔ یہ مسودات قوانین اسلام و ہند و شاستر و کسی خاص فریق کے
قوانین خاص اور رسم و رواج پر جو حکم قانون کا رکھتے ہین مبنی ہونگے۔ اُن ماخذونکے
علاوہ اُن قوانین سے بھی مدد لیجائیگی جو سرکار عظمت مدار مین جاری و نافذ ہین۔

ایکٹہاے معظم

سنہ ۱۳۰۴ فصلی مین ایکٹ نمبر ۱ مذکورۂ فوق جاری ہوا۔ سنہ ۱۳۰۵ فصلی مین پانچ ایکٹ
جاری ہوے جنمین ایکٹ نمبر ۲ متعلق قمار بازی کے تھا۔ سنہ ۱۳۰۹ فصلی (سنہ ۱۸۹۷ء) مین
چھ ایکٹ جاری ہوے جو متعلق قسم (حلف) و اقوام جرائم پیشہ و سرٹیفکٹ وراثت
و رسوم عدالت و کورٹ آف وارڈس و معاہدات مزدوری تھے۔ اُسکے مابعد کے
سال مین جو چھ ایکٹ جاری ہوے وہ ترمیمات قوانین پولیس اضلاع و قوانین
اسٹامپ و دفعات عام و وصول مطالبات سرکاری وافیون و قانون وکلاء سے
متعلق تھے۔ منجملہ سنہ ۱۳۰۹ فصلی (سنہ ۱۸۹۹ء) کے تیرا ایکٹونکے فوج و لوکل سیس و حفاظت

شکار و ٹپہ خانہ و علامت شست (فنگرامپریشن) و حصول اراضی و ایجادات و اختراع و جنگلات و سکہ قلب کے ایکٹ زیادہ معظم ہین۔ ۱۳۱۰ فصلی (۱۹۰۱ء) کے معظم ایکٹون مین ایکٹ ہاے مردم شماری و اوزان وکیل اور میعاد سماعت شامل ہین۔

عدالت دیوانی و فوجداری

عدالت کے انتظام کے لئے (۱۲۳) عدالتہاے دیوانی اور (۲۷۱) عدالتہاے فوجداری بشمول عدالت العالیہ موجود ہین۔ تحصیلدارون کو سو روپیہ کے مقدمات کی دریافت کا اقتدار ہے مگر صرف (۷۹) تحصیلدارون اور پانچ نایب تحصیلدارون کو یہ اقتدار حاصل ہے۔ اور جہان کہین منصف مقرر ہین وہان تحصیلدارون کو دیوانی اقتدار نہین ہے۔ پندرا منصف مقرر ہین جو پانچسو روپیہ تک کے مقدمات کی دریافت کرسکتے ہین اور ناظم دیوانی ضلع اور مددگاران عدالت کو پانچہزار روپیہ کے مقدمات کی سماعت و دریافت کا اقتدار حاصل ہے باستثنا صوبہ بیدر کے جہان دس ہزار تک کا اقتدار ہے۔ صرف پانچ اول تعلقدارون کو دیوانی مقدمات کی دریافت کا اقتدار حاصل ہے اور اونکے اقتدار کے لئے کوئی حد یا مقدار رقم کی معین نہین۔ ناظم صوبہ پانچہزار اور اوس سے زاید رقم کے مقدمات کی سماعت و دریافت کرسکتے ہین۔ تحصیلدارون اور منصفون کے مقدمات کا مرافعہ ناظم دیوانی ضلع یا اول تعلقدار کے پاس ہوسکتا ہے جہان اول تعلقدارون کو دیوانی اقتدارات حاصل ہین اور ناظم دیوانی اور تعلقدارون کے منفصلہ مقدمات کا مرافعہ ناظم صوبہ سماعت کرسکتے ہین۔ چونکہ صوبہ بیدر مین کوئی عدالت صوبہ نہین ہے اس لئے

اضلاع کے مقدمات دیوانی کے مرافعہ عدالت العالیہ کے ڈیویژنل بنچ کے روبرو پیش ہوتے ہین۔ بلدہ حیدرآباد مین دیوانی خرد مین پانچہزار روپیہ تک کے مقدمات رجوع وفیصل ہوتے ہین اور اوسکے ماتحت نظما کے پانچسو روپیہ کے مقدمات کا مرافعہ بھی دیوانی خرد سماعت کرسکتی ہے۔ دیوانی خرد بلدہ اور نظما ے صوبجات کے مقدمات کا مرافعہ عدالت العالیہ کے ڈیویژنل بنچ کے روبرو پیش و سماعت ہوتا ہے۔ تینسو روپیہ کے مقدمات دیوانی کے فیصلہ جنمین عدالت ضلع کو عدالت تحتانی سے اتفاق ہو قطعی ہونگے اور اونکا مرافعہ نہین ہوگا لیکن اون کی نگرانی نکات قانونی کی بنا پر ہوسکتی ہے۔ اسیطرح سے پانچسو روپیہ کے مقدمات دیوانی خرد جو نظمار ماتحت کے منفصلہ ہون اور جنمین ناظم دیوانی کو اتفاق ہو قطعی سمجھے جائینگے اور اونکا مرافعہ نہین ہوسکیگا البتہ عدالت العالیہ کے صیغہ ابتدائی مین اونکی نگرانی ہوسکیگی۔

مقدمات فوجداری مین تحصیلدارون اور دوم وسوم تعلقدارون کو اقتدارات درجہ سوم و دوم حاصل ہین اور چونکہ تعلقداران اول ضلع کے چیف مجسٹریٹ ہین اون کو اول درجہ کے اقتدارات حاصل ہین۔ تحصیلدارون اور دوم وسوم تعلقدارون کے فوجداری مقدمات کا مرافعہ اول تعلقدار سماعت کرسکتے ہین اور اونکے فیصلونکا مرافعہ ناظم صوبہ کے ہان ہوسکتا ہے۔ فوجداری مقدمات باستثنا ر دریافت مقدمات قتل۔ اگر جرمانہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو تو ناظم صوبہ کا فیصلہ قطعی سمجھا جاتا ہے لیکن مواد قانونی کی بنا پر نگرانی ممکن ہے۔ باقی جملہ مقدمات مین مرافعہ عدالت العالیہ کے ڈیویژنل

بنچ کے روبرو پیش ہوسکتا ہے اور اوسکا فیصلہ قطعی خیال کیا جاتا ہے۔ بلدہ کے ماتحت نظامے فوجداری کے منفصلہ مقدمات جنمین سزاے قید اندرون سہ ماہ تجویز ہوئی ہو یا سو روپیہ تک جرمانہ کیا گیا ہو مرافعہ ناظم اول فوجداری کے اجلاس پر پیش ہوسکتے ہین لیکن اگر سزای مجوزہ کی میعاد و مقدار مذکورہ بالا سے زاید ہو تو اونکا مرافعہ عدالت العالیہ مین ہوگا۔ عدالت العالیہ کے صیغۂ ابتدائی کو اقتدارات سشن جج کے حاصل ہین۔ ڈیویژنل بنچ چودہ سال قید کی سزا دیسکتا ہے مگر حبس دوام کی سزا اگر عدالت العالیہ تجویز کرے تو مدار المہام کی منظوری لازم ہے۔ سزاے قتل کے لیئے حضرت اقدس واعلی کی منظوری ضرور ہے۔ اکثر بڑے جاگیرداروں اور والیان سمستان کو اقتدارات دیوانی و فوجداری اونکے اپنے علاقون کے لیئے عطا ہوے ہین لیکن اونپر لازم ہے کہ اپنے علاقجات کی عدالتی کارروائیون کے میعادی تخمینجات سرکار کے علاقہ عدالت مین روانہ کیا کرین۔

مقدمات کی ترقی

دیوانی مقدمات مین کوئی فوق العادہ بیشی نظر نہین آتی ہے البتہ ایام قحط یا گرانی مین انکی تعداد گھٹ جاتی ہے۔ بخلاف اسکے فوجداری مقدمات مین بحسب شدت وسختی موسم اضافہ ہوتا ہے۔ عدالتی موازین ۱۸۸۵ء سے فراہم ہونے شروع اور اوسی سال سے عدالتی رپورٹون کی ترتیب بھی آغاز ہوئی تخمینجات صفحہ ۹۵ سے کیفیت ظاہر ہوگی۔

عدالت دیوانی

نوعیت مقدمات	اوسط چھ سال کا تا آخر سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۵ء
مقدمات رقمی و جایداد منقولہ	۱۲،۸۵۵	۱۲،۷۸۷	۱۱،۹۱۳	۱۱،۰۷۶
مقدمات حقوق و دیگر مقدمات	۱،۵۳۵	۲،۴۴۱	۲،۲۸۰	۲،۴۳۶

عدالت فوجداری

نوعیت مقدمات	اوسط چھ سال مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد حقیقی سنہ ۱۹۰۵ء
تعداد اشخاص زیر دریافت				
(ا) متعلق جرایم نسبت اشخاص یا مال	۷۳۷۳	۶۰۶۲	۶،۲۷۶	۱۶،۶۶۰
(ب) متعلق خلاف ورزی پینل کوڈ یعنی قانون فوجداری	۳۶،۰۴۳	۳۱،۸۸۲	۲۹،۵۹۹	۱۶،۳۵۶
(ج) متعلق خلاف ورزی قوانین خاص یا مقامی	۷۴۲	۴،۳۴۷	۷،۶۳۲	۶،۷۶۲

خلاف ورزی قوانین خاص و مقامی مین جو اضافہ ہوا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ ۱۸۹۰ء کے آخر تک صفائی کے مقدمات کی شنوائی فوجداری عدالتون نہین ہوتی تھی -

رجسٹریشن

۱۸۸۹ء مین رجسٹریشن کا صیغہ عدالت العالیہ کی ماتحتی مین قایم کیا گیا اور سنہ مذکور مین اسکی تعمیل کے متعلق ایک ایکٹ بہی منظور ہوا - ۱۸۹۰ء سے ۱۸۹۵ء تک یہ صیغہ کمشنر آبکاری کے ماتحت رہا لیکن اوسکے بعد دوبارہ عدالت العالیہ کے سپرد ہوا ۱۸۹۷ء مین ایک انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ کا تقرر ہوا اور یہ صیغہ اُنکے تفویض ہوا - ۱۸۹۹ء مین اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و عثمان آباد و اطراف بلدہ و رایچور و گلبرگہ مین تنخواہیاب رجسٹرار مقرر ہوے مگر بقیہ اضلاع و تعلقات مین یہ کام عہدہ داران مال و عدالت کے سپرد تھا اور اونکو فیس مین سے نصف سے دو تہائی تک دیا جاتا تھا - خاص بلدۂ حیدرآباد مین ایک رجسٹرار بلدہ کا تقرر ہوا -

۱۸۹۱ء مین (۱۸) رجسٹرار اور (۱۰۰) سب رجسٹرار مقرر تھے اور (۱۶۹۵۶) اسناد کی رجسٹری ہوئی - دہ سالہ من ابتدای ۱۸۹۱ء تا آخر ۱۹۰۰ء کی اوسط سالانہ تعداد (۱۸۴۶۵) تھی - ۱۹۰۱ء مین بیس رجسٹرار اور (۱۲۱) سب رجسٹرار کے دفاتر تھے اور رجسٹریون کی تعداد اوس سال (۱۵۸۲۶) تھی - ۱۹۰۳ء مین بئیس رجسٹرار اور (۱۲۲) سب رجسٹرار کے دفاتر قایم تھے اور اسناد رجسٹر شدہ کی تعداد (۱۲۰۴۳) تھی -

فنانس

آمدنی

آمدنی وخرچ ملک کے جو موازین تحتیجات متعلقہ مین دئے گئے ہین اونمین علاقہ صرفخاص وعلاقجات پایگاہ وجاگیرات شریک نہین ہین جنکا مجموعی رقبہ کل ملک کے رقبہ کا ثلث ہوتا ہے۔ ان مستثنیات کے بعد دہ سالہ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۰ء تک کی سالانہ اوسط آمدنی تین کرور ستائیس لاکھ روپیہ تھی اور ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء تک دس سالکی اوسط سالانہ آمدنی تین کرور تراسی لاکھ روپیہ تھی ۔ ۱۹۰۱ء کی حقیقی آمدنی چار کرور ستر لاکھ اور ۱۹۰۴ء کی حقیقی آمدنی چار کرور آٹھ لاکھ روپیہ ہوئی۔ معظم ذریعہ آمدنی کا زر مالگذاری اراضی تھا جو ۱۹۰۴ء مین دو کرور تینتالیس لاکھ روپیہ ہوا۔ یعنی کل آمدنی کی (۵۱) فیصدی۔ کرور گیری سے ساڑھے چھپن لاکھ۔ آبکاری سے اٹھاون لاکھ اور ریلوے سے چھتیس لاکھ روپیہ وصول ہوئے۔ ریلوے سے گذشتہ بیس سال یعنی ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک مین نقصان تھا۔ اب اوسمین فائدہ نظر آرہا ہے۔ باوجود بدہنگامیون کے آمدنی مین جو اضافہ ہوا ہے صاف بتلا رہا ہے کہ مختلف صیغجات ملک مین عمدہ انتظام ہوا ہے۔

خرچ

جس طرح سے کہ آمدنی مین ترقی ہوئی ہے اسیطرح سے خرچ مین اضافہ ہوتا گیا ہے ۔ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۹۰ء تک کی دہ سالہ میعاد کا سالانہ اوسط خرچ تین کرور سولہ لاکھ روپیہ تھا۔ جو دہ سالہ مختتمہ ۱۹۰۰ء مین چار کرور دو لاکھ روپیہ ہوا اور ۱۹۰۱ء مین چار کرور گیارہ لاکھ اور ۱۹۰۴ء مین چار کرور پچاس لاکھ تھا۔ مصارف تحصیل مالگذاری مین مدات ذیل بھی شامل ہین یعنی ادائی دستگردان وجزو تنخواہ عہدہ داران وعملہ ضلع (جنکی تنخواہ

کا ایک جزو عدالت مین محسوب ہوتا ہے) وپیمایش وبندوبست وصیغہ انعام واسکیل مقدم وٹپواریان ودستبندو تنخواہ عہدہ داران کرورگیری وجنگلات وافیون و آبکاری اسٹامپ ورجسٹریشن وغیرہ - ان سب کا مجموعہ ۰۴-۱۹۰۳ء مین چھپّن ۵۶ لاکھ روپیہ ہوا -

صدر مدار عام انتظام ملک مین مدار المہام ومعین المہامون کی تنخواہ اور پایتخت کے عہدہ دارون کے دفاتر کے مخارج اور چارون صوبہ دارون اور اونکے دفاتر کی تنخواہین سب شریک ہین - عدالت وقانون (بشمول محابس) وپولیس وتعلیمات وطبابت کے مصارف مین معتد بہ اضافہ کیا گیا ہے - خرچ وظایف کی مد مین مختلف قسم کے مصارف شریک ہین جو گھٹتے جاتے ہین مگر وظایف خدمتین اضافہ ہے جو عہدہ داران سرکار کے مراتب کی ترقی کی وجہ سے ہوا ہے - مصارف متفرقہ مین قحط کا خرچ بھی شامل ہے جسکی وجہ سے اوسمین بھی اضافہ ہوا ہے - دو کرور کا قرضہ جس کا ذکر آگے ہو چکا ہے مع اوسکے سود فیصدی چار کے حساب سے کچھ تو خزانہ سرکار سے اور ایک جزو بھی برار کی آمدنی سے جو سرکار ... مدار سے وصول ہوتی ہے ادا کیا جا رہا ہے - آخر کتاب مین تخمینجات آمدنی وخرچ ملاحظہ ہون -

سکّہ

ملک کا سکّہ رایج حالی سکّہ مشہور ہے جو تخمیناً دس کرور کے قریب اندازہ کیا جاتا ہے - سکہ حالی کا رواج ۱۸۵۴ء سے شروع ہوا جبکہ سر سالار جنگ اول وزیر تھے اور باستثنا کچھ وقفہ کے برابر شایع ہوتا رہا ہے - ۱۸۹۳ء تک دار الضرب مین

بلا روک ٹوک سکّہ بنتا تھا لیکن اوس کے بعد سے بہت کم چاندی مسکوک ہوئی روپیہ کی مقدار جو رائج تھی کسیقدر گھٹ گئی اور سکہ حالی و کلدار کے بٹاون مین سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء مین شدّت سے ترقی و تنزل کرنیکے بعد اب کچھ قیام پیدا ہوا ہے۔ اور فی الوقت اونکی قیمت بلحاظ مقدار چاندی کے آٹھ فیصدی زاید ہے سنہ ۱۹۰۴ء مین ایک نئے نمونہ کا روپیہ شایع کیا گیا جس کے ایک طرف چار مینار کی شکل بنی ہوئی ہے جو وسط شہر حیدرآباد کی مشہور عمارت ہے اور یہ سکہ سکّہ محبوبیہ کہلاتا ہے۔ جب سے کہ یہ نیا سکہ شائع ہوا ہے اسکی اشاعت مین ایسا اہتمام کیا گیا ہے کہ بٹاؤن کا اوتار چڑہاؤ شدّت سے نہونے پائے اسکا نرخ فی الحال بمقابلہ سو کلدار روپیونکے ایک سو پندرا اور ایک سو سولہ کے درمیان ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء سے دار الضرب حیدرآباد سے ایک عمدہ نمونہ کا مسی سکہ بھی جاری کیا گیا ہے جس کی قیمت پرانے پیسون کے مساوی ہے۔ آدہ آنہ کے سکہ بھی شایع ہو رہے ہین۔ پرانے پیسے ابھی تک رائج ہین اور شاید اس وقت تک رائج رہین جب تک کہ ایک کافی مقدار نئے سکونکی بن جائے۔

انتظام مالگذاری اراضی

تمام ملک مین رعیت واری طریقہ مالگذاری کا جاری ہے۔ جملہ تو اضلاع مرہٹواڑی اور تلنگانہ کے چار ضلع کی پیمایش اور اونکا بندوبست اسی طریقہ کے مطابق ہوا ہے

یعنی اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و ناندیڑ و پربھنی و گلبرگہ و عثمان آباد و رایچور و لنگسگور و بیدر و اندور و میدک و محبوب نگر و ورنگل۔ بقیہ اضلاع مین سے کریمنگر و نلگنڈہ کی پیمایش ہوچکی ہے اور فی الجملہ بندوبست بھی ہوا ہے مگر ضلع عادل آباد (سرپور تانڈور) و اطراف بلدہ کی پیمایش بھی نہین ہوئی ہے۔ پہلے بندوبست مین میعاد تیس سال رکھی گئی تھی۔ اوسکے بعد جن اضلاع کی پیمایش ہوئی اونمین میعاد پندرہ سال کی رکھی گئی ہے۔ قسم آخر مین بعض کی میعاد ختم ہوچکی ہے۔ یا ہونیوالی ہے اور نظرثانی کا کام ان مین جاری کیا گیا ہے۔

طریقہ رعیتواری قبضہ کا

رعیتواری طریقہ کے مطابق ہر کھیت ایک مقبوضہ سمجھا جاتا ہے جو رعیت صریحاً سرکار سے لیتا ہے اور کھیت کے قابض کو پٹہ دار کہتے ہین۔ پٹہ دار کا حق قبضہ لگان کی بلا ناغہ ادائی پر منحصر ہے اور بصورت ادا نکرنے معاملہ کے اوس کا حق زائل ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت مین زمین پھر سرکار کی ہوجاتی ہے اور سرکار کے مطالبہ و بقایا کی ادائی کے لئے حق مقابضت ہراج کیا جاتا ہے۔ مدت قبضہ ایکسال عموماً سمجھی جاتی ہے لیکن اگر پٹہ دار سرکاری معاملہ برابر ادا کرتا رہے تو اوسکا قبضہ دوامی سمجھا جائیگا۔ پٹہ دار مجاز ہے کہ نوٹس دیکر اپنے قبضہ سے دست بردار ہوجائے یا اگر چاہے تو اپنے حق قبضہ کو فروخت کردے یا منتقل کردے۔ شکمیداری کے شریک لینے کے متعلق لگان کے بیان مین ذکر ہوچکا ہے۔

دیگر اقسام کے قبضے۔

دیگر اقسام قبضہ مین جاگیر و انعام و مقطعہ یا سربستہ و پیشکش و اگرہار و اجارہ ہنیا

جاگیر ایک عطیہ ہے ایک یا زاید مواضع کا جو ہر قسم کے محصول سے معاف ہے اور
اسمین چار قسمین ہین ۔ آلتمغا یا انعام التمغا ایک دوامی عطیہ ہے اور نسلاً بعد نسل
جاری رہتا ہے ۔ ذات جاگیر معطیٰ لہ کی ذات کے لئے عطا ہوئی ہے ۔ جاگیرات
پائیگاہ امراے پائیگاہ کو خاص حضور پرنور کے لئے فوج رکھنے کی غرض سے عطا
ہوی ہین ۔ اور تنخواہ محلات وہ عطیہ ہے جو بعض مقامی مصارف کے لئے جن
کی ادائی سرکار پر فرض تھی عطا ہوئی ہین ۔ انعام کھیت یا اراضی ہین جو بمعاوضہ
خدمت یا بعنوان خیرات واوقاف عطا ہوے ہین اور انمین یا تو بلا محصول
جاری ہین یا بعض پر کچہہ محصول دینا ہوتا ہے ۔ مقطعہ یا سربستہ مثل قبضہ جاگیر
کے ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قابض کو سرکار مین ایک معین رقم داخل کرنی ہوتی
ہے ۔ اضلاع مرہٹواڑی مین اسکو پالم پٹ بھی کہتے ہین ۔ پیشکش کا قبضہ وہ ہے
کہ مواضع ایک معین رقم پر دئے جاتے ہین جیسا کہ شمالی ہند مین زمینداری ہوا
کرتی ہے اور اس سرکار مین مستانون کا قبضہ اسی قسم مین شریک ہے ۔ اگرہار
ایک بلا محصول عطیہ ایک یا زاید مواضع کا ہے جو ہنود کے معابد کے مصارف کے
لئے عطا ہوا ہے ۔ اجارہ ایک سالم ویران موضع کا پٹہ ہے جو تیس یا چالیس سالہ
میعاد پر دیا گیا ہے ۔ اسمین اجارہ دار پہلے تین یا پانچ سال تک کچہہ نہین دیتا ہے
بعداً سکے ایک جزو سالم لگان کا ادا کرتا ہے جو دسوین حصہ سے پانچوین تک ہوتا
ہے جسمین ہر سال اضافہ کیا جاتا ہے جبتک کہ سالم رقم کی حد پہونچ جاتی ہے اور

یہ سالم رقم ختم میعاد تک اوسکو ادا کرنی ہوتی ہے۔

مواضع کے اقسام

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۰۳۰) مواضع رعیتواری (۲۹۰۴) جاگیرات (۶۶۴) مواضع مقطعہ یا سربستہ۔ (۶۸۱) مواضع پیشکش (۴۱۵) مواضع اجارہ (۳۰۹) مواضع اگرہار (۱۰۰۶) مواضع ویران اس سرکار مین تھے۔ رعیتواری مواضع سے (۱۹۱) لاکھ و مقطعجات سے (۶٫۷) لاکھ اور پیشکش سے (۱۳٫۹) لاکھ روپیہ محاصل سرکار کو وصول ہوتا ہے۔

طریقہ وصول مالگذاری

ابتداً مالگذاری کسی کھیت کے بوے ہوے تخم کی مقدار یا حاصل کی مقدار پر مقرر کی جاتی تھی جس کا ایک حصہ سرکار بعنوان لگان یا معاملہ وصول کرتی تھی۔ زراعت خشکی پر سرکاری حصہ ایک ربع پیداوار کا ہوتا تھا اور تری زیر تالاب پر نصف اور تری زیر چاہ پر دو خمس پیداوار سرکاری حصہ ہوتا تھا جب نقدی معاملہ قرار پایا تو سرکاری حصہ پیداوار کی معادل رقم اوس کھیت کی مالگذاری مقرر کی گئی۔ جب کسی تعلقہ کی پیمائش ختم ہو جاتی ہے تو اوسکے دیہات کو لگان اور برت بندی کے لئے مجموعون مین تقسیم کیا جاتا ہے۔ زرخیزی و عمق فراش و موجودی یا مفقودی ریت یا چونکھٹر یا چوڑ (کھار) مجموعۂ دیہات کا قرب و بُعد مراکز تجارت یا ریل سے اور سہولیت حمل و نقل پیداوار ان جملہ امور پر لحاظ کرنے سے لگان یا مالگذاری کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اس بنا پر ایک معیار فی ایکر ہر مجموعہ کے لئے مقرر کیجاتی ہے اور اراضی کی درجہ بندی جسکو برت بندی کہتے ہین ان فوائد یا نقائص کی موجودی یا مفقودی پر موقوف رہتی ہے۔

زمان سابق کی مالگذاری

کوئی داخلہ موجود نہین ہے جس سے زمانۂ سلف کی مالگذاری کا حال معلوم ہوسکے کیونکہ مسلمانون کی حکمرانی مین مالگذاری اجارہ پر دیجاتی تھی۔ بندوبست کا کچھہ کچھہ پتا شاہان بہمنیہ و عادلشاہیہ و قطب شاہیہ کے زمانہ کا بعض اضلاع مین نظر آتا ہے لیکن اکبر بادشاہ کے انضمام صوبہ برار (۱۵۹۶ع) اور ملک عنبر کی حکومت اورنگ آباد مین ہی باضابطہ بندوبست کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ صوبہ برار مغلیہ کے زمانہ مین اب سے زیادہ تھا کیونکہ اوسمین اضلاع سرپور۔ ٹانڈور۔ ایلگندل۔ اندور۔ ناندیڑ پربھنی اور اورنگ آباد بھی شریک تھے جو فی الحال سرکار عالی کے حدود مین شامل ہین۔ اکبر کے مشہور بندوبست مین اراضی کی باقاعدہ پیمایش کرکے اوسکی پیداوار کا اندازہ احتیاط کے ساتھ کیا جاتا تھا اور اوسپر سے لگان مقرر کیجاتی تھی۔ ہر بیگھہ پر اوسکی ربع پیداوار قایم کیجاتی تھی اور اس طرح پر ہر موضع کی جمع یعنی تنخواہ مقرر ہوتی تھی سنہ ۱۶۰۱ع مین صوبۂ مذکور کی مالگذاری (۱۶۱) لاکھ تھی اور نواب آصفجاہ اول کے زمانہ مین (۱۲۰) لاکھ روپیہ تھی۔

تلنگانہ کی مالگذاری ابوالحسن تاناشاہ کے زمانہ مین (۱۶۶) لاکھ روپیہ تھی مگر قطب شاہی حکومت کے حدود اوسوقت سمندر تک منتہی ہوتے تھے جسمین شمالی سرکار بھی شامل تھی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس وقت کی مالگذاری سترہوین صدی عیسوی کی ابتدا کی نقدی مالگذاری کے برابر ہے اٹھاروین صدی مین مرہٹون کی یورشون سے اس ملک کو بہت صدمہ پہونچا اور جس وقت ملک مین امن قایم ہوا تو ملک کی

مالگذاری کا اجارہ ساہوکارون اور عرب و پٹھان جمعدارون کو دیا گیا اور وہ لوگ بسختی تمام رعایا سے رقم بجوڑ لیتے تھے ۔ سر سالار جنگ مرحوم اول نے وزیر مقرر ہوتے ہی اس طریقہ کو بالکل موقوف کر دیا اور اُسیوقت سے رعایا کی مرفعہ الحالی مین ترقی ہوتی گئی

قبضہ کی مقدار اور مالگذاری کا پرتہ

ہر رعیت کا اوسط قبضہ (۲۰ ¼) ایکر ہوتا ہے مگر مرہٹواڑی اور تلنگانہ مین اس کا رقبہ علی التناسب (۲۸ ½) اور (۱۲ ½) ایکر ہے ۔ مرہٹواری مین خشکی زمینونکی لگان (۱؎ ۱) فی ایکر سے (۱۰ - ۲ ۱) فی ایکر تک ہے مگر اوسط دہارا (۱۲ ۹ ۱) فی ایکر ہوتا ہے اور تری و باغات کا اوسط دہارا (للعہ ۵ ۶ ۱) فی ایکر ہے لیکن زیادہ سے زیادہ (عہ۵) اور اقل دہارا (عہ ۲) فی ایکر ہے ۔ تلنگان مین اوسط دہارا خشکی زمینون کا (۱۳ ۵ ۱) فی ایکڑ ہے (اعلی للعہ اور اقل ۱) فی ایکر ۔ اور تری زمینون کا اوسط دہارا (للعہ ۴ ۲ ۱) فی ایکر ہے اور اعلی للعہ۵ اور اقل ۸ روپیہ ہے ۔ کل ملک کا اوسط دہارا فی ایکر بشمول تری و خشکی (عہ ۳ ۸ ۱) ہے مگر مرہٹواری کا اوسط دہارا (۱۴ ۳ ۱) اور تلنگانہ کا (عہ ۱۴ ۱۰ ۱) فی ایکر ہے تلنگان کے دہارے کی زیادتی اور قبضہ کی کمی تری کی کاشت کی وجہ سے ہے ۔ کل ملک کی خام پیداوار کے موازین و اعداد بہدست نہین ہو سکتے ہین اس لئے رقم مالگذاری کی نسبت پیداوار کی قیمت کے ساتھ دکھلانا غیر ممکن ہے ۔ رقم کے وصول مین کوئی دقت واقع نہین ہوتی ہے اور جبری تدابیر وصول کی کوئی ضرورت نہین ہوتی جو دہارونکی ملایمت کی دلیل ہے ۔ عام اصول مالگذاری کے یہ ہین کہ مصارف کاشت کے وضع کرنیکے بعد منافع کا نصف حصہ حق سرکار کے طور پر وصول کیا جائے ۔

تعطل و معافی مالگذاری

گرانی و قحط کے زمانہ مین مالگذاری کے وصول مین تعطّل کیا جاتا ہے اور دوسرے سال وصول کیجاتی ہے۔ اور بصورت سختی موسم یا تلف جانوران زراعتی معافی بھی دیجاتی ہے۔ مرہٹواری اور تلنگانہ کے بندوبست شدہ اضلاع مین خشکی زمینون پر معافی نہین دیجاتی ہے کیونکہ دہارا نہایت ملایم ہے مگر غیر بندوبست شدہ اضلاع مین معافی سقیم فصل مین یا زیادتی بارش کی وجہ سے بھی دیجاتی ہے اور تری زمینون پر پانی کا نہونا یا تالابون کا ٹوٹجانا یا باولیون کا خراب ہوجانا معافی کے لئے کافی وجوہ ہین لیکن ان کل وجوہ کو قحط یا گرانی سے کوئی تعلق نہین ہے۔ بندوبست شدہ اضلاع مین بھی تری کی زمینونپر معافی دیجاتی ہے جب کہ پانی مین کمی ہوجاے۔

بندوبست شدہ اضلاع مین دہاراکل زمین مقبوضہ پر لیاجاتا ہے بخلاف اسکے غیر بندوبست شدہ اضلاع مین صرف اراضی مزروعہ پر دہارا قایم کرکے غیر مزروعہ حصہ کو معافی دیجاتی ہے کیا وہ زمین خشکی ہو یا تری۔ امرائی لگانے کے لئے خاص قوانین تشویق رعایا کے لئے جاری کئے گئے ہین اور اس کام کے لئے دس آنہ فی ایکڑ سے زمین دیجاتی ہے۔

رعیت کو اختیار ہے کہ اپنے زمین کا حق قبضہ منتقل کردے یا فروخت کردے۔ اس طریقہ پر ساہوکارون نے اضلاع مرہٹواری مین بہت ساری زمینون کا قبضہ خرید کر رکھا ہے۔ تلنگان کی رعایا حقوق قبضہ سے اب واقف ہو چلی ہے۔

متفرق آمدنی

افیون و ادویات

متفرق آمدنی ملک کی افیون و ادویات و کروڑگیری و آبکاری اور اسٹامپ یعنی ممور پر مشتمل ہے
حسب معاہدہ جو سرکار عظمت مدار و سرکار عالی مین ہوا ہے کاشت افیون سنہ ۱۸۸۱ء سے
موقوف ہے اور کل افیون مالوہ سے افیون کے ایجنٹ کی معرفت بذریعۂ پاس
درآمد کیجاتی ہے۔ محصول افیون پندرہ روپیہ فی سیر ہے مگر دس روپیہ فی سیر پاس
کی اجرائی کے وقت لیا جاتا ہے اور پانچ روپیہ فی سیر درآمد کے وقت گتہ افیون کی
فروخت کا اضلاع مین اور بلدہ مین ہراج ہوتا ہے۔ بھنگ و گانجہ وغیرہ اشیاء
مسکرہ کا بھی ہراج ہوا کرتا ہے۔

سنہ ۱۹۰۱ء مین نشر نشر سیر کی پیٹیاں (۹۴۴) درآمد کیگئین۔ خام قیمت افیون برآمدشدہ
کی حسب ذیل ہے۔ اوسط سالانہ دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء [illegible] ۔ اوسط سالانہ
دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء [illegible] اور حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء [illegible] ۔ خالص محصول
جو افیون و اشیاء مسکرہ سے سن ابتدائی سنہ ۱۸۸۵ء وصول ہوا ہے نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا

ابواب	اوسط ہشت سال مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۲ء
افیون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گانجہ و بھنگ و دیگر اشیاء مسکرات	—	—	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کرورگیری

کرورگیری کا محصول مال درآمدہ کی قیمت پر بحساب فیصد پانچ روپیہ وصول کیا جاتا ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ رقم ہے جو حسب معاہدہ سرکار عظمت مدار مقرر کی گئی ہے۔ سنہ ۱۸۸۵ع سے چاندی کا محصول فیصد دس روپیہ کیا گیا تا کہ ناجائز سکہ کے چاندی کی کثیر درآمد ہو۔ نمک بمبئی اور مچھلی بندر سے ریل پر آتا ہے اور اوسپر فی پلہ (۱۲۰ سیر) دو روپیہ محصول لیا جاتا ہے۔ کل مقدار نمک کی جو درآمد ہوگئی حسب ذیل ہے۔ اوسط سالانہ بابت دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ع (۱۱,۷۱,۵۲۰) من بابتہ دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ع (۱۲,۲۹,۴۸۰) من اور حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ع (۱۳,۱۰,۶۸۰) من۔ اس حساب سے خرچ کا پرتہ سالانہ فی کس سنہ ۱۸۸۱ع مین ۴ ۳/۴ آثار سنہ ۱۸۹۱ع مین ۴ ۱/۲ آثار اور سنہ ۱۹۰۱ع مین ۴ ۳/۴ آثار تھا۔

تختۂ مندرجۂ حاشیہ سے محصول کرورگیری بشمول محصول نمک ظاہر ہوگا

ابواب	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
محصول درآمد	[illegible]	[illegible]
محصول برآمد	[illegible]	[illegible]
چنگی	[illegible]	[illegible]
نمک	[illegible]	[illegible]
محصول شراب وعرقیات ولایتی	[illegible]	[illegible]
متفرق	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]

آبکاری

آبکاری کے محصول کا ٹھیکہ ہراج کیا جاتا ہے جسمین ہراج کی مدت تین سال سے دس سال تک ہوا کرتی ہے معظم مدات اسکے دیسی شراب وسیندھی تاڑی اور گلمھوہ ہین۔ اضلاع مین

بھٹیون مین شراب تیار ہوتی ہے مگر مقدار و قوت شراب کے متعلق کوئی روک ٹوک نہین
سکندر آباد مین ایک بڑی بھٹی سرکاری جاری ہے۔ اضلاع مین تاڑی و سیندہی
کے نکالنے اور فروخت کا ٹھیکہ تعلقہ وار دیا جاتا ہے اور خاص بلدہ مین بشمول
سکندر آباد و بلارم یہی طریقہ مرعی ہے مگر علاوہ برین سیندہی کی دوکانون سے
نذرانہ بھی لیا جاتا ہے اور فی گھڑا (۲۴ سیر) چار آنہ محصول بھی وصول کیا جاتا ہے
گلمھوہ کا محصول فی پلہ یعنی تین من سولہ روپیہ ہے۔ آبکاری کا محصول تختہ
مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا۔

ولایتی شراب کے فروخت کے لئے فیماد تیس روپیہ محصول ادا کرنے پر پروانے
دئے جاتے ہین۔ چادر گھاٹ مین ایک تجارتی شراب کے کارخانہ کی اجازت دیگئی ہے
جسمین ولایتی شراب شکر خام اور گڑ سے تیار کیجاتی ہے۔

ابواب	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
دیسی شراب	[illegible]	[illegible]
سیندہی و تاڑی	[illegible]	[illegible]
گلمھوہ	[illegible]	[illegible]
سکندر آباد کا ٹھیکہ	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]

آبکاری کے محصول کا پڑتہ فی کس فی سال بلحاظ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین پانچ آنے چھ پائی اور سنہ ۱۹۰۳ء مین چھ آنہ تین پائی تھا۔ سیندہی تاڑی کا
استعمال تلنگان مین کثرت سے ہے جو درخت خرما اور تاڑ سے نکلتی ہے مرہٹواڑی مین

سیندہی اور تاڑ کے درخت شاذ و نادر نظر آتے ہین لہذا وہان مہوہ کی شراب کا استعمال بہ نسبت تلنگانہ کے زیادہ ہے۔ خاص بلدہ و مضافات مین اور نیز مستقرات اضلاع مین ولایتی شراب (عرق) کا رواج رو بہ ترقی ہے۔ عموماً مسکرات کے استعمال کو روکنے کے لئے کوئی خاص کوشش تو نہین کی گئی ہے مگر عمدہ انتظام کی وجہ سے اونکی قیمت مین اضافہ ہونیسے کچھہ اثر ضرور ہوا ہے۔

اسٹامپ

ٹپہ اور دیگر اقسام کے اسٹامپ۔ پوسٹ کارڈ۔ اسٹامپ دار لفافہ اور کاغذ مہور سرکار کے دفتر مہور مین تیار ہوتے ہین۔ ہر قسم کے اجازت یافتہ اسٹامپ فروشون کو پانچ فیصدی تنزیل دیجاتی ہے۔ ملک برار کے اجارہ ہوجانیکے قبل تک کل اسٹامپ جو اوس صوبہ مین مستعمل ہوتا تھا حیدرآباد کے اسٹامپ آفس سے جاری کیا جاتا تھا لیکن سنہ ۱۹۰۲ء سے مسدود ہے۔ اکثر بڑے جاگیردار جنکی اپنی عدالتین ہین دفتر مہور سے اسٹامپ اوسکی ربع قیمت اصلی پر حاصل کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۹۲ء تک مال اور عدالت کے لئے علحدہ علحدہ اسٹامپ تھے لیکن اوس سال کے بعد سے سب پر لفظ مال لکھا ہوا رہتا ہے۔ فصل کی خرابی سے اسٹامپ کی فروخت پر ضرور اثر پڑتا ہے تختہ ذیل سے اقسام اسٹامپ وغیرہ کی حقیقی آمدنی سنہ ۱۸۸۱ء سے ظاہر ہوگی۔

اقسام اسٹامپ	اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۸۱ء تا آخر سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۹۱ء تا آخر سنہ ۱۹۰۰ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
کاغذ اسٹامپ (مہور)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ابتک اُنکا لینا مقرر نہین ہوا ہے۔ لوکل بورڈ کا علاقہ پہلے پہل ۱۸۸۷ء مین قایم ہوا اور حیدرآباد کے مرکزی بورڈ کے تحت مین دیا گیا جسکے ارکین بڑے افسر تھے مگر ۱۸۹۴ء مین یہ صدر یا مرکزی بورڈ موقوف ہوا اور صوبہ دارون کو پانچہزار روپیہ کے کامونکی منظوری کا اقتدار دیا گیا مگر اونکی عام نگرانی مجلس مالگذاری کے سپرد تھی جس کو دس ہزار روپیہ تک کی منظوری کا اختیار حاصل تھا اور اگر کوئی تخمینہ اوس سے زاید رقم کا ہوتا تو مدارالمہام کی منظوری لازم تھی۔

تعداد او استظام بورڈس

۱۹۰۱ء مین تیرا ضلع کے اور ۱۰۱ تعلقات کے بورڈس قایم تھے جنکے ارکین کی تعداد تتناسبًا (۱۸۲) اور (۵۶۰) تھی۔ ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اول تعلقدار ہین اور تیرا رکن اوسکے ہوا کرتے ہین جنمین سے سات رکن غیر ملازم زمرۂ زمینداران وتجار ووکلای معتبر سے منتخب ہوتے ہین۔ اور سرکاری ارکین مین علاوہ میر مجلس کے مددگار مال مستقر ضلع وڈسٹرکٹ انجنیر ومہتمم پولیس وحکیم ضلع وتحصیلدار تعلقۂ مستقر وصدر مدرس ہین۔ تعلقات کے بورڈ ضلع کے بورڈ کے تحت مین ہین جسکے دو رکن سرکاری دوم یا سوم تعلقدار معینۂ تعلقہ اور تحصیلدار اور تین غیر سرکاری رکن ہوا کرتے ہین۔ تعلقہ کے بورڈ تعلقہ کے کامونکے مصارف کی نگرانی کرتے ہین جن کو ضلع کے بورڈ نے منظور کیا ہے اور ایسے مصارف کا تفصیلی حساب رکھتے ہین۔ ضلع کے بورڈ کو دو ہزار روپیہ کے کامونکی منظوری کا اقتدار ہے۔

مقاصد خرچ

لوکل سیس کی رقم سے مقامی راستون مدرسون دواخانون مسافرخانون

اور دیگر کامونکی تعمیر ونگہداشت کیجاتی ہے جو رفاہ عام کے لئے ہین رعایا سے مالگذاری
کی ہر قسط پر یہ سس وصول کیا جاتا ہے اور حسب ذیل جمع مین لایا جاتا ہے
دیہی پولیس کے لئے چار پائی۔ تعلیمات کے لئے دو پائی۔ راستون کی درستی کے لئے
دو پائی۔ طبابت کے لئے ایک پائی اور رفاہ عام کے لئے تین پائی۔ دیہی پولیس
کی رقم سرکار کے جمع مین آتی ہے کیونکہ دیہی پولیس کا خرچ خزانہ سرکار سے ادا ہوتا
ہے اور تعلیمات کی رقم کا اختیار صیغۂ تعلیمات کو ہے۔

بورڈ کے کام

بورڈ کے ذریعہ سے جو کام اوسکے ابتداے قیام سے ہوئے ہین اقسام ذیل
سے ہین۔ مستقرات کی سڑکون کی ترمیم۔ تعلقات کے مستقرات تک کے سڑکونکی تعمیر
پل۔ گھاٹ۔ دواخانجات۔ چاوڑیان۔ مسافرخانہ۔ دہرم سالے۔ سرائے۔ مارکٹ
پانی پینے کے کنوین اور باغات کی تعمیر وغیرہ مصارف صفائی و روشنی سڑک حفظان
صحت۔ قصبہ کی پولیس اور لوکل بورڈ کے مدرسہ ٹیکا لگانا اور جانورون کے امراض کے
طرف بھی توجہ ہوئی ہے۔ زمانۂ قحط مین بہت سارے نئے کنوئین کھودے گئے
اور پرانے کنوونکی گل برآری اور مرمت کی گئی۔ ملخص مطلب یہ ہے کہ وہ جملہ کام بورڈ کی
تفویض ہین جو صحت عامۂ خلایق اور اونکی آسایش و آرام سے متعلق ہین۔ یہ سب کام
لوکل بورڈ کے انجنیر سے متعلق ہین اور صیغۂ تعمیرات کے افسرونکے تحت مین
نہین ہین۔

تحتۂ حاشیہ صفحہ ۱۱۴ سے بورڈ کی آمدنی ظاہر ہوگی۔ محصولات ملکی مین ٹول ٹکس اور

عادل آباد ۔ (سرپور تانڈور) و اطراف بلدہ و صرفخاص ۔ بحوم تعلیمات و طبابت کا خرچ بذریعہ معتمدی امور عامہ دفتر تعلیمات و تعلیم المعلمین و معتمدہائے تعلیمات کی تنخواہون اور ناظرین تعلیمات کے خرچ سفر و کرایہ مکانات و وظائف و انعامات و تعمیر مکانات مدارس مین اور صیغہ طبابت مین دفاتر کے الاونس اور چیچک برارون کے لئے صرف ہوتا ہے ۔ مد متفرق مین پولیس کی تنخواہ اور پٹیلونکی تنخواہ ۔ بابت افسر کا الاونس ۔ باغ سرکاری کا خرچ اور سڑکون کے اطراف نصب اشجار کا خرچ شامل ہے ۔

حکومت صفائی

صفائی بلدہ و مضافات

صفائی کا انتظام ابتداءً ۱۸۶۹ء مین حیدرآباد مین جاری ہوا اور خاص بلدہ چار اور اوسکے مضافات پانچ قسمتو نمین اغراض صفائی کے لئے منقسم ہوئے اور کل انتظام اس کا ایک مہتمم کے تحت مین دیا گیا ۔ ۱۸۸۱ء مین بیرون بلدہ یعنی مضافات کا رقبہ ایک جداگانہ افسر کے تحت مین دیا گیا ۔ اور دونون افسران صفائی کا لقب اسکے بعد سے معتمد صفائی بلدہ و چادر گھاٹ رکھا گیا ۔ ۱۹۰۳ء مین دونون صفائیون کا انضمام کر دیا گیا اور ایک خاص عہدہ دار کے تحت مین دیا گیا جسکو فی الحال معتمد کمیٹی صفائی کہا جاتا ہے ۔ اراکین کمیٹی کمشنران صفائی کہلاتے ہین اور تعداد مین اٹھائیس ہین ۔ میر مجلس اور بعض اراکین اسکے سرکاری عہدہ دار ہین اور بقیہ کا انتخاب زمرہ وکلاء عدالت العالیہ و ساہوکارون سے کیا گیا ہے علاوہ انکے صرفخاص اور پائیگاہ

علاقون کے نمایندہ اور دوسرے خوشباش بھی موجود ہین جو ملازم نہین ہین۔

دوسری صفائیان

حفظان صحت و صفائی کا انتظام مستقرات صوبہ و اضلاع و تعلقات مین بھی کیا گیا ہے مگر باضابطہ انتظام اور کمیٹیون کا تقرر لوکل بورڈس کے جاری ہونے اور ایک آنہ کا سس وصول ہونیکے بعد سے عمل مین آیا جس سے صفائیون کا خرچ بھی ادا کیا جاتا ہے اور لوکل بورڈس کے مصارف بھی اجرا ہوتے ہین۔ لوکل بورڈ کے ارکین مجلس صفائی کے بھی ارکین ہین جو اضلاع و صوبہ کے مستقرات پر قایم ہین۔ باستثناے بلدہ کل ملک مین سنہ ۱۹۰۱ء مین اکیس صفائیان قایم تھین۔ ان مین سے چودہ صفائیان ایسے قصبات مین تھین جنکی مردم شماری دس ہزار اور ۳۳ تیتیس ہزار نفوس کے درمیان تھی اور بقیہ سات کی مردم شماری (۴۸۰۰) اور دس ہزار کے درمیان تھی۔ ان مین کل مستقرات صوبہ و اضلاع اور بعض مستقرات تحصیل شامل ہین۔

ٹکس

صفائی بلدہ و چادر گھاٹ مین سنہ ۱۹۰۱ء مین پرتہ ٹکس کا فی کس علی التناسب (۸ر۲ر۴) (۷ر۸ر۱۰) تھا اور معظم مدات وصول کرایہ کی گاڑیونکے پروانون۔ بازارات مسلخ و کرایہ اور سکانونکے ٹکس تھے۔ مکانون کا ٹکس سالانہ کرایہ پر تین فیصد یکے حساب سے لیا جاتا ہے۔ پانی کا ٹکس بلدہ مین سنہ ۱۸۹۷ء سے وصول کیا جاتا ہے اور چادر گھاٹ مین سنہ ۱۸۹۶ء سے۔ انتظام صفائی کے عمدہ نتایج مین توسیع راہ و کوچہا۔ تعمیر بدررو ہا اور صاف کیا ہوا پانی کا اہتمام ہے جو بلدہ مین تالاب میر عالم سے اور چادر گھاٹ مین حسین ساگر سے لایا گیا ہے۔

تعمیرات عامہ

صیغۂ تعمیرات عامہ ابتداءً ۱۸۶۹ء مین قایم ہوا اور ایک چیف انجنیر مع چند مددگارون کے مقرر ہوے اور اونکی ہدایت کے لئے ایک دستور العمل مرتب ہوا۔ اس صیغہ کی عام نگرانی اور اوسکے حسابات کی تنقیح چیف انجنیر کے سپرد تھی۔ کل ملک کی تقسیم چوڈا اضلاع مین کی گئی اور ہر ایک پر ایک ڈسٹرکٹ انجنیر مقرر کیا گیا۔ ۱۸۶۹ء مین مدارالمہام کے تحت مین ایک صدرالمہام کا تقرر ہوا۔ اور چیف انجنیر سررشتہ تعمیرات کے معتمد قرار پائے ۱۸۷۵ء مین جدید انتظام کیا گیا اور اسکی دو تقسیمین کیگئین ایک انتظامی صیغہ اور دوسرا عملی صیغہ۔ پہلے کے افسر اعلی مدارالمہام تھے اور دوسرے کے صدرالمہام اور ہر صیغہ کے لئے ایک معتمد مقرر ہوا۔ علاقہ صفائی اور آبپاشی علیحدہ ہی تھے مگر ۱۸۸۴ء مین یہ دونون بھی تعمیرات کے سررشتہ مین ضم کردے گئے لیکن صیغۂ آبپاشی کو شاخ عام سے یعنی تعمیر عمارات و سڑک سے ۱۸۸۶ء علیحدہ کیا گیا۔ بعد مین صدرالمہام کے نام کو معین المہام سے بدلا گیا اور دونون صیغہ یعنی انتظامی اور عملی اونکے تحت مین دئے گئے۔ ۱۸۹۴ء مین کام کی کثرت کی وجہ سے معتمد تعمیرات کے دفتر کو چیف انجنیر کے دفتر سے علیحدہ کیا گیا مگر ریلوے اور معادن اور صفائیون اور ٹیلیفون کے صیغہ معتمد تعمیرات کے سپرد کئے گئے۔ مگر ۱۹۰۱ء سے ریلوے اور معادن کا کام معتمد فنانس سے متعلق کردیا گیا ہے۔

انتظام موجودہ

اس سررشتہ کے انتظام مین دوسرے تغیرات بھی ہوے ہین جس سے موجودہ انتظام حسب ذیل ہے۔

سررشتہ کے صدر معین المہام ہین جنکے تحت مین ایک معتمد صیغۂ انتظامی پر مامور ہے جسکی دو شاخین ہین ایک شاخ آبپاشی اور دوسری شاخ عام اور شاخ عام مین عمارات کی تعمیر سڑکین۔ نل کا پانی۔ صفائی اور ٹیلیفون شامل ہین۔ ایک سوپرنٹنڈنگ انجنیر کے تحت مین عملی اور نیز فی الجملہ انتظامی کام صیغہ آبپاشی کا دیا گیا ہے اور دوسرے سوپرنٹنڈنگ انجنیر کے سپرد شاخ عام ہے۔ اور یہ دونون افسر و معتمد کمیٹی صفائی اور مہتمین باغ عامّہ و ٹیلیفون سب معتمد تعمیرات کے ماتحت ہین۔

شاخ تعمیر و سڑکہا

اضلاع کا کام ڈسٹرکٹ انجنیر و نکے تفویض ہے جو تعمیر و ترمیم عمارات و سڑک کی نگرانی کرتے ہین۔ اس وقت (۱۶۱۴) میل لمبی سڑکونکی نگہداشت اس صیغہ کے تفویض ہے جنکا سالانہ خرچ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔

تعمیرات کے کام

پچھلے سالونمین جو بڑے کام ہوئے اوسمین رسالۂ جوش کی بارکس۔ کمانڈنگ افسر کا مکان بمقام شوراپور۔ نلدرگ مین فوج کی بارکس۔ گولکنڈہ سلاح خانہ اور شفاخانہ۔ اور چادر گھاٹ مین بینڈ والونکی بارکس۔ سرورنگر کا محل۔ ملک پیٹھ کا سرکاری اصطبل۔ ٹھگی کا محبس۔ پولیس کی بارکس۔ ایوان و عدالت صوبہ داری نلگنڈہ۔ دفاتر بندوبست رائچور و گلبرگہ و نلگنڈہ۔ سنٹرل جیل اورنگ آباد و گلبرگہ و ورنگل اور محابس ناندیر و میدک۔ گھڑیال کا منار و انبارخانہ طبابت بلدہ۔ شفاخانجات۔ ناندیڑ۔ واڑی۔ بھونگیر۔ نلگنڈہ اندور رکھتل۔ ہنگولی اور یادگیر۔ میدان شرط کی عمارت۔ عمارت تعمیرات عامہ اور دارالشفائے افضل گنج شامل ہین۔ سڑکون کا تو بیان ہو چکا ہے۔ ضلع گلبرگہ مین متعدد پل بنائے گئے

ہین اور حسین ساگر کی چادر و پل بھی تیار ہوئے ہین -

موریان اور پانی کے نل

حیدرآباد مین مرکی نالہ کا پھرانا اور اوسکی اصلاح - افضل ساگر اور شاہ گنج کی موریون کی تعمیر اور باغ عامہ سے گوشہ محل کے کنٹہ تک نہر کا لیجانا یہ سب کام ہوی ہین - حیدرآباد (بشمول چادر گھاٹ) و اورنگ آباد و اندور وہ مقامات ہین جہان نل کا پانی لایا گیا ہے اور بذریعۂ نگرانی صیغۂ تعمیرات وہ کام کئے گئے ہین - حیدرآباد و اورنگ آباد کے نل تو سرکاری مصارف سے بنائے گئے ہین مگر اندور کے پانی کے لانیکا خرچ رانی سرناپل کے طرف سے ہوا مگر سب کی نگہداشت سرکار کے لوکل فنڈ کیطرف سے ہوتی ہے -

ٹیلیفون

سنہ ۱۸۸۴ء مین ٹیلیفونکا سر رشتہ بھی قایم ہوا - اسکو بمبئی کے ٹیلیفون کمپنی نے قایم کرکے آٹھ ماہ تک چلایا مگر اوسکے بعد سرکار نے اوس کا انتظام اپنی طرف کر لیا - امرای بزرگ و متمولین اور جملہ بڑے افسر اس سلسلہ کے شریک ہین - اسکی سالانہ نگہداشت ے ۔۔۔ روپیہ ہے اور جو چندہ اس کا غیر سرکاری لوگون سے وصول ہوتا ہے ۔۔۔ روپیہ ہے - جملہ تعداد دفاتر و مکانات کی جنکو اسکا تار پہونچایا گیا (۱۵۴) ہے جسمین (۷۱) سرکاری بھی شامل ہین -

خرچ صیغہ تعمیرات

تعمیرات کے کام کا اوسط سالانہ خرچ بابت دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۵ء اٹھارا لاکھ تھا جو دوسرے دہ سالہ مین تیئس ۲۳ لاکھ روپیہ ہوا - سنہ ۱۹۰۱ء مین خرچ حقیقی (۳۱٫۵) لاکھ تھا اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۳۶٫۲) لاکھ روپیہ ہوا - سنہ ۱۸۹۵ء سے ہر شاخ کا خرچ علحدہ کیا گیا

ہے۔ شاخ عام کا خرچ ۱۸۹۵ء میں (۵۰،۱۸) لاکھ سے گھٹ کر (۱۴،۲۵) لاکھ ہوا اور اسی زمانہ سے صیغۂ آبپاشی کا خرچ سات لاکھ سے ترقی کرکے (۱۶،۵۰) لاکھ ہوا۔

صیغۂ فوج

سرکار کی فوج کی کل تعداد سنہ ۱۹۰۱ء میں (۲۴،۰۱۲) تھی یعنی باقاعدہ (۶۴۸۱) اور بیقاعدہ (۱۷،۵۳۱)۔ افواج باقاعدہ میں تین رسالہ ہیں جنمیں (۱۵۰۹) سوار ہیں اور دو رسالہ امپیریل سروس کی فوج ہے اور تعداد میں (۸۰۶) سوار ہیں۔ تین توپخانون میں (۳۶۰) گولہ انداز ہیں اور پیدل کی چھہ فوجین تعدادی (۴۴۰۰) ہین۔ پیدل فوج کے چند چھوٹے گروہ اورنگ آباد و گلبرگہ و اندور و ورنگل کے سنٹرل جیلونکی حفاظت کے لئے مامور ہین۔ اور جب سے کہ آنبہ (مومن آباد) اور ہنگولی کی چھاونیون سے کنٹنمنٹ کی فوج اٹھ گئی ہے وہان رسالہ کے معتدبہ جوان متعین کئے گئے ہین بیقاعدہ فوج مین (۲۶۷۹) سوار اور (۱۴،۸۵۲) پیدل ہین۔ منجملہ اسکے (۳۱۳۲) پیدل اور (۱۴۵۵) سوار اضلاع کے محابس کی حفاظت کیلئے اور سوار سرکار عالی اور سرکار عظمتدار کے پٹہ کے بدرقہ کے لئے متعین ہین۔ ایک مختصر والنیٹر فوج بھی ہے جو بنام نظام مونٹڈ والنیٹر" موسوم ہین جنکی تعداد (۱۲۰) ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۹۱ء مین اوسط سالانہ خرچ (۶۶،۸۰) لاکھ روپیہ تھا۔ اور دوسرے دہ سالہ کا سالانہ اوسط خرچ (۶۹،۴۰) لاکھ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۳،۹۰) لاکھ روپیہ تھا۔

شاہنشاہی افواج

شاہنشاہی یعنی سرکارعظمتدار کی فوج اس سرکار کے حدود مین ۱۹۰۳ء مین (۲٫۹۸۸) گورے اور (۵۵۴۹) دیسی سپاہی تھے - حیدرآباد جزأ سکندرآباد کی قسمت مین واقع ہے جوکہ بالفعل صریحاً کمانڈر انچیف کے ماتحت ہے اور جزأ غربی کمانڈ کے پونہ کی قسمت مین ہے - پہلی قسمت کی چھاؤنیان فی الحال بلارم اور سکندرآباد ہین اور دوسری قسمت کی چھاونی اورنگ آباد - حیدرآباد والنٹیر رایفل کا مستقر سکندرآباد ہے اور برار والنٹیر رایفل اور جی آئی پی رایفل بھی اس سرکار کے حدود مین مقیم ہین - انکی مجموعی تعداد ۱۹۰۳ء مین (۱۲۷۸) تھی -

پولیس یعنی کوتوالی ومحابس

سرسالارجنگ مرحوم اول کی وزارت کے قبل اس سرکار مین کوئی باقاعدہ پولیس نہین تھی اور مختلف حصص ملک مین جو انتظام کیاجاتا تھا وہ اکثر عہدہ داران مال پر منحصر تھا ۱۸۶۶ء مین جب پہلی ضلعبندی ہوئی تو ایک باقاعدہ کوتوالی کی جمعیت فراہم کرکے اوسکو عہدہ داران مال کے ماتحت دیاگیا مگر اسکا نتیجہ اطمینان بخش نہین تھا - ۱۸۶۹ء مین ایک خاص صدرالمہام کا تقرر ہوا جنکو کوتوالی پر پورا اقتدار حاصل تھا - اس کے ایک سال بعد صدر مہتمم ہر ایک صوبہ کے لئے مقرر ہوے مگر ۱۸۸۴ء مین وہ برخاست کردئے گئے اور ایک انسپکٹر جنرل یعنی ناظم کوتوالی اضلاع کا تقرر عمل مین آیا اور صدرالمہام کا لقب معین المہام صیغہ پولیس سے مبدل ہوا - اضلاع کی کوتوالی اول

تعلقداران اضلاع کے ماتحت کر دیگئی اور مہتمم کوتوالی ضلع اونکے عملی مددگار مقرر ہوئے۔ اسکے بعد خفیہ پولیس کا صیغہ قایم ہوا جسکو ملک برار کے ایک افسر کے تحت مین دیا گیا ہے علاوہ پولیس بلدہ کے جو پولیس اضلاع سے بالکل علحدہ ہے اس سرکار مین تین مختلف ادارجات پولیس کے موجود ہین۔ یعنی پولیس صرفخاص۔ پولیس دیوانی یا خالصہ اور پولیس پایگاہ وجاگیرات۔

انتظام موجودہ

نگرانی کے اسٹاف مین ناظم کوتوالی اضلاع۔ اونکے پانچ مددگار۔ ستر مہتمم اور (۱۱۹) امین شامل ہین۔ اور کوتوالی کی جمعیت (۱۱۱۷۳) جوان و (۴۱۳) سواروں پر مشتمل ہے۔ اس باقاعدہ جمعیت کے علاوہ دیہی پولیس بھی ہے جو تعلقدارون کے تحت مین ہے اور جنکو کوتوالی اضلاع سے کوئی تعلق نہین ہے۔ انمین (۱۲۷۷۶) کوتوالی (پولیس) پٹیل (۲۷۹۸) کوتوال اور (۱۷۵۳۳) راموسی ہین جنکی مجموعی تعداد (۳۳۱۰۶) ہے۔ تختۂ ذیل سے اونکی تعداد اور تنخواہ کی کیفیت ظاہر ہوگی۔

علاقہ	نوعیت	سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۰۳ء	
		تعداد	تنخواہ	تعداد	تنخواہ
دیوانی	اسٹاف نگرانی	۱۴۲	[illegible]	۱۳۹	[illegible]
ایضاً	جمعیت ماتحت	۴۰،۰۰۸	[illegible]	۳۸،۲۹۲	[illegible]
صرفخاص	اسٹاف نگرانی	۱۷	[illegible]	۲۰	[illegible]
ایضاً	جمعیت ماتحت	۴،۶۸۴	[illegible]	۶۲۶۵	[illegible]
	میزان	۴۴،۸۵۱	[illegible]	۴۴،۷۱۶	[illegible]

پرتہ علاقۂ دیوانی مین ہر (۹۹۰) نفوس کے لئے ایک جوان کوتوالی کا ہے اور علاقہ صرفخاص مین ہر (۶۰۹) نفوس کے لئے ایک جوان ہے۔ اور بلحاظ رقبہ دیوانی مین ہر جوان کے مقابل (۱،۷) مربع میل ہے اور علاقہ صرفخاص مین (۳،۴) مربع میل۔

پولیس مین داخل ہونیوالون کا طبی امتحان اونکی جسمانی قابلیت کا کیا جاتا ہے اور اونکے چال چلن کی تصدیق کیجاتی ہے۔ بھرتی ہونیوالونکی زیادہ سے زیادہ عمر پچیس سال اور اونکا کم سے کم قد ۵ فٹ ۵ انچہ ہونا چاہیئے۔ شریک ہونیکے بعد ہر شخص کو اضلاع کے مستقر پر ایک سال کی تعلیم قانون وعملیات و قواعد آموزی و کثرت وسگنلینگ وغیرہ مین لازمی ہے تعلیم یافتہ ملکی لوگ تنخواہون کی کمی کی وجہ سے پولیس کی خدمت کو پسند نہین کرتے ہین۔ خفیہ پولیس کی شاخ ایک منتخب افسر کے تحت مین ہے جن کا ایک مددگار ہے اور متعدد امین وجمعدار و دفعدار وجوان اونکے تحت مین کام کرتے ہین اس صیغہ نے بہت سارے ڈاکوون اور مجرمین کی گرفتاری مین بہت عمدہ کام کیا ہے مجرمین کی شناخت کے لئے انگھوٹھے کی نشانی کا کام ۱۸۹۹ء مین جاری کیا گیا اور عمدہ کامیابی اسمین حاصل ہوئی۔ پولیس اضلاع کے پاس اوپر سے بھرنکی پرانی قسم کی بندوقین ہین مگر افسرون کے پاس تلوار اور طپانچہ ہین۔ اس سرکار مین کوئی فوجی پولیس نہین ہے۔

پولیس بلدہ

کوتوالی بلدہ کوتوالی اضلاع سے بالکل علیحدہ ہے اور ایک کمشنر کے ماتحت ہے جو کوتوال کہلاتا ہے اور جسکی حکومت اندرون حدود صفائی ہے۔ کوتوالی بلدہ کی جمعیت

تین ہزار ہے جنمین پچاس سوار اور سو عرب بہی شامل ہین اور اسکا خرچ سنہ ۱۹۰۱ء مین ۴/۴ لاکھ روپیہ تھا۔

ریلوے پولیس

ریلوے پولیس بھی ایک علیحدہ ادارہ ہے جسکو تو ال اضلاع سے کوئی تعلق نہین۔ سنہ ۱۸۷۱ء مین جب بمبئی و مدراس کے مابین ریلوے جاری ہوگئی تو (۱۱۷) افسر و جوانونکے مامور کرنیکی ضرورت لاحق ہوئی۔ یہ جمعیت بتدریج بڑہتی گئی کیونکہ نئی لین کھلتی گئین چنانچہ سنہ ۱۹۰۳ء مین ایک مہتمم کے تحت مین (۵۲۰) افسر اور جوان مامور تھے ریلوے پولیس مین فی جوان (۱/۶) میل کی سڑک ہے۔ ایک جماعت منتخب لوگونکی خفیہ پولیس کے کام پر بھی مامور ہے اور ہر ایک پاسنجر ٹرین مین وہ سفر کرتے ہین اور سرقت پیشہ لوگونکی سزا دہانی مین مفید ثابت ہوے ہین۔

تختہ ذیل سے مقدمات علاقجات دیوانی و صرفخاص و ریلوے کا حال ظاہر ہوگا۔

تفصیل	اوسط پنجسالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۱ء			
	دیوانی	صرفخاص	ریلوے	جملہ
تعداد مقدمات مرجوعہ	۷۸۰۶	۹۷۱	۲۴۷	۹۰۲۴
تعداد مقدمات منفصلہ عدالتہائے فوجداری	۳۷۶۷	۴۴۱	۱۵۷	۴۳۶۵
تعداد مقدمات جنمین مجرم رہا ہوے	۱۷۴۶	۱۷۸	۹	۱۹۳۳
تعداد مقدمات جنمین مجرم سزایاب ہوے	۲۰۲۱	۲۶۳	۱۴۸	۲۴۳۲

محابس

انتظام محابس کا ناظم کوتوالی اضلاع کے تحت مین ہے جو ناظم محابس ممالک محروسہ بھی ہین اضلاع کے سنٹرل جیل ہر ایک مہتمم کے ماتحت ہین جسپر اول تعلقدار کی نگرانی بحیثیت ناظم محابس ضلع رہتی ہے۔ اضلاع محابس سوم تعلقدارون یا مستقر کے تحصیلدارون کی زیر نگرانی رہتے ہین۔ حیدرآباد کا سنٹرل جیل بھی ایک مہتمم کے تحت مین ہے لیکن مہتمم مذکور صریحًا ناظم محابس اضلاع کے ماتحت ہے۔ حیدرآباد۔ اورنگ آباد۔ گلبرگہ۔ ورنگل اور نظام آباد مین سنٹرل جیل موجود ہین اور بقیہ اضلاع کے مستقرات پر صدر محبس ضلع قایم ہین۔ بعض تعلقات کے مستقرونپر حجرہ حبس کرنیکے لئے معین ہین۔ ۱۹۰۱ء مین جیلخانون کی اوسط ممات (۲۸،۹۱) فی ہزار تھی لیکن ۱۹۰۱ء مین ترقی کرکے (۶۵،۳) فی ہزار ہوگئی جو قحط اور وبا کے اثر کا نتیجہ تھا۔ حالانکہ اونھی سنین مین حیدرآباد کے سنٹرل جیل کی اوسط ممات یعنی فوتیون کی تعداد متناسبًا ۷،۱۷ اور ۱۳،۹ فی ہزار تھی۔

خیمہ۔ وردیان۔ قالین اقسام۔ سر کی لنگیان۔ کمر بند۔ جوتے میز کی چادرین۔ تولئے فرنیچر۔ اقسام۔ ٹاٹ پٹی۔ سوتی ٹویڈ۔ قمیص کے کپڑے۔ صدر محابس مین تیار ہوتے ہین اور کوتوالی و دفاتر سرکاری کے چپراسیونکا لباس اور وردیان بھی تیار کیجاتی ہین جلد بندی اور طبع کا کام بھی ہوتا ہے اور جریدۂ اعلامیہ سرکاری اور دوسرے مطبوعات سرکاری سنٹرل جیل چنچل گوڑہ حیدرآباد مین طبع ہوتے ہین۔ ۱۹۰۱ء مین کل محابس کا خرچ ۲،۵ لاکھ روپیہ تھا لیکن اوس وقت محابس مین قیدی بسبب بدہنگامی کے

کثرت سے جمع پڑے تھے۔ مجالس کے متعلق تفصیلی سوازین بطور تختہ آخر کتاب مین مندرج ہین

تعلیمات

اس ملک مین پاٹ سالے یعنی ملکی مکاتب اکثر دیہات مین جاری ہین۔ لڑکون کو لکھنا پڑھنا اور حساب سکھلایا جاتا ہے۔ اُستاد کی اُجرت تعلیم جنس مین دیجاتی ہے اوس کی مقدار موضع کی حیثیت و بزرگی پر موقوف ہے۔ پہلے انگریزی اسکول کی بنیاد ایک چرچ آف انگلنڈ کے پادری نے ۱۸۳۴ء مین ڈالی۔ اُس کے بعد ہی ایک رومن کتھولک اسکول کھولا گیا۔ خاص بلدہ مین نواب امیر کبیر مرحوم اول نے جو علم کے بڑے سرپرست اور خود بھی بڑے ریاضی دان تھے اُسی زمانہ مین ایک عربی و فارسی مدرسہ کھولا۔ پہلا باقاعدہ سرکاری انتظام تعلیم کا ۱۸۵۴ء مین عمل مین آیا جبکہ مدرسۂ دار العلوم بلدۂ حیدرآباد مین قایم کیا گیا۔ اس کے بعد اضلاع مین مدارس و مکاتب کھولنے کا انتظام عمل مین آیا اور ۱۸۵۹ء مین احکام جاری کئے گئے کہ ہر تعلقہ مین ایک فارسی اور ایک ملکی زبان کا مکتب کھولا جاے اور ہر مستقر ضلع مین بھی یہی عمل ہو۔ انتظام کے لئے ہر تعلقہ کے مکتب کے لئے دو پٹیل دو دو پٹواری تحتِ میر مجلسی تحصیلدار مقرر ہوئے اور ضلع کے مدارس کے لئے ایک پٹیل ایک پٹواری و تحصیلدار و امین کوتوالی تحتِ میر مجلسی سوم تعلقدار ضلع مامور ہوے۔ سوم تعلقدار مذکور ضلع کے اعزازی ناظر مدارس بھی مقرر ہوے اور حین دورہ تمام مکتبون کا معاینہ و امتحان بھی کرتے تھے۔ گویا تعلیم

کا کام بالمرہ حکام مالگذاری کے تحت مین تھا اسیوجہ سے اوسکے طرف کامل توجہ نہین ہوئی۔
۱۸۶۹ء مین تعلیمات کا کام مالگذاری سے علٰحدہ کرکے صدر المہام متفرقات کے تحت مین
کردیا گیا اور اضلاع کے مدرسی کے درخواستگذارون کو لازم گردانا گیا کہ دار العلوم سے
سند حاصل کرین ۱۸۷۱ء مین مسٹر و بلکنسن پرنسپل مدرسہ انجنیرنگ تعلیمات عامہ کے
ناظم مقرر ہوے۔ اس تبدیل کا کوئی اثر اضلاع پر نہین ہوا لیکن بلدہ مین البتہ دار العلوم
کی پانچ شاخین کی گئین اور ایک انگریزی و ملکی زبان کا مدرسہ بھی قایم ہوا ۱۸۷۱ء
مین ایک ورناکیولر ناظم بھی مقرر ہوے جنھون نے ایک جدید طریقہ اضلاع کے مدارس کے
انتظام کے لئے جاری کیا لیکن انتظامی کام پھر حکام مالگذاری کے تحت مین رہا۔ اس
بھدّے طریقۂ انتظام سے کل احکام و گشتیات جو ناظم تعلیمات کے دفتر سے جاری
ہوتے تھے بتوسط حکام مالگذاری مختلف مدارس اضلاع کو پہونچتے تھے۔

مابعد کی ترقی

۱۸۷۲ء مین بلدۂ حیدرآباد و مضافات مین سولہ اسکول جاری تھے جن مین
سے صرف ایک ہی اسکول مین انگریزی کی تعلیم ہوتی تھی۔ اضلاع مین (۱۲۵) ملکی اسکول
تھے۔ دو سالہ ۱۸۸۰-۸۱ء تعلیمات کے لئے ایک سرگرم زمانہ تھا جیسا کہ امور ذیل سے
ظاہر ہوگا۔ ۱۸۷۵ء مین پانچ نایب ناظر اضلاع کے لئے مقرر ہوئے جنکے تقرر سے
عہدہ داران مالگذاری کار تعلیمات سے سبکدوش کئے گئے۔
۱۸۷۵ء مین بلدہ کا انگلو ورناکیولر اسکول موقوف ہوا اور اُس کے طلاب چادر گھاٹ
کے اسکول مین منتقل ہوے۔ اور اُسی سال اورنگ آباد مین ایک انگلو ورناکیولر اسکول

جاری ہوا۔ سنہ ۱۸۷۸ء مین اضلاع مین تعلیم کی اُجرت حتمی کردانی گئی۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین چادرگھاٹ ہائی اسکول بحیثیت کالج درجۂ دوم، مدراس یونیورسٹی کے تحت مین کیا گیا مگر سنہ ۱۸۸۱ء مین اُسکو کالج درجہ اول بنا دیا گیا۔ اسی دہ سالہ مین دو بڑے معتبر مدرسہ اعلی طبقہ کے نوجوانون کے لئے بلدہ مین جاری کئے گئے۔ ایک مدرسہ عالیہ دوسرا مدرسۂ اعزہ۔ مدرسۂ عالیہ جو ابتدائً ایک خانگی مدرسہ سرسالار جنگ اعظم کے لڑکون اور اقارب کے لئے تحت اساتذۂ انگریز قایم ہوا تھا اُس کو اس زمانہ مین سرکاری مدرسہ اعلی طبقات کے نوجوانون کی تعلیم کے لئے مقرر کیا گیا اور اس حیثیت سے اُس نے بہت ترقی کی۔ سنہ ۱۸۷۹ء مین اُس مین صرف (۱۹) طالب العلم تھے اور صرفہ کا پرتہ فی طالب العلم سرکار کو (السالانہ للعہ) پڑتا تھا لیکن سنہ ۱۹۰۱ء مین دو سو طالب العلم اس مین تعلیم پاتے ہین اور پرتہ صرفہ کا فی کس معہ ولہ کے درمیان ہے۔ مدرسۂ اعزہ کی ابتدا بھی خانگی تھی اور اُس کے طلاب بھی اُسی طبقہ کے تھے جو مدرسہ عالیہ مین تعلیم پاتے تھے صرف فرق اتنا تھا۔ کہ فیس کی مقدار اس مدرسہ مین مدرسہ عالیہ سے کمتر تھی متعدد وظائف بھی عطا ہوے۔

انتظام حالیہ

حسب انتظام حالیہ سررشتۂ تعلیمات ایک ناظم کے تحت مین ہے جن کی تجاویز بذریعہ دفاتر معتمد امور عامہ و وزیر علوم (معین المہام) مدار المہام کے پاس پیش ہوتی ہین۔ اسوقت ولایت سے صرف معدودے چند اُستاد نظام کالج کے لئے بلوائے جاتے ہین۔ نظارت کا کام پانچ صدر ناظرون سے انجام پاتا ہے۔ دس برس قبل تک کل مدارس

ملک صریحاً تحت ادارہ تعلیمات تھے۔ اگرچہ بتدریج مدارس لوکل بورڈ کے تفویض کئے جارہے ہین لیکن بسبب ہدست نہ ہونے لایق اور پرجوش اراکین کے ابتک سرکار نے اپنا تعلق ان مدارس کے انتظام سے بالکلیہ اٹھا نہین لیا ہے۔

یونیورسٹی کی تعلیم

فی الحال تین مدارس آرٹس (آرٹس کالج) اس ریاست مین جاری ہین۔ نظام کالج حیدرآباد (درجہ اول) اورنگ آباد کا کالج (درجہ دوم) جو دونون تحت یونیورسٹی مدراس ہین۔ اور مدرسۂ دارالعلوم حیدرآباد جس کے طلاب پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات القاب مشرقی کے لئے بھیجے جاتے ہین۔ یہ تینون مدارس سرکاری ہین۔ اگرچہ نظام کالج سے ایک عمدہ بورڈنگ ہوس متعلق ہے لیکن جاے اس قدر محدود اور فیس اسقدر سنگین ہین کہ غریب طلاب جو باہر سے آتے ہین اس سے فائدہ نہین اٹھا سکتے ہین۔ اضلاع مین کوشش جاری ہے کہ بعض ہائی اسکول کے طلاب کے لئے بورڈنگ ہوس تیار کیا جائے۔ تختۂ ذیل سے نتائج یونیورسٹی کی تعلیم کے ظاہر ہون گے۔

یونیورسٹی کی تعلیم

کس امتحان مین پاس ہوے	تعداد ۱۸۸۱ء	تعداد ۱۸۹۱ء	تعداد ۱۹۰۱ء	تعداد ۱۹۰۲ء
مٹریکیولیشن	۳	۴۲	۱۸	۱۳
وسطی آرٹس یا سائنس	۲	۳	۴	۳
معمولی ڈگری بیچلر	۱	۱	۲۰	۸
اعلیٰ و خاص ڈگریان	۰	۱۴	۴۷	۰

تعلیم وسطی

سنہ ۱۹۰۱ء مین ہائی اسکولون کی تعداد (۱۶) تھی کیونکہ گذشتہ دہ سالہ سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء مین دو اور مدرسونکا اضافہ ہوا تھا - کل لڑکون کے ہائی اسکولون مین انگریزی زبان اول رکھی گئی ہے اور تعلیم کا نصاب مدراس کے مٹریکیولیشن کے مطابق رکھا گیا ہے میڈل اسکولون مین مقامی میڈل اسکول کے امتحان کے لئے لڑکے تیار کئے جاتے ہین - ان مین سے (۳۸) مین انگریزی پہلی زبان ہے اور (۱۵) محض ملکی زبان کے ہین - منجملہ ہائی اسکولون کے (۸) سرکاری - (۷) معاونتی اور ایک غیر معاونتی ہے اور میڈل اسکولون مین (۳۸) سرکاری (۹۲) معاونتی اور (۶) غیر معاونتی ہین - اسوقت تک کوئی وسطی مدرسہ لوکل بورڈ کے تحت مین نہین ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین جو لڑکے مدارس مین شریک تھی اونکی تعداد مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کی تعداد کی ڈیڑہ فیصدی تہی -

تعلیم ابتدائی

سنہ ۱۸۸۳ء مین (۱۴۸) مدارس ابتدائی تھے جن مین سے (۱۳) حیدرآباد مین تھے کل تعداد طلاب کی جو ان مدارس مین تھے (۵۰،۰۰) تھی جس کی نسبت مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کے ساتھ نصف فیصدی تھی - سنہ ۱۸۹۱ء مین یہ نسبت فیصدی اڑہائی ہوئی - سنہ ۱۹۰۱ء مین مدارس ابتدائی کی تعداد (۵۲۰) ہوئی اور تعداد طلاب کی (۴۱۸۰۶) ہوئی اور زیر تعلیم طلاب کی تعداد کو مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کے ساتھ فیصدی (۲،۴) کی نسبت تھی -

حال مین استادون کی درجہ بندی کا طریقہ جاری کیا گیا ہے اور مدارس ابتدائی کے

لئے جملہ اساتذہ کو مدرسۂ تعلیم المعلمین مین تعلیم پانا ضروری ہے - ابتدائی مدارس کے
ادنی طبقہ کے بعض اساتذہ کو (عہ وعہ ولعہ) روپیہ تنخواہ ملتی تھی لیکن اب ان مدارج
کو تخفیف کرکے ادنی مقدار تنخواہ کی (عـ۵) روپیہ ماہوار قرار پائی ہے - عموماً شرح
تنخواہ ابتدائی مدارس کے درجہ اول کے مدرسین کی عـ۵ سے عـ۵ روپیہ ہے اور
درجۂ اعلی کے مدرسین کی تنخواہ عـ۵ سے عـ۵ روپیہ تک - ناظرین مدارس کو
پورا اقتدار دیا گیا ہے کہ زراعتی اضلاع مین ان زراعت پیشہ لڑکون کو جن کی ضرورت
کھیتون کے کامون مین ہوتی ہے زراعت کے مہینون مین پورا وقت تعلیم مین صرف
کرنے سے معاف رکھین -

تعلیم نسوان

جیسی حالت کہ تعلیم نسوان کی تمام ہندوستان مین ہے یہان بھی ہے - مدرسہ جانے
کی عمر کے اطفال سے فیصدی (۶٫۰۶) لڑکے زیر تعلیم ہین تو (۰٫۵۳) لڑکیان ہین
اس جانب ترقی بہت بطی الحرکت ہے اور اضلاع مین تو بالکل قابل اطمینان نہین
بوقت انتظام جدید سنہ ۱۸۸۴ء مین ایک ہی مدرسۂ قرآن شریف لڑکیونکے لئے پایتخت
کے باہر تھا جس مین (۳۰) لڑکیان تھین ایک اور مدرسہ کے اوستاد کی آنکھین جاتی
رہی تھین تو سرکار نے اس کی پرورش کے لئے اس کی زوجہ کو قرآن شریف پڑھانے
مقرر فرمایا - اسی زمانہ مین بلدہ مین تین انگریزی میڈل اسکول تھے جنمین (۲۲۴)
لڑکیان زیر تعلیم تھین - علاوہ ان کے (۴) انگریزی اور (۴) ملکی ابتدائی اسکول بھی
تھے جنمین (۹۹) اور (۳۲۳) لڑکیان تھین سنہ ۱۸۹۱ء مین کل (۱۷۱) اسکول لڑکیون

کے لئے موجود تھے اور لڑکیون کی نسبت مدرسہ جانے کی عمر کے کل اطفال کے ساتھ فیصدی (۰٫۶) تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مدارس نسوان کی تعداد (۷۷) ہوئی اور فیصدی نسبت (۰٫۵) ہوگئی۔ اکثر مدارس نسوان سرکاری تھے مگر لوکل بورڈون نے بھی اب چند ایسے مدارس کھولے ہین۔

تین بڑے موانع ترقی کی راہ مین واقع ہین۔ پہلا مسلمانون کی رکاوٹ ہے کہ لڑکیون کو قرآن سے زیادہ نہ پڑھایا جائے مگر عام خیال اس وقت ضعیف ہوتا جاتا ہے اور لڑکیون کو پڑھنا لکھنا اور حساب ابتدائی نصاب تک اکثر مدرسون مین سکھلایا جا رہا ہے۔ علاوہ اس کے سینا اور کاڑنا اور ایک مدرسہ مین پکوان بھی سکھلایا جاتا ہے۔ ہندوون کی کم عمری مین شادی دوسرا مانع ہے مگر یہ کوئی ایسا سخت مانع نہین خصوصاً جبکہ ابتدائی تعلیم سے زیادہ سکھلانا مقصود نہین۔ سب سے بڑی دقت عدم موجودی تعلیم یافتہ استانیون کی ہے جو تنخواہین دی جاتی ہین وہ اس قدر کم ہین کہ باہر سے کسی کو طلب نہین کرسکتی ہین اور معلمات کی تعلیم کے لئے کوئی مدرسہ بھی نہین ہے۔ جب تک کہ یہ ضرورت رفع نہ ہو کوئی محسوس اثر کے پیدا کرنے کی امید نہین۔ تعلیم نسوان کے متعلق نہایت قابل لحاظ امر ایک اعلیٰ درجہ کا زنانہ مدرسہ ہے جس کی بنیاد حیدرآباد مین ڈالی گئی ہے۔ یہ مدرسہ کھلنے کے بعد سے ملکی سوسائٹی مین عمدہ تعلیم یافتہ اور بااثر مستورات کی مخالطت سے اس درجہ کامیاب ہوا ہے کہ اُس کا اثر اب پبلک رائے پر ہونے لگا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اکثر اعلیٰ طبقات کے لوگ اپنی لڑکیونکی

عمدہ تعلیم کے لئے لایق گورنس (اُستانیان) اپنے مکان پر تعلیم دینے کے لئے مقرر کرتے
ہین یا اپنی لڑکیون کو اس مدرسہ مین یا ملک کے باہر بغرض تعلیم روانہ کرنا شروع کردیا ہے
اِس زنانہ اسکول مین اس وقت (۱۴۱) لڑکیان شریک ہین اور ایک بڑی لیکن غیر
کافی تعداد انگریز اور ملکی معلمات کی وہان مقرر ہے۔ اور انگریزی۔ عربی۔ فارسی ہانین
سکھلائی جاتی ہین علاوہ اِن کے معمولی علوم جو لڑکیون کے اعلی میڈل اسکول
کے سلسلۂ تعلیم مین شریک ہین اُن کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ امید کی جاتی ہے
کہ عنقریب اِس کو ہائی اسکول کے درجہ تک ترقی حاصل ہو۔ مدارس نسوان جو
وسلین وامریکن میشن سوسائٹیون کے قایم کردہ ہین علی العموم عمدہ کام کرتے ہین

مدارس خاص

ایک چھوٹا مدرسۂ انجنیرینگ جو ابتدائً شہر ورنگل مین نوجوانون کو ادنی طبقات
ملازمت تعمیرات کے لئے تیار کرنے کی غرض سے کھولا گیا تھا ۱۸۹۶ء مین بلدہ
حیدرآباد مین منتقل کیا گیا اور ۱۸۹۹ء مین ایک خاص مدرسۂ قانونی بھی سرکار نے بلدہ
مین جاری فرمایا جس مین دو لکچرار مقرر ہین۔ سرکار کی طرف سے ایک مدرسہ طبابت بھی
بلدہ مین زمانہ سے جاری ہے اور رزیڈنسی سرجن اوس کے پرنسپل ہین لیکن اس مدرسہ
کو صیغۂ تعلیمات سرکار سے کوئی تعلق نہین ہے۔ حیدرآباد مین ایک مدرسۂ تعلیم المعلمین
بھی ہے جس مین مدارس ابتدائیہ اضلاع کے اساتذہ تعلیم پاکر باہر بھیجے جاتے ہین
سکندرآباد مین بھی ایک ایسا ہی مدرسہ وسلین میشن نے لڑکیون کے لئے قایم کیا تھا
جہان وہ تعلیم پاکر اُن کے علاقہ کے مدارس نسوان کی معلمہ ہوکر بھیجی جاتی ہین۔ یہ مدرسہ

بھی عمدہ طرح سے اپنا کام کرتا ہے۔ مدرسۂ صنعتی اورنگ آباد ۱۸۸۹ء مین کھولا گیا اور اوس نے صنایع و دستکاریہاے قدیم کو جن کے لئے اورنگ آباد مشہور تھا بہت کچھ ترقی دی ہے۔ ایک دوسرا صنعتی مدرسہ جو ۱۸۹۰ء مین ورنگل مین قایم ہوا تھا حیدرآباد مین منتقل کیا گیا ہے اور عمدہ کام کر رہا ہے۔ ۱۸۹۹ء مین ایک سنسکرت کا مدرسہ حیدرآباد مین قایم کیا گیا جسکو سرکار سے امداد ملتی ہے۔

یورپین اور یوریشین تعلیم

صرف پاے تخت حیدرآباد مین ہی خاص انتظام یوروپین اور یوریشین اقوام کی تعلیم کیلئے موجود ہے۔ اس قسم کے صرف آٹھ اسکول جاری ہین جن کو سرکار عظمت مدار سے امداد ملتی ہے اور وہ بمتابعت بنگال کوڈ جو یوروپین اسکولون کے لئے نافذ ہے۔ عمل پیرا ہین منجملہ اُن کے تین اسکول ایسے ہین جن کو سرکار عالی سے بھی امداد ملتی ہے ۱۹۰۱ء مین آٹھ اسکول اور اُن مین (۶۵۰) طالب علم تھے۔ اس کے بعض طالب علم تو حیدرآباد کی باقاعدہ فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور بعض یہی اس سرکار کی گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے مین ملازمت حاصل کرتے ہین۔

مسلمانونکی تعلیم

مسلمانون کی تعداد اِس سرکار مین اگرچہ (۱۰٫۴) فیصدی کل نفوس کی ہے مگر (۸۳) فیصدی کالجون کے طالب علم اور (۵۴) فیصدی طلباے مدارس وسطی اور (۴۲) فیصدی طلباے مدارس ابتدائی مسلمان ہین۔ یہ نتیجہ مسلمانونکی وقعت کا ہے جو اُنکو اس سرکار مین حاصل ہے جسکا بادشاہ بھی مسلمان ہے۔ مگر یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ امتحانون مین ہندو نسبتہً مسلمانون سے زیادہ کامیاب ہوتے ہین۔

پست اور اصلی قدیم وحشی اقوام کی تعلیم

اصلی قدیم و وحشی اقوام مین گونڈ و لمباڑے کثرت سے ہین لیکن اِن مین سے کوئی بھی اپنی اولاد کو تعلیم نہین دیتے ہین بھیل جو اکثر صوبہ اورنگ آباد مین ہین بتدریج اپنے بچون کو مدرسون مین بھیجنے لگے ہین۔ ممالک محروسہ کے مدارس بلا امتیاز قوم سب کے بچون کے لئے کھولے گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اقوام بالا اس اجازت عام سے کمتر فائدہ اُٹھاتے ہین۔ یہ جزء اُردوسری اعلیٰ ذاتون کے پرہیز کی وجہ سے ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین وحشی اقوام کے (۲۴) اور دوسرے پست اقوام (۶۲۶) لڑکے مدرسون مین زیر تعلیم تھے لیکن انکی زیادہ سے زیادہ تعداد مختلف مشن اسکولون مین تھی۔

اخبارات

پہلا باقاعدہ انتظام اخبارات و مطابع کی نگرانی و کتب و اخبارات کی رجسٹری کا سنہ ۱۸۸۶ء مین اس سرکار مین کیا گیا جملہ اخبارات و اخباری رسالہ جات جو ممالک محروسہ مین سنہ ۱۹۰۱ء مین طبع ہوے (۱۴) تھے جن مین سے (۱۲) محض اُردو تھے اور (۲) اُردو و مرہٹی اِس سرکار مین ایک بھی انگریزی اخبار نہین چھپتا ہے اور ہرچند بہت سے اخبارات باہر طبع ہوتے ہین لیکن اُن کی اشاعت اُس ملک مین نہایت وسیع ہے اور اُن مین اکثر مضامین حیدرآباد کے متعلق ہوا کرتے ہین۔ منجملہ (۱۴) اخبارات مذکورۂ بالا کے (۷) تو اخبار ہین اور تتمہ ماہواری رسالہ جات ہین۔ اخبارات مین امور سیاستی و ملکی پر بحث ہوا کرتی ہے مگر رسالہ جات مین قانونی اخلاقی اور علمی مضامین چھپتے ہین اور بشیر دکن جو ایک مقامی اُردو روزانہ اخبار ہے اوس کی اشاعت وسیع ہے۔

کتب

جملہ کتب جو سنہ ۱۹۰۱ء مین رجسٹر ہوے (۲۳) تھے۔ ان کی تفصیل بلحاظ مضامین

حسب ذیل ہے۔ قانون (۶) تاریخ (۲) مذہب (۴) نظم یعنی اشعار (۳) علم طب (۱) علم ریاضی (۱) قصص (۲) متفرق (۴) باستثنائے امیر عبدالرحمن خان مرحوم والی کابل کی سوانح عمری کے اُردو ترجمہ کے باقی کتابین اصلی تصانیف ہین۔

طبابت

عام بیان

پہلا طبی مدرسہ جو اس سرکار مین ۱۸۴۶ء مین کھولا گیا وہ حیدر آباد میڈیکل اسکول تھا جسمین حیدر آباد کے صیغہ طبابت کے اعلیٰ اور ادنی افسرون اور برار کے ہاسپٹل اسسٹنٹونکی عمدہ تربیت ہوئی۔ پہلے تو اُردو مین تعلیم ہوتی تھی لیکن ۱۸۸۴ء سے زبان انگریزی مین تعلیم شروع ہوئی۔ ۱۸۸۵ء تک امتحان بذریعہ سکندر آباد کے میڈیکل بورڈ کے ہوتا تھا مگر اوسکے بعد سے تحریری امتحان کے لئے مدراس یا بمبئی کے میڈیکل کالجون سے پرچہ آتے ہین اور زبانی امتحان کے لئے سکندر آباد سے ایک میڈیکل بورڈ مقرر ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم مدراس کے ال ایم ایس کے برابر ہے۔

انتظام حالیہ

بالفعل سرکار کا صیغہ طبابت ایک ناظم کے تحت مین ہے جو رزیڈنسی سرجن بھی ہین۔ اور جن کی مدد کے لئے مستقر پر ایک کافی اسٹاف لایق سرجنونکا موجود ہے۔ اضلاع کے اسٹاف مین ہر ضلع کے لئے بلحاظ ضرورت تین سے پانچ ڈاکٹر۔ ایک سے پانچ تک ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ ۴ سے سات تک کمپونڈر اور پانچ سے گیارہ تک چیچک برار مقرر ہین۔ اکثر ڈاکٹران اضلاع حیدر آباد کے طبی مدرسہ کے سند یافتہ ہین۔ اورنگ آباد مین

دو لیڈی ڈاکٹر ہین اور اضلاع گلبرگہ و رایچور و ورنگل مین ایک ایک ہے۔ خاص بلدہ مین ایک بڑی جماعت اطبا کی موجود ہے جنمین پندرہ ڈاکٹر۔ سات ہاسپٹل اسسٹنٹ چوبیس کمپونڈر۔ گیارہ چیچک برار ہین۔ انکے علاوہ متعدد سندیافتہ نرسین ہین جو شفاخانون مین بیمارون کی تیمار کے لئے مقرر ہین۔ جملہ تعداد اس سرکار مین حسب ذیل ہے۔ (۴۷) ڈاکٹر (۱۲) لیڈی ڈاکٹر (۳۱) ہاسپٹل اسسٹنٹ (۱۰۴) کمپونڈر اور (۱۱۶) چیچک برار۔

شفاخانجات و دواخانجات

حسابات صحیح ۰۵-۱۸۸۴ء سے ہی دستیاب ہوسکتے ہین۔ اُس سال بلدہ و مضافات مین چھ اسپتال و دواخانہ جات اور اضلاع مین ۴۸ دواخانجات تھے ۱۸۹۱ء مین تعداد دواخانجات کی ۶۷ تھی جو ۱۹۰۱ء مین (۸۴) ہوگئی جملہ تعداد مریضان مرجوعہ خارجی کی جملہ اسپتالون اور دواخانجات مین ۱۸۸۵ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین علی التناسب (۲.۹۲.۵۱۵) (۳.۸۴.۴۴۶۶) اور (۴۳۶۰۴۴) تھی۔ سنین مذکورہ مین بڑے عمل جراحی کی تعداد (۳۹۳)۔ (۱۳۱۲) اور (۲۸ ۹۴ ۱) تھی۔ اور تعداد چھوٹے عملہاے جراحی کی (۳۳۰۷) (۱۶۰۹۵) اور (۱۵۰۰) تھی۔ زنانہ صیغہ جو افضل گنج کے شفاخانہ سے متعلق ہے جو خاص پردہ نشین مستورات کے لئے ہے اُسمین (۳۰۰۰) مریض رجوع ہوے اور (۲۰۰۰) عمل جراحی کا کسب ہوا۔ جملہ مصارف سرکار سے دئے جاتے ہین۔ ۱۹۰۱ء مین خرچ کی رقم ۴ء۵ لاکھ روپیہ تھی۔

دارالمجانین

اگرچہ کوئی خاص دارالمجانین اس ملک مین نہین ہے مگر سنٹرل جیل حیدرآباد مین

نوٹ متعلقہ صفحہ ۱۴۱

(براہ کرم صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۵ کے بعد پیمایش کا مضمون ملاحظہ کیجئے)

پیمایش

یہ مملکت بہی کل ہندوستانکی بڑی مثلثی پیمایش مین شامل تہی - مابعدی تفصیلی پیمایش یاتو اسی پر یا اس ملک کے مثلثون کی توسیع پر مبنی تہی - اس سرکار نے اس اہم کام مین شرکت کی - ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوڈرمل طریقہ مالگذاری کو اس ملک کے اکثر مرہٹواڑی کے اضلاع مین ملک عنبر اور مرشد قلی خان نے سترہوین صدی کے ابتدا مین جاری کیا جو اراضی کی سرسری پیمایش پر مبنی تھا - ۱۷۷۸ء مین مرہٹون نے جریب سے تفصیلی پیمایش کی - جب ۱۸۶۵-۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی تو (۳۶۰۰) مربع گز کا بیگہ معیار قرار دیا گیا اور اراضی کی سرسری پیمایش کیگئی - ۱۸۷۶ء مین یہ قرار پایا کہ باقاعدہ پیمایش پختہ شروع کیجائے اور ابتداءً ضلع اورنگ آباد سے کام شروع کیا گیا اور بتدریج دوسرے تعلقات و اضلاع مین جاری کیا گیا - اس باقاعدہ پیمایش مین انگریزی پیمانہ ایکڑ کا قایم کیا گیا - صوبجات اورنگ آباد و گلبرگہ کا پختہ بندوبست ۱۸۹۴ء کے آخر تک ختم ہوا - صوبجات بیدر و ورنگل کی پیمایش اور بندوبست بہی ۱۹۰۴ء و ۱۹۰۵ء مین ختم ہوا - ضلع عادل آباد (سرپور تانڈور) اور چند تعلقات ضلع کریمنگر (ایلگندل) کے باقی ہین جنکی نہ تو پیمایش ہوئی ہے نہ بندوبست ہوا ہے -

مجانین کے معالجہ اور رکھنے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ ۱۸۹۱ء مین ۷ سزا یافتہ اور ۲۹ معمولی مجانین محبس مین تھے۔ اور ۱۹۰۱ء مین انکی تعداد علی التناسب ۲۱ و ۱۰۹ تھی۔ انکی نگہداشت کا جملہ خرچ سرکار کی طرف سے ہوتا ہے جو ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین ۱۲۱۲ اور ۱۳۵۴۱ تھا۔ اعظم اسباب جنون استعمال اشیاء مسکر و شراب خیال کیئے جاتے ہین۔

ٹیکا لگانا

اس ملک مین ٹیکا نکالنا ۱۸۸۴-۸۵ء سے شروع ہوا اور ۸۹ چیچک برار مقرر ہوئے اور کامیاب ٹیکونکی تعداد اُس سال ۴۰۶۲ تھی اور فی کامیاب ٹیکہ ۱۲ صرف ہوا۔ ۱۸۹۱ء مین (۱۰۶۸۸۰) کامیاب مقدمات ٹیکہ کے تھے لیکن ۱۹۰۱ء مین اونکی تعداد (۸۸۰، ۳) تھی۔ ۱۸۹۱ء کے اضافہ کی وجہ چیچک براروں کی تعداد مین اضافہ ہونے سے تھی۔ جنکو لوکل بورڈون نے بعلاوہ تعداد معمولی کے مقرر کیا تھا۔ لیکن ۱۹۰۱ء کے تعداد کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ چیچک براروں کی کثیر تعداد قحط اور طاعون کے کامون مین مصروف کی گئی تھی۔ چیچک براری یعنی ٹیکہ اندازی کا صرفہ ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین لعہ و معہ تھی اور اوسط خرچ فی کامیاب ٹیکہ کا اُن سالون کے لئے ۱۰۔ ار ۳ پا اور ۱۲ تھا۔ ٹیکہ کے کام مین گلا گائے کا لیف مستعمل ہوتا ہے جو سرکار کے ٹیکہ اندازی کے صیغہ مین تیار کیا جاتا ہے ٹیکہ اندازی یورپین طریقہ سے کیجاتی ہے۔

جاگیرات پایگاہ

علاقہ پایگاہ ایک مجموعہ جاگیرات کا ہے جو ۲۳ تعلقات پر مشتمل ہے اور جو اضلاع بیدر و ناندیڑ و عثمان آباد و گلبرگہ و میدک و اطراف بلدہ و نظام آباد مین منتشر ہین۔ علاوہ انکے متفرق دیہات

اضلاع اورنگ آباد ورنگل محبوب نگر و نلگنڈہ مین بھی پائے جاتے ہین - انمین (۱۲۷۳) مواضع وقصبات ہین اور انکا مجموعی رقبہ (۴۱۳۴) مربع میل اور آمدنی چالیس لاکھ روپیہ سے - یہ جاگیرات مین امیران مرحوم یعنی نواب سر آسمانجاہ بہادر و نواب سر خورشید جاہ بہادر و نواب سر وقار الامرا بہادر کے جانشینونکے قبضہ مین ہین - تختۂ ذیل سے تفصیل ان علاقونکی مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء کے ظاہر ہوگی -

نام	تعداد تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء
سر آسمانجاہ	۷	۱۲۳۲	۳۹۶	۲,۶۵,۱۹۴
سر خورشید جاہ	۸	۱۵۱۲	۴۶۸	۲,۶۸,۹۰۲
سر وقار الامرا	۸	۱۳۹۰	۴۰۹	۲,۴۰,۳۱۵
جملہ میزان	۲۳	۴۱۳۴	۱۲۷۳	۷,۷۴,۴۱۱

امرای پائیگاہ کی تاریخ اکبر بادشاہ کے عہد سے شروع ہوتی ہے - ملّا جلال الدین بانی خاندان اس بادشاہ کے عہد مین شکوہ آباد سے لاہور آئے - انکے فرزند محمد بہاء الدین خان اکبر آباد (آگرہ) کے خزانہ کی افسریت سے بزمانہ اورنگ زیب سرافراز ہوے - نواب آصفجاہ کی توجہ بانی کے پوتے محمد ابو الخیر خان کیطرف معطوف ہوی اور اونکو اپنے ہمراہ دکن کو لے آئے اور بعد مالوہ کی نایب صوبہ داری کے وہ آخر کار حیدر آباد مین قیام پذیر ہوے سنہ ۱۷۴۳ء مین اونکو باپو نایک مرہٹہ کے مقابلہ مین بھیجا گیا جو اُس وقت اِس سرکار مین چوتھ وصول کر رہا تھا

اور اسکو شکست ہوی۔ اسکے بعد وہ نائب صوبہ داری خاندیس و اورنگ آباد پر مامور رہے
سنہ ۱۷۷۹ء مین آنکا انتقال برہانپور مین ہوا۔ انسے صرف ایک ہی فرزند ابوالفتح خان باقی رہے
جسکو نواب نظام علیخان بہادر نے خطاب تیغ جنگ عطا فرمایا۔ انکو اور بھی امتیازات و خطابات
ملے جنمین سے شمس الامرا بھی ایک ہے جو اُسوقت سے اس خاندان عالی کا خطاب ہوگیا
ہے انکو دس ہزار سوار کی افسری دیگئی جو پایگاہ کی افواج کی ابتدا ہے اور جسکی نگہداشت
کے لئے انکو اصلاً یہ جاگیرات عنایت ہوئی تہین۔ ابوالفتح خان کا انتقال بانگل مین ہوا
جبکہ وہ ٹیپو سلطان کے مقابلہ مین مہم کے ساتھ جارہے تھے انکے بعد اونکے فرزند محمد
فخرالدین خان اونکے جانشین ہوئے اور اپنے دادا ابوالخیر خان کے خطاب سے سرفراز
ہوئے سنہ ۱۸۰۰ء مین نواب نظام علیخان بہادر کی صاحبزادی عقد ازدواج مین آئین اور
یہہ پہلا موقع تھا کہ اس خاندان کو خاندان سلطنت سے رشتہ کا شرف حاصل ہوا سنہ ۱۸۰۲ء
مین خطاب امیر کبیر سے سرفراز ہوئے۔ نواب فخرالدین خان مرحوم علم کے بڑے سرپرست
اور خود بھی ریاضیات مین ماہر تھے چنانچہ کتاب ستہ شمسیہ جو طبیعیات و جرثقیل و ہیئت وغیرہ
سے بحث کرتی ہے انکی تصنیف ہے جہان نما اور متعدد محلات انکی بنا ہین۔ انکا انتقال سنہ ۱۸۵۵ء
مین ہوا اور انسے پانچ فرزند باقی رہے۔ اونکے تیسرے فرزند رفیع الدین خان جو اپنے
والد کے بعد امیر کبیر ہوئے نواب افضل الدولہ بہادر کی رحلت کے بعد سنہ ۱۸۶۹ء مین سرسالار
جنگ مرحوم اول کے ساتھ کو ریجنٹ مقرر ہوئے کیونکہ اوسوقت ہمارے اعلیحضرت خلد اللہ
ملکہ کا سن شریف تین سال کا تہا۔ اس خدمت کو اونہون نے اپنے انتقال کے وقت

تک یعنی ۱۸۷۶ء تک انجام دیا اونکے بعد اونکے چھوٹے بھائی نواب رشید الدین خان بہادر کو ریجنٹ مقرر ہوے اور شمس الامرا امیر کبیر کے خطابات سے سرفراز ہوے۔ جاگیرات پائگاہ اس وقت اس خاندان کے دو شعبون مین تقسیم پائین۔ یعنی نواب سر آسمانجاہ نبیرۂ فخر الدین خان مرحوم اور نواب رشید الدین خان ہین جنکا انتقال ۱۸۸۱ء مین ہوا اور اونکے دو فرزند سر خورشید جاہ بہادر مرحوم اور سر وقار الامرا بہادر مرحوم تھے۔

جب اعلیحضرت نے زمام حکومت اپنے دست مبارک مین لی تو سر آسمانجاہ کو امیر کبیر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ امیر موصوف ۱۸۸۷ء مین وزیر اعظم ریاست مقرر ہوے اور چھ سال تک وزارت کرنیکے بعد ۱۸۹۳ء مین دست بردار ہوے اور سر وقار الامرا بہادر اونکی جاے وزیر مقرر ہوے۔ سر آسمانجاہ نے ۱۸۹۸ء مین انتقال فرمایا اونسے صرف ایک فرزند نواب معین الدین خان بہادر اس وقت موجود ہین۔ سر وقار الامرا مرحوم ۱۹۰۱ء مین مستعفی ہوے اور اوائل ۱۹۰۲ء مین انتقال فرمایا اونسے دو فرزند نواب سلطان الملک بہادر اور نواب ولی الدین خان باقی ہین۔ سر خورشید جاہ بہادر اپنے بھائی کے ایکسال بعد تک زندہ رہے۔ اونسے بھی دو فرزند باقی رہے نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر اور نواب امام جنگ بہادر۔ نواب ظفر جنگ نے بھی ۱۹۰۷ء کی ابتدا مین انتقال کیا

علاقجات سر سالار جنگ مرحوم

یہ ایک علاقہ ہے جسمین چھ تعلقات ہین جو سرکار عالی کے مختلف اضلاع مین واقع ہین ماسمین (۲۳۳) مواضع ہین اور اسکا مجموعی رقبہ (۱۴۸۰) مربع میل ہے اور ۱۹۰۱ء مین مردم شماری اس علاقہ کی (۱۸۰۱۵۰) تھی۔ ضلع گلبرگہ مین کوسگی۔

اورنگ آباد مین اجنٹہ - رایچور مین گپل ویلبرگہ - میدک مین دندگل اورنلگنڈہ ضلع مین راچگیر تعلقات ہین - کل مالگذاری اس علاقہ کی ۲٫۸ لاکھ روپیہ ہے -

اس خاندان کے چشم و چراغ نواب سالار جنگ بہادر نواب سر سالار جنگ مرحوم اعظم جی - سی - ایس - آئی - کے پوتے ہین جو اس سرکار کے مشہور وزیر تھے - اس[51] خاندان کا سلسلہ شیخ اویس قرنی تک پہونچتا ہے جو حضرت رسالتمآبؐ کے زمانہ مین تھے - شیخ اویس ثانی نے جو اونکی دسوین پشت مین تھے علی عادلشاہ کے زمانہ مین (۱۶۵۶ء تا ۱۶۷۲ء) ہندوستان مین آکر بیجاپور مین اقامت اختیار کی اور اونکے فرزند شیخ محمد علی کی شادی ملا احمد نوائط[52] وزیر بادشاہ بیجاپور کی لڑکی کے ساتھ ہوئی جن کے بطن سے انکو دو فرزند ہوے جو اعلی مناصب سے ممتاز ہوے - جب ملا احمد نے ۱۶۶۵ء مین سلطنت دہلی کی ملازمت اختیار کی تو اونکے جانشین نے ان دونون بھائیون سے بدسلوکی شروع کی جو آخر کار سکندر عادل شاہ کے زمانہ مین بیجاپور کو ترک کرکے اورنگ زیب کی ملازمت مین شریک ہوے - ایک بھائی شیخ محمد باقر تلکوکن کے دیوان مقرر ہوے اور ملازمت سے کنارہ کش ہونیکے بعد اورنگ آباد مین مقیم رہے جہان ۱۷۱۵ء مین انکا انتقال ہوا - انکے فرزند شیخ محمد تقی کو اورنگ زیب و بہادر شاہ و فرخ سیر کی ملازمت کا شرف حاصل رہا - نواب آصفجاہ بہادر صوبہ دار دکن نے انکو اپنے جملہ قلعجات کے احشام کا افسر اعلی مقرر کیا - انکے فرزند شمس الدین محمد حیدر نواب

---

۵۱ ملاحظہ ہو سوانح عمری سالار جنگ مصنفہ نواب عماد الملک بہادر (مولوی سید حسین صاحب بلگرامی) ۱۸۸۳ء

۵۲ ملاحظہ ہو تاریخ نوائط مولفہ نواب عزیز جنگ بہادر مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء

آصفجاہ بہادر کی ملازمت مین ہمیشہ رہے اور اونکے جانشینون نے انکو بہت ترقی دی -
نواب صلابت جنگ کے عہد مین انکے تحت مین سات ہزار پیدل اور سات ہزار سوار تھے -
اور انکو خطاب منیر الملک عطا ہوا - اس کے بعد وہ صوبجات دکن کے دیوان مقرر ہوے
آخر مین کنارہ کش ہوکر اورنگ آباد مین مقیم ہوے جہان کی حکومت انکو حاصل تھی - انسے دو
لڑکے باقی رہے - بڑے کا نام صفدر خان غیور جنگ تھا - جو سنہ ۱۷۹۴ء مین صوبجات
دکن کی دیوانی سے ممتاز ہوئے - غیور جنگ کے تیسرے فرزند جنسے خاندان کے موجود
اراکین کو صریحاً رشتہ تعلق مرتبط ہے نواب علی خان منیر الملک بہادر ثانی تھے - انکے انتقال
کے بعد انکے خلف اکبر منیر الملک ثالث کے عقد ازدواج مین سید ابوالقاسم عرف میر عالم مرحوم
کی دو لڑکیان یکے بعد دیگرے آئین - میر عالم مرحوم جو سر سالار جنگ مرحوم اعظم کے پرنانا
ہونے مین سادات نوریہ شوشتر مملکت ایران سے تھے - میر عالم کے والد سید رزاق عنفوان
شباب مین ہندوستان آگئے اور حیدرآباد مین اقامت اختیار کی - نواب نظام علیخان بہادر نے
انکو جاگیرات عنایت فرمائین - سنہ ۱۷۹۴ء مین میر عالم وزیر حیدرآباد اور سفیر سرکار کمپنی کے
مابین وکیل تھے - اسکے دو سال بعد وہ منجانب حضور پر نور کلکتہ بھیجے گئے اور سنہ ۱۷۹۱ء
مین لارڈ کارنوالیس کی خدمت مین روانہ کئے گئے تھے تاکہ ٹیپو سلطان اور متعاہدین
کے درمیان صلح کے مسئلہ کے متعلق گفتگو کرین - سنہ ۱۷۹۹ء کی جنگ مین جو ٹیپو سلطان سے
ہوئی یہ سرکار نظام کی کل افواج کے افسر اعلی تھے اور اعظم الامرا کے انتقال کے بعد سنہ ۱۸۰۴ء
مین اس سرکار کے وزیر مقرر ہوے - سنہ ۱۸۰۸ء مین انکا انتقال ہوا اور انکے داماد منیر الملک

ثالث انکے جاے وزیر ہوئے۔

سر سالار جنگ اول منیر الملک ثالث کے پوتے تھے اور ۱۸۵۳ع مین اپنے چچا سراج الملک کے منصب سے سرفراز ہوے تیس سال تک اونکی سوانح عمری حیدرآباد کی تاریخ ہے جس کے بیان کو اس کتاب مین ملاحظہ کیا جاے۔ اونکے نمایان خدمات کے صلہ مین اونکو جی سی آیس۔ آئی۔ کا تمغہ عنایت ہوا اور جب وہ ۱۸۷۶ع مین انگلنڈ گئے ہوے تھے تو اکسفرڈ نے درجہ ڈی۔ سی۔ ایل۔ اعزازی اونکو دیا اور شہر لندن کی آزادی بھی انکو حاصل ہوئی۔ ۱۸۸۴ع مین ہمارے اعلیحضرت نے انکے بڑے فرزند کو اپنا وزیر مقرر فرمایا مگر وہ ۱۸۸۸ع مین مستعفی ہوے بعد دو سال ان کا بھی انتقال ہوا۔ انسے ایک خرد سال فرزند نواب یوسف علیخان بہادر سالار جنگ باقی رہے جو فی الحال اس نامور خاندان کی یادگار ہین

سمستان امرچنتہ یا آتماکور ضلع رائچور کی مشرق مین ایک خراجگذار سمستان اس سرکار کا ہے جسمین (۶۹) مواضع اور آتماکور (۲۲۳۰ نفوس) اوس کا مستقر ہے۔ اسکا رقبہ (۱۹۰) مربع میل ہے اور اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ع مین (۳۴۱۴۷) تھی۔ اسکی آمدنی (۱۰۴) لاکھ روپیہ ہے اور سالانہ پیشکش جو سرکار عالی کو دیا جاتا ہے ۵ روپیہ ہے یہ ایک قدیم سمستان ہے لیکن اسکے تاریخی حالات ہمدست نہین ہوے۔ راجا صاحب کا مقر حکومت آتماکور ہے جو اس وقت بھی عمدہ حالت مین ہے۔ دریاے کشنا اسکی جنوبی سرحد پر بہتا ہے اور اس سمستان اور سمستان گدوال کے درمیان حد فاصل واقع ہوا ہے مگر اسکا پانی بسبب کنارونکی بلندی کے آبپاشی کے کام نہین آسکتا ہے۔ امرچنتہ

سمستان امرچنتہ

کے سیلے اور ململ مشہور ہین جسکے رومال دہوتیان اور پگڑیان ریشمی اور سنہری کور کی بنتی ہین

سمستان گدوال

سمستان گدوال یا کیشونگر ایک خراجگذار سمستان ہے جو ضلع رایچور کے مشرق مین واقع ہے۔ اسمین ایک قصبہ گدوال (۱۰۱۹۵ النفوس) اور ۲۱۴ مواضع ہین۔ اسکا رقبہ (۸۶۴) مربع میل ہے اور مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۶۴۹۱) اتھی۔ اسکی آمدنی تین لاکھ روپیہ ہے اور سالانہ پیشکش جو سرکار عالی مین داخل ہوتا ہے $\frac{۹}{۹۹۹۹}$ روپیہ ہے۔ گدوال کا وجود سرکار عالی کے قایم ہونیکے بہت زمانہ قبل سے ہے۔ یہ سمستان سابق مین اپنا سکہ آپ شایع کرتا تھا جو شاید ابتک یہی ضلع رایچور مین بنام سکہ گدوالی جاری ہے۔ اس سمستان کی ابتدائی تاریخ کا کوئی حال معلوم نہین۔ قلعہ گدوال جو راجہ صاحب کا مقر حکومت ہے تقریباً سنہ ۱۷۰۳ء مین شروع کیا گیا اور سنہ ۱۷۱۰ء مین راجہ سومتادری نے اوسکو ختم کیا۔ راجہ صاحب حال صغیر ہین اسلیے سنہ ۱۹۰۴ء سے یہ سمستان تحت نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔ دریاے کشنا و تنگبھدرا اسکے شمالی و جنوبی حصون کو سیراب کرتے ہین اور جو زمینین انکے کنارون کے اطراف مین واقع ہین نہایت حاصل خیز ہین بقیہ زمین سب اور غیر قابل زراعت افتادہ پر مشتمل ہے۔ اکثر زراعت اسکی خشکی ہے چونکہ تالاب اسمین بہت کم ہین اسلیے تری کی کاشت ممکن نہین اور باولیون سے بھی بہت کم آبپاشی ہوتی ہے۔

ریشمی ساڑیان رومال پگڑیان اور دہوتیان سنہری کور کی قصبہ گدوال مین نہایت عمدہ تیار ہوتی ہین۔ دس کارخانہ جاری ہین اور سالانہ تقریباً دو لاکھ روپیہ کا مال حیدرآباد

سکندرآباد۔ رائچور اور متصلہ مقامات کو جاتا ہے۔

سمستان جٹپول

یہ ایک باجگذار سمستان ہے جو ضلع محبوبنگر کے جنوب مین واقع ہے اسمین ۸۹ مواضع ہین اور سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۳۱۶۱۴) تھی اور رقبہ اسکا (۱۹۱) مربع میل ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی (۱ر۹) لاکھ روپیہ ہے اور سالانہ پیشکش [illegible] روپیہ سرکار عالی کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے۔

کتبوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۴۳ء مین اناپوتا نائیڈو نے اس سمستان پر قبضہ کیا اور قلعہ پانگل اور دیگر قلعجات کو بھی اپنے قبضہ مین کرلیا۔ اس راجہ کی حدود ریاست جانب مشرق نیل اور جانب مغرب گٹا اور سگور تک (جو اسوقت سمستان ونپرتی مین شامل ہے) اور جانب شمال دیورکنڈہ تک اور جانب جنوب دریاے کشنا تک ممتد تھے۔ اس راجا کی اولاد و احفاد نے کئی صدیون تک حکومت کی۔ اٹھارہوین صدی کے اواخر مین راجہ جگناتھ راؤ نے بسبب لاولدی لچھاراو کو پاکھال کے راو خاندان سے متبنی لیا۔ سنہ ۱۸۳۱ء مین لچھاراؤ نے سرکار عالی سے پرگنہ جٹپول کو معہ [illegible] روپیہ سالانہ نذرانہ پر اجارہ مین لیا۔ راجہ صاحب حال راجہ وینکٹ لچھاراو جو راجہ صاحب وینکٹ گری علاقہ مدراس کے چھوٹے بھائی ہین بطور متبنی یہان کے وارث ہوے۔ انکے حسن انتظام سے اس سمستان کا تقریباً دو لاکھ روپیہ کا قرضہ ادا ہوگیا ہے۔ راجہ صاحب گوکھاپور (۲۲۰۴ نفوس) مین رہتے ہین اگرچہ پانچ سال آگے تک جٹپول مستقر تھا۔ دریاے کشنا اسکی جنوبی سرحد ہے اور اس علاقہ کے موضع کالور کے قریب دریاے تنگبھدرا اس سے ملاق ہوتا ہے۔

سمستان پالونچہ

یہ ایک خراجگذار سمستان ضلع ورنگل کے جنوب مشرق مین واقع اور چھ چھوٹے تعلقات

یعنی ہٹیون پر مشتمل ہے۔ جسکا رقبہ ۱۸۰۰ مربع میل ہے اور مردم شماری اسکی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۲،۱۳۹)
تھی۔ اسکی آمدنی صرف معہ روپیہ بتلائی جاتی ہے اور سالانہ پیشکش للعہ ہے۔
اس سمستان کو للعمہ روپیہ رسوم دیکھی بھی اس سرکار سے ملتا ہے ضلع گوداوری علاقہ
مدراس مین بھی بھدراچلم اور ریکاپلی کے علاقہ راجہ صاحب کے قبضہ مین ہین۔
ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سمستان ورنگل کے راجہ پرتاب رودر ا عہد کے آگے سے تہا چنانچہ
راجہ موصوف نے والی سمستان کو اُن کی شہسواری کی وجہ سے اشوراد کا خطاب عنایت کیا
شوا سنسکرت مین بمعنی گھوڑے کے ہے۔ جب مسلمانون نے ورنگل پر قبضہ کیا تو بادشاہ دہلی
نے سنہ ۱۳۲۴ء مین حسن آباد و سنگر گیری (پالونچہ) کے پرگنہ اپنا اشوراد کو عنایت کئے اور یہ
پرگنہ اس خاندان مین اٹھارہ پشت تک سنہ ۱۶۹۸ء تک رہے سنہ ۱۷۶۹ء مین فرسنبھوان اشوراد
ظفر الدولہ کے ساتھ لڑتے لڑتے مارا گیا جسکے بعد راجا کا خزانہ لوٹا گیا اور تمام کاغذات و قدیم
اسناد جو تانبے کی تختیون پر کندہ تھے ظفر الدولہ کے ہاتھ لگے سنہ ۱۷۹۸ء مین نواب نظام علیخان
بہادر نے نئی سند کر کے وینکٹ رام اشوراد کو خطاب بھی عطا فرمایا اس شرط کے ساتھ کہ وہ دو ہزار
سوار اور تین ہزار پیدل ہمیشہ قایم رکھین مگر یہ شرط تھوڑی مدت تک رہی اندرونی فسادات و
جھگڑے اس خاندان کے دو شعبون مین شروع ہوے اور سنہ ۱۸۵۵ء تک جاری رہے اوس
وقت سر سالار جنگ وزیر اعظم حیدر آباد نے راجا ستیارامچندر کو سند جدید دیکر اس جھگڑے
کو مٹا دیا۔ اوسی جھگڑے کے زمانہ مین تعلقات بھدراچلم و ریکاپلی کو سرکار عظمت دار نے ضبط
کر لئے جو دریاے گوداوری کے بائین کنارہ پر واقع ہین۔ راجہ صاحب نے قرضہ کثیر لیکر

سمستان کو ایک ساہو کے پاس رہن کیا اور لاولد فوت ہوے۔ یہ ساہو بارا سال تک مالگذاری سمستان کی وصول کرتا رہا اور اوسکے بعد مقدمہ کرکے چھ لاکھ روپیہ کی ڈگری حاصل کی سرکار عالی نے اپنے خزانہ سے تین لاکھ روپیہ نقد ساہو کو دیکر دو تعلقات ملور دراسنجورم اوسکے نام بمعاوضہ باقی تین لاکھ روپیہ کے منتقل کرکے سمستان کو ضبط کرلیا راجہ صاحب کی مان نے سنہ ۱۸۶۵ع مین انتقال کیا لیکن انتقال کے قبل اپنے نواسے کو جو راجہ صاحب حال ہین تبنی کرلیا تھا۔ ایک بہت طویل تحقیقات کے بعد سرکار عظمت مدار نے تعلقات بھدراچلم وریکاپلی راجا صاحب کو مسترد کردے اور سرکار عالی نے بھی تین لاکھ روپیہ جو خزانہ سے دئے گئے تھے واپس لیکر چھوٹے تعلقات منضبطہ کو بحال فرمایا۔ سنہ ۱۳۴۴ع سے اسوقت تک ۲۸ راجا پے درپے یہان حکمران رہے ہین۔ آگے تو پالونچہ اسکا مستقر تھا۔ بعد چند روز تک بھدراچلم مقر حکومت رہا لیکن اسوقت اشوراو پیٹھ اسکا مستقر ہے۔

یہ سمستان بسبب گھنے جنگل کے بہت بدآب وہوا و ملیریس ہے۔ دریاے گوداوری اسمین شمال غرب سے جنوب شرق کی سمت بہتا ہے اور اسکو دو حصوں مین تقسیم کرتا ہے۔ داہنے کنارہ کا حصہ سرکار عالی کے ملک مین اور بائین کنارہ کا حصہ علاقہ مدراس مین واقع ہے۔ اس دریا کی تلی اس قدر نشیب مین ہے کہ اس کے پانی سے آبپاشی نہین ہوسکتی ہے۔

یہ سمستان ایک جاگذار علاقہ ہے جو ضلع محبوبنگر کے جنوب غرب مین واقع ہے اسکے ۲۲۴ مواضع ہین جو ضلع مذکور کے تعلقات ناگر کرنول۔ جڑچرلہ۔ محبوب نگر۔ کلواکرتی و امرآباد مین منتشر ہین۔ اسکا رقبہ (۴۰۳) مربع میل ہے اور مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین (۹۲۱۹۷)

تھی۔ اسکی آمدنی (۱۵) لاکھ ہے اور پیشکش کی رقم سالانہ معہ ۱/۵ لاکھ روپیہ ہے۔ ۱۸۲۷ء تک سگور راجہ صاحب کا مستقر تھا جس سے سمستان سگور کہلاتا تھا مگر بعد مین ونپرتی مقر حکومت قرار پایا۔ دریاے کشنا اسکے جنوبی غربی حصہ مین سولہ میل تک بہتا ہے اور بسبب تلی کی عمق کے اسکا پانی زراعت کے لئے کام نہین آسکتا ہے۔ خاص ونپرتی مین ایک تیل نکالنے کا کارخانہ ہے جسمین ارنڈ کا تیل نکالا جاتا ہے اور رائچور اور کرنول (علاقہ سرکار عظمت مدار) کو جاتا ہے۔ اگرچہ یہان بھی سوتی اور ریشمی ساڑیان اور کپڑے بنتے ہین مگر امرچنتہ و گدوال کے مال کے برابر نہین ہوتے۔

فہرست کتب جنسے مددلیگئی ہے

امپیریل گزیٹر سر ولیم ہنٹر بابت ۱۸۸۶ء گزیٹر اورنگ آباد۔ گزیٹر اضلاع احمدنگر و شولاپور علاقہ انگریزی ہسٹاریکل و ڈیسکرپٹیو اسکیچ مصنفہ مولوی سید حسین صاحب بلگرامی و مسٹر ڈیلمٹ۔ یادداشت مکاتبت جنرل لیزیر رپورٹ مردم شماری حیدرآباد بابتہ ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مصنفہ میرزا مہدیخان ناظم۔ رپورٹ مردم شماری برار بابتہ ۱۸۹۱ء ایضاً میسور ۱۸۹۱ء۔ نظم و نسق ممالک سرکار عالی بابتہ ۱۳۰۲ف ۱۳۱۰ف مولفہ مسٹر ڈنلاپ۔ کاشتکاران اورنگ آباد مصنفہ مسٹر فریدونجی جمشیدجی۔ تاریخ خاندان بہمنیہ مصنفہ کرنل کنگ۔ اسٹوری آف مای لایف لوئیس کوین مصنفہ کرنل میڈوز ٹیلر رپورٹ کارہای قحط ممالک سرکار عالی بابت ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ء مولفہ مسٹر ڈنلاپ۔ نظم و نسق لوکل بورڈ ممالک سرکار عالی بابتہ ۱۲۹۰ف تا ۱۳۰۶ف نظم و نسق محکمہ خانجات سرکار عالی بابت ۱۳۱۰ و ۱۳۰۹ف۔ نظم و نسق علاقہ چوبینہ سرکار عالی بابت ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ف یادداشت آبپاشی مولفہ مسٹر اسکوائن۔ گلمپس آف حیدرآباد۔ سوانح عمری سر سالار جنگ مرحوم مولفہ مولوی سید حسین صاحب و مسٹر یلمٹ۔ رپورٹہای بندوبست ممالک محروسہ سرکار عالی۔ یادداشتہای جیالوجیکل سروے ہندوستان

تختۂ نمبر ۱۔ تفصیل مردم شماری ملک سرکار عالی بابت سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

نشان سلسلہ	نام اضلاع	رقبہ مربع میلوں میں	تعداد: قصبات	تعداد: مواضع	جملہ مردم شماری: کل نفوس	جملہ مردم شماری: مرد	جملہ مردم شماری: عورت	مردم شماری قصبات: جملہ نفوس	مردم شماری قصبات: مرد	مردم شماری قصبات: عورت	تعداد نفوس فی مربع میل رقبہ دیہات
۱	اطراف بلدہ بشمول بلدہ و مضافات	۳۳۹۹	۱	۸۴۷	۸۶۹،۱۶۸	۴۴۶۲۵۸	۴۲۲،۹۱۰	۴۴۸،۴۶۶	۲۳۲،۲۹۵	۲،۱۶،۱۷۱	۱۲۵
۲	اندور (نظام آباد)	۴،۸۲۲	۷	۱،۱۵۴	۶۳۴،۵۸۸	۳،۱۶،۵۲۸	۳،۱۸،۰۶۰	۵۳،۸۰۶	۲۶،۴۸۲	۲۷،۳۲۴	۱۲۰
۳	میدک (گلشن آباد) ..	۲،۰۰۵	۳	۶۳۱	۳۶۶۷۲۲	۱۸۶۲۷۲	۱،۸۰،۴۵۰	۲۰۲۸۵	۱۰۴۶۰	۹،۸۲۵	۱۷۳
۴	محبوب نگر ..	۶،۵۴۳	۲	۱،۳۵۳	۷۰۵،۷۲۵	۳۵۷۰۹۸	۳،۴۸،۶۲۷	۱۹،۶۱۶	۹،۹۴۲	۹۶۷۴	۱۰۵
۵	نلگنڈہ	۴،۱۴۳	۲	۹۷۲	۶۹۹،۷۷۹	۳،۷۴،۵۷۷	۳،۲۵،۲۰۲	۱۱،۶۹۵	۵،۹۵۵	۵،۷۴۰	۱۶۶
	میزان صوبہ میدک گلشن آباد	۱۷،۵۱۳	۱۴	۴،۱۰۸	۲۴،۰۶،۸۱۴	۱۲،۳۴،۴۷۵	۱۱۷۲۳۳۹	۱۰۵،۴۰۲	۵۲،۸۳۹	۵۲،۵۶۳	۱۳۱
۶	ورنگل	۹،۷۲۹	۳	۱،۴۸۸	۹۵۲،۶۴۶	۴۹۶۰۴۱	۴۵۶۶۰۵	۲۸۲۴۲	۱۵،۵۱۷	۱۲۷۲۵	۹۵
۷	ایلگندل (کریمنگر)	۷،۲۰۳	۷	۱،۵۱۶	۱۰،۳۵،۵۸۲	۵۴۰۶۴۹	۴۹۴،۹۳۳	۴۹۳۷۲	۲۵۶۶۳	۲۳،۷۱۰	۱۳۶
۸	سرپور تانڈور (عادل آباد)	۵۰۲۹	۱	۹۸۳	۲۷۲،۸۱۵	۱۳۷،۵۷۲	۱۳۵،۲۴۳	۶،۳۰۳	۲،۹۷۷	۳،۳۲۶	۵۳
	میزان صوبہ ورنگل	۲۱۹۶۱	۱۱	۳۹۸۷	۲۲۶۱۰۴۳	۱۱،۷۴،۲۶۳	۱۰،۸۶،۷۸۱	۸۳۹۱۷	۴۴،۱۵۵	۳۹،۷۶۲	۹۹
۹	گلبرگہ	۴،۰۹۲	۷	۱،۱۰۲	۶۷۴۰۴۵	۳،۰۷،۸۷۶	۳،۶۵،۸۶۹	۶۹۲۲۳	۳۵۵۵۷	۳۳۶۶۶	۱۶۵
۱۰	عثمان آباد	۴،۰۱۰	۶	۸۶۰	۵۳۵۰۲۷	۲۷۰۹۲۴	۲،۶۴،۱۰۳	۴۶،۷۴۳	۲۳،۷۰۱	۲۳۰۴۲	۱۲۲
۱۱	رائچور	۳۶۰۴	۶	۸۹۳	۵۰۹۲۴۹	۲،۵۶،۳۳۲	۲۵۲۹۱۷	۵۸۱۱۳	۲۷۵۵۸	۳۰۵۵۵	۱۲۶
۱۲	لنگسگور	۴۸۷۹	۷	۱۲۶۶	۷۶۵،۸۱۳	۳۳۸۴۱۵	۴۳۷۳۹۸	۴۶،۹۹۶	۲۳،۲۱۲	۲،۳۷۸۴	۱۲۹
۱۳	بیدر	۴،۱۶۸	۷	۱۴۵۷	۷۶۶۱۲۹	۳،۸۵،۰۶۷	۳،۸۱،۰۶۲	۵۳۵۸۵	۲۶۴۶۸	۲۷،۱۱۷	۱۷۱
	میزان صوبہ گلبرگہ	۲۰۶۵۳	۳۳	۵،۵۷۸	۳۲،۲۸۹۶۳	۱۶۲۷۶۱۴	۱،۶۰۱۳۴۹	۲،۷۴،۶۶۰	۱،۳۶،۴۹۶	۱،۳۸،۱۶۴	۱۴۴
۱۴	اورنگ آباد	۶۱۷۲	۵	۱۸۲۵	۷،۲۱،۴۰۷	۳،۶۱،۰۸۲	۳،۶۰،۳۲۵	۸۲،۳۵۵	۴۱،۸۴۶	۴۰،۵۰۹	۱۰۳
۱۵	پربھنی	۵۰۹۱	۷	۱۴۹۵	۴۴۵،۷۶۵	۲،۲۳،۳۱۲	۲،۲۲،۴۵۳	۵۹،۶۴۸	۳۰،۱۶۱	۲۹۴۸۷	۱۱۵
۱۶	ناندیڑ	۳،۳۴۹	۴	۱۱۷۰	۵۰۳۱۸۴	۲۵۱،۰۸۱	۲۵۲۱۰۳	۳۴،۲۷۵	۱۷،۱۸۲	۱۷۱۹۳	۱۴۰
۱۷	بیڑ	۴۴۶۰	۴	۱۰۰۰	۴۹۲۲۵۸	۲۴۸،۱۵۱	۲۴۴۱۰۷	۴۳۲۸۶	۲۲۳۳۸	۲۰،۹۴۸	۱۰۱
	میزان صوبہ اورنگ آباد	۱۹،۰۷۲	۲۰	۵۴۹۰	۲۳۶۲۱۱۴	۱۱۸۳۶۲۶	۱۱،۷۹۴۸۸	۲۱۹۶۶۴	۱،۱۱،۵۲۷	۱،۰۸،۱۳۷	۱۱۲
۱۸	ریلوے	+	+	+	۱۲۰۴۰	۷۳۹۴	۴۶۴۶	+	+	+	+
	جملہ میزان ملک	۸۲،۶۹۸	۷۹	۲۰۰۱۰	۱۱۱،۴۱،۱۴۲	۵۶،۷۴،۶۲۹	۵۴۶۷۵۱۳	۱۱،۳۲،۱۰۹	۵۷۷۶۱۲	۵۵۴۴۹۷	۱۲۱

تنبیہ۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں بسبب ضلعبندی جدید تقریباً کل اضلاع کے رقبوں میں تغیر واقع ہوا ہے جدید رقبات کی تفصیل اضلاع کے بیان میں درج ہے۔

تختہ نمبر ۲ - موازین زراعت و آبپاشی ملک سرکار عالی

	اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۸۱ء تا سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ سنہ ۱۸۹۱ء تا سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۳ء
	مربع میل	مربع میل	مربع میل	مربع میل
جملہ رقبہ	۳۳,۲۸۱	۴۰,۸۹۱	۴۷,۰۹۶	۶۰,۷۳۴
جملہ غیر مزروعہ رقبہ ..	۱۲,۶۰۸	۱۳,۳۷۵	۱۶,۸۵۴	۲۸,۸۶۲
قابل زراعت بنجر وافتادہ	۵,۰۶۱	۵,۲۷۰	۵,۹۹۷	۶,۱۷۲
غیر قابل زراعت	۷۵۴۷	۸۱۰۵	۱۰,۸۵۷	۲۲۶۹۰
جملہ رقبہ مزروعہ	۲۰۶۷۳	۲۷۴۸۶	۳۰,۲۴۲	۳۱۸۷۲
تری بذریعہ نہر	۴۱	۵۷	۴۶	۴۸
تری بذریعہ تالاب و باولی	۶۸۷	۱,۱۵۶	۱,۵۷۹	۱,۷۳۲
تری بذرایع دیگر	۳۷	۲۹	۳۴	۳۶
جملہ رقبہ تری	۷۶۵	۱۲۴۲	۱,۶۵۹	۱,۸۱۶
جملہ رقبۂ خشکی	۱۹,۹۰۸	۲۶,۲۴۴	۲۸,۵۸۳	۳۰,۰۵۶
رقبۂ پیداوار				
دہان	۱,۰۳۲	۱,۱۸۰	۱,۳۵۸	۱,۴۰۲
گیہون	۷۶۱	۸۷۳	۹۱۴	۹۴۱
جوار	۷,۱۸۹	۱۰,۱۷۴	۱۲,۵۳۱	۱۲,۵۳۰
باجرا	۲,۹۱۱	۳,۱۴۵	۲,۴۸۷	۲,۵۵۶
دیگر غلات	۱,۵۹۱	۲,۰۴۱	۳,۶۳۱	۳,۶۹۳
اجناس روغندار ..	۲۹۱۰	۳,۰۰۹	۳,۲۹۴	۳,۴۲۰
مرچ	۱۲۳	۱۲۰	۱۴۹	۱۶۴
روئی (کپاس) ..	۱,۵۴۳	۱,۷۶۱	۳,۲۲۶	۳,۵۱۷
دیگر ریشہ جات ..	۵۰	۵۳	۸۵	۸۶
نیشکر	۱۸	۲۰	۲۹	۲۹
تمباکو	۱۰۷	۱۱۰	۱۲۵	۱۲۴
نیل	۹۴	۱۰۸	۹۴	۹۵
متفرق	۲,۳۴۵	۲,۲۸۲	۲,۳۱۹	۳,۳۰۶
جملہ رقبۂ مزروعہ	۲۰,۶۷۳	۲۷,۴۸۶	۳۰,۲۴۲	۳۱,۸۷۲

تختہ نمبر ۳ - معظم پیداوار کی اوسط قیمتین سیرون مین فی روپیہ حیدرآباد منتخب مقامات مین

نام منتخب اجناس و منتخب مقامات کے		اوسط دہ سالہ مختتمہ		
		سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء
چاول	پربھنی	۱۱	۱۰	۹
	عثمان آباد ..	۸	۹	۸
	رائچور	۱۰	۱۰	۹
	بلدۂ حیدرآباد ..	۱۰	۸	۶
	میدک	۱۰	۱۰	۱۰
	ورنگل	۱۱	۱۱	۱۱
جوار	پربھنی	۳۴	۳۲	۲۶
	عثمان آباد ..	۲۲	۲۱	۱۷
	رائچور	۲۴	۲۷	۱۸
	بلدۂ حیدرآباد ..	۲۴	۲۰	۱۰
	میدک	۱۵	۱۵	۱۵
	ورنگل	۲۱	۳۰	۲۰
باجرا	پربھنی	۲۶	۱۶	۱۳
	رائچور ..	۲۴	۲۶	۱۹
	بلدۂ حیدرآباد ..	۲۰	۱۸	۱۳
	ورنگل	۴۴	۲۹	۲۱
گیہون	پربھنی	۲۰	۱۷	۱۴
	عثمان آباد	۱۳	۱۵	۱۱
	رائچور	۱۰	۱۲	۸
	بلدۂ حیدرآباد ..	۱۲	۱۰	۶
	میدک	۱۰	۱۰	۱۰
	ورنگل	۱۲	۱۲	۱۰
نمک	بلدۂ حیدرآباد ..	۸	½۸	½۱۰

روپیہ حیدرآباد (سنہ ۱۹۰۱ء) سکہ کلدار کے ۱۳ آنہ ۹ پائی کے مساوی ہے۔

تنبیہ - سنین قحط شدید مثل سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے اعداد خارج کر دئے گئے ہین

تختہ نمبر ۴ - موازین قیمت تجارت ممالک سرکار عالی (ہزارون روپیہ مین) بابتہ سال سنہ ۱۸۹۰ء لغایتہ سنہ ۱۹۰۳ء

نام اشیاء	بذریعہ ریل و شوارع		
	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	سنہ ۱۹۰۰-۰۱ء	سنہ ۱۹۰۲-۰۳ء
	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
درآمد			
سوتی پارچہ	۱,۳۴,۶۷	۵۹,۵۲	۹۶,۶۵
سوت	۳۴,۴۹	۳۵,۴۴	۳۵,۷۲
ریشم	۱۲.۵۰	۳۹,۹۴	۱۱,۸۳
نمک	۵۶,۷۷	۵۰,۷۴	۴۳,۴۶
شکر	۱۵,۴۵	۱۷,۴۳	۲۵,۱۹
میوجات	۲۲,۷۳	۲۰,۳۶	۱۰,۸۳
مغزیات	۱۱.۱۷	۷,۱۶	۶,۷۷
مویشی و بھیڑ بکریان ..	۳۲,۸۳	۳۴,۲۹	۸,۲۳
چاندی	۱۴,۲۱	۳,۷۰	۱۱,۷۸
پیتل و تانبے کے برتن وغیرہ	۶.۰۴	۲,۸۹	۵,۵۸
لوہا	۶,۱۷	۵,۴۶	۵,۷۱
چوبینہ	۷,۷۶	۵,۶۵	۱,۴۸
دیگر اشیاء ..	۱,۳۳,۰۱	۱,۵۷,۰۸	۲۰۶,۲۹
جملہ	۴,۸۷,۸۰	۴,۳۹,۶۶	۴,۶۹,۵۲
برآمد			
غلہ و اقسام دال	۷۲,۸۶	۶۷,۷۱	۲۵,۵۶
روئی (کپاس)	۱,۲۸,۴۸	۲,۲۹,۹۰	۲,۱۰,۱۷
السی	۵۲,۵۸	۲۴,۷۸	۵۹,۸۵
اجناس روغندار	۲۸,۵۶	۳۲,۷۵	۱۲,۰۷
بھوٹی سونگ (ریسم ولائتی)	۱۱,۱۲	۴۸	۳۶
ازند	۲۴,۶۰	۵۷,۷۹	۵۲,۸۲
نیل	۷,۹۲	۲,۹۲	۱,۹۰
تیل اقسام	۱۷,۲۰	۱۶,۵۳	۴۲,۳۶
چوبینہ	۳,۶۱	۲,۴۱	۲,۵۶
سوتی پارچہ	۱۲,۷۶	۷,۰۱	۹,۸۵
چرم (گاو و گوسفند) ..	۲۵,۹۷	۲۸,۷۸	۲۳,۰۷
مویشی و بھیڑ	۱۷,۴۳	۱۹,۹۷	۱۵,۱۹
دیگر اشیاء	۳۲,۵۸	۳۸,۳۰	۲۲,۵۵
جملہ	۴,۳۵,۶۷	۵۴۹,۳۳	۴,۶۹,۳۰

تختہ نمبر ۵

ا - موازین متعلقہ عدالت ہاے دیوانی سرکار عالی

	اوسط شش سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۵ء
تعداد مقدمات اراضی و جایداد منقولہ	۱۲,۸۵۵	۱۲,۷۸۷	۱۱,۹۱۳	۱۱,۰۷۶
تعداد مقدمات حقوق وغیرہ	۱,۵۳۵	۲,۴۴۱	۲,۲۸۰	۲,۴۳۶

ب - موازین متعلقہ عدالت ہاے فوجداری سرکار عالی

	اوسط شش سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۵ء
تعداد اشخاص ماخوذہ بہ				
(ا) جرایم متعلقہ اشخاص و جائداد	۷,۳۷۳	۶,۰۶۲	۶۲۷۹	۶۶۶۰
(ب) خلاف ورزی تعزیرات ہند	۳۶,۰۴۳	۳۱,۰۴۳	۲۹,۵۹۹	۱۶,۳۵۶
(ج) خلاف ورزی قوانین خاص و مقامی	۷۴۲	۴,۳۴۷	۷,۶۳۲	۶,۷۶۲

تختہ نمبر ۶ - معظم ذرایع آمدنی ملک سرکار عالی (ہزارون روپیہ مین)

	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی سنہ ۱۹۰۴ء
	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
مالگذاری اراضی	۱,۸۹,۴۷	۲,۰۶,۳۸	۲,۲۴,۹۰	۲,۴۳,۰۶
کرورگیری	۴۳,۲۲	۴۸,۳۷	۵۴,۶۷	۵۶,۵۰
اسٹامپ	۴,۶۵	۸,۳۳	۷,۹۱	۸,۵۷
آبکاری وغیرہ - -	۳۷,۹۲	۴۹,۳۰	۴۹۰۳	۵۸,۳۲
جنگلات -	۱,۸۶	۲,۵۴	۴,۱۳	۵,۲۰
رجسٹریشن	۸	۴۸	۴۱	۴۱
ریلوے	۱۱,۹۴	۲۱,۶۲	۴۸,۰۳	۳۶,۴۳
بچت برار	۱۸,۰۵	۹۰۵	×	۲۹,۸۷
ذرایع دیگر	۲۰,۲۹	۳۶,۷۲	۲۷,۶۰	۳۰,۶۸
جملہ آمدنی	۳,۲۶,۷۸	۳,۸۲,۷۹	۴,۱۶,۶۸	۴,۶۹,۰۴

تختہ نمبر ۷ - مدات خرچ ملک سرکار عالی (ہزارون روپیہ مین)

	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۸۹۰ء	اوسط دہ سالہ مختتمہ سنہ ۱۹۰۰ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۱ء	حقیقی بابت سنہ ۱۹۰۳ء
	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ	ہزار روپیہ
باقی گذشتہ ..	۶۶,۵۱	۹۴,۳۶	۸۳,۴۶	۱,۸۷,۱۳
مصارف متعلق بوصول رقم	۵۳,۵۴	۶۶,۵۴	۶۱,۱۵	۵۶,۳۸
تنخواہ و خرچ دفاتر اہل قلم				
(ا) عام انتظام ..	۱۴,۹۴	۱۶,۶۷	۱۶,۷۷	۱۳,۶۷
(ب) قانون و عدالت ..	۱۰,۵۸	۱۲,۵۳	۱۳,۷۸	۱۱,۶۵
(ج) کوتوالی	۲۴,۵۲	۲۶,۱۲	۲۸,۷۶	۲۷,۸۶
(د) تعلیمات	۳,۳۶	۷,۰۰	۷,۴۹	۷,۲۹
(ھ) طبابت	۲,۶۰	۵,۰۰	۶,۲۱	۶,۷۲
(و) چھوٹے دفاتر ..	۳,۶۵	۳,۲۳	۳,۳۴	۱,۹۳
جملہ	۵۹,۶۵	۷۰,۵۵	۷۷,۳۵	۶۹,۱۲
دارالضرب	۵۲	۵۳	۳۷	۹,۷۸
وظایف الاونس و ادارات مذہبی	۴۲,۲۴	۴۳,۷۸	۴۰,۷۰	۳۹,۴۴
توجیہات خاص اعلیحضرت	۴۱,۲۲	۵۸,۷۹	۵۰,۲۸	۵۰,۰۰
تعمیرات عامہ و آبپاشی ..	۱۸,۱۷	۲۳,۱۶	۳۱,۵۲	۲۶,۰۷
صیغۂ فوج	۶۸,۷۶	۶۹,۴۴	۶۳,۹۳	۶۳,۷۲
ریلوے	۲۱,۹۵	۳۱,۱۸	۴۲,۵۱	۴۳,۳۲
محارج متفرق (بشمول قحط)	۹,۹۶	۳۸,۰۵	۴۳,۲۲	۷۲,۶۶
جملہ خرچ	۳,۱۶,۰۱	۴,۰۲,۰۲	۴,۱۱,۰۳	۴,۵۰,۴۹
باقی	۷۰,۱۵	۹۲,۷۴	۱,۷۰,۵۸	۱,۲۸,۴۹

فہرست مضامین حصہ دوم

ضلع اطراف بلدہ

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ
ضلع بیڑ تتمہ	

مضمون	صفحہ
ضلع بیڑ تتمہ	

ضلع سرلوپر ٹانڈور تتمہ

مختلف چھوٹے مضامین

گزیٹیر ممالک محروسہ سرکار عالی

حصّہ دوم

بیان صوبہ جات و اضلاع و تعلقات و قصبات

ضلع اطراف بلدہ

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے۔

ضلع اطراف بلدہ جیساکہ اوس کے نام سے ظاہر ہے اِس ریاست کے وسط مین شہر حیدرآباد کے اطراف مین واقع ہوا ہے۔ اِس کے اطراف مین جانب شمال ضلع میدک۔ جانب جنوب محبوب نگر۔ جانب مشرق نلگنڈہ اور جانب شمال شرق ضلع کریم نگر واقع ہین۔ چونکہ اس کے مواضع اطراف کے اضلاع کے مواضع کے ساتھ بالکل خلط ملط ہین اس لئے اسکے خطوط عرض بلد و طول بلد بطور یقین معیّن و مشخّص نہین ہو سکتے ہین۔ مگر تقریبًا یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۶° ۴۰' و ۱۸° ۴۰') اور خطوط طول بلد شرقی (۷۷° ۳۰' و ۷۹° ۳۰') کے واقع ہے یہ ضلع صرفخاص سے ہے اور اس کا مجموعی رقبہ بشمول ۲۶ مربع میل رقبۂ بلدۂ حیدرآباد د

مضافات (۲۲۹۹) مربع میل ہے۔ اسکے منجملہ (۲۰۴۰) مربع میل توخاص مواضع صرفخاص کا رقبہ ہے۔ تتمہ جاگیرات موقوعہ ضلع کا رقبہ ہے۔ اکثر حصّہ اس ضلع کا پہاڑی ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا جو موسوم بہ راجکنڈہ ہے پیپل پاڑ تعلقہ عنبرپیٹہ سے جنوبی شرقی سمت مین چلکر ضلع نلگنڈہ کے تعلقہ دیورکنڈہ مین داخل ہوجاتا ہے۔ اس سلسلہ مین بہت سارے گھنے جنگل ہین۔ دوسرا سلسلہ اننت گیری کا ہے جو تعلقہ پرگی ضلع محبوب نگر سے شروع ہوکر حیدرآباد و واڑی کی لین کو تقاطع کرکے اُس کے شمال کی جانب ریلوے لین کے متوازی وقارآباد سے دہارور تعلقہ ٹپلور تک چلاجاتا ہے۔ اس سلسلہ کا ایک بڑا حصہ اعلی طبقات لاٹیرایٹ کے احجار سے مرکب ہے اور گرانیٹ کے علٰحدہ علٰحدہ پہاڑ ہر جاے نظر آتے ہین۔ خاصکر بلدۂ حیدرآباد کے اطراف مین بعض چوٹیان دوسو تین سو فیٹ تک مرتفع ہین جیسے کوہ مولا و قلعہ گولکنڈہ اور امام ضامن کا پہاڑ واقع ترلگیری۔ اس ضلع کی سطح کا عام میلان غرب سے شرق کی جانب ہے

سب سے زیادہ معتبر ندی اس ضلع مین موسی ہے جو اِس کے تین تعلقات کو سیراب کرتی ہے۔ اس کا منبع سیوارڈی پٹیہ کے قریب اننت گیری کے پہاڑون مین واقع ہے اور تقریبًا شرقی سمت مین بہتے ہوے بلدۂ حیدرآباد اور اسکے شمالی مضافات یعنی چادرگھاٹ کے درمیان سے گذرتے ہوے ضلع نلگنڈہ مین داخل ہوجاتی ہے۔ دریاے مانجرا ضلع کے شمال مین صرف دوہی مواضع واقع تعلقۂ آصف نگر کے پاس سے گذرتی ہے پونسیو یرجس کو ہلدی ندی بھی کہتے ہین۔ اس کے شمال مین سے گذرتی ہے اور دیونَدی

پٹی جو کل مین واقع ہے - یہ دونون مانجرا کی شاخین ہین -

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات ارضی آرکیین نائیس قسم کے ہین - حیدرآباد کے اطراف مغرب کے جانب لنگم پلی تک جو حیدرآباد سے پندرہ میل فاصلہ پر ہے عجیب اتفاق ہے بڑے بڑے پتھر ایک دوسرے پر عجیب طرح سے جما ہوئے نظر آتے ہین -

داحیوانات

اس ضلع کی چھوٹی جھاڑی اور جھنڈ کے جنگلو نمین تیندوا - ترس - ریچھ اور کبھی کبھی شیر بھی پائے جاتے ہین اور میدانون مین ہرن اور خرگوش اکثر رہتے ہین - اعلیٰ حضرت کی شکارگاہ محفوظہ مین جس کا طول بلدہ سے ۴۲ میل ہے ہرن اور سیاہ ہرن بکثرت موجود ہین - پرندون مین تیتر - بٹیر - لوا - ہریل اور تالابون مین جنگلی بط - مرغابی - ٹیل اور اسنائیپ کثرت سے ہوتے ہین اور شکار خوب ہوتا ہے -

موسم - آب و ہوا اور مقدار بارش

تالابون کی اور ندیون کی وجہ سے یہ ضلع مرطوب رہتا ہے اور موسم بارش مین ملیریا بخار عام ہوتا ہے - اکٹوبر سے آخر مارچ تک اسکی ہوا نہایت صحیح رہتی ہے - گذشتہ اکیس ۲۱ سال یعنی ابتداے ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک بارش کا اوسط (۳۲) انچھ تھا ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء و ۱۸۹۴ء مین مقدار بارش اوسط سے کہین زیادہ تھی - بخلاف اس کے ۱۸۹۹ء مین (۱۹) انچھ بارش ہوئی -

تاریخ

یہ ضلع ورنگل کے کاکتیا راجاؤن کے ملک کا ایک جزو تھا (۱۱۵۰ء سے ۱۳۲۵ء تک) لیکن اوسکے بعد سے جبکہ مسلمانون نے دکن کو فتح کیا مسلمان بادشاہون کے تحت حکومت رہا ہے - سلطان محمود شاہ بہمنی کے زمان سلطنت مین صوبہ دار تلنگان خود مختار ہوکر ۱۵۱۲ء

مین سلطان قلی قطب شاہ کا لقب اختیار کیا۔ قطب شاہیونکی سلطنت کا زمانہ اورنگ زیب کے فتح دکن تک رہا جس نے اس ملک کو ضمیمہ سلطنت دہلی کرلیا لیکن اٹھاروین صدی کے ابتدا مین جب ریاست حیدرآباد قایم ہوئی تو یہ ملک بہی سلطنت دہلی سے منتزع کرلیا گیا۔

آثار قدیمہ

اس ضلع مین مقامات ذیل بلحاظ قدامت دلچسپی سے خالی نہین ہین۔ قلعۂ محمد نگر عرف گولکنڈہ حیدرآباد سے پانچ میل جانب مغرب واقع ہے جو شاہان قطب شاہی کا پایہ تخت تھا۔ قلعہ مذکور کے شمال کے جانب سلاطین قطب شاہی کی گنبدین ہین جو دکن مین مسلمانون کے مقابر و تعمیرات کے حیرت انگیز اور بہترین نمونہ خیال کئے جاتے ہین۔ سنگ ۔۔۔ الکہ سیاہ پتھر کا ہے۔ جس کو عمدہ جلا دیگئی ہے۔ اور اوپر آیات قرآنی اور اسمائے دوازدہ امام نہایت خوشخط کندہ ہین۔ حیدرآباد سے دس میل جانب جنوب موضع میسرم کے قریب ہند ۔۔ ن کے چند مندرون کے آثار باقی ہین جنکو اورنگ زیب نے بعد فتح گولکنڈہ منہدم ۔۔۔ ایک بڑے مندر کے پتھرون سے وہان ایک مسجد ۔۔۔ سے دوبرس قبل بنائی جو اب تک موجود ہے عمارات قدیمۂ موقوعۂ حیدرآباد و مضافات کا ذکر بلدۂ حیدرآباد کے بیان مین دیا گیا ہے۔

مردم شماری

اس ضلع کے مواضع مع ۔۔ ل جاگیرات (۸۴۷) مین اور اسکی مردم شماری باستثنائی بلدۂ حیدرآباد گذشتہ تین مردم شماریون مین حسب ذیل تھی۔ ۱۸۹۱ء مین (۳۵۵۰۸۷) ۱۹۰۱ء مین (۳۹۵۰۰۴) اور ۱۹۱۱ء مین (۴۲۰۰۷۰۲) یہ ضلع پانچ تعلقات اور ایک

پٹی پر منقسم ہے جن کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء تختہ ذیل سے ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ بحساب مربع میل	تعداد		مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تغیر آبادی ۱۸۹۱ء تا ۱۹۰۱ء	تعداد ان لوگون کی جو لکھنا پڑھنا جانتے ہین
		قصبات	مواضع				
مٹپلی	۲۷۹	۰	۶۱	۳۳۵۴۴	۱۲۰	— ۱۱٫۸	تعلقہ وار اعداد غیر معلوم
عنبرپیٹھ	۵۶۰	۰	۱۲۴	۸۱۵۳۵	۱۴۵	+ ۱۳٫۰	
شاہ آباد	۳۰۲	۰	۶۵	۴۱۳۸۴	۱۳۷	+ ۴٫۹	
آصف نگر	۲۹۰	۰	۶۴	۴۷۲۱۷	۱۶۲	+ ۲۰٫۴	
پٹلور	۵۲۲	۰	۱۱۵	۴۵۰۰۶	۸۶	۲٫۰	
جوگی پیٹ	۸۷	۰	۲۲	۱۵۷۱۹	۱۸۱	+ ۴۵٫۱	
جاگیرات وغیرہ	۱۳۳۳	۰	۳۹۶	۱۵۶۲۲۷	۱۱۷	+ ۶٫۶	
میزان ضلع	۳۳۸۳	۰	۸۴۷	[illegible]۰۰۷۰۲	۱۲۰	+ ۷٫۹	۱۴۷۳۵

اس ضلع مین ۸۷ فیصدی سے زاید ہندو ہین اور ۶۸ فیصدی کی زبان تلنگی ہے۔

سب سے زیادہ تعداد کاپو یعنی زراعت کار و نکی ذات کی ہے جو (۷۵۷۷۴) ہین یعنی ضلع کی مردم شماری کی فیصدی ۱۸ - برہمن (۹۶۰۰) - کومٹی یعنی بنئے (۱۳۴۰۰) گولا یعنے چرواہے (۳۲۹۰۰) - گونڈلا یعنے تاڑی نکالنے والے (۲۳۵۰۰) اور سالا یعنے جولاہے (۱۷۵۰۰)
پست اقوام مین ڈہیر یعنے سائیو نکی ذات (۲۶۰۰۰) اور چمار (۴۹۸۰۰) ہین - اُن لوگون کی تعداد

لوگون کی ذاتین اد

جو زراعت مین مصروف ہین (۱۳۷۵۰۰) ہے یعنی کل نفوس ضلع کے (۴۳) فیصدی -

عام حالات زراعت

یہ ضلع گرانٹ کے خطہ مین واقع ہے اسی لئے اسکی زمینین چلکہ یا ریتیلے قسم کے ہین جو گرانیٹ پتھر کی تحلیل سے پیدا ہوتی ہین اور کہین کہین ریگڑ یعنی سیاہ چکنی مٹی بھی پائی جاتی ہے تعلقہ پٹلور اور جوکل چٹی مین ریگڑ زیادہ ہے اور پٹلور مین اس کے علاوہ لائٹر یٹ یعنی آہن آمیز سُرخ چکنی مٹی بھی کثرت سے ہے اور یہ دونون اقسام کی زمینین نہایت حاصل خیز ہوتی ہین - چلکہ کی زمین مین خریف کی فصل بوتے ہین مثل زرد جوار - باجرا - راگی - اور مکا اور ریگڑ ولاٹیریٹ زمینون مین ربیع کی فصل بوئی جاتی ہے مثل سفید جوار - کپاس اور السی - باغات کے لئے سرخ لاٹیریٹ کی - زمین زیادہ تر مناسب ہے مگر پانی کا ہونا لازمی ہے - ندیونکی وادیون اور پہاڑون کے دامن کی مٹی بھی بہت حاصل خیز ہوتی ہے -

معظم موازین زراعت

اس ضلع مین عموماً رعیت داری طریقہ جاری ہے - باستثنا رقبہ جاگیرات کل سرفخاص کا رقبہ (۲۰۴۰) مربع میل ہے جس کے منجملہ ۱۹۰۱ء مین (۳۹۲) مربع میل مزروع تھے - جنگلات اور ناقابل زراعت زمین کا رقبہ (۱۴۸۰) مربع میل تھا اور اُفتادہ و قابل زراعت بنجر کا رقبہ (۱۶۷) مربع میل - معظم غلّات جوار و باجرا اور چانول ہین جن کا رقبہ رقبۂ مزروعہ کا فیصدی ۳۲ و ۱۲ و ۹ تھا - روغن دار اجناس مثل تل السی اور ارنڈ ہر تعلقہ مین بوئے جاتے ہین جن کا مجموعی رقبہ ۱۸ میل مربع تھا اور چنے کا رقبہ ۲۴ مربع میل -

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ - بکریان

اس ضلع مین کوئی خاص نسل زراعتی جانورون کی نہین ہے اور ٹٹو تو معمولی قسم کے ہین - بھیڑ اور بکریان بھی معمولی ہین - قلعۂ گولکنڈہ کے قریب سرکاری اسٹڈ فارم ہے جہان

فوج کے لئے گھوڑون کی پیدایش کا انتظام کیا گیا ہے ۔

آبپاشی

یہ ضلع تلنگان ہونے سے اسمین تری کی کاشت زیادہ ہوتی ہے ۔ موسی ندی مین متعدد بند باندھے گئے ہین اور نہرین نکالی گئی ہین جن کے ذریعہ سے تالابون مین پانی پہونچایا جاتا ہے اور نہرون اور نالون سے صریحاً بھی زراعت کی آبپاشی ہوتی ہے ۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے نالے بھی موجود ہین ۔ انکے علاوہ (۱۳۹) تالاب اور (۳۱۰) کنٹے اور (۲۲۵۳) باولیان بھی عمدہ تعمیر کی حالت مین موجود ہین ۔ ۱۹۰۱ء مین کل تری کا رقبہ (۴۰) مربع میل تھا ۔

جنگلات

تعلقات پٹلور و شاہ آباد مین جو جنگل ہین اُن مین ذیل کا چوبینہ محفوظ کیا گیا ہے ۔ ساگوان آبنوس اور نلا مدی مگران کی لکڑی بڑی نہین ہوتی ہے ۔ جملہ تعلقات مین چوبینہ کے قطعات موجود ہین جنہین غیر چوبینہ نکلتا ہے جو ایندھن اور چھپر وغیرہ کے کام آتا ہے ۔

معدنیات

چونیکا کنکر ۔ گرانیٹ اور بسالٹ کے علاوہ اور کوئی قیمتی معدن اِس ضلع مین نہین ہے تعلقہ عنبر پیٹھ کے مواضع چندور اور کاپرتی مین مٹی سے سجی کھار نکالتے ہین ۔ تعلقہ پٹلور مین سیلو کا پتھر جسکو شاہ آبادی پتھر بھی کہتے ہین برآمد ہوتا ہے اور گیرو اور لوہے کا پتھر بھی موجود ہے جس سے لوہا نکالا جاتا ہے ۔

صنائع و دستکاری

ساڑیان اور رومال چندور مین اور پیتل و تانبے کے برتن آصف نگر مین عمدہ طیار ہوتے ہین ۔ چمار لوگ چمڑے کی دباغت کرتے ہین جو ڈولون اور چپلون کے کام آتا ہے ۔

تجارت

ضلع کی معظم برآمد جوار ۔ چانول و دیگر غلات کپاس ۔ اجناس روغندار ۔ گھی ۔ مرچ ۔ بھیڑ و

بکریان زراعتی جانور - ہڈی - گڑ - تمباکو - چمڑے اور تڑوڑ کی چھال ہے اور معظم درآمد مین نمک سوکھی مچھلی - افیون - گرم مصالح - سونا - چاندی - پیتل - تانبا اور اُنکے ظروف - چینی شکر - لوہا - گندھک - معدنی تیل - خام ریشم اور ریشمی کپڑے شامل ہین - بلدۂ حیدرآباد بہت بڑی تجارت گاہ ہے لیکن ضلع کے مختلف مقامات مین ہفتہ واری بازار بھرتے ہین جیسا کہ چنتلپیرو - کشنا ریڈی پیٹھ - کنکوٹر - ولادر گنج - توپران اور دہارور ہین - مشہور تجارت پیشہ کومٹی لوگ ہین اور بعض جاسے مارواڑی بھی ہین -

ریلوے اور سڑکین

بلحاظ ریلوے یہ ضلع نہایت موزون واقع ہوا ہے - نظام اسٹیٹ ریلوے اس ضلع مین شرق سے غرب کو جاتی ہے جس کے چھ اسٹیشن اسکے حدود مین واقع ہین - اور حیدرآباد گوداوری لین کا ایک ہی اسٹیشن ہے - کل طول ریلوے کا اس ضلع مین (۹۸) میل ہے اس ضلع مین چھ مشہور سڑکین ہین - حیدرآباد سے محبوب نگر تک براہ شمس آباد (۵۴) میل حیدرآباد سے نلگنڈہ (۸۰) میل - حیدرآباد سے بھونگیر (۲۸) میل - حیدرآباد سے مٹیرچل (۳۴) میل - حیدرآباد سے پٹنچرو براہ لنگم پلی (۱۶) میل اور دہارور سے کوہیر تک (۲۴) میل - جنکا مجموعی طول (۲۲۶) میل ہے - پہلی دوسری اور چوتھی سڑکین فوجی ہین جو رائچور و مچھلی بندر - اور ناگپور کو جاتی ہین -

قحط

یہ ضلع عموماً قحط سے محفوظ رہا ہے لیکن ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء و ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۲ء مین بارش کے کم ہونے یا بیوقت برسنے سے خشک سالی سے ماؤف ہوا ہے پہلے دو سنو نمین علوقہ میسر نہین ہوا اور کثرت سے جانور پانی اور چارہ کے نہونے سے تلف ہوگئے

ضلع کی قسمتیں اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتوں پر منقسم ہے۔ تعلقہ میڑچل اور جوگل پٹی دوم تعلقدار کے تحت مین ہے۔ اور تعلقات چٹلورہ آصف نگر سوم تعلقدار کے تفویض ہین۔ تیسری قسمت تعلقات عنبر پیٹھ وشاہ آباد پر مشتمل ہے جو اول تعلقدار کے تحت مین ہے جو علاوہ اسکے اپنے جملہ ماتحتون کی کارروائی کی نگرانی بھی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار اور جوگل پٹی پر ایک نائب تحصیلدار مامور ہین

عدالت دیوانی اور فوجداری

عدالت ضلع اول تعلقدار کے مددگار عدالت کے تفویض ہے اور اول تعلقدار ضلع کے ناظم دیوانی ہین۔ جن مقدمات کا فیصلہ یا شنوائی مددگار عدالت کرتے ہین وہ بغرض منظوری یا فیصلۂ اخیر تعلقدار کے پاس پیش ہوتے ہین۔ اس ضلع مین چھ تحتانی عدالتین تحصیلدارون کے ماتحت ہین۔ اول تعلقدار ضلع ناظم اعلای فوجداری بھی ہین اور اونکے مددگار عدالت جائنٹ مجسٹریٹ ہین اور اقتدارات فوجداری کو تعلقدار اول کے غیاب مین استعمال کرتے ہین مددگار عدالت اور دوم و سوم تعلقدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین۔ اس ضلع مین جرائم سنگین کمتر واقع ہوتے ہین۔

انتظام مالگذاری

قبل ضلعبندی یعنی ۱۸۶۶ء کے قبل تاریخ مالگذاری کا کچھ حال معلوم نہین صرف اسیقدر معلوم ہے کہ تعلقات یا چند دیہات مستاجرون کو مقررہ رقم پر دئے جاتے تھے اور اون کو وصول مالگذاری کے لئے فی روپیہ ڈیڑھ آنہ دیا جاتا تھا۔ تعلقات موجودہ ۱۸۶۶ء مین مرتب ہوئے اور پٹی جوگل ۱۸۹۵ء مین بسبب جاگیردار کے لاوارث فوت ہونے کے شریک صرفخاص کرلی گئی۔ اس ضلع کی پختہ پیمایش نہین ہوئی ہے۔ اراضی تری کا اوسط دہارا یا لگان ۹ روپیہ فی ایکر ہے (اعلی معللعہ اقل ۱۲) اور خشکی زمینون کا اوسط دہارا ۳ فی ایکر ہے (اعلی للعہ اقل ۲ آنہ)

زر مالگذاری اور جملہ آمدنی تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

مدات	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
خالصہ مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفائی ولوکل بورڈ

اس ضلع مین ایک آنہ فی روپیہ کا سیس جاری نہین ہے لیکن فی سو ایکروپیہ بنام راستہ چٹی زر مالگذاری اراضی پر وصول کیا جاتا ہے جو سالانہ بقدر سمہ [illegible] کے ہوتا ہے۔ کوئی لوکل بورڈ قایم نہین ہین مگر مستقرات تحصیل اور کوہ مولی و سرور نگر و گولکنڈہ و میسرم مین صفائی کا مختصر عملہ موجود ہے جنکا خرچ خزانہ صرفخاص سے دیا جاتا ہے اور اسکی نگرانی اول تعلقدار کے مددگار آبپاشی کے تفویض ہے۔

کوتوالی ومحبس

اول تعلقدار کوتوالی ضلع کے ناظم اعلیٰ اور مہتمم پولیس اور نکے عملی مددگار ہین جنکے تحت مین چھ امین (۱۱۵) ماتحت افسر (۶۹۶) جوانان کوتوالی اور پچیس[25] سوار ہین اور (۴۸) تھانون پر یہ جمعیت منقسم ہے۔ انکے علاوہ دیہی پولیس (۱۱۰۹) ہے جو دیہات کے پولیس پٹیل کے ماتحت ہے اس ضلع مین کوئی محبس نہین ہے اور قیدی صدر محبس بلدہ کو بھیجدئے جاتے ہین۔ اور باستثنای عنبرپیٹھ و آصف نگر جو بلدہ سے متصل ہین باقی تحصیلات کے دفتر مین ایک حجرہ قیدیون کے لئے موجود ہے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع بڑھا ہوا ہے جسمین فیصدی ۵ر۳ (مرد ۳ر۶ - عورت ۶ر) سنہ ۱۹۰۱ء مین پڑہ لکھ سکتے تھے۔ اِس ضلع مین نو مدرسہ ہین جنمین سے اٹھ ابتدائی اور ایک وسطی یعنی مڈل اسکول ہے

طلباء زیر تعلیم کی تعداد ۱۸۸۱ء مین (۳۲۴) - ۱۸۹۱ء مین (۴۶۱) ۱۹۰۱ء مین (۵۱۱) اور ۱۹۰۳ء مین (۶۶۷) تھی - کل خرچ تعلیم ۱۹۰۱ء مین للعمہ ما ے روپیہ تھا جسمین (اللعا للعہ) اجرت تعلیم بھی شامل تھی

دوا خانجات و ٹیکا لگانا

دو دوا خانے اِس ضلع مین قایم ہین جنمین چالیس داخلی مریضونکے رکھنے کے لئے جا تی ہے - ۱۹۰۱ء مین (۳۳) داخلی مریض اور (۹۳۱۷) خارجی مریض زیر علاج رہے اور (۲۸۰) عمل جرّاحی کئے گئے - کل خرچ اس سال مین مالللعہ روپیہ ہوا - ۱۹۰۱ء مین کامیابی کے ساتھ (۴۵۳) بچون کے ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس (۱۰٫۸) کو -

بیان تعلقات ضلع اطراف بلدہ

تعلقہ ٹیرحل

ٹیرحل - صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے شمال شرق مین واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۸۰۵۲۰) اور رقبہ (۶۳۴) مربع میل تھا - ۱۸۹۱ء مین تعداد نفوس (۹۱۱۱۳) تھی - اِس تعلقہ مین (۱۶۷) مواضع ہین جنمین سے (۱۰۶) مواضع جاگیر ہین اور ٹیرحل (۳۰۱۹ نفوس) اس کا مستقر ہے - ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ایک لاکھ روپیہ تھی ٹیرحل مین زیر تالاب کثرت سے دھان بوئے جاتے ہین اور تالاب بھی کثرت سے ہین - اس کو تعلقہ شمالی بھی کہتے ہین - جاگیری تعلقہ علی آباد اسکے مشرق کی جانب واقع ہے جس کے دو مواضع اور جس کا آٹھ مربع میل رقبہ ہے - اسکی مردم شماری (۳۲۰۱) ہے -

تعلقہ عنبر پیٹھ

عنبر پیٹھ - ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع کے شرق مین واقع ہوا ہے جس کا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۰) مربع میل ہے - ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۰۸۳۲۵) تھی بمقابل ۱۸۹۱ء

کے (۹۱۸۵۱) نفوس کے اسمین (۱۸۰) مواضع ہین جنمین سے (۵۶) مواضع جاگیر ہین اور عنبر پیٹھ (۲۶۴۸) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی۔ اسمین بہت سے تالاب ہین جنسے وہان کی آبیاری ہوتی ہے۔ اسکو تعلقۂ شرقی بھی کہتے ہین۔ تعلقۂ اوپل علاقہ پایگاہ اسکے شرق مین واقع ہے جس کا رقبہ (۶۶) مربع میل اور مردم شماری (۵۸۶۴) اور تعداد مواضع (۱۷) ہے۔

تعلقہ شاد آباد

شاد آباد۔ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے جنوب مین واقع ہے اور جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۶۵۴) مربع میل ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۷۶۹۰۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۳۲۴۵) تھی۔ اس تعلقہ مین (۱۶۸) مواضع ہین جنمین (۱۰۲) مواضع جاگیر کے ہین اور شاد آباد (۵۵۹۰) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اس تعلقہ کو تعلقہ جنوبی بھی کہتے ہین۔ تعلقۂ وقار آباد علاقہ پایگاہ اسکے شمال غرب مین واقع ہے جس کے (۲۵) مواضع اور جسکی مردم شماری (۱۱۲۷۰) ہے۔ اسکا رقبہ تقریباً (۸۲) مربع میل ہے۔

تعلقہ آصف نگر

آصف نگر۔ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے مغرب مین واقع ہے اور بشمول جاگیرات اس کا رقبہ (۴۰۲) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۶۹۲۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۴۲۶۴۰) تھی۔ اسمین (۱۰۹) مواضع ہین جنکے منجملہ ۲۲ جاگیر ہین اور آصف نگر (۱۶۹۴) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲ لاکھ روپیہ تھی۔ اسکو تعلقۂ غربی بھی کہتے ہین۔ اسکی زمینین ریتلی ہین اور تالاب اسمین کثرت سے ہین۔ تعلقہ فرید آباد علاقہ پایگاہ اس کے مغرب مین واقع ہے جسکے (۳۱) مواضع اور جسکی مردم شماری (۶۳۴۸) ہے اور رقبہ

اس کا (۱۲۶) مربع میل ہے۔

تعلقہ پٹلور

پٹلور ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کا ایک تعلقہ ہے جو ضلع بیدر کے جنوب مین واقع ہے۔ اسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۹۵) مربع میل ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۳۳۲۸۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۳۸۰۸) تھی۔ یہ تعلقہ (۱۳۸) مواضع پر مشتمل ہے جنمین (۲۳) مواضع جاگیر کے ہین۔ اور رہانر (۹۴۹) نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۶) لاکھ روپیہ تھی۔

پٹی جوکل

یہ ضلع اطراف بلدہ صرفخاص کی ایک پٹی ہے جو ضلع اندور کے جنوب غروب مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۰۸۹) تھی اور اسکا رقبہ (۸۷) مربع میل تھا۔ لیکن سنہ ۱۸۹۱ء مین اسمین (۱۰۰۸۳) نفوس آباد تھے۔ اس پٹی کے ۲۲ مواضع ہین اور جوکل (۱۵۳۴ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ... روپیہ تھی۔ اسکی اکثر زمینین ریگڑ کی ہین

بلارم

بلارم آگے حیدرآباد کنٹنجنٹ کا کنٹونمنٹ تھا۔ اور اب سکندرآباد کنٹونمنٹ یعنی چھاؤنی کا جزو سمجھا جاتا ہے (ملاحظہ ہو مضمون سکندرآباد)

چادر گھاٹ

چادر گھاٹ

حیدرآباد کے شمال کو رود موسی کے کنارہ چپ پر یہ آبادی واقع اور شہر وافضل گنج کے شمال و شرق کی طرف ممتد ہے۔ اس نام کا ماخذ اُس چادر سے ہے جو رود موسی پر ۱۲ فیٹ عریض ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ندی کے بنائی گئی ہے۔ اس حصہ مضافات مین اکثر یوروپین و یوریشین ملازمین سرکار و دیگر عمدہ داروں کے مکانات ہین اور اسکی آبادی گویا پچھلے پچاس سال مین

ہوئی ہے۔ سنہ ۱۸۵۰ء مین باستثناے رزیڈنسی اور اوسکے بازار ملحقہ کے اس قطعہ مین ایک بھی مکان نہ تھا۔ اور اب اُنکا شمار ہزارون سے بھی زیادہ ہے۔ اور بعض اوسمین سے نہایت ہی عمدہ عمارات ہین۔ اس قطعہ مین آگے مانگنے سے زمین ملجاتی تھی مگر اب یہ حال ہے کہ فی مربع گز صہ روپیہ سے عہ روپیہ تک بھی بمشکل ملتی ہے۔ اس قطعہ مین جو چادر گھاٹ میونسپالٹی کا معتبر حصّہ ہے رومن کیتھلک اور سنٹ جارج کے گرجون کے علاوہ قدیم فرانسیسی توپ کا سانچہ ہے جس کو موسیو ریمونڈ نے بنایا تھا اور جسکی نسبت سرجان ملکم نے سنہ ۱۷۹۸ء مین لکھا تھا کہ (اسمین عمدہ توپین ڈہلتی اور بکار آمد بندوقین تیار ہوتی ہین) رمبولڈ صاحب کی کوٹھی جسمین اس وقت نظام کالج ہے۔ کنگ کوٹھی جسمین شاہزادہ ولیعہد اسوقت قیام فرماتے ہین۔ تعمیرات کا دفتر حیدرآباد کالج۔ سیف آباد کی عمارت شاہی جسمین فنانس وتعمیرات و پرایویٹ سکرٹری کے دفاتر اور دیگر دفاتر سرکاری اور کلب سب اسی حصہ مین واقع ہین اور اس عمارت کے کمپونڈ سے ملا ہوا بجانب مغرب دفتر دار الضرب قایم کیا گیا ہے جسکی بہت بڑی تعمیر سنہ ۱۹۰۴ء مین ختم ہوئی۔ باغ عامہ و حیدرآباد کا ریلوے اسٹیشن اس حصہ کے شمال غرب مین ہین اور حسین ساگر کے تالاب کے نیچے ایک برف کا اور ایک لکڑی کاٹنے کا کارخانہ اور حیدرآباد کے پارچہ بافی کا کارخانہ واقع ہین۔

بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد و مضافات

بلدۂ حیدرآباد

بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد صانہا اللہ عن الشر والفساد (۱۷° ۲۲′ شمالی و ۷۸° ۲۷′ شرقی) اس مملکت ابد قرار کا پاے تخت اور کنارۂ راست رود موسی پر واقع ہے جو

دریا ے کشنا کی ایک شاخ ہے۔ حیدرآباد بلحاظ تعداد نفوس اِس مملکت مین اول اور تمام ہندوستان
مین چوتھا شہر ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول مضافات و رزیڈنسی بازار و چھاؤنی ہاے سکندرآباد
و بلارم سنہ ۱۸۸۱ء مین (۳۶۷۴۱۷) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۴۱۵۰۳۹) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۴۸۴۶۶) تھی
سب سے اخیر مردم شماری مین اِس مین (۲،۴۳،۲۴۱) ہندو۔ (۱،۸۹،۱۵۲) مسلمان اور (۱۳،۹۲۳)
عیسائی آباد تھے۔ علاوہ ان کے (۸۶۳) سکھ (۹۲۹) پارسی (۳۱۸) جین اور ۴۸ دیگر اقوام تھے
حیدرآباد بمبئی سے (۴۹۲) میل۔ مدراس سے (۵۳۳) میل اور کلکتہ سے (۹۸۷) میل دور ہے۔
اس شہر کی بنیاد **محمد قلی** چوتھے قطب شاہی بادشاہ نے سنہ ۱۵۸۹ء مین ڈالی جو قلعۂ گولکنڈہ مین
جو شہر سے پانچ میل غرب کو واقع ہے حکومت کرتا تھا۔ غالبًا فرخندہ بنیاد [۱۰۰۶] اس کا تاریخی لقب ہو۔
پہلے اِس کا نام بھاگ نگر تھا جو بعد کو حیدرآباد سے تبدیل کیا گیا۔ یہ شہر روز افزون ترقی کرتا رہا تاآنکہ
اورنگ زیب بادشاہ قطب شاہی اور اسکے ناراض وزیر میر جملہ کے درمیان سنہ ۱۶۶۵ء مین مداخلت
شروع کی سنہ ۱۶۸۷ء مین گولکنڈہ کو مغلون نے فتح کیا اور حیدرآباد پر اُن کا قبضہ ہوا اور ابو الحسن تاناشاہ
اخیر بادشاہ خاندان قطب شاہی اُنکے ہاتھ مین دستگیر ہوا۔ حیدرآباد سلطنت دہلی کے تحت مین
نواب آصفجاہ بہادر اول کے زمانہ تک رہا اور جب وہ خود مختار ہوے تو حیدرآباد کو اپنا پاے تخت
بنایا۔ خاص شہر کے اطراف مین پتھر کی شہر پناہ ہے جسمین جابجا برج ہین اِس کے تیرہ دروازہ اور
بارہ کھڑکیان ہین اور شہر ایک متوازی الاضلاع کی شکل مین ہے۔ جس کا محیط چھ میل اور رقبہ ۲ ¼ مربع
میل ہے۔ شہر پناہ کی بنا مبارز خان آخری صوبہ دار سلطنت مغلیہ نے کی اور نواب آصف جاہ اول نے
اوس کو پورا کیا۔ شہر کی آبادی اپنے سابقہ حدود سے شمال اور مشرق کی جانب بہت کچھ تجاوز کر گئی ہے۔

شہر مین داخل ہونے کے چار پل ہین۔ پرانا پل منتہای مغربی حد پر ہے اور آلیفنٹ کا پل جسکو نیا پل بھی کہتے ہین۔ منتہاے شرق کی طرف ہے۔ ان دونون کے درمیان دو اور پل ہین ایک افضل پل اور دوسرا چھپا دروازے کا پل۔ اول الذکر آلیفنٹ پل کے قریب ہے اور دوسرا پرانے پل سے نزدیک۔

چار مینار

نہایت عظیم الشان عمارت شاہان قطب شاہیہ کی چارمینار ہے جو وسط شہر مین واقع ہے اور اسکی بنیاد سے چار سمت کو چار شاہراہ جاتی ہین۔ بنیاد کی کرسی پر چار کمانین بنائی گئی ہین جن کا رخ جنوب و شمال و شرق و غرب کو ہے اور اُن کمانون کے چارون گوشون سے یہ چارون مینار بلند ہوتے ہین جن کا ارتفاع (۱۸۰) فیٹ یعنی ۶۰ گز ہے۔ یہ عمارت ۱۵۹۱ء مین بنائی گئی مغلیہ کے قیام حیدرآباد کے زمانہ مین اس کے ایک مینار کو برق سے صدمہ پہنچا تھا جسکی تعمیر مین ساٹھ ہزار روپیہ صرف ہوا۔ ۱۷۵۶ء مین موسیو بُسی فرانسیس کمانڈر مع اپنی فوج کے اس عمارت مین ٹھرا ہوا تھا۔ سر سالار جنگ اعظم نے چند سال اپنے مرنے کے قبل اِس عمارت کی پوری ترمیم و تعمیر کرائی تھی۔

چار کمان

چار کمان ۱۵۹۳ء مین تعمیر کیے گئے۔ انکا فاصلہ چار سو کے حوض سے جواب "گلزار حوض" کہلاتا ہے مساوی ہے اور اُس حوض سے چار راستہ شہر کی چار سمتون کو جاتے ہین جنپر یہ کمانین بنائی گئی ہین گلزار حوض چار مینار کی جانب واقع ہے۔ اس حوض کے قریب بادشاہ کے لئے ایک شامیانہ لگایا جاتا تھا جہان سے وہ اپنی فوج کی قواعد دیکھا کرتے تھے۔

دارالشفا

دارالشفا جو پرانی حویلی کے شمال غرب کو ۱۰۰۰ گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سلطان قلی قطب شاہ کی بنا ہے۔ یہ ایک بڑی عمارت ہے جو ایک مربع محوط کے اطراف مین بنائی گئی ہے اور اسمین بیمارون کے لئے اطراف مین حجرہ ہین۔ قطب شاہیہ کے زمانہ مین اسمین متعدد

اطبا رہتے تھے جو بیمارونکا علاج بھی کرتے تھے اور علم طب کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے لیکن اس عمارت مین اس وقت بیقاعدہ فوج کے چند جوان رہتے ہین - اس کے دروازہ کے مقابل ایک عمدہ مسجد ہے جو اُسی زمانہ کی بنا ہے -

بادشاہی عاشورخانہ

یہ بادشاہی عاشورخانہ ایک بڑی عمارت ہے جو سر سالار جنگ مرحوم کی ڈیوڑہی کے شمالی غربی گوشہ مین واقع ہے جسکو سلطان محمد قلی قطب شاہ نے ۱۵۹۴ء مین ([illegible]) روپیہ مین تعمیر کرائی تھی ایام عاشورہ مین تعزیت کی رسوم اسمین ادا ہوتے ہین -

پُرانا پل

پُرانا پل شہر کے شمالی غربی گوشہ مین واقع اور اسکو کاروان کے راستہ سے وصل کرتا ہے جو قلعۂ گولکنڈہ کو جاتا ہے اس کے تئیس خانہ ہین اور طولاً دوسو گز - عرض گیارہ گز اور ارتفاع مین اٹھارہ گز ہے اور ۱۵۹۳ء مین بنایا گیا تھا رود موسی کا یہان پر عرض بہت کم ہے اسی لئے کنارہ دونون طرف اونچے ہین -

گوشہ محل

گوشہ محل ابوالحسن تاناشاہ کی بنا ہے جو قطب شاہیہ خاندان کا اخیر بادشاہ تھا اور شہر کے شمال کو بفاصلہ ایک میل واقع ہے - اس کے جنوب غرب کو ایک بہت بڑا حوض ہے جو اسوقت خستہ حالت مین ہے اور بانی کے زمانہ مین اُن کے محلات کی سیرگاہ تھی - چند سال قبل تک یہ محل فوج کی بارکس کا کام دیتا تھا اور اب فوجی کلب ہے -

مکہ مسجد

مکّہ مسجد جو وسط شہر مین چارمینار کے جنوب غرب مین واقع ہے (۲۲۵) فیٹ طویل (۱۸۰) فیٹ عریض اور (۷۵) فیٹ بلند ہے اور تماماً پتھر سے بنائی گئی ہے اور اسکا مربع صحن ہر طرف سے (۳۶۰) فیٹ ہے - اسکی چھت بند را کمانون پر قایم ہے جو دو گنبدون پر مشتمل ہے اور جس کا ارتفاع بہت

سے (۱۰۰) فیٹ ہے اسمین دس ہزار آدمی سما سکتے ہین۔ اسکی آغاز سلطان عبداللہ قطب شاہ نے کی اور اسکی تعمیر ابوالحسن تاناشاہ کے زمانہ مین جاری تھی اور اُسکے بعد اورنگ زیب نے اوسکی تکمیل کرادی۔ نواب نظام علیخان اور اُنکے جانشین سب اسی مسجد کے احاطہ مین مدفون ہین۔

جامع مسجد

جامع مسجد جو چار مینار کے قریب ہے ۱۵۹۶ء مین بنی ہے اوس کے صحن مین ایک گرمابہ یعنی حمام کے آثار ابھی موجود ہین باستثناے مکہ مسجد و گوشہ محل باقی سب عمارات مذکورۂ بالا سلطان محمد قلی قطب شاہ کی بنا ہے۔ تاریخ سے ظاہر ہے کہ اس بادشاہ نے عمارات عالیہ و ذرائع آبپاشی کے لئے تین کروڑ روپیہ صرف کیا۔ اُنکے امرا نے بھی اپنے بادشاہ کی تقلید کرکے بہت سے مساجد اور عالیشان محل ملک کے مختلف مقامات مین بنائے۔ چنانچہ اور کوئی اسلامی سلطنت دکن مین بلحاظ تعداد انکا مقابلہ نہین کرسکتی ہے۔

دایرہ میر

میر مومن صاحب کا دائرہ جو ابتداءً اہل تشیع کا مقبرہ تھا میر مومن صاحب مرحوم نے جو کربلا سے بعہد سلطان عبداللہ قطب شاہ حیدرآباد آئے تھے اسکو مدفن قرار دیا اور خود بھی اسی مین مدفون ہین۔ لیکن اس مین اب سنی و شیعہ بلا امتیاز دفن ہوتے ہین۔ یہ دائرہ شہر کے جنوبی شرقی حصّہ مین میر جملہ کے تالاب کے جنوب غرب مین واقع ہے سر سالار جنگ مرحوم کے خاندان کا مدفن بھی اسی دائرہ کے جنوب مین واقع ہے۔

عمارات جدیدہ و پرانی حویلی

منجملہ عمارات جدیدہ کے پُرانی حویلی ہے جو شہر کے شمالی شرقی حصہ مین واقع ہے اور نواب آصف جاہ اوّل کے بنا سے ہے اور اعلیحضرت اب بھی کبھی کبھی اسمین قیام فرماتے ہین۔

چو محلہ

ایوان چومحلہ مشتمل ہے متعدد عمارات اور احاطون پر اور مکہ مسجد کے عقب مین ایک وسیع احاطہ

کو گھیرے ہوئے ہے۔ اسمین تین مختلف چوگوشہ احاطہ ہین جنکے دو جانب نہایت شاندار عمارات وبارہ دری ہین اور صحن مین بڑے بڑے حوض ہین۔ ان عمارات مین ہر قسم کا اعلی سامان آرایش مہیا ہے۔ دربار کا مکان نہایت ہی باشکوہ ہے اور عمدہ سامان سے سجا ہوا ہے۔ زنانہ کا محل اس احاطہ کے عقب مین واقع ہے۔ انکے علاوہ شاہی مکانات قلعہ گولکنڈہ و سرورنگر و کوہ مولی و آصف نگر و لنگم پلی و ملک پیٹھ و عنبر پیٹھ مین بھی ہین مگر فی زمانہ اعلی حضرت کا اکثر قیام سردار ویلہ واقع ملک پیٹھ مین رہتا ہے۔

ڈیوڑھی سر سالار جنگ

سر سالار جنگ مرحوم کی ڈیوڑھی افضل دروازہ کے قریب ہے اور دو قطعون پر مشتمل ہے ایک وہ ہے جسمین میر عالم کی بارہ دری اور رنگر کوٹ ہین جو موسی ندی کے کنارہ راست پر واقع ہے اور دوسرا قطعہ پرانی حویلی کے راستہ کے جنوب کیجانب ہے یہ بہت بڑے احاطہ ہین اور انمین عمدہ عمدہ عمارات وخانہ باغ ہین۔

بارہ دری شمس الامرا

نواب شمس الامرا بہادر اول کی بارہ دری شہر کے غرب مین واقع ہے اور ایک وسیع قطعہ زمین پر یہ عمارات نواب شمس الامرائے اول کی بنائی ہوئی ہین۔

محل فلک نما

فلک نما کا محل جسکو سر وقار الامرا مرحوم نے شہر کے جنوب مین ایک پہاڑی پر بصرف زر کثیر بنایا تھا ایک نہایت عمدہ محل ہے اور یہان سے تمام شہر و مضافات کا منظر نہایت ہی عمدہ ہے بلحاظ طرح و وضع تعمیر حیدرآباد مین اس عمارت کی نظیر نہین ہے۔ اعلی حضرت نے اسکو (۔۔ لاکھ ۔۔) روپیہ مین ۱۸۹۷ء مین اُن سے خرید فرمالیا اور اب شاہی عمارت ہے۔

مضافات بلدہ

شہر کے مضافات دو حصون پر منقسم ہین ایک وہ جو رود موسی کے شمال کو ہین اور دوسرے وہ

جو خاص بلدہ سے ملحق ہین اول الذکر مین بیگم بازار - کاروان - افضل گنج - مشیرآباد - خیریت آباد سیف آباد - وچادر گھاٹ شامل ہین اور شرق سے غرب تک کوئی تین میل اسکا طول اور شمال سے جنوب تک ڈیڑہ میل عرض ہے جسکا رقبہ تقریبًا پانچ مربع میل ہوتا ہے - رزیڈنسی بازار اون مضافات کے جنوب شرق کی جانب اور بلدہ کے شمالی شرقی گوشہ مین واقع ہے - دوسرے مضافات جو رود موسی کے داہنے کنارہ پر اور شہر سے ملحق ہین اور شہر کے جنوب شرق مین ہین وہ یاقوت پورہ و ملک پیٹھ و جہان نما ہین جنکا رقبہ چار مربع میل ہے -

حسین ساگر

حسین ساگر جو ایک بڑا تالاب ہے اور بھر جانے پر آٹھ مربع میل زمین کو گھیرتا ہے سکندرآباد و سیف آباد کے درمیان واقع ہے اور بالفعل رزیڈنسی و مضافات شمالی رود موسی کے آبنوشی کا منبع ہے - اس تالاب کے بند کا طول (۲۵۰۰) گز ہے اور اسی پر سکندرآباد کی سڑک بنائی گئی ہے - سلطان **ابراہیم** قطب شاہ نے اس تالاب کے بند کو ۱۵۶۲ع مین ڈہائی لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تیار کیا تھا -

تالاب میر عالم

تالاب میر عالم ایک دوسرا بڑا تالاب ہے جو شہر کے جنوبی غربی گوشہ مین تعمیر ہوا ہے - اسکا محیط آٹھ میل ہے اسکا بند ۲۱ انصف دائرہ کمانون پر مشتمل ہے جو زمین پر اس طرح بنائی گئی ہین کہ اون کا محدب رخ پانی کی جانب ہے اس بند کا طول (۱۱۲۰) گز ہے اور اسکو ایک فرانسیسی انجینیر نے جو سرکار عالی مین اُس وقت ملازم تھا تیار کیا ہے - میر عالم مرحوم نے یہ تالاب اور بارادری و دیگر عمارات اُس رقم سے تیار کئے ہین جو سرنگ پٹن کے فتح کے بعد اُن کے حصہ مین آئی تھی - صرف اس ایک تالاب کے بند مین آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا اور یہ تالاب بلحاظ تعمیر آپ اپنا نظیر ہے - بلدہ اور اُسکے

مضافات کو ان دونون تالابون سے آبنوشی کیلئے کافی پانی میسر آتا ہے نل ہر جا لگائے گئے ہین مگر ابتک سلسلہ کامل نہین ہوا ہے بہر حال ان دونون ذرائع سے صحت عامہ کو بہت فائدہ پہونچتا ہے اور وباے ہیضہ نے جو ہر سال کی مہمان تھی ایک مدت سے حیدرآباد کو خیر باد کہا ہے۔

مکانات

مرفہ الحال لوگون کے مکانات پختہ اور اکثر اینٹ پتھر کے بنے ہوئے ہین اور وسیع احاطون اور باغون کے بیچ مین واقع ہین اور اگرچہ غریب لوگون کے مکانات مٹی کے ہین مگر وہ بھی بتدریج اینٹ کے بنتے جاتے ہین۔ شہر کے قدیم کوچہ اور راستہ تنگ تھے لیکن وہ بھی سررشتہ صفائی کی کوششون سے وسیع ہوئے اور ہوتے جاتے ہین۔ مضافات شمالی مین مکانات قاطبتہً عمدہ اور بڑے ہین اور بنگلون کی وضع پر وسیع احاطون مین بنائے گئے ہین۔ بلاخوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ سر سالار جنگ اول کی دیوانی کے زمانہ سے شہر اور مضافات کے تین چوتھائی پُرانے مکانات از سر نو تعمیر ہوئے ہین علاوہ اُن مکانات کے جو گذشتہ پچاس سال مین بالکل سنئے تیار ہوئے ہین۔

دیگر عمارات

بلدہ و مضافات مین اس وقت تین کالج متعدد انگریزی و ملکی زبانون کے اسکول رومن کیتھولک اور سینٹ جارج اور متعدد دیگر فرق عیسائی کے گرجا چادر گھاٹ مین واقع ہین۔ باغ عامہ جو ایک نہایت ممتاز باغ اور عمدہ وضع کی روشین اور سیر گاہ اور تالاب اُسمین ہین نہایت خوشنما دیوار سے محصور ہے اور جو نوبت پہاڑ کے دامن مین اُسکے جنوب کو واقع ہے۔ اس باغ کے جنوب کی جانب حیدرآباد کا بڑا ریلوے اسٹیشن ہے جسکی عمارت بہت وسیع و عالیشان ہے۔ افضل پل کے شمال کو شفاخانہ افضل گنج اور افضل مسجد ہے۔ شفاخانہ مذکور مین (۸۰) داخلی مریضون کی جاگہ ہے

اور اسمین متعدد اطبا۳ اور نرس مامور ہین۔ سرکاری معتمدیون کے لئے محل سیف آباد مین اور چادر گھاٹ مین متعدد و عالیشان عمارتین ہین لیکن عدالت العالیہ اور عدالت دیوانی خرد و فوجداری و خزانہ عامرہ و صدر محاسبی اور بعض دوسرے دفاتر سرکاری اندرون بلدہ مقیم ہین۔

رزیڈنسی حیدرآباد

رزیڈنسی

رزیڈنسی کی عمارت و بازارات رود موسی کے کنارۂ چپ پر اور بلدۂ حیدرآباد کے شمالی شرقی گوشہ کے مقابل واقع اور شمالی مضافات بلدہ کا شرقی حصہ ہوتے ہین۔ عمارت مذکور نہایت ہی عالیشان اور ایک بہت خوشس منظر و وسیع باغ کے بیچ مین تعمیر ہوئی ہے۔ یہ عمارت ۱۸۰۳ء مین بعہد رزیڈنٹی میجر کرک پٹرک رزیڈنٹ اور تحت نگرانی مسٹر رسل علاقہ مدراس انجنیرز شروع کیگئی اور عمارت کا نقشہ میجر رسل کا ہی مرتب کیا ہوا تھا اور ۱۸۰۸ء مین اختتام کو پہنچی۔ اس کے شمالی رخ پر ایک بڑا ایوان ہے جس کا طول ۶۰ فٹ اور عرض ۲۶ فٹ ہے اور کرسی بلند ہے جس کے لئے عمدہ وسیع پتھر کے زینہ ایوان تک پہنچنے کے لئے بنائے گئے ہین اور زینہ کے اوپر دو بڑے شیر بنے ہوئے ہین۔ اس ایوان کی چھت چھ نہایت خوبصورت مرمر نما بلند ستونون پر قایم ہے۔ فرش تماماً بھورے اور سفید مرمر کا ہے۔ نیچے کے طبقہ مین بہت عمدگی کے ساتھ سجے ہوئے دربار و نشست کے کمرے ہین۔ دربار کے کمرہ کا طول ۶۰ فٹ عرض ۳۴ فٹ اور ارتفاع ۵۰ فٹ ہے۔ جیساکہ باہر کے ایوان کا ہے۔ اور اس دربار کے کمرہ کے اطراف سقف کے قریب ایک غلام گردش ہے جو بتیس ۳۲ ستونون پر قایم ہے۔ انکے علاوہ اور بھی متعدد کمرہ

ہین جو دربار یا کسی محفل کے انعقاد کے وقت کام مین لائے جاتے ہین - اس احاطہ مین صاحب عالیشان کے مددگارونکے لئے متعدد عمدہ بنگلہ ہین مگر رزیڈنسی سرجن کا مکان احاطہ رزیڈنسی کے باہر ہے رزیڈنسی کے عمارت کے جنوب مین دفاتر کے لئے متعدد کمرے دو قطارون مین بنے ہوئے ہین - شمالی دروازہ کے باہر سوپرنٹنڈنٹ رزیڈنسی بازار کی عدالت - رزیڈنسی کا شفاخانہ اور رزیڈنسی ہائی اسکول اور گھڑیال کا منارہ ہے - اور تار آفس عمارت کے غرب کو واقع ہے - احاطہ کے اندر ایک مقبرہ بھی ہے جسمین علاوہ دوسرے عہدہ دارون کی قبرون کے تین رزیڈنٹونکی قبرین بھی ہین یعنی کرنل لشبی و کرنل ڈیوڈسن و مسٹر رابرٹس کی جو ۱۸۵۶ء و ۱۸۶۱ء و ۱۸۶۹ء مین فوت ہوئے - سر ولیم رمبولڈ کی قبر بھی اسی مقبرہ مین ہے جو ۱۸۳۲ء مین فوت ہوئے اور جو پامر کمپنی کے ایک شریک تھے -

احاطۂ رزیڈنسی کے اطراف نہایت آباد بازارات ہین جو بنام رزیڈنسی بازارات موسوم ہین جنمین دیوانی و فوجداری کا اقتدار صاحب عالیشان کو حاصل ہے - اس حصۂ مضافات کی تعداد نفوس ۱۹۰۱ء مین ۱۶۹۰۴۴ تھی - اور یہ بازار ایک بہت بڑا مرکز تجارت ہے جسمین ہندوستان کے تمام ساہوکارون کی کوٹھیون کی شاخین اور اونکے گماشتہ رہا کرتے ہین - رزیڈنسی کے شفاخانہ کے غرب کو لوکل فنڈ کی عمارت ہے - اور رزیڈنسی کے دروازہ غربی کی سڑک کے داہنی طرف بنگال بنک کی شاخ ہے جسکی عمارت سنگی نہایت پختہ اور خوشنما بنی ہوئی ہے - شاہنشاہی پوسٹ آفس رزیڈنسی بازار کے حدود کے شمالی غربی گوشہ مین واقع ہے جسکے تھوڑے دور جانب شمال سینٹ جارج کا گرجا و اسکول و قبرستان ہے -

سکندرآباد

سکندرآباد (۱۷° ۲۲' شمالی و ۷۸° ۳۰' شرقی) انگریزی چھاؤنی ہے جو اس سرکار مین چھ میل بلدۂ حیدرآباد کے شمال شرق کو واقع ہے اور اسکی بلندی سمندر کی سطح سے (۱۸۶۰) فیٹ ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۳۵۵۰) اور بلارم اور ترملگیری کی مردم شماری (۱۲۸۸۶) تھی۔ سکندرآباد کا نام نواب سکندرجاہ بہادر کے نام نامی سے منسوب ہے اور تمام ہندوستان مین سب سے بڑی فوجی چھاؤنی ہے۔ اور سنہ ۱۹۰۳ء مین بلارم کی چھاؤنی کو اسمین شریک کردینے سے اور بھی بڑھ گئی ہے جو آگے حیدرآباد کنٹنجنٹ کی چھاؤنی تھی۔ انگریزی فوج جو سکندرآباد مین تھی حیدرآباد سبسڈیری فوج کے نام سے مشہور تھی اور اونکی تنخواہ حسب تعہدنامہ سنہ ۱۸۰۰ء اُن اضلاع کی مالگزاری سے ادا ہوتی تھی جو سرکارعالی نے حسب عہدنامہ مذکورۂ سرکار کمپنی کو تفویض کیا تھا سرکار نظام نے اقرار کیا تھا کہ وقت ضرورت سبسڈیری فوج کی کمک کے لئے ایک فوج کنٹنجنٹ قایم کرین یہ کنٹنجنٹ جسکی تنخواہ کے لئے ملک برار سنہ ۱۸۵۲ء کے عہدنامہ کے مطابق سرکار عظمت مدار کے تفویض ہوا تھا اور بعد سنہ ۱۸۶۰ء مین اُس عہدنامہ کی ترمیم ہوئی اسکا مستقر بلارم مین تھا۔ اور اسکی چھاؤنیان ایلچپور ملک برار مین اور اورنگ آباد و جالنہ و مومن آباد (آنبہ جوگائی) و ہنگولی و رایچور اس ریاست کے پانچ مقامات مین قایم تھین لیکن از روے اقرارنامہ سنہ ۱۹۰۲ء فوج کنٹنجنٹ بحیثیت فوج علحدہ باقی نہین رہی اور سرکار عظمت مدار کے ہندوستان کے فوج مین شریک کردیگئی۔ اور اوسکی چھاؤنیان باستثناے چھاؤنی ایلچپور و اورنگ آباد سب خالی کردیگئین اور بلارم سکندرآباد کی چھاؤنی مین ضم کردیا گیا لیکن اب بھی اُسکی کنٹونمنٹ کمیٹی و مجسٹریٹ بحال خود قایم ہین سنہ ۱۹۰۴ء مین سکندرآباد

وبلارم کی فوج سا خلو یعنی مدامی ایک رجمنٹ گورون کے سوار اور دو رجمنٹین ملکی سوار۔ ایک توپخانہ
گھوڑون کا اور تین توپخانہ فیلڈ آرٹیلیری کے اور دو بٹالین گورون کے پیدل اور چھ بٹالین ملکی
پیدلون کی شامل ہین۔ انکے علاوہ ایک کمپنی سا پرز و مائنرز کی مع تعداد مناسب خچرون اور ٹرانسپورٹ
کے حمالون کی بھی شامل ہے۔ اب یہ مجموعی چھاؤنی سکندرآباد و چلکلگوڑہ و بوین پلی و بیگم پیٹھ و ترلگیری
وشمالی ترلگیری وبلارم سب کو شامل ہے سنہ ۱۸۵۰ء تک سکندرآباد کی چھاؤنی مین صرف ایک قطار بارکس
اور جھونپڑیون کی تین میل طول تک شرق سے غرب کو ممتد تھی جس کی بائین جانب اور مقابل مین توپخانہ
تھا۔ اور دائین جانب پیدل فوج تھی اسکے بعد سے چھاؤنی کے حدود مین توسیع کی گئی چنانچہ اب
اُن حدود مذکورہ بالا کو شامل ہے جس کا رقبہ ۲۲ مربع میل سمجھا جاتا ہے جس کے درمیان بہت
سارے بکھرے ہوئے مواضع بھی واقع ہین۔ یوروپین فوج کے لئے دو منزلہ نئی بارکین تیار ہوئی
ہین اور دیسی فوج کے لئے بھی آرام کی قیامگاہین بنائی گئی ہین۔

سکندرآباد کے اطراف میلون تک زمین کی سطح نشیب و فراز پر مشتمل ہے اور کہین تحتانی طبقہ
کے پتھر سطح پر نمود ہوتے ہین اور شرقاً و غرباً گرین اسٹون کی دیوارون سے متقاطع ہوتے ہین
کنٹونمنٹ کے مشرق کی جانب گرانیٹ پتھر کے دو بڑے اونٹ کراپ نظر آتے ہین۔ اور
مشرق ہی کی جانب مولی علی کا پہاڑ ہے اور اوسکے قریب قدم رسول کا پہاڑ ہے۔ کیونکہ مشہور
ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدمگاہ ہے۔ سایہ دار درخت چھاؤنی
کے راستون کے دونون طرف لگائے گئے ہین۔ اور کہین سیندھی اور تاڑ کے درخت بھی
ہین۔ اگر یہ نہوتے تو اس قطعہ کی صورت بالکل ویران نظر آتی۔ اور فراش کی گہرائی بلند مقامات

پر بہت ہی کم ہے نشیبی مواقع اور وادیون مین وہان کی زراعت ہوتی ہے جہان اکثر تالاب و کنٹہ بناے گئے ہین - باولیون کا پانی کافی نہونے سے اِن پچھلے سالون مین جڑمسلہ کا تالاب بنایا گیا ہے تاکہ سکندرآباد کی فوجی و سیول آبادی کو سیراب کرسکے مگر ابتک اسمین پوری کامیابی نہین ہوئی ہے - متصلاً چھاؤنی کے جنوب غرب مین ایک بہت بڑا تالاب ہے جسکو حسین ساگر کہتے ہین جسکا زمانہ تعمیر عہد شاہان قطب شاہیہ ہے - اس تالاب کا محیط کوئی نو میل ہے -

۱۸۵۷ء کے غدر مین سکندرآباد کی فوج کی وفاداری مین رخنہ اندازی کرنے کے لئے ایک ناکام کوشش کی گئی تھی - رزیڈنسی پر جو حملہ کیا گیا تھا اوسکی مدافعت کی گئی اور ۱۸۵۷-۵۸ء کے طغیان کے زمانہ مین سبسڈیری فوج اور کنٹنجنٹ دونون نے وفاداری سے کام کیا -

سکندرآباد کی آب و ہوا عموماً صحیح ہے اگرچہ آخری زمانہ بارش یعنی سپٹمبر مین کسیقدر بخار کا زور رہتا ہے جیسا کہ ہندوستان کے اکثر جاے ہے - مقدار بارش اکثر غیر معین ہے - ۲۵ سال گذشتہ مختتمہ ۱۹۰۳ء مین اسکا اوسط ۳۲ء۳۳ تھا -

گولکنڈہ

گولکنڈہ (۲۲-۱۷ شمال و ۲۸-۷۸ شرق) جو قلعہ محمد نگر کے نام سے بھی موسوم ہے ایک قلعہ اور ویران شہر ہے جو حیدرآباد کے پانچ میل مغرب کو واقع ہے - سلاطین قطب شاہیہ کا پائے تخت تھا جن کا عہد سلطنت ۱۵۱۲ء سے ۱۶۸۷ء تک تھا - اِس قلعہ کا بانی راجہ ورنگل تھا جسنے اِس کو مع محالات متعلقہ کسی بادشاہ بہمنیہ گلبرگہ کو تفویض کیا ۱۵۱۲ء مین یہ قلعہ بہمنیہ سے قطب شاہیہ کے

ہاتھ آیا۔ گولکنڈہ کی تاریخ بلدہ حیدرآباد کی تاریخ ہے۔ یہ قلعہ ایک گرانیٹ کے پہاڑ کے تینہ (ٹو انڈہ) پر بنا ہوا ہے۔ اور بہت وسیع اور متعدد احاطون پر مشتمل ہے۔ اور نہایت مستحکم اور اچھی حالت مین ہے۔ اسکے اطراف مین ایک سنگی مستحکم فصیل ہے جو تین میل طویل ہے۔ اور گوشون پر اسکے ۸۷ برج ہین۔ بعض برجون پر بڑی بڑی توپین سوار ہین جن پر کچھہ فارسی عبارات کندہ ہین۔ اندرون دیوار قلعہ متعدد محلات ومساجد وعمارات کے ویرانہ اور کھنڈر موجود ہین جو ہر طرف پھیلے ہوئے ہین۔ لیکن بالاحصار کی حالت تعمیر ٹھیک ہے۔ قلعہ کے آٹھ دروازہ ہین جنمین سے چار اِس وقت کھلے ہوئے ہین اور قلعہ کی فصیل کے نیچے قلعہ کے اطراف خندق ہے جو اکثر جائے بھر گئی ہے۔ مختلف عمارات پر قطب شاہیہ کے زمانہ کے کتبہ بھی منقوش ہین۔ قلعہ سے نصف میل جانب شمال سلاطین قطب شاہیہ کے گنبد ہین جو فی زماننا اُس مقام کی ایک خاص خصوصیت خیال کیجاتی ہے۔ یہ گنبد دکن مین اسلامی گنبدون اور مقابر مین نہایت سربرآوردہ اور عمدہ ہین۔ اگرچہ اونکی ایرانی کاشتی کاری ناظرین وتماشائیون کے دستبرد سے محفوظ نہین رہی ہے۔ گولکنڈہ مین اِس وقت چند عرب اور خصوصاً گولکنڈہ بریگیڈ کی جمعیت بطور گریسن یعنی ساخلو کے مقیم ہے جو ایک توپخانہ و ایک رجمنٹ سوار و پیدل باقاعدہ پر مشتمل ہے۔ رود موسی قلعہ کے جنوب مین بہتی ہے جس کے شمالی یا بائین کنارہ پر یہ قلعہ واقع ہے۔

صوبۂ میدک گلشن آباد

یہ ایک صوبہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ہے جو ۱۹۰۵ء مین سابق کے صوبۂ بیدر سے

مستخرج ہوا ہے۔ اِس مین حسب ذیل چار ضلع شامل ہین۔

اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری	آمدنی اراضی ولوکل سیس
نظام آباد (اندور)	۳۲۸۲	۴۶۷۳۶۷	[illegible]
میدک	۳۴۴۷	۵۳۶۰۲۷	[illegible]
محبوب نگر	۵۸۴۲	۶۱۳۷۷۱	[illegible]
نلگنڈہ	۴۹۱۳	۸۲۳۱۲۱	[illegible]
میزان صوبہ	۱۷۴۸۴	۲۴۴۰۲۸۶	[illegible]

گنجانی نفوس فی مربع میل (۱۳۹٫۶) ہے اور اس صوبہ مین گیارہ قصبات اور (۲۷۴۷) مواضع ہین۔ معتبر مراکز تجارت قصبات نظام آباد و میدک وسداسیو پیٹھ وسدی پیٹھ و محبوب نگر و نارائن پیٹھ و نلگنڈہ و بھونگیر ہین۔ میدک و نلگنڈہ و بھونگیر تاریخی مقامات بھی ہین۔ صوبہ دار کا مستقر پٹنچرو ہے۔

صوبۂ بیدر

یہ سابق کا صوبہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے بالکل وسط مین واقع ہے اور شمال مین برار کے ضلع ایوت محل سے جنوب مین دریای کشنا تک ممتد ہے یہ صوبہ درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۶° - ۵' اور ۱۹° - ۵۵' اور نیز مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۶° - ۹' اور ۸۰° واقع ہے۔ صوبہ دار کا مستقر پٹنچرو ہے جو تعلقۂ کلبگور کا ایک موضع ہے اِس صوبہ کی مردم شماری جو ۱۸۸۱ء مین (۲۲۴۵۵۱۷۹) تھی ۱۸۹۱ء مین (۲۸۱۲۷۰۲) ہوئی مگر ۱۹۰۱ء مین گھٹکر (۲۷۴۵۹۷۹) ہوگئی۔ اس کا کل رقبہ (۱۲۲۵۶۷) مربع میل تھا اور گنجانی نفوس بمقابل

(۱۳۵) فی مربع میل کل ملک کے (۱۲۲) نفر فی مربع میل تھی۔ یہ صوبہ بلحاظ رقبہ و مردم شماری باقی صوبجات ملک سے بڑا ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین (۲،۸۸) فیصدی ہندو اور (۶،۹) فیصدی مسلمان آباد تھے بعلاوہ ۱۶۱۸ عیسائی (جنمین (۷۱۹) دیسی عیسائی تھے)۔ (۱۳۲۰) جین - ۴ پارسی - ۴۹۳ سکھ اور (۵۴۳۵۷) انیمسٹ تھے

اس صوبہ مین ذیل کے پانچ ضلع شریک تھے۔

اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری	مالگذاری اراضی وسیس
بیدر	۴۱۶۸	۷۶۶۱۸۹	[illegible]
اندور	۴۸۲۲	۶۳۴۵۸۸	[illegible]
محبوب نگر	۶۵۴۳	۷۰۵۷۲۵	[illegible]
میدک	۲۰۰۵	۳۶۶۷۲۲	[illegible]
سرپور تانڈور	۵۰۲۹	۲۷۲۸۱۵	[illegible]
میزان صوبہ	۲۲۵۶۷	۲۷۴۵۹۷۹	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء مین ضلع بیدر صوبہ گلبرگہ مین اور سرپور تانڈور جو اب عادل آباد کہلاتا ہے صوبہ ورنگل مین شامل ہوا اور صوبہ ورنگل سے ضلع ملگنڈہ اسمین شامل کیا گیا اور اس جدید صوبہ کا نام میدک گلشن آباد رکھا گیا۔ بقیہ اضلاع کے رقبات مین بھی تغیرات واقع ہوئے اور ضلع اندور کا نام بھی بدلکر نظام آباد رکھا گیا۔

ضلع نظام آباد

حدود در صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے۔

یہ ایک ضلع ہے صوبہ میدک گلشن آباد کا جو سابق مین اندور کہلاتا تھا اسکے شمال مین اضلاع نانڈیڑ

وعادل آباد۔ مشرق مین ضلع کریم نگر۔ جنوب مین ضلع میدک گلشن آباد اور مغرب مین پھر ناندیڑ واقع ہین۔ اِس کا موجودہ رقبہ بشمول جاگیرات تقریباً (۳۲۰۲) مربع میل ہے۔ اِس کے مشرق ومغرب کے جانب چند چھوٹے سلسلہ پہاڑون کے واقع ہین۔ اسکی سب سے بڑی ندی دریائے گوداوری ہے جو اسکی شمالی سرحد ہے اور اضلاع ناندیڑ وعادل آباد کو اِس سے جدا کرتا ہے۔ گوداوری کی سب سے بڑی شاخ دریای مانجرا ہے جو اس کے غرب کو بہتے ہوئے اِس ضلع کو ناندیڑ سے جدا کرتا ہے۔ چھوٹی ندیان پھلانگ تعلقات نظام آباد و آمور مین اور ریڈ لاکٹا واگو تعلقہ کاماریڈی پیٹھ مین بہتی ہین۔

نباتات

اس ضلع کے نباتات مین ساگون۔ آبنوس۔ سیسم۔ نلا مدی۔ ایپا۔ بیجا سال۔ تڑوڑ۔ شریفہ آم واملی وغیرہ ہین۔

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات آرکئین اور دکن رٹپ قسم کے ہین اور پہلی قسم کا رقبہ بہت زیادہ ہے۔

حیوانات

شیر۔ بھیڑیا۔ تیندوا۔ چیتا۔ اور جنگلی سور کثرت سے ہین۔ اقسام کے ہرن۔ سابر۔ چیتل۔ نیلگائی جنگلی بکری اور خرگوش بہی بہت پائے جاتے ہین۔

موسم آب وہوا اور بارش

اس ضلع کی ہوا فبروری سے آخر مئے تک خوشگوار اور صحت بخش ہے اور موسم بارش وسرما مین مرطوب وگیر بس رہتی ہے جس سے اقسام بخار کا شکوہ رہتا ہے حرارت پیماڈسمبر مین ۵۸ درجہ تک دکھلاتا ہے اور گرمیو نمین اِس کا پارا (۱۱۰) درجہ تک صعود کرتا ہے۔ اوسط بارش اس ضلع کی (۴۲) انچ ہر

مردم شماری

سنہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات کے قبل اِس ضلع کی مردم شماری کی کیفیت ضلع اندور کے تحت مین ملاحظہ کیجائے لیکن فی الحال اسکی مردم شماری (۶۶۷۳۶۰) ہے اور موجودہ صورت مین یہ پانچ تعلقات پر مشتمل

ہے یعنی نظام آباد - بودہن - آرمور کا ماریڈی پٹھ اور یلاریڈی پٹھ - علاوہ ایک بڑے علاقہ پائیگاہ - تین سمستان اور سات بڑے جاگیری علاقون کے اسمین چار معتبر قصبات ہین - نظام آباد (۱۲۸۷۱ نفوس) آرمور (۱۳۰۹۰) - بودہن (۶۴۳۴) اور بالکنڈہ (۵۰۱۸) اسکے ساکنین مین ۹۱ فیصدی ہندو اور باقی مسلمان ہین اور ۷۸ فیصدی سے زائد تلنگی بولتے ہین -

مالگذاری اراضی

اس کی خالص مالگذاری اراضی (۱۰٫۴۱) لاکھ روپیہ ہے -

ضلع اندور

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکا بیان

ضلع اندور ایک اندرونی ضلع صوبہ بیدر کا ہے جو مابین اضلاع سرپور تانڈور (شمال) و ایلگندل (مشرق) و میدک (جنوب) و ناندیڑ (مغرب) واقع ہے - اور درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸-۵ و ۱۹-۴۰ اور خطوط طول بلد شرقی (۷۷ ۴۰) و (۷۹) واقع ہوا ہے - اس کا رقبہ بشمول جاگیرات و پائیگاہ (۴۸۲۲) مربع میل ہے اور اراضی خالصہ کا رقبہ (۴۰۳۵) مربع میل ہے - اس ضلع کے شمالی حصہ مین ضلع ناندیڑ سے ضلع ایلگندل تک ایک سلسلہ پہاڑون کا ممتد ہے اور دوسرے چھوٹے چھوٹے سلسلہ بھی ضلع کے مغرب و مشرق مین پائے جاتے ہین -

اِس ضلع کا سب سے بڑا دریا گوداوری ہے جو ضلع متصلہ ناندیڑ سے داخل ہو کر اسکے شمالی حصہ مین سے گذرتے ہوئے ضلع ایلگندل مین داخل ہو جاتا ہے - اس کا طول اِس ضلع مین ۸۰ میل ہے - رود مانجرا جو گوداوری کا سب سے بڑا شعبہ ہے - اِس ضلع کے جنوبی غربی گوشہ مین ضلع میدک سے داخل ہو کر تعلقہ بودہن کے موضع کندکرتی کے قریب گوداوری مین شامل ہو جاتی ہے اسکا طول

ضلع مین باسٹھ (۶۲) میل ہے۔ پائین گنگا شمال مین اس ضلع کے تعلقہ نرساپور اور تعلقہ پوسٹڈ علاقہ برار کے درمیان حد فاصل واقع ہوئی ہے دوسری چھوٹی چھوٹی ندیان تعلقہ نرساپور مین سدّا اور تعلقات اندور و آرمور مین پھلانگ و تعلقات نرساپور و نرمل مین سورن ہین۔ یہ سب گوداوری کی شاخین ہین۔ کاماریڈی تعلقہ مین بھی ایک چھوٹی ندی ہے جس کو ٹیڈلا کٹاوا گو کہتے ہین۔

طبقات الارض

اس ضلع کے احجار ارکیین اور دکن ٹرپ کے سلسلون سے متعلق ہین۔ اول الذکر کا پھیلاو بہت وسیع ہے اور دکن ٹرپ اکثر شمالی سرحد کے محاذی واقع ہے۔

نباتات

اس ضلع کے نباتات مین ساگوان۔ سیسم۔ آبنوس۔ نلّامدی۔ ایپا۔ بیجا سال اور ٹرڑ ہین

حیوانات

جملہ تعلقات ضلع مین باستثنائے تعلقہ مدہول جنگل واقع ہین جنمین شیر۔ ریچھ۔ تیندوا۔ جنگلی کتا۔ چیتا۔ ترس۔ جنگلی سور۔ سامبر۔ چیتل۔ نیل گائے۔ جنگلی بکری اور خرگوش پائے جاتے ہین۔

موسم و آب و ہوا

ماہ فبروری (فرودین) سے آخر مے (تیر) تک موسم خشک اور صحت بخش رہتا ہے۔ مگر فصل بارش اور سرما مین مرطوب اور ملیریا انگیز رہتا ہے جس سے بخار اور لرزہ کی شکایت عام ہوتی ہے۔ مقیاس الحرارت ڈسمبر (بہمن) مین ۴۰ درجہ اور مے (تیر) مین ۱۱۰ درجہ تک پہونچتا ہے۔ تعلقہ نرمل مین پانی خراب ہے جسکے استعمال سے استسقا اور ملیریل بخار کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

مقدار بارش

اس ضلع کی بارش کا اکیس سالہ اوسط ۱۸۹۱ء سے آخر سنہ ۱۹۱۱ء تک (۴۲) انچ تھا۔

تاریخ

یہ ضلع علاءالدین خلجی کے ہاتھ پر ۱۳۱۱ء مین فتح ہوا۔ اسکے بعد یہ سلاطین بہمنیہ کے اور انکے بعد قطب شاہیہ کے قبضہ مین رہا۔ گولکنڈہ کے فتح کے بعد اورنگ زیب نے اسکو سلطنت دہلی مین شامل کرلیا اور آخرکار اس سے بھی علحدہ ہوکر اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین سرکار ابد قرار آصفیہ کے قبضہ مین آیا۔

آثار عتیقہ

قدیم اور تاریخی آثار مین معظم قلعہ نرمل ہے۔اس کے اطراف کے ٹیلون اور پہاڑیون پر جو چوطرف نظر آتی ہین ابتک قلعہ بندی کے آثار نمایان ہین۔عمدہ مواقع و فصیل جو قصبہ نرمل کے اطراف ہین یورپین نمونہ اور طرز پر ہین جن کو فرانسیسی انجنیران سرکار نے بنایا تھا قصبہ اندور کے جنوب غرب مین ایک محفوظ قلعہ نما مندر موجود ہے جسکو قلعہ اندور کہتے ہین اور جسکو فی زماننا ڈسٹرکٹ جیل بنایا گیا ہے بلارینڈی پیٹھ مین دو قدیم دیول ہین جنمین عمدہ ترشی ہوئی مورتین اور صورتین موجود ہین۔اندور کے دس میل جنوب مین موضع گورسمدرم کے قریب تین ارمنیون کی قبرین ہین جو سترہوین صدی عیسوی کے آخر کی ہین۔

مردم شماری

اس ضلع مین (۱۱۵۹) قصبات و مواضع ہین۔اس کے نفوس کی تعداد ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین (۵۷۷۲۶۴) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۳۹۵۹۸) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۳۴۵۸۸) تھی۔سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین جو تعداد نفوس مین کمی ہوئی وہ سنہ ۱۹۰۰ء و ۱۸۹۹ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔اور اُس کا رقبہ (۴۸۲۲) مربع میل ہے۔معتبر قصبات اس کے اندور (۱۲۰۰۷) نفوس۔آرمور۔(۹۰۳۱) نرمل (۷۷۵۱) بودہن (۴۳۴۶) مدہول (۶۰۴۰) کنڈلواڑی پایگاہ (۶۵۵۷) اور بالکنڈہ جاگیر (۵۰۱۸) ہین۔قصبہ اندور ضلع و تعلقہ کا مستقر ہے۔اس ضلع کے فیصدی (۹۱) نفوس ہندو اور باقی مسلمان ہین۔اور (۸۰) فیصدی سے زاید تلنگی زبان بولتے ہین تختہ ذیل سے ضلع کے رقبہ و قصبات و مواضع و نفوس کی تفصیل ظاہر ہوگی

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد ان لوگونکی جو پڑھنا لکھنا جانتے ہین
اندور	۴۱۵	۱	۶۹	۵۲۷۷۸	۱۲۷	۱٫۰ +	
نرمل	۵۰۰	۱	۱۰۰	۴۱۳۵۱	۸۳	۱۶٫۴ —	

تعلقات و جاگیرات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء	تعداد ان لوگونکی جو پڑہنا لکھنا جانتے ہین
آرمور	۴۷۹	۱	۷۲	۵۰۷۱۷	۱۰۶	—۴٫۹	تعلقہ وار اعداد غیر معلوم
پٹی ہمگل	۳۱۱	۰	۳۷	۲۹۵۰۸	۹۵	+۲٫۳	
کاماریڈی پیٹھ	۳۳۸	۰	۷۱	۴۳۳۷۵	۱۲۸	+۲٫۴	
یلاریڈی پیٹھ	۱۷۲	۰	۷۰	۲۷۵۷۴	۱۶۰	—۳٫۶	
بانسواڑہ	۳۱۹	۰	۶۵	۳۷۹۷۲	۱۱۹	+۲٫۸	
بودہن	۲۳۰	۱	۴۲	۳۱۶۶۸	۱۳۳	+۴٫۱	
مدہول	۲۸۲	۱	۹۰	۴۲۶۴۰	۱۵۱	—۱۱٫۱	
نرساپور	۵۲۱	۰	۱۳۳	۴۰۴۸۹	۹۱	—۰٫۸	
جاگیرات	۱۲۴۸	۲	۴۰۳	۲۲۸۵۱۶	۱۸۳	—۲٫۲	
میزان ضلع	۴۸۲۲	۷	۱۱۵۲	۶۲۴۵۸۸	۱۳۱	—۱٫۳	۱۳۵۱۹

تعلقات نرمل و نرساپور ۱۹۰۵ء مین ضلع جدید عادل آباد کو دئے گئے اور تعلقہ مدہول اور جزو بانسواڑہ ضلع ناندیڑ مین منتقل ہوے بانسواڑہ کا باقی حصہ تعلقات بودہن و یلاریڈی پیٹھ مین تقسیم پایا اور پٹی ہمگل آرمور مین ضم ہوا۔ تعلقات یلاریڈی پیٹھ و کاماریڈی پیٹھ مین کچہہ تغیرات واقع ہوے اور ضلع بحالت موجودہ بنام نظام آباد موسوم ہے۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

خاص زراعت پیشہ ذات والون کی تعداد ضلع مین (۱۷۵۶۰۰) یعنی ۲۸ فیصدی کل ضلع کی مردم شماری

کی ہے۔ اِن مین قابل وقعت کاپو (۳۸۰۰۰ نفوس) منور (۴۰۰۰) اور کولی (۳۰۰۰) ہین انکے سوا دہنگر (۳۶۰۰۰) بنئے یعنی تجارت پیشہ ذاتون مین گومٹی (۱۳۸۰۰) اور روانی (۱۷۰۰۰) ہین۔ بافندون مین سالا (۱۲۰۰۰) جلاہے (۱۳۶۰۰) اور کوشٹی (۵۱۰۰) ہین بیستا یعنی بھوئی (۱۷۰۰۰) ہین انکے علاوہ (۱۲۰۰۰) لمبارٹے ہین پست اقوام مین مالا یعنی دہیڑ (۶۴۰۰۰) اور مانگ یا چمار (۳۲۰۰۰) ہین جو چمڑے کا کام کرتے ہین۔ یہ دونون ذات والے زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ کلال (۱۲۰۰۰) ہین۔ اس ضلع کے نفوس کی فیصدی (۵۱) سے زاید کی معاش زراعت و زمین پر منحصر ہے۔ اِس ضلع مین (۱۱۵۰۰) برہمن بھی ہین۔

عیسائی مشن

قصبہ اندور کے قریب مقام کنٹشور پر ایک میتھوڈیسٹ مشن سنہ ۱۸۹۹ء مین کھولا گیا۔ اس مشن کے متعلق دو مدرسہ اور ایک نجاری کا کارخانہ ہے۔ اِس ضلع مین ۳۲ دیسی عیسائی تھے جنمین دو میتھوڈسٹ تھے

عام حالت زراعت

تعلقات مدہول و نرساپور مین سیاہ ریگڑ بہ نسبت مسب کہرب اور چلکہ کے زیادہ ہے اور یہ آخر اقسام اکثر ریتیلی اور ہلکی رنگ کی زمینین ہین جو بقیہ تعلقات ضلع مین کثرت سے ہین۔ تعلقات مذکورہ بالا مین تری کی زراعت مفقود ہے مگر بقیہ تعلقات مین متعدد تالابون کا وجود انکا خاصہ ہے۔ پہاڑون اور ٹیلون کے دامن اور وادیون کی زمینین چونکہ عزیلی ہین اس لئے عموماً نہایت حاصل خیز ہین۔

مختصر موازنہ زراعت و غلات

قبضہ اراضی رعیت واری ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۵۰۴) مربع میل اراضی خالصہ مین سے (۴۹۷) قابل زراعت بنجر وافتادہ (۱۳۰۸) جنگلات اور (۶۴۷) مربع میل غیر قابل زراعت اور (۱۰۴۲) مربع میل رقبہ مزروعہ تھا۔

عام غذا

عام غذا ضلع کے مخلوق کی جوار و چاول ہے۔ جوار جملہ رقبہ مزروعہ کے (۵۸) فیصدی سے حاصل ہوئی تھی

اور وہان کا رقبہ (۹۱) مربع میل تھا - دوسرے غلات وحبوبات کا رقبہ مثل کودرو - لچنا اور رمسا (۱۲۸) مربع میل اور کپاس کا (۳۴) مربع میل ہے -

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ بکری

اس ضلع مین زراعتی جانور ٹٹو - بھیڑ - بکری معمولی قسم کی ہین - جو زراعتی جانور پہاڑی حصۂ ضلع مین ہوتے ہین وہ میدان کے جانورون سے زیادہ مضبوط ہین مگر دونون قد وجثہ مین چھوٹے ہوتے ہین تعلقۂ نزہل آگے عمدہ بیلون کے لئے مشہور تھا جو نسل غالباً سرپور ٹانڈور سے اِس تعلقہ مین آئی تھی گھوڑون کی نسل کی ترقی کے لئے ایک گھوڑا خاص اندور مین اور دوسرا کاما ریڈی مین رکھا گیا ہے -

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ء مین تری کا رقبہ (۱۱۹) مربع میل تھا معظم ذرایع آبپاشی وہ بڑے نالہ ہین جو پھلانگ وسورن ویڈلا کٹا واگو سے نکالے گئے ہین اور اکثر بڑے تالابون کو اِن سے پانی پہونچتا ہے - انکے علاوہ دوسرے نالے بھی ہین جو چالیس بڑے چھوٹے کنٹھون سے آبرسانی کرتے ہین ذرایع آبپاشی مذکورہ بالا کے سوائے (۶۳۵) تالاب (۸۳۷) کنٹہ اور (۲۱۱۲) باولیان بھی ہین جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین -

جنگلات

ضلع اندور مین بڑے وسیع قطعات جنگل کے ہین - سوائے تعلقۂ مدہول باقی سب تعلقات مین جنگل ہے اور نزہل وبھیگل کے تو جنگل بہت ہی گھنے ہین انمین ساگوان - آبنوس - سیسم - نلامدی - اپیا اور بیجا سال کے درخت خوب بڑے ہوتے اور لکڑی بھی موٹی نکلتی ہے - دوسرے تعلقات مین بھی اگرچہ انہی اقسام کا چوبینہ نکلتا ہے مگر ویسی ضخامت کا نہین جو ان دو تعلقات کا ہے اور ریلوے کے سلیپرون اور مکانات کے ستونون اور تیرون کے لئے بکار آمد ہے - سوائے تعلقہ مدہول کے باقی کل ضلع مین ایندھن افراط سے موجود ہے - اور رعایا ببول اور نیم کے درخت اپنے آلات کشاورزی کے لئے بھی لگاتے ہین -

محصورہ جنگل (۹۵۰) مربع میل اور غیر محصورہ (۵۹۳) مربع میل ہے۔

معدنیات

اِس ضلع مین گرانیٹ اور بسالٹ کا پتھر کثرت سے ہوتا ہے جو عمارت کے کام مین آتا ہے۔ لوہے کا پتھر جو بھیگل وآرمور مین ہوتا ہے نہایت عمدہ ہوتا ہے اور کونہ سمدرم تعلقہ آرمور کے فولاد سے جو جوہر اور پھل تیار ہوتے تھے وہ آبداری اور جوہر کے لحاظ سے زیادہ مشہور تھے۔

صنائع ضلع

گاڑھا کپڑا ہر قسم کا تمام ضلع مین بنتا ہے۔ آرمور مین کھتری لوگ اقسام کی ریشمی ساڑیان اور ریشمی کپڑے بنتے ہین اور اُسکے نصف کے قریب قیمتی ([illegible] ہزار) روپیہ کا مال باہر جاتا ہے۔ بھیگل اور نرمل مین میانہ کشتیان۔ کرسیان۔ میز ملکی گنجفہ ڈھالی اور چوبی پردہ نہایت عمدگی کے ساتھ بنتے رنگے جاتے ہین جنمین ملکی رنگ وروغن استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بہت ہی خوش وضع و خوبصورت ہوتے ہین۔ پیتلی ظروف و کانچ کی چوڑیان اور پتھر کے گلاس وکٹورے اور اقسام کے فولادی چھریان اور آلات جارحہ بھی اِن دونون تعلقات مین تیار ہوتے ہین اور برآمد کئے جاتے ہین۔ قصبۂ اندور مین جانماز اور رنگین پردے چھاپے جاتے ہین اور خوشبو تیل اور سر کا مصالح۔ اگربتی اور اگرتبری عمدہ قسم کی تیار ہوتی ہے۔ حال مین ایک دہان کوٹنے کا کارخانہ جاری ہوا ہے جسمین روزانہ (۱۱) ٹن یعنی (۳۰۸) سن دہان کوٹا جاتا ہے اور ۳۳ مزدور اسمین کام کرتے ہین تعلقۂ مدہول مین ایک روئی صاف کرنے کی اور ایک روئی دبانے کی کل ہے۔ یہ دونون کارخانے بھی انجن سے چلائے جاتے ہین۔ پہلے مین (۷۶) اور دوسرے مین (۴۶) مزدور روزانہ کام کرتے ہین روزانہ (۳۶) کھنڈی روئی صاف ہوتی ہے اور دوسو کھنڈی دبائی جاتی ہے۔ چمار لوگ معمولی طور پر چمڑے کی دباغت کرتے ہین جو ڈولون اور چپل وغیرہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

تجارت

معظم برآمد مال تجارت چاول۔چنا اور دیگر غلات خوردنی۔روئی اجناس روغندار۔تیل۔مرچ۔گڑ۔مالی مویشی۔ہڈی اور سینگ۔تمباکو۔چمڑا۔ترؔوڑ کی چھال۔گاڑہا۔کپڑا۔ریشمی ساڑیان اور پیتل کے ظروف ہین۔اور معظم درآمد مین سوتی ریشمی اور اونی کپڑے۔نمک۔سوکھی مچھلی۔افیون۔گرم مصالح۔سونا۔چاندی تانبا۔پیتل۔لوہا۔معدنی تیل۔ولایتی شکر۔اور خام ریشم ہین۔عام تجارت تو اضلاع متصلہ کے ساتھا ہوتی ہے۔مگر روئی۔چمڑا۔ترؔوڑ کی چھال۔ہڈی سینگ اور روغندار اجناس بمبئی اور مدراس کو بھیجے جاتے ہین۔قصبۂ اندور ضلع کی تجارت کا عمدہ مرکز ہے خصوصاً اُن مقامات کے لئے جہان ریل نہین ہے۔تعلقات کے مستقرات مین ہفتہ واری بازارات بھرتے ہین اور اِن مقامات سے اندرون ملک مال بھیجا جاتا ہے۔اِس ضلع مین تجارت خاص کر کوٹمیون کے ہاتھ ہے۔

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گوداوری ولی ریلوے اس ضلع مین شمال غرب سے جنوب کو جاتی ہے۔اسکا طول ضلع مین (۸۰) میل ہے اور اندرون وحدود ضلع اسکے دس اسٹیشن ہین۔

یہان جملہ مورم کی پختہ سڑکون کا طول (۱۴۲) میل ہے۔ناگپور کی پورانی سڑک جو حیدرآباد سے ناگپور ممالک وسطی ہند کو جاتی ہے اس ضلع مین اُس کا طول (۸۲) میل ہے اور اسکی نگہداشت اِس وقت بھی ذریعۂ صیغۂ تعمیرات عمل مین آتی ہے۔ایک اور سڑک (۳۹) میل لمبی اندور سے بانسواڑہ کو جاتی ہے۔ریلوے کی امدادی سڑکین چار ہین جنکا مجموعی طول (۱۹) میل ہے اور دوسری معمولی خام سڑکین بھی ہین جو مستقر ضلع سے تعلقات کے مستقرات کو جاتی ہین۔بالجملہ اس ضلع مین شوارع کی کمی نہین ہے۔

قحط

ضلع اندور کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے وسیع جنگلات اور متعدد تالابونکا ممنون ہونا چاہیے ۱۸۱۹ء مین جبکہ گلبرگہ ونلگنڈہ و بیڑ و پربھنی مین قحط تھا اندور مین خفیف سی گرانی تھی ۱۸۳۳ء کے

قحط مین انسان کو تو کوئی صدمہ نہین پہونچا مگر چارے کی قلت سے جانور بکثرت تلف ہوے
۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کے قحط عظیم کے صدمہ سے صوبۂ اورنگ آباد کے کل اضلاع اور ضلع عثمان
آباد تو بہت متاثر ہوے مگر ضلع اندور تک اسکا اثر سرایت کر گیا کیونکہ اُس سال اُسکی مقدار بارش
(۱۶) انچ یعنی ½ اوسط کے ہوئی - چونکہ ۱۸۹۸ء اچھا سال تھا رعایا کو زیادہ سختی جھیلنی نہین پڑی
گو سرکار کو بوجہ معافی دینے کے بہت نقصان ہوا -

ضلع کی قسمتین اور انکا نسق

یہ ضلع تین بڑی قسمتون مین منقسم ہے - ایک مین بودہن و یلاریڈی پٹھہ شریک ہین - دوسری
مین تعلقات کاماریڈی و آرمور شامل ہین پہلی قسمت ایک سوم تعلقدار اور دوسری قسمت ایک دوم
تعلقدار کے تحت ہے اور تیسری قسمت جسمین صرف تعلقہ اندور ہے سوم تعلقدار مستقر کے تفویض
ہے - اور ہر ایک تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے - اول تعلقدار ضلع کے افسر اعلی ہین اور اپنے
تمام ماتحتون کے کامون پر عام نگرانی رکھتے ہین -

عدالت دیوانی اور فوجداری

ضلع مین ایک عدالت دیوانی ناظم دیوانی ضلع کے تحت مین ہے اور دس تحتانی دیوانی
عدالتین تحصیلدارون کے ماتحت ہین - اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلای فوجداری یعنی چیف مجسٹریٹ
ہین اور ناظم دیوانی ضلع جائنٹ مجسٹریٹ ہین اور اقتدارات مجسٹریٹی کو اُسیوقت استعمال کرتے ہین
جبکہ تعلقدار مستقر سے دور ہون - ایک دوم تعلقدار کو اقتدارات فوجداری درجہ اول حاصل ہین
اور سوم تعلقدارون کو اقتدارات درجہ دوم اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین -
معمولی سالون مین جرایم شدیدہ بہت کم واقع ہوتے ہین - لیکن سرقۂ مویشی اور ڈاکہ و راہ زنی قحط
اور خراب فصل کے ہمرکاب ہین -

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ قدیم مالگذاری کا کچھہ حال معلوم نہین ہے ضلع بندی کے قبل مواضع وتعلقات مستاجرون کو ایک معین رقم پر دئے جاتے تھے اور اُن کو دس فیصدی حق تعلقداری تحصیل رقم کے لئے دیا جاتا تھا۔ یہ لوگ زراعت خشکی ونیشکر پر نقد رقم لیتے تھے اور وہان پر اپنا حصہ جنس مین وصول کرتے تھے۔ سنہ …ء مین جب کل ملک کی ضلع بندی ہوئی اور ملک کی تقسیم اضلاع وتعلقات مین کی گئی اسوقت یہ ضلع بھی قایم ہوا۔ ضلع بندی کے ساتھ کل مالگذاری نقدی مین مبدل ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۵ء مین ضلع کی پیمایش پختہ ختم ہوئی لیکن میعاد بندوبست مختلف مقامات مین مختلف ہے۔ تعلقات مدہول۔ بودہن۔ یلا ریڈی پیٹھ۔ و بانسواڑہ مین میعاد بندوبست پندرہ سال رکھی گئی ہے اور نرساپور و نرمل مین دس سال اور راندور و آرمور و بھیمگل مین سات سال۔ یہان کا بندوبست ملک میسور کے بندوبست کے اصول پر ہوا ہے کیونکہ اس ضلع کے زراعتی حالات اُس ملک سے بہت مشابہ ہین۔ بندوبست سے مالگذاری مین پانچ فیصدی اضافہ ہوا اور رقبہ اراضی مین بہ نسبت سابق (۲۱۶) مربع میل زمین مزروعہ زیادہ برآمد ہوئی۔ اوسط دہارا خشکی کا فی ایکر (…) ہے (اعلی … اقل …) اور اراضی تری کا اوسط دہارا فی ایکر (…) ہے (اعلی … اقل …) تری مین باغات بھی شریک ہے۔ تختہ ذیل سے ضلع کی خالص مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی ظاہر ہوگی۔

مدات	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
۱	۲	۳	۴	۵
خالص مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفائی و لوکل بورڈ

اس ضلع مین سنہ ۱۸۹۹ء سے لوکل سیس بحساب فی روپیہ زرمالگذاری ایک آنہ وصول ہونا شروع ہوا اور لوکل بورڈ قایم ہوئے۔ اول تعلقدار میر مجلس ضلع کے بورڈ کے ہین اور تحصیلداران تعلقات تعلقہ کے بورڈ کے صدر نشین ہین۔ خاص اندور مین کوئی تعلقہ کا بورڈ نہین ہے مگر صفائی کا سررشتہ قایم ہے اور ہر تعلقہ کے مستقر پر مختصر سا عملہ صفائی کا متعین ہے۔ ضلع و تعلقات کے لوکل بورڈ صفائی کے کامون کی بھی نگرانی کرتے ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین لوکل بورڈ کا خرچ (الہ معــ لما ہے ۵) روپیہ تھا۔ ڈسٹرکٹ انجنیر کے تفویض وہ تمام سڑکین اور عمارات ہین جنکی تعمیر و نگہداشت صیغہ تعمیرات سے ہوتی ہے۔ اور انجنیر آبپاشی ترمیم و تعمیر ذرایع آبپاشی کی نگرانی کرتے ہین۔

کوتوالی و محبس

اول تعلقدار ضلع کی کوتوالی کے ناظم ہین اور مہتمم کوتوالی اُنکے عملی مددگار ہین۔ مہتمم پولیس کے ماتحت دسٹرکٹ مین (۱۱۵) ماتحت افسر (۶۰۴) جوان اور ۲۵ سواران پولیس ہین جو ضلع مین (۴۵) تھانون اور (۴۳) چوکیون مین منقسم ہین مگر سواران پولیس مہتمم کی ہمراہی مین رہتے ہین۔

قلعۂ اندور کو سنٹرل جیل مین تبدیل کیا گیا ہے اور اس صوبہ کے بقیہ اضلاع کے وہ قیدی جنکی میعاد (۶) ماہ سے زاید ہوتی ہے اس جیل مین بھیجے جاتے ہین یعنی اضلاع میدک و بیدر و محبوب نگر و سرپور تانڈور کے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۹۶) قیدی سنٹرل جیل مین محبوس تھے قیدی عورتین ورنگل کے سنٹرل جیل مین بھیجی جاتی ہین۔ کیونکہ یہان اُنکے رہنے کے لئے جائے نہین ہے۔ شطرنجیان سوتی قالین۔ سوتی ٹوئیڈ کے اقسام۔ بچھونے کی چادرین۔ تولئے اور خاکی کپڑا وغیرہ یہان عمدہ تیار ہوتا ہے۔ خیاطی و نجاری و آہنگری کے کارخانہ بھی ہین اور ایک مطبع بھی ہے محبس کا تیار شدہ مال بیوپاریون کو فروخت کیا جاتا ہے اور قیدیون کے لباس کے لئے جس قدر کپڑا ضرور ہوتا ہے اسی جیل مین بنتا ہے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع متوسط حالت مین ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین فیصدی ۱،۲ (مرد ۱،۴ - عورت ۰،۲) لکھنا پڑھنا جانتے تہے جملہ طلاب زیر تعلیم سنہ ۱۸۸۱ء مین (۲۲۶) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۹۶) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۹۹۴) اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۴،۶) تھے سنہ ۱۹۰۳ء مین (۴۴) ابتدائی مدارس اور ایک ٹدل اسکول تھا اور اس سال (۱۰۳) لڑکیان زیر تعلیم تھین - جملہ خرچ تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین ([illegible]) روپیہ تھا منجملہ اسکے ([illegible]) خزانہ سرکار سے ادا ہوا اور تتمہ لوکل بورڈ سے دیا گیا - اجرت تعلیم سے اس سال ([illegible]) وصول ہوئے -

طبابت اور ٹیکا لگانا -

سنہ ۱۹۰۱ء مین چہہ دواخانہ جاری تھے جنمین بہیئت مجموعی (۲۵) مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی - جملہ دواخانجات مین (۲۰۰،۹۴) مریض زیر علاج رہے جنمین سے (۱۴۲) داخلی تھے اور (۶۱۲) عمل جراحی کئے گئے - جملہ خرچ اس صیغہ کا سنہ ۱۹۰۱ء مین ([illegible]) تھا جسکے منجملہ ([illegible]) خزانہ سرکار سے عطا ہوئے تے اور تتمہ لوکل بورڈ سے دیا گیا تھا -

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۱۰) یعنی فی ہزار (۱۷،۵) لوگون کے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا -

تعلقات ضلع نظام آباد (اندور)

تعلقہ نظام آباد (اندور)

تعلقہ نظام آباد جو سابق مین اندور کہلاتا تھا ضلع کے وسط مین واقع ہے - بشمول جاگیرات اسکا رقبہ (۵۵۰) مربع میل اور اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۰،۵۴۸۳) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۴،۴۹۶) اس تعلقہ مین (۱۰۷) مواضع ہین جنمین (۳۸) مواضع جاگیر شامل ہین اور قصبہ نظام آباد سابقاً مشہور بہ اندور (۱۲۸۰۷ نفوس) تعلقہ و ضلع کا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین تعلقہ کی مالگذاری اراضی (۲،۵) لاکھ

تھی۔ اسکی زمینین اکثر ریتلی ہین اور تالابون کے پانی سے وہان بکثرت بوئے جاتے ہین۔ دریاے گوداوری اس تعلقہ کے شمال کے جانب بہتا ہے۔

تعلقہ نرساپور

نرساپور سابقاً ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ تھا جس کا رقبہ (۵۳۷) مربع میل تھا اور ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۵۲۰۵۶) اور ۱۸۹۱ء مین (۵۲۴۴۳) تھی۔ اسمین (۱۳۹) مواضع تھے جنمین سے (۶) مواضع جاگیر ہین اور موضع نرساپور (۳۷۷۳ نفوس) اسکا مستقر تھا۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۳ر۱) لاکھ تھی ۱۹۰۵ء مین اسکے مواضع تعلقہ نرمل اور جدید تعلقہ کنوٹ ضلع عادل آباد مین شریک ہوے۔

تعلقہ آرمور

آرمور ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے۔ اسکا رقبہ (۱۰۳۸) مربع میل ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۲۲۴۵۵) اور ۱۸۹۱ء مین (۱۲۳۲۸۵) تھی یہ کمی ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اس تعلقہ مین دو قصبہ۔ آرمور (۹۰۳۱) جو اسکا مستقر ہے اور بالکنڈہ جاگیر (۵۱۱۸) اور (۱۶۰) مواضع ہین جنمین مواضع جاگیر (۱۵) ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۳ر۶) لاکھ تھی۔ ان اعداد مین ٹپی سمگل کے بھی اعداد شامل شامل ہین جو ۱۹۰۵ء مین اس تعلقہ مین ضم ہوئی۔

تعلقہ کاماریڈی پیٹھ

کاماریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے جس کا رقبہ (۴۱۳) مربع میل تھا۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۶۴۹۳۳) اور ۱۸۹۱ء مین (۶۳۳۶۶) تھی۔ اسمین (۹۶) مواضع ہین جنکے منجملہ (۲۵) مواضع جاگیر ہین اور موضع کاماریڈی پیٹھ (۲۵۰۳) اسکا مستقر ہے اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲ر۲) لاکھ تھی۔ ۱۹۰۵ء مین ضلع میدک کے تعلقات رامایم پیٹھ و

میدک اور ضلع کریمنگر کے تعلقہ سرسلہ سے چند مواضع اس مین شریک کئے گئے۔ بعض حصص اس کے پہاڑی ہین۔

تعلقہ یلاریڈی پیٹھ

یلاریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے جس کا رقبہ (۴۱۸) مربع میل تھا۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۵۵۱۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۶۸۱۰) تھی۔ یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط سے واقع ہوئی۔ اس تعلقہ مین (۸۹) مواضع تھے جنمین (۱۹) مواضع جاگیر تھے اور موضع یلاریڈی پیٹھ (۳۰۶۵) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین دو لاکھ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ بانسواڑہ ضلع ہذا اور تعلقات راما یم پیٹھ و میدک ضلع میدک کے چند مواضع اسمین شریک ہوے ہین۔ دریاے مانجرا اسکی غربی اور جنوبی سرحد پر بہتا ہے۔

تعلقہ بانسواڑہ

بانسواڑہ ضلع اندور حال ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ تھا جسکا رقبہ (۵۴۲) مربع میل تھا۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۰۸۸۸) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۸۶۵۷) تھی۔ اس مین (۱۴۱) مواضع تھے جنمین سے (۷۶) مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲،۴) لاکھ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے مواضع تعلقہ دگلور ضلع ناندیڑ اور تعلقات بودہن و یلاریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد مین تقسیم ہوے۔ اور تعلقہ شکست ہوا۔

تعلقہ بودہن

بودہن ضلع نظام آباد کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ (۲۱۷) مربع میل ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اس مین (۵۲۸۶۲) نفوس آباد تھے اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۰۷۷۹) اسمین ایک قصبہ بودہن (۶۴۳۸) جو اسکا مستقر ہے۔ اور (۶۵) مواضع ہین جنکے منجملہ (۲۳) مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱،۷) لاکھ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے حدود مین توسیع ہوئی۔ اسکی غربی سرحد پر

رود مانجرا جاری ہے تعلقہ کونگیر علاقہ پایگاہ اسکے جنوب غرب مین واقع ہے جسکے (۴۹) مواضع اور جسکا رقبہ (۱۲۰) مربع میل اور مردم شماری (۲۴۲۶۷) ہے اِس تعلقہ پایگاہ مین ایک قصبہ کنڈلواڑی (۶۵۵۷) واقع ہے۔ اور تعلقہ گاندہاری علاقہ جاگیر اسکے مشرق مین واقع ہوا ہے جس کے (۲۸) مواضع ہین اور جسکی مردم شماری (۱۰۱۸۰) اور جسکا رقبہ (۸۵) مربع میل ہے۔

قصبات ضلع اندور

آرمور — قصبۂ آرمور (۱۸° ۴۸ شمالی و ۷۸° ۱۶ شرقی) مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۹۰۳۱ نفوس) یہ قصبہ تعلقہ آرمور ضلع اندور کا مستقر ہے۔ اسمین ایک ٹپہ خانہ امین کی کچہری دواخانہ اور ایک مدرسہ ہے جسمین (۱۲۷) لڑکے زیر تعلیم ہین ریشمی کپڑے اور ساڑیان یہان کثرت سے تیار ہوتی ہین۔

بالکنڈہ — قصبۂ بالکنڈہ (۱۸° ۵۳ شمالی و ۷۸° ۲۱ شرقی) مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۱۱۸ نفوس) یہ قصبہ جاگیر اور آرمور سے (۶) میل شمال شرق کو واقع ہے۔ اسکے اطراف ایک منہدم فصیل ہے جسمین چند دروازہ اور کھڑکیان اب بھی موجود ہین۔ اسمین ایک دیول اور چار مسجدین ہین جنمین سے ایک مسجد سنگی ہے۔ انکے علاوہ متعدد گنبدین اور مزار ایک عیدگاہ ہے۔ قصبہ کے حوالی مین ایک تالاب کے قریب ایک قلعہ حیدرآباد و ناگپور کی سڑک پر واقع ہے۔ اسمین جاگیر کے علاقہ کی عدالت دیوانی و فوجداری اور تحصیل کی کچہری اور سرکاری ٹپہ خانہ اور پولیس کا تھانہ بھی ہے یہ قصبہ اندور کے ریلوے اسٹیشن سے (۲۴) میل فاصلہ پر واقع ہے۔

بودہن — قصبۂ بودہن (۱۸° ۴۰ شمالی و ۷۷° ۵۳ شرقی) مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶۴۵۰ نفوس)

یہ تعلقہ بودہن کا مستقر ہے اور قصبۂ اندور سے (۱۶) میل مغرب کو واقع ہے۔ اسمین ایک جامع مسجد اور نرسنگا سوامی کا دیول واقع ہین اور ٹپہ خانہ۔ امین کچہری اور ایک مدرسہ بھی ہے جسمین (۱۱۷) لڑکے ہین قصبہ کے شمال و مشرق و جنوب مین تین بڑے تالاب ہین جن سے (۲۰۰۰) ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔

کنڈلواڑی — قصبۂ کنڈلواڑی (۱۸° ۴۸ʹ شمالی ۷۷° ۴۶ شرقی) مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶۵۵۷ نفوس) تعلقہ کونگیر علاقہ پائیگاہ کا مستقر اور اندور سے (۲۸) میل جانب شمال غرب اور گوداوری و مانجرا کے ملتقا سے (۹) میل جانب غرب واقع ہے۔

نظام آباد — قصبۂ نظام آباد (سابق مین موسوم بہ اندور) (۱۸° ۴۰ شمالی و ۷۸° ۶ʹ شرقی) مردم شماری (۱۲۸۷۱ نفوس) یہ قصبہ ضلع و تعلقہ کا مستقر ہے اور حیدرآباد گوداوری وَلی ریلوے لین پر واقع ہے اول تعلقدار و سوم تعلقدار و ڈسٹرکٹ انجنیر و آبپاشی کے انجنیر اور مہتمم کوتوالی کے دفاتر۔ عدالت دیوانی ضلع و سنٹرل جیل و دواخانہ و صدر ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ اسمین ہے جسمین (۳۲۴) لڑکے زیر تعلیم ہین۔ اس قصبہ مین رانی سرناپلی نے پانی کا نل بھی آبنوشی کے لئے تیار کیا ہے مگر اوسکی نگہداشت لوکل بورڈ کی جانب سے ہوتی ہے۔ علاوہ ان کے قصبہ کے شمالی شرقی جانب اوس مقام پر جو کنٹشیور مشہور ہے ایک دہان کوٹنے کا کارخانہ ایک روئی صاف کرنے اور ایک روئی دبانیکا کارخانہ اور ایک امریکن مشن واقع ہین۔ قلعہ اندور جو قصبہ کے جنوب غرب مین ایک پہاڑی پر ہے سابق مین قلعہ نما دیول تھا جسکو رگھوناتہ داس نے بنایا تھا اور رگھوناتہ تالاب کا بھی وہی بانی ہے جسکا پانی فی زماننا ہذا قصبہ مین بذریعہ نل لایا گیا ہے۔

ضلع میدک

حدود و شکل طبعی و پہاڑ و ندیان

یہ ایک ضلع صوبہ میدک گلشن آباد کا ہے۔ اِس کے شمال غرب و شمال کی جانب اضلاع کریمنگر نظام آباد و بجانب مشرق و جنوب ضلع اطراف بلدہ۔ و جانب غرب ضلع بیدر و علاقہ پائیگاہ واقع ہین یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۷° ۲۵َ و ۱۸° ۱۹َ) اور طول بلد شرقی (۷۷° ۴۸َ و ۷۸° ۳۱َ) واقع ہوا ہے۔ اسکا کل رقبہ (۲۰۰۵) مربع میل ہے۔ جسمین (۸۵۶) مربع میل جاگیرات و پائیگاہ کا رقبہ بھی شامل ہے۔ اس ضلع کے بیان مین وہی اعداد درج ہین جو ۱۹۰۵ء کے قبل تھے لیکن جہان کہین تغیر ہوا ہے اوسکا ذکر بر موقع کر دیا گیا ہے۔ ضلع ہذا مین کم ارتفاع پہاڑ متعدد ہین ایک سلسلہ شمال مین راماین پیٹھ سے ضلع نظام آباد کے جنوبی حصہ تک جاکر وہان سے بجانب جنوب لوٹ کر پھر ضلع ہذا مین داخل ہوتا ہے۔ ایک دوسرا سلسلہ ضلع کے شمالی غربی گوشہ سے مشرق کی جانب ممتد ہے اور قلعہ میدک اِسی سلسلہ ثانی کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہے جو قصبہ میدک کے مغرب کی طرف واقع ہے۔

نہایت نامور ندی مانجرا ہے جو ضلع بیدر سے اِس ضلع مین غرب کی طرف سے داخل ہوتی ہے اور اِس کے تعلقات غربی و شمالی غربی مین سے گذرتی ہے۔ اُس کا طول اِس ضلع مین ساٹھ میل ہے۔ دوسری ندی ہلدی ہے جسکو تلنگی مین پسپو یر کہتے ہین اور یہ مانجرا کی ایک شاخ ہے۔ جو اس ضلع مین شمال کی جانب سے داخل ہوکر قصبہ میدک کے نیچے بہتی ہے۔ اِس کا طول صرف دس میل ہے۔

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات ارض آرکیین نیس پتھر سے مرکب ہین۔

نباتات

مشہور اشجار اِس ضلع کے ساگوان۔ بیجا سال۔ نلا مدی۔ ایپا (مھوا) نیم۔ آم۔ املی۔ ترٹوڑ۔ اور ٹریپیل پا اور گولر ہین۔

حیوانات

اس ضلع مین وسیع قطعات جنگل کے واقع ہین جنمین چھوٹے چھوٹے درخت اور جھنڈ ہوا کرتے ہین اور انمین ہرن۔ نیلگاے۔ جنگلی بکری۔ چیتل۔ ساسبر۔ کولا۔ جنگلی کتے پائے جاتے ہین۔ پرندون مین تیتر۔ بٹیر۔ بط۔ ٹیل۔ سارس۔ مرغابی۔ اسنائیپ بکثرت ہین۔

اب وہوا و موسم و بارش

اِس ضلع کی آب وہوا سپٹمبر سے جون تک (آبان سے امرداد تک) نہایت صحیح ہے۔ موسم بارش مین بخار اور زکام کی موسمی شکایت رہتی ہے۔ تعلقات راماین پیٹھ و میدک و باغات مرطوب ہین اور ریلیپس بخار اور جاڑے کا بخار عام شکایتون مین سے ہے۔ بخلاف اسکے بقیہ تعلقات کی آب وہوا خشک اور نسبتہً صحیح تر ہے۔ مقیاس الحرارۃ (پارا) جاڑونمین (۴۵) درجہ فرنہائٹ تک اوترتا ہے اور ماہ مئے یعنی تیر مین تنلو درجہ تک پہنچتا ہے۔

اوسط مقدار بارش اِس ضلع کی (۳۱) انچ ہے۔ لیکن ۱۸۹۹ء م ۱۳۰۸ف مین صرف (۱۷ ۱/۲) انچ پانی برسا اور ۱۹۰۲ء م ۱۳۱۱ف مین صرف (۱۳) انچ۔

تاریخ

یہ ضلع سابقاً ورنگل کی سلطنت قدیم کا ایک جزو تھا۔ ۱۳۰۹ء مین سلطان علاءالدین خلجی کے جنرل ملک کافور نے ایک بڑی بھاری فوج لیکر راجہ ورنگل پر چڑہائی کی اور اثناے راہ مین میدک کو لے لیا۔ چودہوین صدی عیسوی مین میدک سلاطین بہمنیہ کے قبضہ مین تھا اور بعد اوسکے سلاطین قطب شاہی کے قبضہ مین آیا۔ بعد انقراض سلطنت قطب شاہیہ سلطنت مغولیہ

(دہلی) کے تحت حکومت رہا لیکن بالآخر اٹھارہوین صدی کے اوایل مین جب نواب آصف جاہ بہادر نے اِس دولت ابدآیت کی بنا ڈالی تو ضلع مذکور سلطنت دہلی سے منتزع ہو کر اس ریاست مین شامل ہوا۔

آثار عتیقہ

اِس ضلع مین آثار عتیقہ بہت جاے واقع ہین۔ قلعہ میدک بقدر (۱۰۰۳) فیٹ اطراف کے میدان سے بلند ہے۔ پٹنچرو مین جو بلدۂ حیدرآباد سے (۱۶) میل جانب شمال غرب واقع ہے چند زیر زمین قدیم دیول ہین جہان زمانہ حال مین کچہہ قدیم کے سکہ برآمد ہوے ہین۔ مواضع اندول وکومٹور مین قابل یادگار مسجدین ہین اور چٹکور۔ کلبگور۔ کندی نندی پٹنچرو اور دنیکٹا پور مین قدیم ہندو دیول موجود ہین ٹیرو پیلو کے قریب جو میدک کے جنوب شرق مین واقع ہے اور جہان سات شاخین مانجرا ندی کی ملتی ہین ہر سال جاترا ہوتی ہے جسمین ہزارون آدمی جمع ہوتے ہین

مردم شماری

یہ ضلع (۶۳۴) قصبات و مواضع پر مشتمل ہے۔ اسکے کل نفوس مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۳۲۶۷۲۰) و ۱۸۹۱ء مین (۳۶۴۷۳۵) اور ۱۹۰۱ء (۳۶۶۷۲۲) تھے۔ اس ضلع کے قصبات تعلقہ میدک مین میدک (۸۵۱۱ نفوس) اور لنگم پیٹھ (۵۱۰۲) اور تعلقہ کلبگور مین سداسیو پیٹھ (۶۶۷۲) اور سدی پیٹھ (۸۳۰۲) اور سنگاریڈی پیٹھ (۴۸۰۹ نفوس) تحصیل و ضلع کا مستقر ہے۔ نو فیصدی نفوس ضلع ہندو اور تقریباً باقی مسلمان ہین۔ یہ ضلع پورا تلنگان ہے تختۂ ذیل سے ضلع کے ۱۹۰۱ء کے نفوس کی تفصیل ظاہر ہوگی۔

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	قصبات	مواضع	مردم شماری ۱۹۰۱ء	نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء مین	تعداد اراضی مزروعہ مربع میلون مین
میدک	۲۹۴	۲	۶۰	۵۶۴۹۵	۱۹۲	۴٫۴ +	تعلقہ وار اراضی مزروعہ معلوم
راما یم پیٹھ	۲۷۳	۰	۷۹	۵۵۴۸۵	۲۰۳	۲٫۹ +	
باغات	۲۵	۰	۱۵	۵۵۴۴	۲۲۲	۱۲۵٫۳ +	
کلبگور	۲۳۴	۱	۸۵	۵۶۳۱۳	۲۴۰	۱۸٫۸ —	
اندول	۲۱۲	۰	۷۷	۴۸۸۴۹	۲۳۰	۳٫۷ +	
ٹیکمال	۱۱۱	۰	۴۵	۲۰۶۸۴	۱۸۶	۱٫۱ —	
جاگیرات	۸۵۶	۰	۲۶۰	۱۲۳۳۵۲	۱۴۴	۳٫۲ +	
میزان ضلع	۲۰۰۵	۳	۶۳۱	۳۶۶۷۲۲	۱۸۳	۰٫۵ +	۹۳۶۰

سنہ ۱۹۰۵ء مین ٹیکمال تعلقہ اندول مین - راما یم پیٹھ کا ایک جزو تعلقہ میدک مین اور ایک جزو تعلقہ کاماریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد مین ضم کیا گیا۔ تعلقہ ابراہیم پٹن ضلع محبوب نگر سے اس ضلع مین منتقل ہوکر تعلقہ باغات مین شامل کیا گیا۔ تعلقہ سدی پیٹھ ضلع کریم نگر سے ضلع میدک مین شریک ہوا - بحالت موجودہ اس ضلع مین حسب ذیل پانچ تعلقات - میدک - سدی پیٹھ - باغات - کلبگور اور اندول اور چار بڑے علاقہ تھنوہ نرساپور - نارسنگی - ونواب پیٹھ و دیگر متفرق جاگیرات شامل ہین -

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کاپو ذات والونکی ہے جو (۶۹۰۰۰) ہین انکے بعد مادیگا یعنے چمڑے کا کام کرنے والے (۴۳۰۰۰) اور مالا یعنی دھیڑ (۳۲۴۰۰) ہین جو زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین ۔ اس ضلع

مین (۳۰،۴۰۰) برہمن (۳۲،۰۰۰) گولا یعنی دہنگر (۱۳،۶۰۰) کومٹی ہین جو تجارت اور ساہوکارے مین مصروف ہین تقریباً (۴۲) فیصدی نفوس اس ضلع کے زراعت پر گذران کرتے ہین اور (۱۱) فیصدی عام مزدوری اور مٹی کے کام مین مشغول ہین۔

عیسائی مشن

گذشتہ مردم شماری کے مطابق اِس ضلع مین (۳۷۴۳) عیسائی تھے جنمین سے (۳۴۲۷) دیسی عیسائی تھے قصبہ میدک مین ۱۸۸۲ء مین ایک وسلین مشن قایم ہوا جسمین آٹھ یوروپین اور (۱۵۰۴) دیسی عیسائی ہین۔ اِس کے پیرو اکثر مالا یعنی دہیٹر ذات کے لوگ ہین۔ اِس مشن کے متعلق ایک اسکول اور شفاخانہ ہے۔ اسکول تو ۱۸۸۷ء مین کھولا گیا اور شفاخانہ ۱۸۹۵ء مین قایم ہوا جسکے متعلق ایک زنانہ وارڈ بھی ۱۹۰۲ء مین کھولا گیا ہے۔

عام حالات زراعت

اس ضلع کے مختلف تعلقات کی زراعتی حالات مین کوئی تفاوت نہین ہے۔ مرتفع مقامات کی زراعتی زمینین ریتلی اور سنگریزہ آمیز ہے۔ اور سیاہ مٹی یعنی ریگڑ کے چھوٹے چھوٹے قطعات گڑھوان اور نشیبی مقامات مین پائے جاتے ہین۔

منظم موازین زراعت و غلات

اس ضلع مین رعیت داری طریقہ جاری ہے ۱۹۰۱ء مین (۱۱۴۹) مربع میل اراضی خالصہ کا رقبہ تھا جسکے منجملہ (۴۸۹) مزروع تھا۔ باقی اراضی مین (۱۱۴) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۳۸۷) جنگلات اور (۱۵۹) مربع میل ناقابل زراعت زمین تھی۔ ۱۹۰۵ء مین مزروعہ کا رقبہ (۵۰۸) مربع میل تھا۔ عام غذا ضلع کے لوگون کی چاول و باجرا و جوار ہے جو (۱۰۶) و (۲۰۷) و (۱۶۸) مربع میل سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس ضلع مین جو باریک چاول پیدا ہوتا ہے وہ دوسرے ملکون کے اعلی قسم کے چاولون سے بخوبی مقابلہ کرسکتا ہے۔ اِن کے بعد کودرد۔ و چھنا اور دیگر غلات ہین۔ نیشکر جملہ تعلقات

مین پیدا ہوتا ہے اور نیشکر کا رقبہ ایک مربع میل ہے۔

زراعتی جانور و ٹٹو بھیڑ بکریان

زراعتی جانور اِس ضلع کے معمولی ہین اور دہان و نیشکر کی زراعت مین بھینسے بھی بکثرت جوتے جاتے ہین اِس ضلع مین کوئی خاص نسل ٹٹو یا گھوڑون کی نہین ہے اور جو ٹٹو یہان ملتے ہین وہ بالکل معمولی ہین۔ سنگا ریڈی پیٹھ کے قریب راجم پیٹھ مین ایک سرکاری اسٹڈ فارم ہے جہان متعدد گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے رکھے گئے ہین لیکن رعایا اس رعایت سے جو اُن کے حق مین کی گئی ہے فائدہ نہین اُٹھاتے ہین۔ بھیڑ اور بکریان اس ضلع کی معمولی قسم کی ہین۔

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ء مین اس ضلع کی ترقی کا رقبہ (۱۰۹) مربع میل تھا یعنی کل رقبہ مزروعہ کا فیصدی (۲۲) اقسام ذرائع آبپاشی و رقبہ تری کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زیر نالہ و نہر ۱۷ مربع میل۔ زیر تالاب (۶۸) اور زیر باولی (۲۴) مربع میل جسکا مجموعہ (۱۰۹) مربع میل ہوتا ہے ضلع کی آبپاشی کا دارو مدار کنٹون اور تالابون پر ہے۔ اس ضلع مین (۱۵۳۱) تالاب و (۱۶۵۹) کنٹہ ہین۔ باولیان (۲۰۱۸) ہین اور دوسرے ذرائع آبپاشی (۴۰) کتھوہ یا منھڑیان۔ ملکا پور کے تالاب سے بارا مواضع کی زمین سیراب ہوتی ہے۔ تالابون اور باولیون سے دہان کی دو فصلین حاصل کی جاتی ہین اور نیشکر ڈیڑہ سال مین تیار ہوتا ہے۔ باولیون کا پانی موٹ کے ڈولون سے نکالا جاتا ہے۔ ایک بہت بڑی نہر رود مانجرا سے کاٹی گئی ہے جس سے دس ہزار ایکڑ کی آبیاری اور دو لاکھ روپیہ کی مالگذاری کے اضافہ کی امید ہے۔ یہ نہر سنہ ۱۹۰۵ء مین تکمیل کو پہونچے گی اور اس کی تیاری مین دس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ ایک اور منصوبہ بھی بنام مانجرا اکسٹنشن زیر تجویز ہے جسمین ساڑھے چہ لاکھ روپیہ صرف ہو نگے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اس سے (۷۰۰۰) ایکڑ تری کی کاشت ہوگی جس کی سالانہ مالگذاری اڈہائی لاکھ

تخمین کی گئی ہے۔ چونکہ اس ضلع مین تالاب کثرت سے ہین یہ ہمیشہ قحط سے محفوظ رہا ہے۔

جنگلات
اس ضلع مین محفوظہ جنگل تو نہین ہے۔ البتہ غیر محفوظہ جنگل بقدر (۳۸۷) مربع میل موجود ہے

معدنیات
کوئی قیمتی معدنیات اس ضلع مین برآمد نہین ہوئے ہین۔ لنگم پٹیھ کے پہاڑون مین لوہے کے معدن کے روڑون سے لوہا نکالا جاتا ہے جو کثرت سے آلات زراعتی کے کام آتا ہے

صنائع ضلع
کوئی قابل وقعت دستکاری تو اس ضلع مین نہین البتہ دسترخوان رضائی پردہ اور فرش کے لئے یہان کپڑا پختہ رنگ سے رنگا جاتا ہے۔ گاڑھا کپڑا ساڑیان۔ اور ریشمی کپڑے عمدہ قسم کے یہان بُنتے ہین اور ریشمی ولایتی نمونہ کے مطابق بُنتے ہین جنکی شیروانی اور ساڑیان بنائی جاتی ہین۔ لنگم پٹیھ اور رامایم پٹیھ مین پیتل کے برتن تیار ہوتے ہین۔ سیوانگر اور جوگی پٹیھ مین چمڑے کی دباغت کے کارخانہ ہین جہان کا تیار کیا ہوا چمڑا حیدرآباد بمبئی و مدراس کو جاتا ہے اور چمار لوگ چمڑے کی معمولی دباغت کرتے ہین جس کے ڈول اور چپل بنائے جاتے ہین۔

حیدرآباد کا پارچہ بافی کا کارخانہ تعلقہ باغات مین مشیرآباد کے قریب بلدۂ حیدرآباد کے شمال کی جانب حسین ساگر کے نیچے واقع ہے۔

تجارت
عمدہ برآمد اس ضلع کی باریک و موٹے چاول۔ گڑ۔ ملکی شکر۔ جوار۔ تمباکو۔ مہویکا تیل۔ روئی چنا۔ اور دیگر غلات وحبوب۔ تانبے اور پیتل کے ظروف۔ حیوانات زراعتی و بھیڑ۔ بکری۔ اور چمڑا ہے۔ اور معظم درآمد نمک۔ افیون۔ سوکھی مچھلی۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ گندھک معدنی تیل۔ ولایتی شکر۔ ریشمی اور سوتی کپڑے ہین۔ چاول حیدرآباد اور دوسرے اضلاع کو بھیجا جاتا ہے اور چمڑا مدراس و بمبئی کے لئے چڑھایا جاتا ہے۔ جو اشیا درآمد ہوتے ہین

وہ شنکرپلی کے اسٹیشن سے سداسیوپیٹھ کو اور مرزاپلی اسٹیشن سے رامایم پیٹھ کو آتے ہین
اور اِن دو بڑے مرکزون سے سنگاریڈی پیٹھ جوگی پیٹھ۔ لنگم پیٹھ و میدک وغیرہ معتبر مقامات
کو بھیجی جاتی ہے جہان سے بذریعہ ہفتہ واری بازارات کے وہ ضلع کے دوردست مقامات
تک پہونچتے ہین۔ تجارت کومٹی۔ مارواڑی۔ اور بلجا واڑ اقوام کے ہاتھ ہے جو ساہورہ بھی کرتے ہین

ریلوے اور سڑکین

واڑی و بزواڑہ کی بڑی ریلوے لین اس ضلع مین مغرب کی جانب سے گوٹاکوڑہ اسٹیشن کے
قریب داخل ہوکر مشرق مین لنگم پلی اسٹیشن کے قریب ضلع سے خارج ہوتی ہے اِس کا طول
اس ضلع مین (۲۲) میل ہے۔ حیدرآباد گوداوری دیلی ریلوے لین ضلع کے مشرق کی جانب شمال
سے جنوب کو جاتی ہے اور منوہرآباد۔ ماسائی پیٹھ۔ و مرزاپلی کے اسٹیشنون سے گذرتی ہے۔
سڑکون کا طول اس ضلع مین (۱۸۳) میل ہے جسکے منجملہ (۸۱) میل پختہ سڑک ہے پختہ سڑکون
کی تین قسمتین ہین۔ سداسیوپیٹھ تا کوکٹ پلی (۲۲) میل شنکرپلی تا سنگاریڈی (۱۴) میل اور حصہ
قدیم ناگپور کی سڑک کا (۳۵) میل۔ خام سڑکین متفرقات تحصیل کو ایک دوسرے سے ملاتی ہین۔

ضلع کی قسمتیں اور افسر

اگرچہ ضلع چھوٹا ہے مگر اسکو تین قسمتون مین تقسیم کیا گیا ہے۔ تعلقات میدک و ستدی پیٹھ سوم
تعلقدار کے تفویض ہے اور تعلقہ اندول ایک دوم تعلقدار کے سپرد ہے اور تعلقات باغات و کلبگور
دوسرے دوم تعلقدار کے تفویض ہین ماول تعلقدار اپنے ماتحتون کے مالی و فوجداری کامون کی
نگرانی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالت دیوانی و فوجداری

ضلع مین ایک عدالت دیوانی ناظم دیوانی ضلع کے تحت مین ہے جو جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اقتدارات
مجسٹریٹی کو تعلقدار کے دورہ پر رہنے کے وقت استعمال کرتے ہین۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلےٰ

فوجداری ہین تحصیلدارون کو دیوانی و فوجداری کے سوم درجہ کے اقتدارات دئے گئے ہین اور تعلقات کی دیوانی عدالت بھی اُنکے تحت مین ہین دوم تعلقدار اور سوم تعلقدارون کو اقتدارات فوجداری درجۂ دوم حاصل ہین۔ شدید جرائم معمولی سالون مین بہت کم ہوتے ہین۔ البتہ موسم خشک سالی مین ڈاکہ اور سرقہ مویشی کی تعداد کچھہ بڑہجاتی ہے۔

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا حال معلوم نہین قبل ضلع بندی کے دیہات و تعلقات مستاجرون کو بغرض تحصیل مالگذاری اجارہ پر دئے جاتے تھے اور اُن کو دس فیصدی حق تعلقداری مجرا دیاجاتا تھا۔ اس کے بعد بٹائی کا طریقہ جاری رہا۔ سرکار کا حصہ فی کھنڈی بارامن تری زیر تالاب مین تھا اور آٹھ من رعایا کا حصّہ تھا اور زیر باولی تری مین سرکار ورعایا کا مساوی حصہ تھا ۱۲۶۶ف مین رعیت واری طریقہ ضلع بندی کے ساتھ جاری ہوا اور رعایا سے مالگذاری نقدی مین وصول ہونا شروع ہوئی۔ تعلقہ کلبگورکا بندوبست ۱۸۹۲ء مین ہوا۔ اندول کا ۱۸۹۵ء مین رایاپیٹھ و میدک کا ۱۹۰۰ء اور ٹیکال کا ۱۹۰۲ء مین۔ اور تعلقہ باغات کا ۱۹۰۵ء مین نیشکر کے لئے آگے لگان دوسو روپیہ فی ایکڑ تھی۔ مگر اب یعنی بندوبست کے بعد زمین کی حیثیت کے مطابق تری کے تین فصلون کا دہارا لیا جاتا ہے۔ بندوبست کے قبل کاغذات دیہی مین (۶۷۴۰۰) ایکڑ تری اور (۱۱۹۴۹۳) ایکڑ خشکی زمین درج تھی۔ پیمایش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اراضی تری مین (۳) فیصدی کی کمی ہوئی اور اراضی خشکی مین (۱۰۳) فیصدی کا اضافہ برآمد ہوا اور مالگذاری مین دو لاکھ روپیہ یعنی (۱۲) فیصدی کا اضافہ ہوا۔ یہ اعداد صرف اُن ہی تعلقات کے متعلق ہین جنکی پیمایش اور پختہ بندوبست ہوا ہے۔ تعلقہ باغات ان مین شریک نہین ہین۔ اوسط دہار خشکی زمینات کا فی ایکڑ اعشاریہ

(اعلیٰ للعہ/ اقل ۱۴ر) اور تری زمینات کا فی ایکر اوسط دہارا (عہ ۵) روپیہ ہے (اعلیٰ عہ ۵ اقل ۴) یہ تری کی زمینون کے آبی کے دہارے ہین - تابی کے دہارے (اعلیٰ عہ ۵ اقل عہ ۵) اور اوسط دہارانی ایکر (عہ ۵) روپیہ ہے - تختہ ذیل سے خالص زر مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع کی ظاہر ہوگی -

مدات	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
زر مالگذاری اراضی	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار
جملہ آمدنی	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

سنہ ۱۹۰۵ع مین جو تغیرات واقع ہوے ہین مالگذاری (۱۴،۱۶) لاکھ ہوگئی ہے -

لوکل بورڈ و صفائی

موضع سنگاریڈی پیٹھ مین صفائی کا انتظام ہے اور دوسرے تعلقات کے مستقر پر بھی مختصر سا عملہ صفائی کا موجود ہے ضلع کی مجلس صفائی اور مقامی کامون کا انتظام کرتی ہے اور تعلقات کے بورڈ کے کامون کی نگرانی بھی کرتی ہے جملہ لوکل مجالس کا خرچ سنہ ۱۹۰۱ع مین ([illegible]) تھا جسکے منجملہ ([illegible]) روپیہ راستون کی تعمیر مین صرف ہوے - اسکی آمدنی حسب دستور اوسی سس کے ایک جزو سے حاصل ہوئی تھی جو مالگذاری سے فی روپیہ ایک آنہ وصول ہوتا ہے -

کوتوالی و محبس

اول تعلقدار ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ ہین اور مہتمم کوتوالی اُنکے علی مددگار ہین - پولیس ضلع کی جمعیت مشتمل ہے (۶۷) ماتحت افسرون و (۴۹۹) جوان و (۲۵) سوارون پر جو چہ امینون اور ایک نائب امین کے زیر حکم ہین - اور ضلع کے (۳۲) تھانون پر منقسم ہین - سنگاریڈی پیٹھ

مین ایک محبس ہے لیکن اسمین صرف کم میعاد کے قیدی رکھے جاتے ہین باقی سب نظام آباد (اندور) کے سنٹرل جیل کو بھیجدئے جاتے ہین۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع اوسط درجہ مین ہے - ۶ء۲ فیصدی (۴ء۶ مرد - ۲۵ء۰ عورت) سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنا پڑھنا جانتے تھے ضلع کے مدارس مین جملہ تعداد طالب العلمون کی سنہ ۱۸۸۱ء مین (۴۴۴) ۱۸۹۱ء مین (۲۲۹۳) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۹۰۷) اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۰۴۴) تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۵) ابتدائی اور ایک میڈل اسکول تھا - اور زیر تعلیم لڑکیون کی تعداد اس سال (۱۵۹) تھی جملہ خرچ تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین (۔۔۔) روپیہ تھا - اور اس سال اجرت تعلیم (۔۔۔) وصول ہوئی

طبابت و ٹیکا لگانا

اس ضلع مین چار دوا خانہ ہین جنمین (۱۱) مریضان داخلی کے رہنے کے لئے گنجایش ہے اس سال (۲۰۰) مریضان داخلی اور (۲۲۴۱۳) مریض خارجی زیر علاج رہے اور (۹۲۰) عمل جراحی کے کئے گئے - جملہ خرچ اس صیغہ کا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۔۔۔) تھا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۴۰) بچون کو کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس ضلع ۴۷ء۱ -

تعلقات ضلع میدک

تعلقہ میدک

تعلقہ میدک ضلع مذکور کے شمال مین واقع ہے اسکا رقبہ (۳۵۹) مربع میل ہے اور اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۵۸۵۲) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۳۰۶۶) اسمین دو قصبہ ہین ایک میدک (۸۵۱۱ نفوس) جو تعلقہ کا مستقر ہے اور دوسرا لنگم پیٹھ (۵۱۰۲) اور (۸۹) مواضع ہین جنمین (۱۹) مواضع جاگیر بھی شامل ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین تعلقہ کی مالگذاری اراضی (۱ء۳) لاکھ تھی - تعلقہ

کسی قدر پہاڑی ہے اور اوسکی زراعتی زمینین ریتلی ہین - دہان اور نیشکر زیر تالاب کثرت سے بویا جاتا ہے - حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے اس کے شرقی حصہ مین سے گذرتی ہے - علاقہ پائیگاہ کے تعلقات نرساپور - ہتنورہ - ونواب پیٹھ اسکے جنوب مین واقع ہین اوراونکی مردم شماری (۱۵۶۰۷) و (۱۴۱۸۳) و (۶۱۷۹) تھی - اول و دوم ہر ایک مین (۳۹) مواضع اور آخر مین (۸) مواضع ہین - ان کے رقبات بھی علی التناسب (۱۳۰) و (۱۲۸) و (۲۶) مربع میل ہین ۱۹۰۵ء مین چند مواضع راماین پیٹھ کے اسمین شریک ہوئے اور چند مواضع اسکے تعلقات کاماریڈی پیٹھ ویلا ریڈی پیٹھ ضلع نظام آباد مین ضم ہوئے - تعلقہ نارسنگی علاقہ جاگیر اسکے جنوب مین واقع ہے اسمین (۱۱) مواضع ہین اور مردم شماری اسکی (۳۰۹ ۸) اور رقبہ ۳۶ مربع میل ہے -

تعلقہ سدی پیٹھ — یہ ایک تعلقہ ضلع میدک کا ہے جسکا رقبہ (۱۱۹۹) مربع میل ہے - اسکی مردم شماری جاگیرات ۱۹۰۱ء مین (۱۵۰۵۱) تھی جو بمقابلہ ۱۸۹۱ء کے (۱۵۵۲۳) کے گھٹی ہوئی ہے جسکی وجہ وبائے ہیضہ تھی - اس تعلقہ مین ایک قصبہ سدی پیٹھ (۸۳۰۲) اسکا مستقر اور (۲۲۳) مواضع ہین جنمین (۱۰۲) مواضع جاگیر ہین ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳،۶) لاکھ تھی - دہان کی زراعت بذریعہ تالابون کے ہوتی ہے -

تعلقہ باغات — تعلقہ باغات ضلع میدک کا ایک تعلقہ ہے - اسکا رقبہ (۱۵۴) مربع میل ہے - اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۷۰۰۳) تھی اور ۱۸۹۱ء مین (۵۲۸۱۹) اس تعلقہ مین (۱۱۰) مواضع ہین جنمین (۵۲) مواضع جاگیر کے ہین موضع مشیرآباد (۱۰۵۸ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (مع ــــ) تھی ان اعداد مین تعلقہ ابراہیم پٹن کے اعداد بھی شریک

ہین جو ۱۹۰۵ء مین اِس تعلقہ مین ضم ہوا جس کی مردم شماری (۴۶۶۰۴) اور جسکا رقبہ (۳۹۳) مربع میل تھا۔ تعلقہ شمس آباد علاقہ پائیگاہ اسکی مغرب کے جانب واقع ہے جسمین دو مواضع ہین اور جس کا رقبہ (۹) مربع میل اور مردم شماری (۵۴۴۶) ہے اسکی وجہ تسمیہ باغات اس لئے ہے کہ اکثر بادشاہی باغات اسمین شامل تھے۔ اِس تعلقہ کی آبپاشی رود موسیٰ اور حسین ساگر کے پانی سے ہوتی ہے

تعلقہ کلبگور

تعلقہ کلبگور ضلع میدک کا ایک تعلقہ ہے۔ اسکا رقبہ (۴۳۲) مربع میل ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (،۸۹۵۲) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۶۱۰۰) اور یہ کمی کچھہ تو رعایا کے چلے جانے سے اور کسیقدر خروج مواضع کی وجہ سے واقع ہوئی ہے اس تعلقہ مین ایک قصبہ سداسیوپیٹھ (۶۶۷۲ نفوس) ہے اور سنگاریڈی پیٹھ (۴۸۰۹) تعلقہ و ضلع دونون کا مستقر ہے اسمین (۱۴۴) اور مواضع ہین جنکے منجملہ (۶۰) مواضع جاگیر ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲،۴) لاکھ تھی۔ اِسمین بہت سارے تالاب ہین اور دہان نیشکر کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ حیدرآباد واڑی کی ریلوے لین اسکے جنوب مین سے گذرتی ہے اور رود مانجرا اسکے شمال مین بہتی ہے۔

تعلقہ اندول

تعلقہ اندول ضلع کے غرب مین واقع ہوا ہے اسکا رقبہ (۴۳۳) مربع میل ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۹۲۹۶۳) تھی۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۱۲۰۸) یہ تعلقہ (۱۵۶) مواضع پر مشتمل ہے جنمین (۳۴) جاگیر کے مواضع ہین اور موضع اندول (۳۰۳۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳،۵) لاکھ تھی۔ اِن اعداد مین تعلقہ ٹیکمال کے اعداد بھی شامل ہین جو سنہ ۱۹۰۵ء مین اسمین ضم ہوا جس کا رقبہ (۱۹۲) مربع میل اور مردم شماری (۳۴۴۲۵) تھی۔ اِس تعلقہ کی غربی حصہ کی زمینین سیاہ ریگڑ اور لاٹیریٹ سے مرکب ہین اور جنوبی و شرقی حصہ کی

زمینین ریتیلی ہین۔

تعلقہ راماینپیٹھ — تعلقہ راماین پیٹھ سابقاً ضلع میدک کا ایک تعلقہ تہا جس کا رقبہ (۴۰۳) مربع میل تھا۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۷۵۳۶۴) اور ۱۸۹۱ء مین (۷۳۲۱۰) تھی۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین (۲،۸) لاکھ تھی ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ شکست ہو کر اسکے مواضع اس ضلع کے تعلقہ میدک اور ضلع نظام آباد کے تعلقہ کاماریڈی مین شریک ہوئے۔

قصبات و مواضع ضلع میدک

موضع کندی — کندی (۱۸° ۳۵ شمالی و ۷۸° ۶ شرقی) یہ موضع پانچ میل سنگاریڈی پیٹھ کے جانب جنوب شرق واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۵۰۳) تھی۔ اسکے قریب کے کھلے میدان مین دو پتھر ہین جن پر کچھ عبارت تلنگی یا کنڑی منقور ہے اور اس تحریر کے عنوان مین چاند و سورج کی شکل بنی ہوئی ہے۔

قصبہ لنگم پیٹھ — لنگم پیٹھ (۱۸° ۱۱ شمالی و ۷۸° ۵ شرقی) یہ قصبہ تعلقہ میدک کی ایک معتبر تجارت گاہ ہے اور یہاں قصبہ میدک کے شمال غرب کو واقع ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۱۰۲) تھی لوہے کے پتھر سے لوہا نکالا جاتا ہے جس سے زراعت کے آلات بنائے جاتے ہین اور پیتل کے ظروف بھی تیار ہوتے ہین اور باہر بھیجے جاتے ہین۔

قصبہ میدک — میدک (۱۸° ۳ شمالی و ۷۸° ۲۶ شرقی) یہ قصبہ تعلقہ میدک کا مستقر ہے۔ اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۱۱۰) نفوس تھی۔ یہ قصبہ اس پہاڑی قلعہ کے شمالی و شرقی جانب آباد ہے جو کسی وقت مین

نہایت مستحکم قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ یہ قلعہ اور اُسکی حصار ورنگل کے کسی راجہ کے زمانہ مین تیار ہوئی تھی لیکن قلعۂ موجودہ سولہوین صدی کے وسط مین تیار کیا گیا تھا۔ اس مین ایک توپ (۱۸) فیٹ لمبی ہے جو شہر راٹرڈم مین سنہ ۱۶۲۰ء ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے لیے ڈھالی گئی تھی۔ دفتر تحصیل مین ایک پتھر کے تختی پر ایک فارسی کتبہ ہے جسمین ایک مسجد کی بنا کا ذکر ہے جو سنہ ۱۶۴۱ء مین کسی منہد مہ منت کی جاے پر تعمیر ہوئی تھی۔ اس قصبہ کے شمال شرق کو ایک بڑا میشن اسکول بھی ہے جسمین (۱۸۰) طالب علم زیر تعلیم ہین۔ میشن کی اور بھی متعدد عمارتین ہین۔

موضع پٹنچیرو

پٹنچیرو (۱۷° ۳۲ شمالی و ۷۸° ۱۶ شرقی) یہ موضع (۱۶) میل بلدۂ حیدرآباد کے شمال غرب مین واقع اور سابق مین صوبہ دار صوبہ بیدر کا مستقر تھا اور اب صوبہ دار میدک گلشن آباد کا مستقر ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۸۸۶) تھی۔ چند ہندو دیول زیر زمین ریت مین چھپے ہوئے اس موضع کے حوالی مین موجود ہین۔ متعدد قدیم تانبے کے سکے یہان زمانہ حال مین برآمد ہوئے ہین۔ ایک ستون پر علامات بروج دوازدہ گانہ کنول کے پھول کے اطراف مین بطور دائرہ منقوش ہین جو ایک دلچسپ یادگار ہے۔ کنول کے پھول سے آفتاب مقصود ہے اسکے علاوہ متعدد عمارات و مقابر مسلمانون کے بھی یہان موجود ہین۔

قصبہ سداسیوپیٹھ

سداسیوپیٹھ (۱۷° ۳۷ شمالی و ۷۷° ۵۸ شرقی) موضع سنگاریڈی پیٹھ مستقر ضلع سے (۱۶) میل غرب مین واقع ہے اور یہ قصبہ تعلقہ کلبگور مین ایک بڑا تجارتی مرکز ہے اور اسمین درآمد و برآمد مال تجارت کی کثرت سے ہوتی ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۲۴۲) نفوس اتھی

موضع سنگاریڈی پیٹھ

سنگاریڈی پیٹھ (۱۷° ۳۸ شمالی و ۷۸° ۵ شرقی) اس موضع کی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین

(۴۸۰۹) تھی - یہ ضلع میدک و تعلقہ کلبگور کا مستقر ہے اور شہر حیدرآباد سے (۴۴) میل جانب شمال غرب اور اسٹیشن شنکر پلی سے ۱۴ میل جانب شمال واقع ہے - اول و سوم تعلقدار و مہتمم آبپاشی و مہتمم کوتوالی کے دفاتر اور عدالت دیوانی ضلع و محبس و دواخانہ و ٹپہ خانہ اور دو مدرسہ اسمین موجود ہین - مدرسون مین (۲۰۱) طالب علم زیر تعلیم ہین - ان مدارس کے علاوہ (۶) خانگی مدارس ہین جنمین (۸۵) لڑکے تعلیم پاتے ہین - سنگاریڈی پیٹھ کے (۲) میل جانب مغرب راجم پیٹھ کا اسٹڈ فارم ہے جہان نسل کے گھوڑے رکھے گئے ہین -

قصبہ سدی پیٹھ

قصبہ سدی پیٹھ تعلقہ سدی پیٹھ کا مستقر ہے اور (۱۸° ۶ شمالی و ۷۸° ۵۶ شرقی) مین واقع ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۳۰۲) تھی یہ ایک معتبر تجارتی قصبہ ہے اسمین ایک دواخانہ ایک سرکاری مدرسہ ایک مشن کا مدرسہ اور ایک ٹپہ خانہ ہے - اسکی جانب مغرب ایک پرانا قلعہ ہے - عمدہ قسم کے پیتل اور تانبے کے ظروف یہان تیار ہوتے ہین - اور ریشمی اور سوتی کپڑے بھی عمدہ بنے جاتے ہین -

ضلع محبوب نگر

حدود و صورت طبیعی و پہاڑون کا سلسلہ

جو سابق مین ناگر کرنول کہلاتا تھا صوبہ میدک گلشن آباد کا ایک ضلع ہے جو اس ملک کے جنوب مین واقع ہے دریاے کشنا جو ضلع کے جنوب مین بہتا ہے اوسکو صوبہ مدراس کے اضلاع کرنول و گنٹور سے جدا کرتا ہے اوس کے اطراف مین اضلاع میدک و اطراف بلدہ (شمال) نلگنڈہ (مشرق) گلبرگہ (شمال غرب) و رائچور (مغرب) واقع ہین - یہ

ضلع خطوط عرض بلد شمالی (۱۶° ۲َ و ۱۷° ۴۴َ) اور خطوط طول بلد شرقی ۷۷° ۱۲َ و ۷۹° ۱۰َ کے درمیان واقع ہوا ہے اور اسکا مجموعی رقبہ (۶۵۴۳) مربع میل ہے جسمین سے (۳۵۸۶) مربع میل اراضی خالصہ کا رقبہ ہے اور باقی جاگیرات کا✝ جنوبی شرقی گوشہ مین اس کے ایک پہاڑون کا سلسلہ شمال سے امرآباد تعلقہ کے جنوب تک چلا گیا ہے اور مشتمل ہے ایسے پہاڑون پر جنکی چوٹیان سطح میدان کی سی ہین اور زینہ کی طرح ایک کے بعد ایک بلند ہوتی جاتی ہین۔ ضلع کی سطح شمال و مغرب کی جانب بلند تر ہے اور سطح زمین کا عام میلان شمال غرب سے سے جنوب شرق کی جانب ہے۔

ندیون کا سلسلہ

دو معظم دریا کشنا اور بھیما ضلع ہذا کے منتہا غربی حصہ مین بہتے ہین۔ دیندی ندی جسکا منبع سابق کے تعلقہ جڑچرلہ مین ہے کلواکرتی و امرآباد تعلقات مین سے گذرتے ہوئے تقریباً ۱۸ میل چندراگیری کے مشرق کو کشنا مین جا ملتی ہے۔

اس ضلع کے طبقات الارض آرکئین نیس ہین۔ الا وہ حصّہ جو دریاے کشنا کے کنارون کے محاذی ہے جو کرِڑپا و کرنول کے طبقات سے تعلق رکھتا ہے۔ گولکنڈہ کے مشہور الماس قدیم مین کرِڑپا و کرنول کے طبقات مین اور خصوصاً انکی بنیادی تہون مین نکلتے تھے۔

نباتات

اس ضلع مین جنگل اچھا ہے اور رقبہ بھی زیادہ وسیع ہے جسمین بیجا سال۔ نلا مدی۔ ایَّبا آبنوس۔ ساگوان۔ ببول۔ آم اور املی کے درخت کثرت سے ہین۔ اور جھنڈ کے جنگل مین جنگلی انار۔ تڑوڑا اور دوسرے اقسام کے درخت پیدا ہوتے ہین جو ایندھن کے کام آتے ہین۔

✝ موازین اس ضلع کے وہی ہین جو ۱۹۰۵ء کے انتظام جدید کے قبل تھے۔ تغیرات کا ذکر مردم شماری کے بیانین ملاحظہ ہو

حیوانات

ہرن اور چیتل ابراہیم پٹن۔ مکتھل ونارائن پیٹھ کے تعلقات مین اور شیر۔ ریچھ۔ تیندوا اور دوسرے اقسام کے درندے بقیہ تعلقات کے پہاڑون اور جنگلون مین نظر آتے ہین تعلقہ امرآباد مین علاوہ جانوران مذکورہ کے جنگلی سور۔ نیل گاے۔ سامبر۔ ترس۔ سارل (قُنفذ) اور مختلف اقسام کے بندر۔ سرخ جڑی گلہری اور جنگلی کتے پاے جاتے ہین پرندون مین مور۔ جنگلی مرغ۔ سرخ طوطا۔ سرخ مینا۔ زرد اور سرخ بلبل جو کبوتر کے برابر ہوتے ہین اور دیگر اقسام کے پرندے ملتے ہین۔

موسم و آب و ہوا

بلحاظ فصل وموسم یہ ضلع تین قسمتون پر منقسم ہے۔ تعلقات نارائن پیٹھ ومکتھل وجڑچرلہ گرم وخشک اور صحت بخش ہین۔ تعلقات محبوب نگر۔ کوبلکنڈہ۔ ابراہیم پٹن اور کلواکرتی گرم اور مرطوب ہین اور ویسے صحت بخش نہین بخلاف انکے بقیہ تعلقات ناگر کرنول و پرگی و امرآباد مرطوب اور مضر صحت اور ملیریس ہین۔

مقدار بارش

اس ضلع کے اکیس سال ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک کی بارش کا سالانہ اوسط ۳۴ انچ تھا

تاریخ

اس ضلع کی قدیم تاریخ کا حال کچہہ معلوم نہین۔ راجگان ورنگل کی حکومت اس ضلع پر ایک مدت تک رہی لیکن مسلمانون نے دکن کو فتح کیا تو یہ ملک سلاطین بہمنیہ کے قبضہ مین آیا سلطنت بہمنیہ کے منقرض ہو جانے پر ایک حصہ اسکا شاہان قطب شاہیہ کے ہاتھ لگا اور ایک حصہ پر شاہان بیجاپور کی حکومت رہی ۱۶۸۶ء مین جب اورنگ زیب نے سکندر عادل شاہ کو شکست دی تو بیجاپور مع ملک متعلقہ سلطنت دہلی مین منضم کر دیا گیا ۱۷۰۶ء مین شاہزادہ کام بخش صوبہ دار بیجاپور و حیدرآباد ہوے۔ مگر اسکے بعد یعنی اٹھاروین صدی کے

اوائل مین جبکہ سلطنت آصفیہ قایم ہوئی یہ ضلع بھی اس دولت ابدآیت کا ضمیمہ ہوا۔

آثار عتیقہ

قلعہ کوہلکنڈہ واقع تعلقہ کوہلکنڈہ کو ابراہیم قطب شاہ نے بنایا جسمین بہت ساری عالیشان عمارتین تعمیر ہوئین جو اسوقت سب مخروبہ ہین۔ پٹی امرآباد مین ایک قلعہ ہے جو اسوقت ویران ہے جسکو پرتاب رودراکوٹ کہتے ہین۔ اسمین ایک بہت بڑی فوج کے قیام کی گنجائش ہے قدیم شہر مخروبہ چندراگپتا جو ۲۳ میل امرآباد کے جنوب مین دریاے کشنا کے بائین کنارہ پرواقع ہے۔ پرتاب رودر راجہ ورنگل کے عہد مین نہایت آباد شہر تھا۔ علاوہ انکے یہان چار پُرانے دیول ہین۔ انمین سے ایک کا نام مہیشور کا دیول ہے جو ایک پہاڑ پر بنایا گیا ہے جسکے دامن سے چوٹی تک نو سو سیڑہیان ہین۔ تعلقہ ناگر کرنول مین قلعہ پانگل ہے جسکا طول ڈیڑہ میل اور عرض ایک میل ہے اور جسکی سات فصیلین ایک کے اندر ایک ہین اور وسط مین ارگ ہے

مردم شماری

اس ضلع مین جملہ قصبات و مواضع بشمول جاگیرات ۱۳۵۵ ہین اور اسکے نفوس کی تعداد گذشتہ مردم شماریون مین حسب ذیل تھی۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین ۵،۷۴،۶۹۴ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۶،۴۹،۰۷۲ اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۷،۰۵،۰۲۵۔ اس ضلع مین دو قصبہ نارائن پیٹھ (۱۰،۱۱۲ نفوس) و محبوب نگر (۵،۰۰۶) ہین۔ اسکے نفوس کے ۹۱ فیصدی سے زاید ہندو اور آٹھ فیصدی سے زاید مسلمان ہین۔ اور بلحاظ زبان ۸۶ فی صدی تلنگی بولتے ہین۔ ۶ فیصدی اردو اور تقریباً ۵ فیصدی کنڑی۔ تختہ ذیل سے ضلع کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہونگے۔

دیکھو صفحہ ۶۶

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع	تعداد نفوس فی مربع میل	تعداد نفوس مین اضافہ یا تخفیف فیصدی بمقابلہ سنہ ۱۸۹۱ع	[illegible]
محبوب نگر	۲۵۰	۱	۵۹	۴۵٫۶۰۴	۱۸۲	+۳٫۱	[illegible] غیر معلوم
جڑچرلہ	۲۳۴	+	۷۹	۳۸٫۹۶۱	۱۶۶	+۰٫۸	
ابراہیم پٹن	۱۹۴	+	۴۳	۲۶٫۱۴۳	۱۳۹	-۳٫۳	
کلواکرتی	۴۳۶	+	۷۰	۴۱٫۰۶۹	۹۴	+۴٫۳	
امرآباد	۶۷۹	+	۳۷	۱۶٫۷۹۴	۲۴	+۶٫۵	
ناگرکرنول	۵۳۲	+	۱۳۷	۶۷٫۹۹۰	۱۲۷	+۵٫۴	
مکتھل	۴۴۷	+	۱۰۷	۶۴٫۲۰۸	۱۴۳	+۲٫۲	
نارائن پیٹھ	۳۱۵	۱	۷۲	۶۶٫۵۷۹	۲۱۱	+۱۳٫۹	
کویلکنڈہ	۳۸۴	+	۹۱	۴۵٫۵۷۲	۱۱۸	+۵٫۹	
پرگی	۱۱۵	+	۴۹	۲۱٫۵۱۱	۱۸۷	+۴۲٫۳	
جاگیرات وغیرہ	۲٫۹۵۷	+	۶۱۹	۲۷۰٫۲۹۴	۹۱	+۵٫۱	
میزان ضلع	۶۵۴۳	۲	۱۳۵۳	۷٫۰۵٫۷۲۵	۱۰۷	+۴٫۶	۲۳٫۶۸۸

سنہ ۱۹۰۵ع مین تعلقہ ابراہیم پٹن میدک مین ضم ہوا اور کویلکنڈہ و نارائن پیٹھ و مکتھل کے ۳۷ موضع ضلع گلبرگہ کے ملحقہ تعلقات مین شریک ہوئے۔ گویلکنڈہ و جڑچرلہ متصلہ تعلقات مین اور نارائن پیٹھ مین مکتھل ضم ہوئے۔ پٹی پرگی و امرآباد کو تعلقہ بنایا گیا اور بحالت موجودہ اس ضلع مین

چھہ تعلقات محبوبنگر۔ کلواکرتی۔ امرآباد۔ ناگر کرنول۔ مکھتل اور پرگی ہین۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد ذات زراعت پیشہ کاپوکی ہے جو (۱۳۲,۰۰۰) یعنی کل ضلع کے ۱۹ فیصدی ہین۔ انکے بعد چمار (۹۳,۰۰۰) یعنی ۱۳ فیصدی۔ برہمن (۸۷,۰۰۰) یعنی ۱۲ فیصدی۔ دہنگر (۷۴,۶۰۰) یعنی ۱۱ فیصدی۔ مہار اور کومٹی (۴۴,۸۰۰) اور (۲۱,۰۰۰) ہین یعنی ۶ اور ۳ فیصدی چمار اور مہار زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ (۲۰۵,۰۰۰) نفوس یعنی ۲۹ فیصدی کی گذر زراعت پر ہوتی ہے۔

عیسائی مشن

محبوب نگر مین ایک امریکن مشن ہے جس نے محض پست اقوام کے لئے ایک اسکول قایم کیا ہے جسکے اسٹاف اور طالب علمونکی تعداد ۱۹۳ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۹۴) عیسائی اسمین تھے جنمین (۳۵۰) دیسی تھے۔

عام حالات زراعت

ضلع کا شمالی حصہ دکن ٹرپ کی سرحد پر واقع ہے بقیہ گرانیٹی ہے۔ پرگی و تعلقات جڑچرلہ و ابراہیم پٹن و محبوب نگر کے بعض حصص مین ریگڑ ہے اور انکے باقی حصص مین اور نیز مکھتل و نارایں پیٹھ و ناگر کرنول مین اراضی ریتیلی ہین جو سب اور چلکہ کہلاتی ہین۔ امرآباد کی زمینین گرانیٹی ہین مگر پتونکی پتون اور جھنڈون کی تحلیل سے اونمین نباتی مواد کثرت سے مخلوط ہے۔ جوار۔ چنا۔ السی۔ اور ربیع کی دوسری پیداوار ریگڑ مین ہوتی ہے اور دہان تل ارنڈ اور خریف کے غلات چلکہ اور سب مین بوئے جاتے ہین۔

معظم سوادین زراعت

رعیت واری طریقہ عموماً جاری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین منجملہ (۳۵۰۶) مربع میل رقبہ خالصہ کے (۱۲۷۸) مربع میل مزروع۔ (۷۹۰) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۱۳۶۳) جنگلات اور

(۱۵۵) مربع میل ناقابل زراعت زمین تھی - لوگون کی عام غذا جوار و باجرا ہے جنکا رقبہ ۴۸ اور ۲۱ فیصدی کل رقبۂ مزروعہ کا ہے - دہان کپھنا - ساوان اور کو درو کا رقبہ علی الترتیب (۱۲۰) - (۸۷) - (۵۷) اور (۳۲) مربع میل ہے - اجناس روغندار کا رقبہ ۱۱۶ مربع میل تھا جسکی تین چوتھائی صرف ارنڈ تھی -

مویشی ٹٹو بھیڑ بکریان

اس ضلع مین کوئی خاص نسل مویشی کی نہین ہے - البتہ امرآباد کے چھوٹے تیز رو بیل بہت خوبصورت اور مشہور ہین - یہ کثرت سے پائے جاتے ہین اور اس ملک کے اضلاع اور علاقہ مدراس مین انکی بڑی مانگ ہے اور یہ میسور کے جانورون سے بہت شبیہ ہین ٹٹو سب جاے ہوتے ہین مگر عمدہ نہین - بھیڑ اور بکریان سب جاے پائی جاتی ہین جنکی قیمت ۸ؔ سے ۲؍ روپیہ تک ہے - تعلقات پرگی و کو یلکنڈہ و امرآباد مین وسیع چراگاہ موجود ہین اور امرآباد کا تین چوتھائی رقبہ چراگاہ ہے -

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۱ع مین تری کا رقبہ ۱۶۲ مربع میل تھا - تعلقہ نارائن پیٹھ کی نہرین ندی تلی واگو سے اور محبوبنگر کی نہرین اور تالے تور کینڈہ واگو سے اور تعلقہ ابراہیم پٹن کے نالے موسی ندی سے نکالے گئے ہین - پہلے دو کی نہرونسے ۲۳ بڑے تالاب بھرتے ہین اور موسی ندی کی نہر جو ابراہیم پٹن کے تالاب کے لئے بنائی گئی تھی اوسمین چودہ لاکھ روپیہ صرف ہوے جس سے تیرہ مواضع سیراب ہوتے ہین - انکے علاوہ (۵۵) بڑے اور (۱۸۶۳) چھوٹے تالاب اور (۹۶۱۵) باولیان عمدہ حالت تعمیر مین ہین -

جنگلات

ضلع ہذا مین بہت وسیع جنگل ہین - یعنی امرآباد و پرگی اور تعلقہ کو یلکنڈہ مین بڑے

بڑے محصورہ و محفوظہ جنگل ہین جنہین چوبینہ کے درخت بہت بڑے ہوتے ہین۔ عمدہ اور معظم اشجار ساگوان۔ آبنوس۔ مہوا۔ بیجا سال۔ نلّا مدّی۔ بانس۔ آم۔ املی۔ اور ببول ہین ایندہن کثرت سے ہے۔ تعلقات ناگر کرنول و محبوبنگر مین بھی چھوٹے قطعات جنگل کے موجود ہین محصورہ جنگلات کا رقبہ (۸۰۰) مربع میل ہے اور محفوظہ وغیر محفوظہ کا (۴۰۰) اور (۱۶۴۳) مربع میل۔

معدنیات

عمارات کا پتھر اس ضلع مین کثرت سے ہوتا ہے۔ پٹی پرگی مین لوہے کے پتھر کو ہا نکالا جاتا ہے۔ تعلقات نارائن پیٹھ ناگر کرنول امرآباد و محبوبنگر مین سجی اور کھانیکا نمک تیار ہوتا ہے مگر کڑوے نمک کے سے اختلاط سے وہ نمک عموماً تلخ ہوتا ہے۔ فرخ آباد کے چھ میل جانب جنوب سیاوکا سرخ رنگ پتھر نکلتا ہے جو بالکل شاہ آباد کے پتھر کے مثل مگر اوس سے زیادہ سخت ہے۔ امرآباد مین ایک سخت پتھر کرنڈ کی مانند ہوتا ہے جس کے کھرل تیار کئے جاتے ہین۔

صنایع و دستکاری

ضلع کے کل تعلقات مین ہر قسم کا گاڑہا کپڑا تیار ہوتا ہے۔ تعلقہ نارائن پیٹھ مین ریشمی ساڑیان اور دہوتی سنہری کور کی تیار ہوتی ہے اور پونا شولاپور بمبئی اور بڑودہ تک جاتی ہین دہنگر لوگ معمولی کملین بنتے ہین اور چمار لوگ موٹ کے ڈول نیکے چمڑے کی دباغت کرتے ہین۔ محبوب نگر و کوملکنڈہ تعلقات مین موٹا کاغذ آگے تیار ہوتا تھا مگر درآمد شدہ ارزان کاغذ کی وجہ یہ صنعت مفقود ہو گئی ہے۔

تجارت

مختلف غلات و حبوب۔ روئی اور ارنڈ اس ضلع کی معظم برآمد ہے۔ روئی اور ارنڈ بمبئی کو اور غلہ حیدرآباد کو جاتا ہے۔ ضلع کی معظم درآمد کارخانے کے اقسام کے کپڑے۔ چھینٹ۔ چنا

گیہون۔ ولایتی شکر۔ نمک۔ افیون۔ معدنی۔ تیل۔ پیتل اور تانبے کے برتن اور سونا چاندی ہین

ریلوے اور سڑکین

گریٹ انڈین پنِنشولا ریلوے تعلقہ مکھتل کے جنوبی غربی حصہ مین سے گذرتی ہے جسکا ایک ہی اسٹیشن کشنا اس ضلع مین واقع ہے۔

اس ضلع مین موسم کی پختہ سڑک ۲۶۹ میل طویل مین ہین جنمین سے ۲۰۰ میل کی نگہداشت علاقۂ تعمیرات سے ہوتی ہے اور ۱۶ میل کی لوکل بورڈ کی جانب سے قسم اول مین ایک سڑک ۱۱۲ میل لمبی حیدرآباد سے کرنول علاقہ انگریزی کو جاتی ہے۔ اس سڑک کے ۵۲ میل کے پتھر سے سڑک کشنا ۶۴ میل لمبی محبوبنگر سے کشنا اسٹیشن تک جاتی ہے۔ دو اور سڑکین نارائن پیٹھ سے سیدا پور اسٹیشن تک ۱۹ میل اور محبوبنگر سے نواب پیٹھ تک ۱۱ میل لمبی ہین۔ لوکل بورڈ کی سڑکین مکھتل سے نارائن پیٹھ ۱۸ میل۔ محبوبنگر سے کوہلکنڈہ ۱۴ میل اور محبوبنگر سے ناگر کرنول تک ۳۰ میل ہین

قحط

۱۸۷۶-۷ء مین اضلاع گلبرگہ۔ ورائچور و لنگسگور قحط شدید مین مبتلا تھے مگر اس ضلع مین بھی ہزارہا نفوس تلف ہوئے۔ جوار فی روپیہ تین سیر بکتی تھی۔ ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء مین اگرچہ دوسرے اضلاع مبتلای شدائد قحط تھے اس ضلع کو اوس قحط سے بہت کم صدمہ پہونچا اور صرف ۱۰۰۰ روپیہ امدادی کامون مین صرف ہوئے۔

ضلع کی قسمتین اور افسر

یہ ضلع چار بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات مکھتل و محبوبنگر ہین جو ایک دوم تعلقدار کی تفویض ہے۔ دوسری مین تعلقات ناگر کرنول و امرآباد شامل ہین۔ یہ بھی ایک اور دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ تیسری قسمت تعلقات کلواکرتی و پرگی پر مشتمل ہے اور یہ تحت ایک سوم تعلقدار ہے۔ اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی نگرانی کرتے ہین اور ایک سوم تعلقدار انکے

مددگار ہین - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہاے دیوانی اور فوجداری

عدالت دیوانی ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین - عدالتہاے تحتانی تحصیلدارون کے ماتحت ہین - اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ہین اور ناظم دیوانی جائینٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو اقتدارات فوجداری کو اول تعلقدار کے غیاب مین کام مین لاتے ہین - دوم وسوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم وسوم حاصل ہین - جرایم شدید کمتر واقع ہوتے ہین مگر بری فصل مین ڈکیتی وسرقہ مویشی مین ترقی ہوتی ہے -

تاریخ مالگزاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا کچھہ حال معلوم نہین - اسکے بعض تعلقات جو عرب اور پٹھان جمعدارون کے ہان فوج کی تنخواہ مین مکفول تھے واپس لے لئے گئے - ضلع بندی کے قبل مستاجرونکو فی روپیہ دو آنہ حق تعلقداری مجرا دیا جاتا تھا - جب ۱۲۸۶ف ۱۸۶۶ع مین ضلعبندی ہوئی تو رعایا کی اراضی مقبوضہ کی سرسری پیمایش کر کے اونپر ایک ملایم دہارا قایم کیا گیا - اگرچہ کل ضلع کی پیمایش بہت دنون آگے ہو چکی تھی - مگر صرف تعلقات محبوبنگر ونارائن پیٹھہ کی شنوائی ۱۳۱۰ف ۱۹۰۰ع مین ہوئی اور باقی تعلقات کی ۱۳۱۳ف ۱۹۰۳ع مین - بندوبست سے مالگذاری مین (۲/۹) لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا یعنی فیصدی ۲۱ اور رقم ۱۳/۲ لاکھ سے (۱۵/۸) لاکھ روپیہ ہوگئی - اور رقبہ جو قدیم کے حسابات مین (۴۵۵۴۹۱) ایکر تھا - بندوبست کے بعد (۹۸۱۰۲۹) ایکر ہوا یعنی اسمین فیصدی (۱۱۵) کا اضافہ ہوا - خشکی کا اوسط دہارا فی ایکر عہ/ ہے (اعلی ۳/۸ عہ - اقل ۳/) اور تری کا اوسط دہارا معہ/ ہے (اعلی ۱۲/۵ معہ - اقل ۳/) تری مین باغات بھی شریک ہین - تختہ ذیل سے خالص مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی ضلع ظاہر ہوگی -

مدات	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
خالص مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ع کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی اس وقت (۸/۳) لاکھ روپیہ ہے۔

لوکل بورڈ و صفائی

اس ضلع مین سنہ ۱۸۹۵ع مین لوکل بورڈ قایم ہوے یعنی پیمایش پختہ کے ایک سال بعد ضلع کی مجلس جو محبوبنگر مین ہے علاوہ اپنے کام کے تعلقات کے بورڈ کی بھی نگرانی کرتی ہے۔ صفائی کا عملہ محبوبنگر و نارائن پیٹھ مین مامور ہے۔ ایک آنہ سیس کی جملہ آمدنی سنہ ۱۹۰۱ع مین [illegible] روپیہ تھی اور خرچ صفائی و کارہاے مقامی و سڑک کا [illegible] روپیہ تھا۔

کوتوالی و محابس

ضلع کے ناظم کوتوالی اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین۔ مہتمم کے تحت مین نوا مین۔ ۱۲۸ تحتانی افسر (۷۵۴) جوانان اور ۲۵ سوار ہین جو ۳۸ تھانون اور ۶۱ چوکیون مین منقسم ہین محبس محبوب نگر مین ۵۰ ۲ قیدیونکے رہنے کی گنجایش ہے لیکن چھہ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی نظام آباد کے سنٹرل جیل کو بھیجدئے جاتے ہین۔

تعلیمات

اس ضلع کا درجہ بلحاظ تعلیم ترہا ہوا ہے جسکے نفوس کی ۳/۳ (۹/۵ مرد اور ۰/۶۵ عورتین) سنہ ۱۹۰۱ع مین پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ سنہ ۱۸۸۱ع و سنہ ۱۸۹۱ع و سنہ ۱۹۰۱ع و سنہ ۱۹۰۳ع مین طلبا کی تعداد (۶۱۹)۔ (۳۰۹۳)۔ (۳۲۹۲) اور (۳۲۰۰) تھی سنہ ۱۹۰۳ع مین ۴۶ مدارس ابتدائی اور تین مڈل اسکول تھے اور اوس سال (۳۹۰) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ مکھتل مین ایک چھوٹا مدرسہ پست اقوام کے لئے قایم ہے سنہ ۱۹۰۱ع مین کل خرچ تعلیم [illegible] روپیہ تھا جسکے منجملہ [illegible]

سرکار سے اور باقی لوکل بورڈ سے دیا گیا۔ جملہ اُجرت تعلیم ۹۵۹ روپیہ تھی۔

شفاخانے

سنہ ۱۹۰۱ء مین سات دواخانہ جاری تھے جنمین ۲۲ مریضان داخلی کی جا ے تھی۔ اوس سال (۲۶۹۱۲) مریض زیر علاج تھے جنکے منجملہ ۱۱۶ مریضان داخلی تھے۔ اور ۶۰۶ عمل جرّاحی کئے گئے۔ اس صیغہ کا خرچ ۱۱۸۱۷ روپیہ تھا۔

ٹیکالگانا

ہر دواخانہ کے متعلق ایک چیچک برار ہے لیکن سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۲۱۳ انفوس کے ٹیکا دیا گیا یعنی فی ہزار نفوس ۲٫۹۹ کے۔

تعلقہ محبوبنگر

یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کا ہے جسکا رقبہ ۹۳۳ مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۴٫۵۶۳) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۲٫۸۸۸)۔ اسمین قصبہ محبوبنگر (۴٫۶۰۵ نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ اور ۱۸۰ مواضع ہین جنمین ۱۹ مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲٫۴ لاکھ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات جڑچرلہ و کوبلکنڈہ کے چند مواضع اسمین شریک ہوے فی الحال اسمین ۱۳۲ مواضع خالصہ کے ہین۔

تعلقہ [illegible]

سابقًا یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کے شمال مین تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری (۹۶٫۸۸۶) تھی بلور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۶٫۱۰۶) اور اسکا رقبہ ۹۴۰ مربع میل تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اس کے مواضع تعلقات محبوبنگر و پرگی و کلواکرتی مین تقسیم پا ے۔ جاگیری تعلقہ چنگول اسکے جنوب مین واقع تھا جسکی مردم شماری (۱۲٫۴۸۰) اور جس کے ۱۲ مواضع تھے اور رقبہ اسکا (۱۰۶) مربع میل ہے۔ یہ اب تعلقہ پرگی مین شامل ہے۔

تعلقہ کلواکرتی

یہ تعلقہ ضلع محبوبنگر کے مشرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین

(۹۴۳۴۵) تھی اور رقبہ ۵۸۳ مربع میل مگر سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۲۳۲۱) نفوس اسمین آباد تھے۔ اسمین ۱۰۱ مواضع ہین جنمین ۳۱ جاگیر ہین اور کلواکرتی (۲۲۳۰۱ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۵ء مین متعلقہ تعلقہ جڑچرلہ سے اسمین اضافہ ہوا اور فی الحال اسمین ۹۹ مواضع خالصہ ہین۔

تعلقہ امرآباد

یہ ضلع محبوب نگر کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ ۲۷۰ مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۰۸۹۰) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۹۶۰۱)۔ اسمین ۴۶ مواضع ہین منجملہ انکے ۹ مواضع جاگیر کے ہین اور امرآباد (۲۲۶۷) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے حدود مین توسیع ہوئی اور اب اسمین ۶۷ مواضع خالصہ کے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ـــــ روپیہ تھی یہ تعلقہ ایک مرتفع میدان پر واقع ہے اور اسکے اطراف مین پہاڑی ملک ہے اور اسمین ایک وسیع رقبہ جنگل کا ہے۔

تعلقہ ناگر کرنول

یہ تعلقہ ضلع محبوب نگر کے جنوب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۷۰۹۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۵۱۲۰) تھی۔ اسکا رقبہ ۶۲۱ مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین ۱۴۶ مواضع تھے جنمین ۱۹ جاگیر تھے سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع اسکے امرآباد مین منتقل ہوے اور اب خالصہ کے مواضع کی تعداد اسمین ۱۱۲ ہے۔ ناگر کرنول (۲۸۴۲ نفوس) اسکا مستقر ہے اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲٫۵) لاکھ روپیہ تھی۔ سمستانہاے ونپرتی و گوپال پیٹھ اسکے جنوب غرب مین واقع ہین۔ اونکی مردم شماری متناسباً (۶۲۲۹۳) اور (۱۹۳۰۱) اور تعداد مواضع ۱۲۴ و ۳۵ اور رقبہ ۵۹۹ اور ۱۶۹ مربع میل ہے۔ ان سمستانونکے جنوب مین سمستان جٹپول ہے جسمین ۸۹ مواضع ہین اور جسکی مردم شماری (۳۱۶۱۴) اور رقبہ ۴۲۹ مربع میل ہے۔

تعلقہ مکتھل

یہ ضلع محبوب نگر کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۹۵۶۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۸۰۳۱) تھی اور اسکا رقبہ ۵۱۱ میل مربع ہے۔ اسمین ۱۲۰ مواضع تھے جنمین ۱۳ جاگیر تھے اور مکتھل (۴۷۴۶ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱٫۸) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین نارائن پیٹھ کے چند مواضع اسمین شریک ہوئے اور ۲۱ مواضع اسکے تعلقہ باڈگیر ضلع گلبرگہ کو دئے گئے۔ قصبہ نارائن پیٹھ اب اسمین شریک ہے اور یہ تعلقہ ملک تلنگان وکرناٹک کی سرحد پر واقع ہے۔

تعلقہ نارائن پیٹھ

یہ سابقاً محبوبنگر ضلع کا تعلقہ تھا جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۱۱۶۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۹۹۶۷) تھی اور رقبہ اسکا ۳۴۵ مربع میل تھا۔ اسمین ایک قصبہ نارائن پیٹھ (۱۲۰۱۱ نفوس) اسکا مستقر اور ۸۰ مواضع تھے جنمین ۶ مواضع جاگیر کے تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱٫۳) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ شکست ہوکر اسکے مواضع تعلقہ مکھتل اور ضلع گلبرگہ کے تعلقہ باڈگیر مین تقسیم کردئے گئے۔

تعلقہ کویلکنڈہ

سابقاً ضلع محبوبنگر کا تعلقہ تھا جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۸۰۳۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۴۸۰۲) تھی اور رقبہ اسکا ۲۴۶ مربع میل تھا۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین چونسٹھ ہزار روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے مواضع کوڑنگل ضلع گلبرگہ اور تعلقات پرگی و محبوبنگر ضلع ہذا مین تقسیم کئے گئے۔

تعلقہ پرگی

یہ ضلع محبوبنگر کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۱۴۴۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۲۰۰۸) تھی اور رقبہ ۲۲۰ مربع میل تھا۔ اسمین ۱۷ مواضع تھے منجملہ جن کے

۴۲ جاگیر تھے۔ اور پرگی (۱۶۳۴۲ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی ۱۹۰۱ء مین لللعۃ ہزار روپیہ تھی ۱۹۰۵ء مین تعلقات کوپلکنڈہ و جڑچرلہ کے مواضع اسمین شریک ہوے۔ اور فی الحال اسمین خالصہ کے ۱۱۴ مواضع ہین۔

قصبہ محبوبنگر

قصبہ محبوبنگر ضلع و تعلقہ مذکور کا مستقر اور ۱۶° ۴۴' شمالی اور ۷۷° ۵۹' شرقی خطوط پر واقع ہے مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۰۰۵) تھی۔ دفاتر اول تعلقدار و انجنیران ضلع و آبپاشی و مہتمم کوتوالی و عدالت ضلع کے علاوہ اسمین متعدد مدارس۔ ایک مشن اسکول۔ محبس ضلع۔ ٹپہ خانہ اور دواخانہ بھی ہین۔ سابقًا یہ پالمور کہلاتا تھا۔

قصبۂ نارائن پیٹھ

یہ تعلقہ ملحقہ ضلع محبوبنگر کا ایک قصبہ ہے جو محبوبنگر سے ۳۶ میل جانب مغرب خط ۱۶° ۴۵' شمالی و ۷۷° ۳۰' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۲۰۱۱) تھی۔ اسکی ریشمی اور سوتی اعلی ساڑیان اور رنگین جوتے مشہور اور کثرت سے برآمد کیجاتے ہین۔ یہ دوم تعلقدار کا مستقر ہے اور اسمین منصفی۔ ٹپہ خانہ۔ دواخانہ ایک لڑکون اور ایک لڑکیون کا مدرسہ (جنمین ۲۱۹ اور ۳۶ طالب العلم ہین) اور امین کی کچہری بھی ہے۔ یہ ایک آباد تجارتی مرکز ہے جو جی آئی پی لائن کے سیدا پور اسٹیشن سے بذریعہ سڑک ملا ہوا ہے۔ جسکا طول اکیس میل ہے۔

قلعۂ پانگل

یہ ایک قدیم پہاڑی قلعہ ہے جو سطح دریا سے (۱۸۰۰) فٹ بلند ہے اور خطوط ۱۶° ۱۵' شمالی و ۷۸° ۸' شرقی پر موضع پانگل کے جنوب مین واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری قلعہ و موضع کی (۱۲۲۷) تھی۔ قلعہ کا طول ڈیڑہ میل اور عرض ایک میل ہے اور اسکی سات حصارین اور سات برج ہین اور وسط مین ارگ ہے۔ قلعہ کے باہر دو سلوپر کتبہ کندہ ہے ۱۶۱۱ء مین یہان دربان

راجگان ورنگل و ویجیانگر اور فیروز شاہ کے لڑائی ہوئی تھی جسمین فیروز شاہ کو شکست ہوئی ۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ کو سنہ ۱۵۱۳ء مین راجہ ویجیانگر پر یہان بڑی فتح حاصل ہوئی ۔ بالا حصار کے ایک تلنگی کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ مذکور کی والدہ اور خیرات خان قلعہ دار سنہ ۱۶۰۴ء مین اس قلعہ مین مقیم تھے نواب نظام علیخان بہادر نے بھی اس قلعہ مین سنہ ۱۷۵۶ء سے سنہ ۱۷۸۹ء تک قیام فرمایا تھا

ضلع نلگنڈہ †

محدود صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے

یہ صوبہ میدک گلشن آباد کا ایک ضلع ہے جو درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۶° ۲۰' و ۱۷° ۴۷' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۸° ۵۴' و ۹° ۵۵' کے واقع ہے ۔ اسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۴۱۴۳) مربع میل ہے ۔ یہ ضلع بجانب مشرق و شمال و مغرب اضلاع ورنگل و کریمنگر و محبوبنگر و اطراف بلدہ سے محدود ہے ۔ جانب جنوب دریاے کشنا اسکو ضلع گنٹور علاقہ مدراس سے علحدہ کرتا ہے ۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا تعلقات نلگنڈہ و دیورکنڈہ مین سے گذرتے ہوے ضلع محبوبنگر کے جنوب مین تعلقہ امرآباد مین داخل ہو جاتا ہے ۔ ایک اور سلسلہ پست پہاڑونکا ضلع کے جنوب غرب مین ڈنڈی ندی کے قریب سے چلکر شمالی شرقی سمت مین ضلع ورنگل تک جاتا ہے ایک تیسرا سلسلہ موسوم بہ نلا پہاڑ ڈنڈی ندی اور پیداواگو تک پہونچکر دو شاخون مین منشعب ہو جاتا ہے ۔ اسکی ایک شاخ شمال کو جاتی ہے اور دوسری شاخ چلکر دوسرے سلسلہ مین شامل ہو جاتی ہے ۔ ضلع کے شمال غرب مین ایک چوتھا سلسلہ ہے جو پاسنور کے غرب سے

---

† حدود مندرجہ وہ ہین جو سنہ ۱۹۰۱ء کے قبل تھے ۔ اور جو تغیرات واقع ہوے ہین اونکا بیان تحت مردم شماری کیا گیا ہے

سوریکنڈہ تک شمالی غربی سمت مین ممتد ہے وہان سے پھر وفعتًہ مشرق کیجانب پلٹ کر ۲۱ میل
تک جاتا ہے اور پھر سمتِ شمال کو پلٹ کر نارائن پور و ابراہیم پٹن مین سے گذرتا ہے اور
وہان سے خم کھاکر دیلکینڈہ تک جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تماما ضلع کے اندر واقع ہے اوسکا جملہ طول
ساٹھ میل ہے۔ انکے علاوہ کوئی ایک سو منقطع پھاڑیان اور چوٹیان ہین جو ان سلسلون
مین سے کسی نہ کسی سلسلہ مین واقع ہین۔ سطح ضلع کا عام میلان، مغرب و شمال غرب سے
جانب جنوب شرق ہے۔ اِس ضلع کی سب سے زیادہ معتبر ندی دریاے کشنا ہے جو اس کی
جنوبی سرحد ہے۔ یہ دریا تعلقہ دیورکنڈہ کے موضع یلائی شرم کے قریب اس ضلع سے ملاحق
ہوتا ہے اور اسکے ۱۵ گھاٹ ہین۔ ایک دیورکنڈہ اور ۱۴ دیول پلی مین جہان کشتیان اور
ٹوکرے رکھے گئے ہین اسکا طول ضلع مین ۳۵ میل ہے۔ موسی ندی جو کشنا کی معاون ہے ضلع
کے شمال غرب مین داخل ہوکر چالیس میل تک مشرق کو بہتی ہے اور آلیر ندی سے ملنے کے
بعد جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہوئی قریب موضع وزیرآباد کے کشنا مین جاملتی ہے۔ اندرون
ضلع اسکا طول ۹۵ میل ہے۔ دوسری ندیان ہدّا واگو اور ڈونڈی ندی تعلقہ دیورکنڈہ
مین ہین۔ ہلیا ندی تعلقہ نلگنڈہ مین نارائن پور کے غرب کے پہاڑون سے نکلکر ۴۵ میل تک
جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہے اور قریب موضع کونگل کونگل ندی اوس سے ملاقی ہوتی ہے
اور باہم ملکر اوسی سمت مین بہتی ہوئی کشنا مین داخل ہوجاتی ہے۔ اسکا طول ۸۲ میل ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع آرکیئن نیس سے مرکب ہے لیکن کشنا کے کنارہ کے طبقات کڑپا و کرنول کی سلسلو
سے متعلق ہین۔ کولکنڈہ کے مشہور الماس سابقًا کوپا و کرنول کے طبقات سے حاصل ہوتے

ملہ یادداشت جیالوجیکل سروے ہند۔ بستان مولفہ ڈبلیو کنگ۔

تھے خصوصاً کرنول کی بنیادی تھونسے نکلتے تھے۔

نباتات

ضلع کے جنگل اور پہاڑی حصونمین معمولی اشجار مثل ساگوان - مہوا - نلّامدی - کھیر (سنڈرا) ببول - آم - املی - تاڑ وراور اقسام بڑ و پیپل ہین۔

حیوانات

دیورکنڈہ و دیول پلّی کے جنگلونمین اور بھونگیر و سوریا پیٹھ کے بعض حصص مین شیر - ریچھ چیتے - تیندوے - تڑس اور بھیڑئے ہوتے ہین اور پہاڑ پر چیتل - ہرن اور خرگوش بھی ملتے ہین - طیور مین مور - تیتر - بٹیر - جنگلی کبوتر اور جنگلی مرغی کثرت سے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

اگست سے اکٹوبر تک یہان بخار وملیریا شایع رہتا ہے اور نومبر سے آخرمی تک ہوا صحیح ہے - اپریل و مئی مین سخت گرمی ہوتی ہے اور پارہ ۱۱۰ درجہ تک چڑہ جاتا ہے - اگست و ستمبر مین مرطوب حرارت بہت تکلیف دہ ہے - اوسط بارش اکیس سال کی سنہ ۱۸۸۱ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک ۲۹ انچ تھی۔

تاریخ و آثار علیقہ

یہ ضلع راجگان ورنگل کے ملک کا جزو تھا جنکے حکام مین سے کسی نے موضع پانگل کو آباد کیا جو دو میل قصبہ نلگنڈہ کے شمال شرق کی جانب واقع ہے اور اوسکو اپنا مستقر حکومت بنایا اور بعد کو نلگنڈہ ہی مستقر قرار پایا - احمد شاہ ولی بہمنی کے عہد مین نلگنڈہ فتح ہوا - بہمنیہ کے بعد یہ ضلع قطب شاہیان گولکنڈہ کے قبضہ مین رہا اور اگرچہ درمیان مین کچھ دنون راجہ ورنگل کے ہاتھ آیا تھا مگر آخر مین سلطان قلی قطب شاہ نے اوسکو لے لیا - گولکنڈہ کی فتح کے بعد اورنگ زیب نے اوسکو ضمیمہ سلطنت دہلی کیا اور جب سلطنت ابد آیت آصفیہ اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین قایم ہوئی تو یہ ضلع دہلی سے منتزع کر لیا گیا۔

اس ضلع مین آثار عتیقہ بہت سے ہین جنمین زیادہ مشہور قلعجات نلگنڈہ و دیورکنڈہ و اورلاکنڈہ (تعلقہ سوریاپیٹھ) و بھونگیر ہین۔ قلعہ دیورکنڈہ سات پہاڑون سے گھرا ہوا ہے اور کسی زمانہ مین نہایت مستحکم قلعہ خیال کیا جاتا تھا مگر اب ویران ہے۔ تعلقہ نلگنڈہ مین پانگل کے دیول اور دیول پلی مین ناگل پاڑ کا مندر اور سوریاپیٹھ مین پاللمرکی دیول عمدہ نمونہ ہندو مذہبی تعمیر کے ہین۔

مردم شماری

اس ضلع مین بشمول جاگیرات (۹۷۴) مواضع و قصبات ہین۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء مین تناسبا (۵۹۴،۱۹۰) و (۶۲۴،۶۱۷) اور (۶۹۹،۷۰۹) تھی۔ نلگنڈہ و بھونگیر اسکے قصبات ہین۔ تقریباً ۹۵ فیصدی ہندو ہین۔ اور چونکہ یہ ملک تلنگان ہے اس لئے ۹۱ فیصدی تلنگی بولتے ہین۔ تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی تقسیم ظاہر ہوگی۔

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	تعداد نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت مردم شمارے سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد پڑہنے لکہنے والون کی
نلگنڈہ	۷۶۲	۱	۱۹۰	۱۳۱،۸۳۶	۱۷۳	-۵/۱	[illegible]
سوریاپیٹھ	۶۴۴	+	۱۸۲	۱۶۶،۵۸۹	۲۵۸	+۱۸/۴	
دیول پلی	۰۴۹	+	۱۵۰	۷۶۹۰۲	۱۰۳	-۹/۹	
دیورکنڈہ	۶۶۲	+	۱۵۲	۸۵،۳۶۰	۱۲۹	+۱۶/۸	
بھونگیر	۴۵۴	۱	۹۲	۷۳۰۳۱	۱۶۱	+۳۴/۶	
جاگیرات وغیرہ	۸۷۲	+	۲۰۶	۱۶۶۰۵۲	۱۹۰	+۱۰/۹	
میزان ضلع	۴۱۴۳	۲	۹۷۲	۶۹۹۷۷۹	۱۶۸	+۱۲/۰	۱۳،۰۳۸

سنہ ۱۹۰۵ء مین چریال وکوداڑ ورنگل سے اس ضلع مین منتقل ہوے اور ٹپی کو تعلقہ بنا کر پوچم چرلہ سے موسوم کیا گیا۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین سات تعلقہ ہین۔ نلگنڈہ۔ چریال۔ سوریاپٹھ پوچم چرلہ۔ مریال گوڑہ (دیول پلی) دیورکنڈہ اور بھونگیر۔

لوگونکی زات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد زراعت پیشہ کاپوکی ہے جنکی تعداد (۱۲۵,۰۰۰) یعنی ۱۸ فیصدی نفوس ضلع اور انمین معتبر شعبہ کنبی (۸۲,۸۰۰) اور مترا سی (۳۳,۰۰۰) ہین۔ کاپو کے بعد مادیگا یعنی چما (۹۵,۵۰۰)۔ دہنگر (۷۱,۰۰۰)۔ مہار یعنی دہیڑ (۵۷,۲۰۰) برہمن (۳۱,۴۰۰)۔ سالا (۲۸,۹۰۰) کومٹی (۲۶,۶۰۰) اور اوسلہ (۲۲,۳۰۰) ہین۔ مادیگا اور مہار زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین اور دہنگر چرواہے بھی ہین اور زراعت کار بھی۔ (۲۵۰,۰۰۰) نفوس یعنی ضلع کے ۳۸ فیصدی کی گذر زراعت پر ہوتی ہے۔

عیسائی مشن

نلگنڈہ مین ایک امریکن مشن ہے جس کے متعلق گرجا۔ مشن اسکول اور ایک شفاخانہ بھی ہے اور اسکول کے لئے ایک قابل اسٹاف دیسی عیسائی اوستادونکا اور لیڈی ڈاکٹرا سپتال سے متعلق ہے۔ اس مشن کا ایک شعبہ دیورکنڈہ مین اور دوسرا میریال گوڑہ مین ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۲۱۲) دیسی عیسائی اس ضلع مین تھے جنمین (۴۲۹) رومن کیتھولک۔ (۲۲۵) میتھوڈیسٹ اور (۲۲۵) بپٹسٹ تھے۔ دیسی عیسائی اکثر پست اقوام سے ہین۔

عام حالات زراعت

کل ضلع گرانیٹی حدود مین واقع ہونے سے اکثر حصہ اوسکی زمینونکا گرانیٹ کی تحلیل سے حاصل ہوا ہے اور ریتیلا ہے جیسا کہ چلکہ اور سب ہین۔ تعلقہ دیولپلی مین کشنا کے کنارے کے دیہات کی زمین غرلی ہے اور ریگڑ بھی زیادہ ہے۔ ان دونون قسم کی زمین مین ربیع کی کاشت ہوتی ہے

دوسرے تعلقات مین بھی ریگر تھوڑی مقدار مین موجود ہے مگر ریل آمیز ہے۔ چلکہ اور سب کی پیداوار خریف جوار۔ باجرا۔ کپاس۔ کلتھی۔ اور ارنڈ ہے۔

معظم سوا زین زراعت و پیداوار

عیتواری طریقہ جاری ہے ۱۹۰۱ء مین خالصہ و صرفخاص کا مجموعی رقبہ (۳۲۰۱) مربع میل تھا منجملہ (۱۵۲۵) مربع میل مزروع تھے۔ (۸۰۴) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۵۷۴) جنگل۔ اور (۲۹۸) مربع میل ناقابل زراعت۔ جوار و باجرا معظم پیداوار غلات ہین جنکا رقبہ ۱۰ اور ۲۲ فیصدی کل رقبہ مزروعہ کا ہے۔ وہان کا رقبہ (۱۳۸) مربع میل ہے۔ کپاس (۱۱½) اور ارنڈ (۳۸۶) مربع میل ہے۔

ترقی زراعت

کل ضلع کا بندوبست ختم نہین ہوا ہے گو پیمایش ہوچکی ہے۔ رقبہ مزروعہ کا ۱۸۹۱ء مین (۱۱۸۷) مربع میل تھا جو ۱۹۰۱ء مین (۱۵۲۵) میل ہوا یعنی ۱۴ فیصدی اضافہ ہوا۔ نئے اقسام تخم اور نئے آلات کے استعمال سے کوئی کوشش ترقی زراعت کی نہین کی گئی ہے۔

مویشی۔ ٹٹو۔ بھیڑ و بکریان

تعلقہ دیورکنڈہ مین ایک خاص نسل بیلونکی ہے جو عموماً سیاہ یا سرخ رنگ ہوتے ہین جو بہت مضبوط اور زراعت کے لئے موضوع ہین۔ یہ میسور کے بیلونکی نسل خیال کیجاتی ہے اور انکی شہرت خارج از ملک بھی ہے۔ چنانچہ ایک بڑی تعداد انکی انگریزی علاقہ کو جاتی ہے۔ سوریا پیٹھ و دیولپلی کے سفید بیل نہایت خوبصورت ہین۔ باقی ضلع مین جانور معمولی ہین۔ بکریان تعلقات دیورکنڈہ و دیولپلی و سوریا پیٹھ مین کثرت سے پائی جاتی ہین کیونکہ وہان کے جنگل و پہاڑون مین چارہ افراط سے ہے اور تعلقات نلگنڈہ و بھونگیر مین بھیڑ زیادہ ہوتی ہین۔ ٹٹو اچھے نہین ہوتے ہین

آبپاشی

۱۹۰۱ء مین (۲۲۹) مربع میل تری کا رقبہ تھا۔ جسکی آبپاشی (۳۵۲) تالاب (۱۱۱۰) کنٹون

اور (۱۲۴۵۶) بالیون اور (۲۰۸) دوسرے ذرایع سے ہوتی ہے۔ مشہور نہرین موسی دآلیر وپیداگو اور دوسری چھوٹی ندیون سے نکالی گئی ہین۔ جنسے بڑے تالابون کو بھی پانی پہونچایا جاتا ہے اور صرف بھی اُنسے آبپاشی ہوتی ہے۔

جنگلات

جملہ تعلقات مین چھوٹے قطعات جنگل کے موجود ہین جنکا کل رقبہ ۴۰۷۰ مربع میل ہے انمین (۱۹۰) مربع میل محفوظ جنگل ہے۔ تعلقات دیورکنڈہ و دیولپلی مین کشنا کے کنارہ کے پہاڑی جنگلونمین وسیع قطعات مہوہ اور سنڈرا (کھیر) کے درخت کے ہین۔ کوئی محصورہ جنگل نہین مگر اقسم کے جو بنیہ کے درخت محصور ہین۔ ایندہن کوئلے اور جنگلی پیداوار سے ۱۹۰۱ء مین ۱۸۱۱ء حاصل ہوئے۔

معدنیات

تعلقہ دیولپلی مین پرت دار پتھر مثل شاہ آباد کے پتھر کے نکلتا ہے۔ جو عمارات مین بھی کام آتا ہے اور جلانے سے چونہ بھی بنتا ہے۔ تعلقہ مذکور مین سلیٹ بھی ہوتا ہے اور سونا بھی موضع چیتربال مین نکلا تھا مگر کمی مقدار کی وجہ سے کام موقوف کیا گیا۔ کشنا کے کنارہ پر نندکنڈ اور اوسکے اطراف مین کہتے ہین کہ الماس بھی نکلتا ہے۔

صنایع و دستکاری

تعلقہ نلگنڈہ مین چرلپلی و پانگل مین ریشمی کپڑے اور ساڑیان مختلف الاقسام والالوان تیار ہوتی ہین۔ جو بہت پائدار ہین اور مرفہ الحال لوگ اونکو کثرت سے استعمال کرتے ہین۔ قوم سالا معمولی گاڑہا اور سوتی ساڑیان بھی بنتے ہین۔ بھونگیر مین سبک مٹی کے برتن و صراحی وغیرہ نہایت عمدہ تیار ہوتے ہین اور حیدرآباد و ہمسایہ اضلاع کو بھیجے جاتے ہین۔ قصبہ نلگنڈہ کے مشرق کی جانب ایک دباغت خانہ ہے جسمین عمدہ چمڑا تیار ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین

اسمین ۳۰ مزدور کام کرتے ہین۔

تجارت

معظم برآمد ملک ارنڈ۔ کپاس۔ ترّوڑ کی چھال۔ چمڑے خام و دباغت شدہ۔ ہڈیان اور سینگ۔ چاول۔ جوار و باجرا ہین اور درآمد مین نمک۔ افیون۔ سونا چاندی۔ تانبا۔ پیتل لوہا ولایتی شکر سعدنی تیل خام ریشم سوت۔ ریشمی سوتی۔ اور اونی کپڑے شامل ہین تجارت کے معتبر مرکز نلگنڈہ و بھونگیر ہین۔ ضلع کے شمالی حصہ کا مال بھونگیر و آلیر اسٹیشن نظام ریلوے کو جاتا ہے اور جنوبی حصہ کا مال مچھلی بندر کی سڑک سے حیدرآباد کو تعداد ہنڈیون کی جو قصبۂ نلگنڈہ سے گذرتی ہین کساد کے زمانہ مین روزانہ دو سو اور تجارت کے وقت روزانہ سات سو ہے۔

ریلوے اور سڑکین

نظام ریلوے تعلقہ بھونگیر مین جنوب غرب سے شمال شرق کو جاتی ہے جو طولاً اکیس میل ہے اور جسکے پانچ اسٹیشن اس ضلع مین ہین۔

مشہور سڑک حیدرآباد مچھلی بندر کی ہے جسکو مدراس کے سا پر زو مائنرز نے فوجی ضرورتون کے لئے ۱۸۳۲ء مین بنایا تھا۔ اسکا طول موضع گمپل (تعلقہ سوریا پیٹھ) تک ۱۰ میل ہے۔ حیدرآباد سے مدراس کی سڑک ۶۰ میل کے پتھر سے قریب ناکریکل منشعب ہوکر وزیرآباد پر منتہی ہوتی ہے۔ اسکا طول ضلع مین چالیس میل ہے۔ یہ سڑک بھی مثل پہلی سڑک کے اوسیوقت اور اوسی ذریعہ سے بنی تھی۔ حیدرآباد و ورنگل کی سڑک کے اکیس میل اس ضلع مین واقع ہین۔ دوسری سڑکین معاونین ریلوے ہین۔ جیسے نلگنڈہ تا بھونگیر (۴۴) سڑک کھمم (۱۸) نلگنڈہ تا دیورکنڈہ (۳۶) تا پیرتی (۱۲) اور تا ناکریکل (۱۴) میل

پچھلی تین سڑکین سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء کے قحط مین بنی تھین۔

قحط

سنہ ۱۸۷۹ء مین بہت بڑا قحط ہوا اور غلہ ایک روپیہ فی سیر بکتا تھا۔ سنہ ۱۸۷۷ء مین دوسرا قحط ہوا جس سے غربا کو سخت صدمہ پہونچا۔ غلہ فی روپیہ چار سیر ہوگیا اور (۳۴۰۰۰) زراعتی جانور تلف ہوسے۔ سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا قحط یہان ویسا شدید نہین تہا۔ جیسا سنہ ۱۸۷۷ء کا لیکن اوسکا اثر دوسال تک باقی رہا۔

ضلع کی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک مشتمل بر تعلقات بھونگیر و چریال تحت دوم تعلقدار دوسری مین تعلقات میریال گوڑہ (دیولپلی) و دیورکنڈہ ہین جو تحت سوم تعلقدار ہے تیسری قسمت مین تعلقات نلگنڈہ و سوریاپیٹھ و پوچم چرلہ (کوداڑ) ہین اور یہ سوم تعلقدار ستقر کے تفویض ہے۔ اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی نگرانی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

اول تعلقدار ضلع کے ناظم دیوانی ہین یعنے ایک مددگار عدالت ہین جو اونکو دیوانی و فوجداری کے کامون مین مدد دیتے ہین۔ یہان خاص ناظم دیوانی مقرر نہین۔ اس ضلع مین دس تحتانی دیوانی عدالتین ہین تین دوم وسوم تعلقدارون کی اور سات تحصیلدارون کی۔

اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ہین اور اونکے مددگار جائنٹ مجسٹریٹ ہین اور اونکے غیاب مین فوجداری اقتدارات کو استعمال کرتے ہین۔ دوم وسوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم وسوم حاصل ہین۔ جرائم شدید بہت کم ہوتے ہین اور ڈکیتی سرقہ اور نقب معمولی سالون کے عام جرائم ہین۔

تاریخ انتظام مالگذاری

مالگذاری اراضی کی تاریخ کچھ معلوم نہین لیکن سنہ ۱۸۶۲ء تک ہر دہ سالہ مواضع کے لیئے ایک اجنہ دار

مقرر ہوتا تھا جو کھڑے کھیتونکا اندازہ کر کے عامل کے پاس پیش کرتا تھا۔ تری زیر تالاب اور خشکی پر سرکار اور رعیت کا حصہ مساوی ہوتا تھا اگر تری زیر نہر و زیر باولی پر رعیت کو تین خمس اور تین چوتھائی حصہ ملتا تھا سنہ ۱۸۲۱ء مین ضلعدار مقرر ہوے جنہون نے مواضع کے پٹیلو نسے وہ سالہ معاہدہ کیا کہ گذشتہ دس سال کے اوسط پر سالانہ مالگذاری مقرر ہو سنہ ۱۸۳۵ء مین دیہات کے مجموعونکو بطور سرشتہ زمینداروں کے تفویض کیا گیا اور یہ طریقہ سنہ ۱۸۵۳ء سٹر ڈین و اعظم علیخان ضلعدارون کے زمانہ تک جاری رہا پانچ سال بعد بعض تعلقات مین مالگذاری بطور امانی کچھہ نقد و کچھہ جنس مین وصول کیگئی۔ جب سنہ ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی تو سرشتہ کا عمل موقوف ہوا اور فی بیگہ کچھہ رقم مقرر ہوئی۔ کل ضلع کا پختہ بندوبست ختم نہین ہوا ہے۔ تعلقات نلگنڈہ و دیورکنڈہ کا حال ہی مین بندوبست ہوا ہے۔ اور اسمین [illegible] روپیہ کا اضافہ ہوا یعنی فیصدی ۱۶ کا۔ خشکی کا اوسط دہارا فی ایکڑ [illegible] ہے (اعلی [illegible] اقل [illegible]) اور تری کا اوسط فی ایکڑ [illegible] روپیہ ہے (اعلی [illegible] اقل [illegible]) اس ضلع کی مالگذاری اراضی و کل آمدنی تختہ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کی تغیرات سے فی الحال مالگذاری اراضی اسکی (۱۴/۲۶) لاکھ روپیہ ہے۔

سنہ ۱۹۰۲ء مین تعلقات نلگنڈہ و دیورکنڈہ کے بندوبست کے بعد فی روپیہ ایک آنہ کا سیس

لوکل اور صفائی کی حکومت

مقامی کامون کے لئے لیا جانا قرار پایا اور نیز تعلقہ مین بورڈ قایم ہوے الا نلگنڈہ مین جہان ضلع کا بورڈ قایم ہوا- تعلقہ کے بورڈ کے صدر نشین تحصیلدار ہین اور ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اول تعلقدار- بورڈ و نکے قیام اور ایک آنہ کا سس وصول کرنیکے قبل نلگنڈہ و دیگر مستقرات کی صفائی کا خرچ خزانہ شاہی سے دیا جاتا تھا جو سنہ ۱۹۰۱ء مین ا [illegible] روپیہ تھا ضلع کی مجلس تعلقات کے بورڈ کے کامونکی نگرانی بھی کرتی ہے-

پولیس و محابس

ضلع کی کوتوالی کے افسر اعلی اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین- انکے تحت مین چھ امین بیانوے ۹۲ تحتانی افسر (۵۸۹) جوان اور پچیس سوار ہین- یہ ۳۹ تھانون اور ۳۹ چوکیونمین منقسم ہین- دیہی پولیس (۶۶۲) اور سیت سندیونکی تعداد (۱۰۹۰) ہے- کم میعاد کے قیدی نلگنڈہ کے محبس مین رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی سنٹرل جیل ورنگل کو بھیجے جاتے تھے مگر تغیرات جدیدہ کے بعد سے سنٹرل جیل نظام آباد کو بھیجے جانے لگے-

تعلیمات

یہ ضلع بلحاظ تعلیم پست حالت مین ہے صرف ۹ر۱ فیصد (۲ر۳ مرد و ۳ر۰ عورت) سنہ ۱۹۰۱ء مین پڑھنا لکھنا جانتے تھے سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۴۴۲) (۱۰۹۷) و (۱۳۱۶) و (۲۷۰۲) طلبا زیر تعلیم تھے سنہ ۱۹۰۳ء مین ۲۹ مدارس ابتدائی و دو مڈل اسکول جاری تھے اور اس سال ۸۴ لڑکیان زیر تعلیم تھین- کل خرچ تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ تھا جو تماماً خزانہ سرکار سے دیا گیا تھا- اسمین [illegible] سرکاری مدارس کو دئے گئے اور [illegible] معاونتی مدارس کو- اجرت تعلیم مدارس سرکاری کی [illegible] روپیہ تھی اور دوسرے مدارس کی [illegible] جو مدرسین کے تصرف مین آئی-

شفاخانجات وٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین تین دواخانہ ضلع مین تھے جنمین ۱۲ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی۔ ان مین (۲۴,۷۳۹) مریضان خارجی اور (۱۵۷) مریضان داخلی زیر علاج رہے اور (۵۵۱) عمل جراحی کئے گئے۔ اس صیغہ کا خرچ سنہ ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ تھا۔ (۱۱۸۱) نفوس کے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس ضلع ۲/۶ کو۔

تعلقہ نلگنڈہ

ضلع نلگنڈہ کا تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۵۱,۱۳۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۵۹,۲۲۵) تھی اور رقبہ اسکا ۸۷۴ مربع میل ہے۔ کمی نفوس بعض مواضع کے خروج سے واقع ہوئی۔ اسمین ایک قصبہ نلگنڈہ (۵۸۸۹ نفوس) ضلع و تعلقہ کا مستقر اور ۲۱۶ مواضع ہین جنمین ۲۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳/۵) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمین ریتیلی ہے اور دہان کی کاشت زیر تالاب و نہر کثرت سے ہوتی ہے۔

تعلقہ چریال

یہ ضلع نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۱۰۴,۱۴۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۹,۸۶۸) تھی اور رقبہ ۶۴۷ مربع میل ہے۔ اسمین ۱۲۸ مواضع تھے جنمین ۲۷ جاگیر کے تھے اور چریال (۲۷۳۱ نفوس) اسکا مستقر تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱/۷) لاکھ روپیہ تھی۔ زیر تالاب دہان کثرت سے بوے جاتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ دناپیٹھ شکست ہوکر اوسکے بہت سے مواضع اسمین ضم ہوے اور یہ تعلقہ ضلع ورنگل سے اس ضلع مین منتقل کیا گیا۔ اسکا موجودہ مستقر جنگانول (۱۶۹۶) ہے جو نظام ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔

تعلقہ سوریاپیٹھ

یہ نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۷۵,۴۳۶) اور

رقبہ ۶۸۷ مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۱۰۳، ۱۴۸) تھی اسمین ۱۹۲ مواضع ہین جنمین جاگیر کے مواضع دس ہین اور سوریاپیٹھ (۶۴۱۶ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۳ر۱) لاکھ روپیہ تھی۔ دہان زیر تالاب ونہر وچاہ کثرت سے بوئے جاتے ہین سنہ ۱۹۰۵ء ۱۵ مواضع اسکے تعلقہ جدید پوچم چرلہ مین منتقل ہوئے۔

تعلقہ پوچم چرلہ

یہ ضلع نلگنڈہ کا ایک تعلقہ ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین ٹپی کو دار ضلع ورنگل اور ۱۵ مواضع سوریاپیٹھ و ۳۵ مواضع میریالگوڑہ کو ضم کرنیسے قایم کیا گیا۔ پوچم چرلہ (۱۹۹۹ نفوس) اسکا مستقر ہے اور اسمین فی الحال ننلو مواضع خالصہ کے ہین اور اسکی مالگذاری اراضی (۷۷ر۲) لاکھ روپیہ ہے۔ دہان زیر تالاب کثرت سے ہوتے ہین۔

تعلقہ میریال گوڑہ

یہ سرحدی تعلقہ ضلع نلگنڈہ کے جنوب مین واقع ہے۔ جسکو دریاے کشنا علاقہ مدراس کے ضلع گنٹور سے جدا کرتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء تک یہ تعلقہ دیولپلی کہلاتا تھا۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۸،۵۴۵) تھی اور رقبہ ۶۹۰ مربع میل اور سنہ ۱۸۹۱ء کے نفوس کی تعداد (۸۷،۱۳۰) تھی یہ کمی دیہات کے خروج کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس تعلقہ مین ۱۵۴ مواضع ہین چار جنمین سے جاگیر ہین اور میریال گوڑہ (۳۶۶۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مالگذاری اراضی اسکی ۲ر۴ لاکھ روپیہ تھی۔ تالابون۔ نہرون اور باولیون کے نیچے دہان کثرت سے ہوتے ہین۔ جدید تعلقہ پوچم چرلہ مین ۳۵ مواضع اس تعلقہ کے شریک کئے گئے

تعلقہ دیورکنڈہ

یہ تعلقہ ضلع نلگنڈہ کے جنوب غرب مین واقع ہے جسکو دریاے کشنا ضلع گنٹور علاقہ مدراس سے جدا کرتا ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۰۵۹۱)

اور ۱۸۹۱ء مین (۵۶۱۳ء۸۵) تھی اور رقبہ اسکا (۷۶۰) مربع میل ہے۔ اسمین (۱۷۵) مواضع ہین۔ جنمین ۲۳ جاگیر ہین اور دیورکنڈہ (۱۸۶۳ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکا غربی حصہ بہت پہاڑی ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی۔ زیر تالاب و چاہ وہان کثرت سے بوئے جاتے ہین۔

تعلقہ بھونگیر

یہ تعلقہ ضلع کے شمال غرب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۴٫۶۰۶) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۴٫۵۴۶) تھی اور رقبہ (۱۰۵۴) مربع میل ہے اسمین ایک قصبہ بھونگیر (۵۸۰۶ نفوس) اور ۲۳۵ مواضع ہین جنمین ۱۴۳ جاگیر ہین۔ نظام ریلوے اس تعلقہ مین غرب جنوب غرب سے شرق و شمال شرق کو جاتی ہے۔ اسکی مالگذاری الاضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۴) لاکھ روپیہ تھی۔ دہان آرنڈ۔ موٹ۔ اور پان کثرت سے ہوتے ہین جنکی آبپاشی بذریعہ تالاب و چاہ و نہر ہوتی ہے۔

قصبہ بھونگیر

یہ تعلقہ بھونگیر کا مستقر اور خطوط ۲۱ ۱۷ شمالی و ۵۴ ۷۸ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۵۸۰۶) قصبہ ایک پہاڑی قلعہ کے دامن مین ہے جو (۲۰۰۰) فٹ سمندر کی سطح سے بلند ہے۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین ایک لٹیرا پاپ راے نامی نے ایک جماعت کثیر کو فراہم کرکے ورنگل و بھونگیر کو لوٹکر دکن مین اودہم مچادی تھی مگر آخر گرفتار ہوکر قتل کیا گیا۔ بھونگیر معتبر مرکز تجارت اور مٹی کے برتنون کے لئے مشہور ہے۔ دوم تعلقہ دار انجنیر اور تحصیلدار کے دفاتر ڈپہ خانہ دواخانہ اور ایک اسکول یہان ہین۔ قلعہ ایک منقطع پہاڑ پر بنا ہوا ہے جسکے مشرقی و جنوبی اطراف بالکل عمودی ہین اور چڑھنا محال ہے۔ بالا حصار پر سے بہت دور تک کا منظر نظر آتا ہے۔

قصبہ نلگنڈہ

ضلع و تعلقہ کا مستقر اور ۷، ۳ِ۴َ شمالی اور ۹، ۱۶َ۷َ شرقی کے نقاطع پر دو پہاڑون کے درمیان واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء کی (۵۸۸۹) تھی۔ شمالی پہاڑ پر شاہ لطیف صاحب کی قبر ہے اور جنوبی پر ایک مستحکم قلعہ پختہ دیوارون کا ہے۔ اس قصبہ کو اسکے راجپوت بانی نے نیلگری سے موسوم کیا تھا لیکن موجودہ نام سے علاء الدین بہمن شاہ کے فتح کے بعد سے مشہور ہے۔ یہین ایک وسیع سراے میر عالم مرحوم کی بنائی ہوئی ہے۔ ایک ہندو دیول۔ مسافر بنگلے بازار مسمی بہ عثمان گنج معمولی دفاتر ٹپہ خانہ دواخانہ محبس ایک مڈل اسکول جسمین ۲۵۶ لڑکے ہین اور ایک لڑکیونکا مدرسہ ہے۔ ناکریکل پر انگریزی ٹپہ خانہ ہے جو یہان سے بارا میل ہے۔ ایک دباغ خانہ بھی دو میل پر واقع ہے۔

صوبہ گلبرگہ

یہ ایک صوبہ ہے جو ممالک محروسہ سرکار عالی کے جنوبی غربی گوشہ مین واقع ہے اور صوبہ جنوبی بھی کہلاتا ہے۔ مغرب اور جنوب مین اسکے ممالک بمبئی و مدراس واقع ہین۔ اور یہ درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵ْ۔ ۱۱َ و ۱۸ْ۔ ۴۰َ۔ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۵ْ۔ ۱۹َ و ۷۸ْ۔ ۱۵َ کے واقع ہوا ہے۔ صوبہ دار کا مستقر شہر گلبرگہ ہے۔ اس صوبہ کی کل مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۱۹۴۶۰۳۷) تھی جو ۱۸۹۱ء مین (۲۴۳۰۹۹۹) اور ۱۹۰۱ء مین (۲۴۶۲۳۸۳۴) نفوس ہوئی۔ آخری سال مین اسکا رقبہ (۱۶۵۸۵) مربع میل تھا اور گنجانی بمقابلہ کل ملک کی ۱۳۵ نفوس کے ۱۴۹ نفوس فی مربع میل تھی۔ ۱۹۰۱ء مین ۸۸ فیصدی ہندو اور ۱۱ فیصدی مسلمان اسمین آباد تھے۔ اور

دوسرے مذاہب کے لوگون مین جین (۹،۱۶۳) عیسائی (۱،۰۵۹ جنین ۹۰۳ دیسی عیسائی تھے)۔ پارسی (۱۵۲) سکھ (۹۴) اور انیمسٹ (۲۰۹) شامل تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین یہ صوبہ چار اضلاع گلبرگہ و لنگسگور و عثمان آباد و رایچور پر مشتمل تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء کی ضلعبندی مین اسمین بہت کچھہ تغیرات واقع ہوئے ہین لنگسگور شکست ہوکر اضلاع گلبرگہ و رایچور مین تقسیم پایا اور تعلقہ یادگیر رایچور سے گلبرگہ مین منتقل ہوا اور ضلع بیدر اسمین شریک کیا گیا جسکے اضلاع فی الحال حسب ذیل ہین۔

نام اضلاع	رقبہ مربع میلو نمین	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	مالگذاری اراضی در سنہ ۱۹۰۱ء
گلبرگہ	۶،۰۰۴	۱۰،۴۱،۰۶۷	[illegible]
عثمان آباد	۴۰۱۰	۵،۳۵،۰۲۷	[illegible]
رایچور	۶،۸۷۹	۹،۳۲،۰۹۰	[illegible]
بیدر	۴،۱۶۸	۷،۶۶،۱۲۹	[illegible]
میزان صوبہ	۲۱،۰۶۱	۳۲،۷۴،۳۱۳	[illegible]

اس صوبہ مین ۳۲ قصبات یعنی کل ملک کے دو خمس اور (۵۶۵۲) مواضع ہین۔ بہت بڑے قصبات ہین شہر گلبرگہ (۲۹،۲۲۰ نفوس) اور رایچور (۲۲،۱۶۵) ہین۔ تجارتی معتبر قصبات گلبرگہ رایچور۔ عثمان آباد۔ لاتور۔ لنگسگور۔ تلجاپور۔ بیدر۔ اور ہمناباد مین۔ اور تاریخ و قدامت کے اعتبار سے گلبرگہ۔ رایچور۔ بیدر۔ کلیانی۔ اوگیر۔ پرینڈہ۔ مدگل۔ شوراپور۔ کوہیر اور اناگندی بہت مشہور ہین۔

ضلع گلبرگہ[†]

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے۔

یہ ممالک محروسہ کے صوبہ گلبرگہ کا ایک ضلع ہے۔ جو اضلاع عثمان آباد و بیدر سے جانب شمال ملحق ہے۔ اور بجانب مشرق اضلاع اطراف بلدہ و محبوبنگر اور جنوب مین اضلاع محبوبنگر و رائچور و لنگسگور سے متصل ہے اور جانب مغرب ضلع عثمان آباد اور علاقہ بمبئی کے ضلع بیجاپور و ریاست اکلکوٹ سے ملحق ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۶°-۵۰ و ۱۷°-۴۴ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۶°-۲۲ و ۷۷°-۴۰ واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ بشمول پائیگاہ و جاگیرات (۴۰۹۲) مربع میل تھا مگر خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۲۴۲۸) مربع میل تھا۔ ایک سلسلہ پہاڑون کا شمال ضلع مین ضلع عثمان آباد سے داخل ہوکر تعلقات مہاگانون اور چنچولی مین ساٹھ میل تک جنوبی شرقی سمت مین چلا گیا ہے۔ بقیہ تعلقات اسکے مسطح ہین اور میلان زمین کا شمال سے جنوب و جنوب شرق کیجانب ہے۔ اسکی سب سے بڑی ندی بھیما ہے جو دریاے کشنا کی معاون ہے اور سرکار عظمت مدار کے شہر پونہ کے قریب سے نکلکر ضلع کے غرب مین موضع افضل پور کے قریب داخل ہوکر تعلقات گلبرگہ و اندولہ مین (۱۵۰) میل تک بہتی ہے۔ دوسری ندیان کاگنا مع اوسکے معاونین بینی تھورا و ملا ماری و کا مالوٹی ہین۔ کاگنا اور آور جا دونون بھیما کے معادن ہین۔

---

† سنہ ۱۹۰۵ء مین جو تغیرات ہوئے ہین اونکا بیان تحت مردم شماری ملاحظہ کیا جاے۔ باقی حالات اسکے وہی ہین جو تغیرات کے قبل تھے تا وقتیکہ کہین بطور مخصوص بتلایا گیا ہو۔

طبقات ارضی

جانب مشرق آرکین نیس کے طبقات ہین اور بھیما کا سلسلہ وسط مین اور دکن ٹرپ کے اجزا ضلع کے شمال و غرب مین واقع ہین - اس نواح کا مفصل بیان سٹرفوٹ نے ہندوستان کے جیالوجیکل سروے کی مطبوعات جلد ۱۲ حصہ اول مین لکھا ہے -

نباتات

عموماً یہ ضلع جنگل سے عاری ہے - باستثنا تعلقات مہاگانون و چنچولی کے پہاڑی حصون کے جہان ساگوان مہوا - ترمن - کھیر - ببول - تڑوڑ - بیجا سال - نلآمدی - نیم - املی - آم اور بڑ وغیرہ کے درخت ہوتے ہین -

حیوانات

ضلع کے شمالی حصہ کے جنگلون اور پہاڑون مین شیر - ریچھ - تیندوا نیلگائے اور جنگلی سؤر ہوتے ہین اور میدانون مین - خرگوش - ہرن اور جنگلی بکری موجود ہین -

موسم و بارش

اسکا موسم مختلف جیالوجی حصص مین مختلف ہے - کرناٹک یعنی ٹرپی حصہ گرمیون مین گرم اور خشک ہے - بخلاف اسکے تلنگانی - یعنی گرانیٹی حصہ جسمین پہاڑ اور جنگل اور تالاب ہین مرطوب اور اوسقدر گرم نہین ہے - جولائی سے اکٹوبر تک بخار شایع رہتا ہے اور پچھلے چار پانچ سال سے تو طاعون کا بھی بعض تعلقات مین زور رہا ہے - اس ضلع کی بارش قابل اعتماد نہین جس سے اکثر خشک سالی رہتی ہو (اکیس سال ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک) کا اوسط بارش (۲۹) انچ تھا - سنہ ۱۸۹۹ء کا قحط ۱۸۹۹ء کی کمی بارش (۱۷ ریم انچ) کا نتیجہ تھا -

تاریخ

مسلمانون کے فتوحات کے قبل یہ ضلع ورنگل کا کٹیا راجاؤنکے ملک مین شامل تھا - چودھوین صدی عیسوی کے ابتدا مین الغ خان نے جو بعد مین محمد بن تغلق کے نام سے مشہور ہوا

اوسکو دہلی کی سلطنت مین شامل کیا جسکے بعد سے یہ ابتک مسلمانون کے قبضہ مین رہا ہے۔ محمد بن تغلق کے بعد بہمنیہ کے قبضہ مین آیا اور اُس سلطنت کے انقراض کے بعد بیجاپور کا قبضہ اوسپر رہا۔ اورنگ زیب نے دکن کو فتح کرکے اوسکو بطور ضمیمہ سلطنت دہلی کیا مگر جب نواب آصفجاہ نے ریاست حیدرآباد کو قایم کیا تو یہ ضلع دہلی سے منتزع کیا گیا۔

آثار عتیقہ

قلعہ گلبرگہ جسکو ابتداءً راجہ گلچند نے بنایا تھا اور جسکو بعد مین علاءالدین بہمنی نے مستحکم کیا ایک عجیب تعمیر ہے۔ اسمین ۱۵ برج اور چھبیس توپین ہین جنمین ایک توپ ۲۵ فٹ لمبی ہے۔ ایک بہت بڑی مسجد ۲۱۶ فٹ طویل اور ۱۷۶ فٹ عریض مملکت اندلس کے قرطبہ کی مسجد کے نمونہ پر بنائی گئی ہے اور ہندوستان مین اپنی آپ نظیر ہے۔ شہر کے شرقی حصہ مین شاہان گلبرگہ کی قبرین ہین جو بڑے مربع گنبد ہین۔ خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ کے مزار کے قریب ایک مسجد و سرا و مدرسہ ہین جنکو عالمگیر نے ۱۰۹۸ھ مین بنوایا تھا۔ قلعہ فیروزآباد بھیما کے کنارہ پر اور چنچولی وچیتاپور یادگاری قلعہ ہین خصوصاً آخرالذکر جسمین گوا کے پرتگیسون نے ایک عجیب وضع کا گرجا بنایا تھا جسکی حال مین ترمیم ہوئی ہے۔

مردم شماری

اس ضلع مین بشمول پائیگاہ وجاگیرات مواضع وقصبات (۱۱۰۹) ہین۔ گذشتہ تین مردم شماریون مین تعداد نفوس حسب ذیل تھی۔ ۱۸۸۱ء (۵۲۳۸۳۸) ۱۸۹۱ء (۶۴۹۲۵۸) اور ۱۹۰۱ء (۷۴۲۴۷۵) اسکے معتبر قصبات گلبرگہ۔ النڈ۔ شوراپور۔ کوسگی۔ یادگیر۔ سیڑم۔ شاہ آباد اور کوڑنگل ہین۔ اسمین ۱۹۰۱ء مین ۸۱ فیصدی ہندو اور ۱۵ فیصدی مسلمان تھے۔ اگرچہ یہ ضلع ملک کرناٹک مین واقع ہے لیکن ۵۳ فیصدی کنڑی۔ ۲۵ فیصدی

تانگی۔ ۴۴ فیصدی اُردو اور ۶ فیصدی مرہٹی بولتے تھے۔ تختہ ذیل سے ضلع کا رقبہ و قصبات و مواضع اور نفوس کا حال بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہوگا۔

نام تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد		مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد پڑھنے لکھنے والونکی
		قصبات	مواضع				
گلبرگہ	۵۲۴	۱	۱۰۸	۷۵۵۱۲	۱۴۴	-۱۱/۰	تعلقہ وار تعداد غیر معلوم
مہاگانون	۳۰۷	۰	۸۱	۴۳۰۹۰	۱۴۰	-۳/۶	
چنچولی	۲۷۷	۰	۶۹	۳۷۶۷۱	۱۳۶	+۱۶/۰	
کوڑنگل	۱۴۱	۱	۶۰	۳۱۱۸۲	۲۲۱	-۸/۷	
سیڑم	۲۶۷	۱	۷۲	۵۰۰۴۳	۱۸۷	+۵۲/۲	
گرمٹکال	۳۰۴	۰	۸۶	۵۱۴۲۴	۱۶۹	+۸/۵	
اندولہ	۶۰۸	۰	۱۱۷	۷۳۸۵۴	۱۲۱	+۲۴/۱	
جاگیرات وغیرہ	۱۶۶۴	۴	۵۰۹	۳۷۹۹۶۹	۲۲۸	+۱۱/۱	
میزان ضلع	۴۰۹۲	۷	۱۱۰۲	۷۴۲۷۴۵	۱۸۱	+۱۴/۴	۱۴۸۹۰

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات گرمٹکال و مہاگانونکے مواضع تعلقات سیڑم و گلبرگہ و کوڑنگل و یادگیر مین شریک ہوے اور یادگیر رائچور سے ضلع گلبرگہ مین منتقل ہوا۔ تعلقات شاہ پور و شوراپور بھی ضلع لنگسگور شکست شدہ سے اسمین شریک ہوے۔ علاوہ برین ۳۰ مواضع ضلع محبوب نگر سے یادگیر و کوڑنگل مین ضم ہوے۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین آٹھ تعلقات شریک ہین۔

یعنی چنچولی - کوڑنگل - سیٹرم - یادگیر - گلبرگہ - اندول - شاہ پور - اور شورپور - اور پانچ علاقجات پائیگاہ اللہ -
فیروزآباد - افضل پور - کانگی اور چیتاپور - اور دو بڑی جاگیرین کوسگی و ٹانڈور - علاقجات پائیگاہ و جاگیرات
مذکورہ کا رقبہ (۹۷۶) مربع میل اور اونکی مردم شماری (۲۵۳۴۹۹) ہے -

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد زراعتی ذات کنبی کی ہے جو (۲۳۱۰۰۰) ہین جنمین (۸۱۰۰۰) لنگایت کاپو اور (۷۷۵۰۰) کولی شریک ہین - اسکے بعد بلحاظ تعداد مہار یعنی سائیس (۷۶۰۰۰) - مانگ و چمار (۳۹۱۰۰) وانی (۳۰۰۰۰) اور برہمن (۱۸۰۰۰) ہین - مہار اور مانگ زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین سنہ ۱۹۰۱ع مین جن لوگون کی گذر زراعت پر تھی (۴۳۲۸۱۴) تھے یعنی کل ضلع کے نفوس کے (۵۸) فیصدی -

عیسائی مشن

سنہ ۱۸۸۳ع مین گلبرگہ مین ایک امریکن میتھوڈسٹ مشن قایم ہوا جسکی ایک شاخ کرنی مین ہے اسکے متعلقہ اسکول مین دو سو لڑکے پڑھتے ہین - بروے مردم شماری اس ضلع مین ۱۸۷ دیسی عیسائی تھے جنمین ۱۱۳ رومن کیتھولک اور ۶۲ انگلیکن تھے -

عام حالات زراعت

ضلع گلبرگہ دو طبعی حصص کرناٹک و تلنگانہ مین منقسم ہے - پہلے حصہ مین ریگڑ زیادہ ہے جسمین کہین کہین مسب اور چلکہ بھی ہے - اور دوسرے حصہ مین مسب اور کھرب زیادہ ہے مگر ریگڑ بھی مفقود نہین - کرناٹک کے حصہ مین ربیع کی پیداوار مثل سفید جوار - گیہون - چنا - کپاس اور السی بکثرت بوئی جاتی ہے - اور دوسرے حصہ مین زرد جوار - باجرا - ارنڈ - دہان - السی اور سن معمولی خریف کی پیداوار ہین - دو تعلقات تلنگانہ یعنی کوڑنگل و گرمٹکال مین زیر تالاب دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین - تعلقات چنچولی و مہاگانو کی زمین لاٹیرایٹ یعنی سرخ ریگڑ ہے جو حاصل خیزی مین ریگڑ کے بعد ہے -

معظم پیداوار زراعت و پیداوار

رعیت واری طریقہ جاری ہے۔ سنہ۱۹۰۱ء مین خالصہ و صرفخاص و انعامات کا رقبہ (۲۴۲۸) مربع میل تھا جسکے منجملہ (۱۹۵۵) مربع میل مزروع تھا جسمین ۴۳ مربع میل تری تھی۔ (۱۳۸) مربع میل بنجر قابل زراعت و افتادہ۔ (۱۲۶) رقبۂ جنگلات اور (۲۰۹) مربع میل غیر قابل زراعت زمین تھی۔ معظم پیداوار جوار تھی جو رقبۂ مزروعہ کی ۶۴ فیصدی سے حاصل ہوئی۔ باجرا۔ دہان اور گیہون کا رقبہ تنا سبًا (۲۰۶) و (۳۲) و (۲۲) مربع میل تھا اور کپاس و اجناس روغندار کا رقبہ (۵۰) و (۱۰۳) مربع میل تھا۔

ترقی زراعت

سنہ۱۸۹۳ء مین جب اس ضلع کا بندوبست ختم ہوا تو رعایا نے کل زمینین اوٹھالین جس سے قبضہ کی توسیع ممکن نہین۔ مگر رعایا نے نئے آلات و نئے اقسام کے تخم سے ترقی زراعت کیطرف کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ۔ بکری

زراعتی جانورونکی کوئی خاص نسل اس ضلع مین نہین ہے مگر جو جانور پیدا ہوتے ہین وہ ریگڑ اور چکنوٹ زمین کے جوتنے کے لئے نہایت موضوع ہین۔ بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین اور ٹٹو ہر جا سے ملتے ہین۔ جنکی قیمت پچیس سے تیس روپیہ تک ہے مگر اندول تعلقہ مین سو روپیہ راس تک کے بھی ہوتے ہین۔ دو عربی تخمی گھوڑے۔ گلبرگہ اور کوڑنگل مین سرکار نے نسل کی ترقی کے لئے رکھے ہین۔

آبپاشی

سنہ۱۹۰۱ء مین کل رقبہ تری کا ۴۳ مربع میل تھا جو ۲،۲ فیصدی کل مزروعہ رقبہ کا ہے مختلف ذرایع آبپاشی اور اونکے تحت کا رقبہ حسب ذیل ہے۔ نہر او نالے (۴،۵) مربع میل اور زیر باولی و تالاب (۳۸،۵) مربع میل۔ صرف کوڑنگل و گرمٹکال تعلقات مین تالاب سے آبپاشی ہوتی

ہے۔ بڑے تالاب (۱۰۷)۔ کنٹہ (۱۱۹)۔ باولیان (۱۵۵۵۲) اور دوسرے ذرایع (۱۹۹۱) ہین جو سب عمدہ حالتِ تعمیر مین ہین۔

جنگلات

تعلقہ چنچولی مین ۱۸۹۶ء مین (۱۵) مربع میل کا محصورہ جنگل قایم کیا گیا۔ تعلقات سیڑم۔ کوڑنگل۔ گرمٹکال و مہاگانون مین بھی کچھ جنگل ہے مگر غیر محصورہ ہے۔

معدنیات

سب سے زیادہ معتبر معدنی مطبق چونی کا پتھر ہے جسکو سیلو کہتے ہین جو جی آئی پی لاین پر شاہ آباد مین اور نظام ریلوے پر چیتاپور مین اور نیز تعلقات گلبرگہ و سیڑم مین کثرت سے نکلتا ہے اور شاہ آباد کے پتھر کے نام سے مشہور ہے جہان سے ابتداءً نکالا گیا تھا اور فرش اور چھت کے کام مین بھی آتا ہے۔

صنایع و دستکاری

ضلع کی دستکاریون مین سوتی اور ریشمی ساڑیان۔ کمخواب معمولی گاڑھا کپڑا اور سوتی ٹوپیان تیار ہوتے ہین۔ تعلقات اندولہ و چنچولی مین نہایت عمدہ قسم کی باریک کملین تیار ہوتی ہین جنکی قیمت دس روپیہ سے پچاس روپیہ تک ہوا کرتی ہے۔ جو نہایت پایدار ہین جنہین پانی نہین چھنتا ہر گلبرگہ کے دو میل مغرب مین ایک پارچہ بافی کا بڑا کارخانہ ۱۸۸۶ء مین بارہ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قایم ہوا۔ اسمین (۲۱۰۴۵) پھرکیان اور دو سو چوبیس ماگ چلتے ہین اور اسمین (۹۰۰) مزدور کام کرتے ہین۔ تعلقہ سیڑم مین ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے۔

تجارت

ملک سے جو معمولی برآمد ہوتی ہے وہ جوار۔ باجرا۔ چمڑے۔ روئی۔ گڑ۔ روغندار اجناس تمباکو اور دوسرے غلات اور ترڑوڑ کی چھال ہے جو دباغت مین کام آتی ہے۔ درآمد مین نمک۔ سوکھی۔ مچھلی۔ افیون۔ گرم مصالح۔ سونا۔ چاندی۔ ولایتی شکر۔ گندھک۔ سوت۔ خام ریشم۔ لوہا

پتیل - سوتی - اور اونی کپڑے - دیا سلائی - معدنی تیل اور آہنی اسباب وغیرہ شامل ہین - شہر گلبرگہ معتبر مرکز تجارت کا ہے جہان سب چیزین جی آئی پی ریلوے کے ذریعہ سے آکر یہان سے ضلع بھرمین تقسیم پاتی ہین - دوسرے مرکز تجارت تانڈور اور صلح بیٹھہ ہین - یہان کے تجارت پیشہ زاتو نین لنگایت - بنیئے اور کومٹی ہین - انکے علاوہ موسن لوگ اور مارواڑی و بھاٹئے بھی ہین - یہ بھاٹئے بمبئی کے ہین اور خاصکر تجارت غلہ و اجناس روغن دار مین مصروف ہین -

ریلوے اور سڑکین

گریٹ انڈین پنسولا ریلوے لین اس ضلع کے مغرب مین موضع دودنی کے قریب داخل ہوکر واڑی جنکشن پر اس سے خارج ہوتی ہے اس کا طول ضلع مین (۵۰) میل ہے - نظام ریلوے بھی واڑی سے ہی خارج ہوکر مشرقی اور شمالی سمت مین (۱۱۵) میل تک جاتی ہے -

کل سڑکونکا طول ۹۷ میل ہے - گلبرگہ تا ہمنا باد ۳۰ ½ میل - تانڈور تا کوسگی ۲۶ - ناوندگی اسٹیشن تا دیکن پلی ۱۱ ½ اور سڑک ملکھیڑ ۴ میل ہے -

قحط

گذشتہ صدی مین کل آٹھ قحط ہوئے یعنی سنہ ۱۸۰۴ء - سنہ ۱۸۱۹ء - سنہ ۱۸۳۳ء - سنہ ۱۸۵۴ء - سنہ ۱۸۶۷ء سنہ ۱۸۷۷ء - سنہ ۱۸۹۷ء اور سنہ ۱۹۰۰-۹۹ء - سنہ ۱۸۰۴ء کا قحط کچھہ تو مرہٹون کے جنگ و جدال اور کچھہ کثرت بارش سے واقع ہوا - سنہ ۱۸۵۴ء کا قحط اضلاع قحط زدۂ متصلہ کے لوگون کے آجانے سے واقع ہوا - باقی دوسرے قحط یا تو خشک سالی کی وجہ سے تھے یا پیداوار کے تلف ہوجانیسے سنہ ۱۸۹۹ء مین اوسط کے نصف سے بھی کمتر پانی برسا جس سے فصل خریف و ربیع دونون تلف ہوگئین - اور سنہ ۱۹۰۰ء مین قحط ہوا تکالیف شدیدہ کا سامنا ہوا اور رفاہ کی تدابیر کام مین لائی گئین جنمین سرکار کو ۳ ½ لاکھہ کا صرفہ لاحق ہوا - بقدر ۲۸ فیصدی کل ضلع کی مویشی تلف ہوئی -

ضلع کی بڑی تقسیمین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی تقسیمون مین منقسم ہے۔ پہلی قسمت مین تعلقات سیڑم و کوڑنگل و یادگیر ہین جو ایک دوم تعلقدار کے تحت مین ہے۔ دوسری قسمت تعلقات چنچولی و گلبرگہ پر مشتمل ہے اور ایک سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ تیسری قسمت مین تعلقات اندولہ و شاہ پور و شوراپور شامل ہین اور یہ سوم تعلقدار مستقر کے سپرد ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

عدالت دیوانی ضلع ناظم دیوانی کے تحت مین ہے اور ہر تحصیلدار ناظم دیوانی تعلقہ ہے۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلاے فوجداری ہین۔ اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اپنے اقتدارات فوجداری کو تعلقدار کے مستقر پر نہ رہنے کے وقت کام مین لاتے ہین۔ دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم و سوم حاصل ہین چونکہ شہر گلبرگہ صوبہ دار اور ناظم صوبہ کا مستقر بھی ہی۔ اس لئے اُن کی عدالتین بھی یہین موجود ہین۔ معمولی سالونمین جرایم شدیدہ کم ہوتے ہین لیکن سرقہ مویشی اور ڈکیتی مین بوجہ بدہنگامی ترقی ہوتی ہے۔

انتظام مالگذاری

یہ ضلع ۱۸۷۳ء مین قایم ہوا اوسوقت اسمین صرف چھ تعلقات تھے لیکن جب ضلع شوراپور ۱۸۸۳ء مین شکست ہوا تو تعلقہ اندولا اسمین شامل ہوا۔ ۱۸۶۶ء کے قبل اسکے تعلقات ساجرون کو دئے جاتے تھے جن کو دس فیصدی حق تحصیل مجرا دیا جاتا تھا لیکن ۱۸۶۶ء سے باضابطہ افسر مالگذاری و عدالت کے لئے مامور ہوے۔ پہلا باقاعدہ بندوبست ۱۸۹۳ء مین ختم ہوا جسکی میعاد پندرہ سال ٹھری۔ اس سے [illegible] روپیہ کا اضافہ ہوا۔ یعنی ۱۸ فیصدی۔ اراضی خشکی کی اوسط لگان [illegible] فی ایکر ہے (اعلی [illegible]۔ اقل [illegible]) اور اراضی تری کے لئے اوسط [illegible] روپیہ (اعلی [illegible]۔ اقل [illegible]) ضلع کی کل مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ذیل مین درج ہے

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی (۱۷٫۴) لاکھ روپیہ ہوگئی ہے۔

لوکل بورڈ و حکومت صفائی

مالگذاری اراضی پر فی روپیہ ایک آنہ مقامی کامون کے لئے لینا سنہ ۱۸۹۰ء سے جاری ہوا۔ اور ۵ پائی اسکے راستون اور رفاہ عام کے کامونکے لئے علیحدہ کئے گئے۔ باستثنار گلبرگہ ہر تعلقہ مین ایک بورڈ قایم او خاص گلبرگہ مین ضلع کا صدر بورڈ قرار پایا جو تعلقات کے بورڈ اور صفائی ہاے گلبرگہ و تعلقات کے کام کی بھی نگرانی کرتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین کل آمدنی اس مد سے ([illegible]) تھی اور خرچ ([illegible]) تھا۔

پولیس و مجالس

ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین جنکے تحت مین نو امین - ۹۶ ماتحت عہدہ دار - ۶۰۰ جوان اور ۳۰ کوتوالی کے سوار ہین جو ۴۳ تھانون مین منقسم ہین - گلبرگہ کے سنٹرل جیل مین ایک ہزار قیدیون کے رہنے کی جاے ہے۔ اضلاع عثمان آباد و رایچور و لنگسگور کے وہ قیدی جنکی میعاد چھ ماہ سے زاید ہو سب یہین بھیجے جاتے ہین دوردست تعلقات کی کچہریون مین قیدیون کے لئے ایک کمرہ ہوا کرتا ہے ۔ سنٹرل جیل مین قیدیون کو مختلف پیشے سکھلاے جاتے ہین اور قالین - شطرنجیان - سوزنی - اقسام کے سوتی ٹوئیڈ اور کپڑے - خیمہ - فرنیچر اقسام یہان تیار ہوتا ہے جسکا اکثر حصہ مقامی بازار مین فروخت ہو جاتا ہے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع پیچھے ہٹا ہوا ہے۔ اسکے نفوس کے دو فیصدی (۳،۸ مرد اور ۱۱،۰ عورتین) ۱۹۰۱ء مین پڑہنا لکھنا جانتے تھے۔ پہلا سرکاری مدرسہ ۱۸۶۶ء مین کھولا گیا اور لوکل بورڈ کے مدرسہ ۱۸۹۰ء مین جاری ہوے۔ زیر تعلیم طالب علمونکی تعداد ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۳۲۳)۔ (۲۱۳۰)۔ (۳۶۰۰) اور (۳۳۱۷) تھی۔ ۱۹۰۳ء مین ۴۳ مدارس ابتدائی۔ ایک مدرسہ وسطی۔ اور ایک ہائی اسکول اسمین قایم تھے اور اس سال اسمین (۲۰۳) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ جملہ خرچ تعلیم ۱۹۰۱ء مین [illegible] تھا جسمین سے فیصدی ۵۲ مدارس ابتدائی مین صرف ہوے۔

اسپتال و دواخانجات

اس ضلع مین ایک اسپتال اور چار دواخانے ہین جنمین ۲۴ مریضان داخلی کے رہنے کی جا ہے۔ ۱۹۰۱ء مین (۴۴،۳۸) ۳ مریض ان سب مین زیر علاج رہے جنمین سے (۲۰۴) مریضان داخلی تھے۔ اور ۶۵۲ عمل جراحی کئے گئے۔ ۱۹۰۱ء مین جملہ مصارف اس صیغہ کے [illegible] تھے منجملہ اس کے [illegible] خزانہ سرکار سے ادا ہوے اور [illegible] روپیہ لوکل سیس سے دئے گئے۔ انکے علاوہ خاص گلبرگہ مین ایک یونانی مطب بھی ہے جسمین ۱۹۰۱ء مین (۲۴،۲۹۵) مریض زیر علاج رہے اور اسکا جملہ خرچ [illegible] لوکل سیس سے ادا کیا گیا۔

ٹیکا لگانا

۱۹۰۱ء مین (۱۷،۶۶) لڑکونکے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنی فی ہزار نفوس ۲۱،۳ کہ بہ نسبت سنین ماضیہ اسمین ترقی ہوئی ہے۔

تعلقہ گلبرگہ

تعلقہ گلبرگہ اس ضلع کے وسط مین واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ ۶۷۴ مربع میل تھا اور اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۰۳،۰۵۱) تھی۔ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۰۵،۶۹۹) تھی

اور یہ کمی طاعون کی وجہ سے ہوئی ہے - اس تعلقہ مین شہر گلبرگہ (۲۹٫۲۲۸ نفوس) جو صوبہ و ضلع و تعلقہ کا مستقر ہے اور ۱۴۵ مواضع واقع ہین جنمین ۳۷ مواضع جاگیر کے ہین - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین (۲٫۸۱) لاکھ تھی - سنہ ۱۹۰۵ع مین تعلقہ مہاگانون اسمین ضم کیا گیا - جی - آئی - پی کی ریلوے لین اس تعلقہ مین سے گذرتی ہے - اسکی زمینین ریگڑ ہین - تعلقات افضلپور و کالگی علاقہ پایگاہ اسکے مغرب و شرق مین واقع ہین - انکی مردم شماری (۲۴٫۹۰۹) اور (۳۰٫۶۱۰) اور انکے مواضع ۴۷ و ۴۳ ہین جن کا رقبہ تناسبًا ۱۵۱ اور ۱۳۶ مربع میل ہے

تعلقہ مہاگانون

سابقًا یہ تعلقہ اس ضلع کے شمال مین واقع تھا - اوسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین بشمول جاگیرات (۶۱٫۱۷۹) تھی اور رقبہ ۳۰۹ مربع میل تھا - سنہ ۱۸۹۱ع کی مردم شماری (۶۳٫۴۳۸) تھی اسمین ۱۰۴ مواضع تھے - جنمین ۲۳ جاگیر تھے - اور مہاگانون (۳٫۱۵۵ نفوس) اسکا مستقر تھا - سنہ ۱۹۰۱ع مین اسکی مالگذاری اراضی (۱٫۴) لاکھ تھی - سنہ ۱۹۰۵ع مین یہ تعلقہ گلبرگہ مین منضم ہوا - تعلقہ الند علاقہ پایگاہ اس کے شمال غرب مین واقع ہے جسمین ۷۴ مواضع اور (۴۴٫۰۹۵) نفوس آباد ہین - اور قصبہ الند (۱۰٫۱۳۰ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکا رقبہ ۲۴۵ مربع میل ہے -

تعلقہ چینچولی

یہ تعلقہ ضلع گلبرگہ کے شمال غرب مین واقع ہے - جس کا رقبہ ۴۱۳ مربع میل ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین ترقی کرکے (۵۸٫۸۶۰) ہوگئی - جو سنہ ۱۸۹۱ع مین (۵۰٫۷۳۷) تھی - چینچولی (۴٫۰۰۸ نفوس) اسکا مستقر ہے علاوہ اسکے اسمین ۱۴۰ مواضع ہین جنمین ۱۴ مواضع جاگیر کے ہین - سنہ ۱۹۰۱ع مین مالگذاری اراضی (۱٫۵) لاکھ روپیہ تھی - یہ تعلقہ پہاڑی ہے - اور اسکی زمینین ریگڑ اور سرخ ریگڑ کی ہین سنہ ۱۹۰۵ع کے تغیرات سے اوسمین چند مواضع تعلقہ کوڑنگل کے شامل ہوئے -

تعلقہ کوڑنگل

یہ تعلقہ اس ضلع کے مشرق مین واقع ہے۔ اسکا رقبہ ۲۱۱ مربع میل ہے۔ اور مردم شماری اسکی بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۲۰۹۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۷۹۸۳) تھی اس مین تین قصبات کوڑنگل (۵۰۹۹ نفوس) اسکا مستقر ٹانڈور (۵۹۳۰) اور کوسگی (۸۲۲۸) اور ۹۵ مواضع ہین۔ جنمین سے ۳۵ جاگیر کے مواضع ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مالگذاری اراضی (۱،۱) لاکھ تھی سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے حدود مین توسیع ہوئی اور ۹۵ مواضع تعلقہ گرمٹکال سے اور ۱۵ مواضع کو یلکنڈہ ضلع محبوب نگر سے اسمین شریک ہوئے اور اسکے ۱۲ مواضع تعلقہ چنچولی کو دئے گئے۔ زیر تالاب دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین۔ دو جاگیری تعلقات ٹانڈور و کوسگی اسکے شمال و جنوب غرب مین واقع ہین۔ جن مین علی التناسب ۶۲ اور ۱۱ مواضع ہین۔ اور جنکی مردم شماری (۲۳،۲۵) اور (۱۴۳۱۵) ہے اور انکے مستقر قصبات ٹانڈور و کوسگی ہین۔

تعلقہ سیڑم

ضلع گلبرگہ کے مشرق مین یہ تعلقہ واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۸۲۳۴۹) تھی۔ اور رقبہ ۴۰۴ مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۱۰۶۱۴۵) تھی سنہ ۱۹۰۵ء تک اسمین صرف ایک قصبہ سیڑم (۵۰۳۵ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۱۷ مواضع تھے۔ جنمین ۴۵ مواضع جاگیر تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱،۸) لاکھ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین ۲۱ مواضع تعلقہ گرمٹکال کے اسمین شریک ہوئے۔ زیر تالاب دہان کثرت سے بوئے جاتے ہین۔ تعلقہ چیتاپور علاقہ پایگاہ اسکے مشرق مین واقع ہے جسکی مردم شماری (۲۹۹۳۰) ہے۔ اسکے ۳۸ مواضع ہین اور رقبہ ۱۲۱ مربع میل ہے۔

تعلقہ یادگیر

یہ ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے۔ جو سنہ ۱۹۰۵ء تک ضلع رائچور مین تھا۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۶ ۲۹۹۶) تھی اور رقبہ ۳۵۵ مربع میل تھا مگر سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۶۲۲۶۴) تھی۔ یہ کمی اسکے مواضع کے منتقل ہونے سے واقع ہوئی اس تعلقہ مین ایک قصبہ یادگیر (۱۰۶۲ نفوس) اسکا مستقر اور ۲۶۴ مواضع ہین جنمین ۱۴ جاگیر ہین۔ بہیما ندی اسکی غربی سرحد پر بہتی ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۱ لاکھ ۲۳ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین گرمٹکال اور محبوبنگر کے چند مواضع کے شمول سے اسکے حدود مین توسیع ہوئی۔

تعلقہ گرمٹکال

سابقاً یہ تعلقہ ضلع کے جنوب غرب مین واقع تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ بشمول جاگیرات ۳۲۰ مربع میل تھا اور اسکی مردم شماری (۴۰۲۸۵) تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین مردم شماری (۴۸۲۴۲) تھی۔ اس کے ۹۱ مواضع جو تھے۔ وہ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقات سیڑم و یادگیر و کوڑنگل مین تقسیم پائے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ شاہپور

یہ ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے۔ جسکا رقبہ بشمول جاگیرات ۵۸۵ مربع میل ہے۔ اور جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بمقابل سنہ ۱۸۹۱ء کے (۹۳۲۱۰) نفوس کے (۱۰۴۲۷۴) تھی۔ اسمین ایک قصبہ ساگر (۴۵۸۵ نفوس) اور ۱۵۰ مواضع ہین جنمین ۴۰ مواضع جاگیر کے ہین۔ اور شاہپور (۵۱۳۲ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ دریائے بھیما اسکی جنوبی مشرقی سرحد پر بہتا ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی اسکی زمینین ریگڑ ہین۔

تعلقہ شوراپور

یہ ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ ۶۶۴ مربع میل تھا۔ اور اس کی مردم شماری (۱۰۵٫۰۰۲) تھی سنہ ۱۸۹۱ء مین مردم شماری اسکی (۱۰۱٫۱۸۵) تھی۔ اسمین ایک قصبہ شوراپور (۱۰۲۷۰ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۸۱ مواضع ہین۔ جن مین ۴۸ مواضع جاگیر کے ہین۔ دریای کشنا

اسکی جنوبی سرحد ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱ء۲) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ اندولہ

یہ تعلقہ ضلع گلبرگہ کے جنوب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۴،۳۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۸،۲۷۹) تھی اور اسکا رقبہ (۴۰۰) مربع میل ہے۔ اسمین ۱۴۷ مواضع ہین جنمین ۳۰ مواضع جاگیر کے ہین۔ اور جورگی (۲،۱۹۴ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲ء۱) لاکھ روپیہ تھی۔ تعلقہ فیروزآباد علاقہ پائیگاہ اسکے شمال کی جانب واقع ہے جسمین (۳۵،۰۲۵) نفوس اور ۲۹ مواضع ہین۔ اور قصبہ شاہ آباد (۵،۰۱۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اور اسکا رقبہ ۹۶ مربع میل ہے۔

قصبہ الند

تعلقۂ الند علاقہ پائیگاہ کا مستقر اور ضلع گلبرگہ مین گلبرگہ سے ۲۰ میل جانب شمال غرب خط عرض بلد شمالی ۱۷°-۳۴ اور خط طول بلد شرقی ۷۶°-۳۵ کے تقاطع پر واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین (۱۰،۱۳۱) نفوس آباد تھے۔ یہ ایک معتبر تجارتی مرکز ہے۔

شہر گلبرگہ

یہ ایک قدیم شہر اور صوبہ و ضلع و تعلقۂ گلبرگہ کا مستقر اور خطوط ۱۷°-۲۰ شمالی اور ۷۶°-۵۰ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۹،۲۲۸) نفوس اور سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۲،۸۳۴) اور (۲۸،۲۰۰) تھی۔ گلبرگہ قدیم مین ایک بڑا ہندو شہر تھا اور مسلمانون کی فتوحات کے قبل راجۂ ورنگل کے ملک کا جزو تھا۔ محمد بن تغلق نے چودھوین صدی عیسوی کے ابتدا مین یکے بعد دیگرے ورنگل و گلبرگہ و بیدر کو فتح کیا۔ سنہ ۱۳۴۷ء مین دکن کے حکام نے محمد بن تغلق کے خلاف بغاوت کی اس شورش مین جو واقع ہوئی ظفر خان نے شاہی لقب اختیار کر کے اپنی خودمختاری کا اعلان کیا اور صوبجات دکن پر قبضہ کیا جنمین دولت آباد و گلبرگہ و بیدر شامل تھے۔ اور گلبرگہ کو

اپنا پائے تخت مقرر کرکے سنہ ۱۳۴۷ء سے سلطنت شروع کی اور علاء الدین حسن شاہ گنگو بہمنی یا جیسا کہ بعض دوسرے مورخین نے لکھا ہے۔ علاء الدین بہمن شاہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ اوسوقت سے تا زمانۂ سلطنت احمد شاہ ولی گلبرگہ خاندان بہمنیہ کا پائے تخت رہا مگر احمد شاہ نے بیدر کو اپنا پائے تخت قرار دیا۔ اسکے بعد گلبرگہ کی وقعت گھٹتی گئی۔ سنہ ۱۵۰۴ء مین بیجاپور کی فوج نے اسپر قبضہ کیا اور اگرچہ امیر برید نے سنہ ۱۵۱۴ء مین اسکو اونسے منتزع کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد پھر بیجاپور کی فوج نے اسکو چھین لیا۔ اور یہ عادلشاہونکے قبضہ مین رہا۔ یہانتک کے مغلون نے دکن کی تسخیر شروع کی اسوقت میر جملہ نے محاصرہ کرکے سنہ ۱۶۵۷ء مین اسکو فتح کیا۔ اسوقت سے گلبرگہ سلطنت دہلی کے صوبجات دکن مین شامل رہا یہانتک کہ حیدرآباد پر نواب آصف جاہ نظام الملک اول نے قبضہ کیا اوسوقت سے ابتک یہ شہر سلسلہ جلیلۂ آصفیہ کے قبضہ مین چلا آرہا ہے۔ مساجد و محلات قدیمہ جو سلاطین بہمنیہ کے بنائے ہوئے تھے۔ جب بیدر پایہ تخت قرار پایا وہ سب ویران و منہدم ہوگئے۔ گلبرگہ ایک میدان مین واقع ہے جو بالکل ریگڑ کی زمین پر مشتمل ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ صوبہ کا مستقر قرار دیا گیا اور اسوقت سے اسکی مرفہ الحالی کا زمانہ آغاز ہوا۔ فی الحال اسمین ایوان صوبہ داری اور متعدد بڑی عمارتین سرکاری افسر و دفاتر کے لئے اور ایک سنٹرل جیل۔ باغ عامہ۔ بڑا تالاب۔ وسیع بازار و گنج۔ مدارس۔ ٹپہ خانہ اور دیگر سرکاری دفاتر پارچہ بافی کا کارخانہ اور ایک عیسائی مشن مع مدرسہ اسمین قایم ہین۔ جی۔ آئی۔ پی لین کے جنوبی شرقی استداد پر ایک اسٹیشن شہر کے دو میل پر واقع ہے۔ گلبرگہ ایک معتبر تجارتی مرکز ہے اور ان آخری سالون مین بہت بڑی ترقی کرکے شولاپور کا مقابل ہوگیا ہے۔ شہر کے مشرقی حصہ مین

سلاطین بہمنیہ کی قبرین ہین - یہ بڑی مربع عمارتین ہین جنپر گنبدین بنی ہوئی اور نہایت مستحکم ہین تھوڑے فاصلہ پر حضرت خواجہ بندہ نواز کی مزار شریف ہے جو ایک مشہور مسلمان اولیا سے تھے اور فیروز شاہ کے عہد مین سنہ ۱۴۱۳ء مین یہان آئے - شہر کے شمال غرب مین گلبرگہ کا پرانا قلعہ ہے جسکی حصار اور دروازے اور اوسکی عمارت اور محلات شاہی سب حالت ویرانی مین ہین مگر بالاحصار کی حالت ٹھیک ہے - ہندوستان کے اس حصہ مین جو ایک عجیب طرح کی ناتمام مسجد اندرون قلعہ ہے وہ فیروز شاہ کے عہد سلطنت مین بنائی گئی اور قرطبہ ملک اندلس کی مسجد کے نمونہ پر بنائی گئی ہے جسکا عرض شمالاً و جنوباً ۱۷۶ فٹ اور طول شرقاً و غرباً ۲۱۶ فٹ ہے اور اندرون کا رقبہ (۳۸۰۱۶) مربع فٹ ہے - اسمین جو خصوصیت ہے وہ یہ ہے کہ تماما مسقف ہے -

قصبہ کوڑنگل

یہ قصبہ تعلقہ کوڑنگل ضلع گلبرگہ کا مستقر اور خطوط ۱۷° - ۱' شمالی و ۷۷° - ۳۸' شرقی پر واقع ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰۹۹) تھی - علاوہ دفتر تحصیل کے اسمین امین پولیس کی کچہری - ٹپہ خانہ مدرسہ ابتدائی ہے جسمین ۲۳۲ لڑکے زیر تعلیم ہین - کوڑنگل اسٹیشن ٹانڈور سے ۱۲ میل جنوب کی جانب واقع ہے - اسمین ایک پرانی مسجد بھی ہے جسکو بنکر تین سو سال ہوتے ہین -

قصبہ کوسگی

یہ قصبہ تعلقہ کوسگی علاقہ سرسالار جنگ کا مستقر ہے - اور خطوط ۱۶° - ۵۹' شمالی و ۷۷° - ۴۳' شرقی پر واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۸۲۲۸) تھی - اسمین ایک دواخانہ کوتوالی کا تھانا اور ایک مدرسہ ہے جسمین پچاس لڑکے تعلیم پاتے ہین اور یہ سب علاقہ جاگیر کے طرف سے قایم ہین - علاوہ برین تین خانگی

مدرسہ بھی ہین جنہین ۱۴۰ لڑکے پڑھتے ہین - ریشمی اور سوتی ساڑیان یہان کثرت سے تیار ہوتی ہین اور (۱۵۰۰) ماگھ یہان مصروف بکار ہین -

قصبہ ساگر یہ قصبہ جاگیر تعلقہ شاہپور ضلع گلبرگہ مین خطوط ۱۶ درجہ - ۴۰ شمالی و ۷۶ درجہ - ۸ شرقی پر شاہپور مستقر تعلقہ سے چھہ میل جانب جنوب واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء اسکی (۵۴۴۵) تھی دو بڑے تالاب اور صوفی سرمست کی مزار قصبہ کے متصل واقع ہین -

قصبہ سیڑم یہ قصبہ تعلقہ سیڑم ضلع گلبرگہ کا مستقر ہے اور نظام ریلوے لین پر خطوط ۱۷ درجہ - ۱۱ شمالی و ۷۷ درجہ - ۱۸ شرقی پر واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری اسکی (۵۵۰۳) تھی - سیڑم مین بہت سارے قدیم مندر اور مساجد موجود ہین جنہین قدیم مسجد جامع سنگی ستون اور کڑیون سے پٹی ہوئی - اور پنچلنگا کا دیول جسکے ستون عمدہ ترشے ہوئے اور جسکی سقف پر عمدہ نقش و نگار ہے شامل ہین - اسمین ایک کپاس صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے -

قصبہ شاہ آباد یہ قصبہ تعلقہ فیروز آباد ضلع گلبرگہ علاقہ پائگاہ کا مستقر ہے اور خطوط ۱۷ درجہ - ۸ شمالی و ۷۶ درجہ - ۵۵ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۱۰۵) نفوس تھی - مطبق پتھر جو بنام سنگ شاہ آباد مشہور ہے اس قصبہ کے اطراف مین کثرت سے نکالا جاتا ہے اور اسی قصبہ کے نام سے مشہور ہے - شاہ آباد - جی آئی - پی لین پر ایک مشہور اسٹیشن ہے - قصبہ کے وسط مین ایک عمدہ پختہ حصار یا محوطہ موجود ہے جو شاید کسی شاہی محل کی دیوار ہو اور اس محوطہ مین ایک بڑی مسجد اور ایک کنوان بھی ہے - قصبہ مین انگریزی و مغلائی شفاخانہ - پولیس کا تھانہ - تین ملکی زبانون کے ابتدائی مدرسہ اور ایک دواخانہ بھی موجود ہین -

قصبہ شوراپور

یہ قصبہ تعلقہ شوراپور ضلع گلبرگہ کا مستقر ہے جو خطوط ۱۶°-۳۱ شمالی و ۷۶°-۴۶ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۸۲۷۱) تھی۔ یہ قصبہ راجگان شوراپور کا تھا۔ آخری راجہ نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین بغاوت کی اور بعد امن یہ ہمستان ہدیتہ سرکار آصفیہ کے تفویض کیا گیا۔ اسمین منصفی ایک دواخانہ انگریزی مڈل اسکول۔ ایک زنانہ مدرسہ ۔ تعلقہ داری انگریزی ٹپہ خانہ اور نئے دربار کی عمارت ہے جو ایک شاندار مکان ہے جسکو کرنل میڈوز ٹیلر صاحب نے اپنے زمانہ قیام مین وہان بنایا تھا۔

قصبہ ٹانڈور

یہ قصبہ تعلقہ کوڑنگل ضلع گلبرگہ مین جاگیری تعلقہ ٹانڈور کا مستقر ہے جو خطوط ۱۷°-۱۵ شمالی و ۷۷°-۳ شرقی پر واقع ہے ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۹۳۰) تھی۔ ٹانڈور نظام اسٹیٹ ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ کاگنا ندی قصبہ کے جنوب مین ایک میل کے فاصلہ پر بہتی ہے

قصبہ یادگیر

یہ قصبہ تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ کا مستقر اور خطوط ۱۶°-۴۶ شمالی اور ۷۷°-۹ شرقی پر جی آئی پی لین کا ایک اسٹیشن ہے۔ قلعہ یادگیر کو کسی یادو بادشاہ نے پہاڑ پر بنایا ہے۔ اسکے نظام برج پر ایک کتبہ مین نواب نظام علیخان بہادر کا یہان کے حاکم سے ملاقات کے لیئے آنیکا ذکر مندرج ہے۔ قصبہ مین ایک جامع مسجد اور ایک اور مسجد ہے جسپر کتبہ لکھا ہوا ہے۔ یادگیر مین ٹپہ خانہ مڈل اسکول جسمین ۲۳۷ لڑکے پڑھتے ہین اور امین کی کچہری موجود ہین۔

ضلع لنگسگور[†]

---

† ۱۹۰۵ء مین یہ ضلع شکست ہو کر تعلقات شاہپور و شوراپور ضلع گلبرگہ مین منتقل ہوے اور بقیہ چار تعلقات ضلع رائچور مین ضم کردیے گئے۔

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

ضلع لنگسگور صوبہ گلبرگہ کا ایک سرحدی ضلع ہے جو ممالک محروسہ سرکارعالی کے جنوبی غربی گوشہ مین واقع ہے اور علاقہ بمبئی کے اضلاع بیجاپور دھاڑوار سے جانب غرب ملحق ہے اور اضلاع گلبرگہ ورائچور اُسکے شمال اور شرق مین واقع ہین۔ اور علاقہ مدراس کا ضلع بلہاری جسکو دریاے تنگبھدرا اس سے جدا کرتا ہے بجانب مشرق وجنوب واقع ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵ – ۳۳ اور ۱۶ – ۰۲ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۵ – ۴۸ اور ۷۷ – ۰ کے واقع ہے۔ اور اسکا کل رقبہ (۴۸۰۹) مربع میل ہے لیکن خالصہ وصرفخاص کا رقبہ (۲۹۶۸) مربع میل ہے۔ باقی رقبہ مین دو بڑی جاگیرین علاقہ سرسالار جنگ کی اور دوسمستان گرگنٹہ وانا گندی اور دیگر جاگیرات شامل ہین۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا چودہ میل طویل مشہور بسلسلہ منی گڈہ تعلقہ گنگاوتی کے موضع دریاپور سے شروع ہوکر اوسی تعلقہ مین موضع بسگور کے قریب ختم ہوتا ہے۔ تعلقہ شاہپور مین محمداپور کے پہاڑونکا چھوٹا سا سلسلہ پانچ میل طویل ہے۔ اور قصبہ شاہپور اسکے ایک ٹیلے پر بنا ہوا ہے۔ ایک تیسرا سلسلہ آٹھ میل لمبا شوراپور کے پہاڑونکا ہے۔

اسکا سب سے بڑا دریا کشنا ہے جو ضلع مین سرتاسر مغرب سے مشرق کیجانب بہتا ہے۔ یہ تعلقہ لنگسگور مین پہلے داخل ہوتا ہے اور بھیماندی بفاصلہ سولہ میل قصبہ رائچور کے شمال مین اسکے اور ضلع رائچور کی سرحد پر اسمین جاملتی ہے۔ دوسرا بڑا دریا تنگبھدرا ہے جو تعلقہ گنگاوتی کے جنوب مین داخل ہوکر تعلقات گنگاوتی وسندہنور کی سرحد پر ۴۴ میل تک بہتے ہوئے ضلع رائچور مین داخل ہوجاتا ہے۔ بھیماندی ضلع لنگسگور کے شمال مین قریب موضع روضہ تعلقہ شاہپور داخل ہوکر ۲۴ میل طے کرنیکے بعد کشنا مین جاملتی ہے۔ دوسری چھوٹی ندیان مسکی اور سندہنور کی ہین جو تنگبھدرا

کی معادن ہین۔ دیواپور کا نالا تعلقۂ سوراپور مین ۴ میل بہکر کرشنا مین شریک ہو جاتا ہے۔

طبقات الارض

معظم طبقات ارضی آرکیئین یعنی قدیم ہین جو مختلف الاقسام نیس اور ہنبلر شسٹ کے مجموعون پر مشتمل ہے جو دہاڑواڑ کے سلسلون کے نام سے مشہور ہین۔ دوسرے کلادگی کے اجزا ہین جنکے تینے اور آوٹ لایر غربی سرحد پر نظر آتے ہین جو دہاڑ واڑ و بلگانون اضلاع کے طبقات کے امتداد ہین۔ انکے علاوہ بھیما کا سلسلہ ہے جو ساگر کے شمال و مغرب و جنوب غرب مین واقع ہین اور یہ طبقات ایک پتلی دہار کے موافق نیس اور روکن ٹرپ کے درمیان واقع ہین جو انکے بیرلی طرف مثل سرحد کے واقع ہوئے ہین۔ انکا تفصیلی بیان فوٹ صاحب نے جیالوجیکل سرے کی یادداشتون مین مفصل طور پر لکھا ہے۔ ہٹی کے سونے کا معدن دہاڑواڑ کے طلاآمیز شسٹ مین واقع ہوا ہے۔

نباتات

اس ضلع کے نباتات چھدرے اور کم ہین اور منطقۂ یابسہ کے نباتات کے مانند ہین۔ جو اشجار کثرت سے پیدا ہوتے ہین وہ ببول۔ نیم۔ آم اور انجیر کے اقسام مثل بڑ۔ پیپل اور گولر کے ہین۔

حیوانات

گنگاوتی و شاہپور و سوراپور کے پہاڑون مین چیتا۔ ترس۔ ریچھ پائے جاتے ہین۔ اور تعلقات لنگسگور و گنگاوتی مین لنگور کثرت سے ہین۔ طیور مین مور۔ تیتر۔ بٹیر اور تالابون اور ندیون کے کنارون پر بط۔ ٹیل۔ سارس۔ اور مرغابی ہوا کرتے ہین

موسم۔ اعتدال ہوا اور بارش

سپٹمبر سے مئی اور جون تک موسم خشک اور صحت بخش ہے مگر فصل بارش مین تعلقات گنگاوتی و سوراپور مین بخار کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ اور تعلقات سند ہنور کشٹگی و شاہپور کی ہوا سب سے زیادہ صحیح و سالم ہے۔ اگرچہ مئی کے مہینے مین اکثر ۱۱۲ درجہ تک حرارت ہوتی ہے مگر تین

خنک ہین۔ ڈسمبر مین مقیاس الحرارت کا پارا ۶۱ درجہ تک اُتر جاتا ہے۔ اس ضلع کی اوسط بارش ۲۱ انچ ہے۔

تاریخ

یہ ضلع چودہوین صدی عیسوی مین وجیانگر کی راج مین شریک تھا۔لیکن سلطنت بہمنیہ کے قیام کے بعد اوسکا جزو بنگیا۔ مگر دونون سلطنتون مین ہمیشہ جنگ و جدل کے ساتھ رد و بدل ہوتا رہا آخر کار بیجاپور کے عادلشاہیون کے قبضہ مین آیا۔ جب اورنگ زیب نے بیجاپور کو فتح کیا تو یہ ضلع سلطنت دہلی کا ضمیمہ قرار پایا اور جب اٹھارہوین صدی کی ابتدا مین حضرت آصف جاہ نے یہ ریاست قایم فرمائی تو یہ ضلع بہی ضمیمہ مملکت آصفیہ ہوا۔ ۱۸۵۳ء کے عہد نامہ کے رو سے یہ ضلع سرکار عظمت مدار کے تفویض کیا گیا تھا مگر ۱۸۶۰ء مین سرکار آصفیہ کو مسترد کیا گیا۔

آثار عتیقہ

آناگندی۔ مدگل۔ جلدرگ۔ کپل اور شاہپور بلحاظ تاریخ و نیز بلحاظ قدامت نہایت دلچسپ مقامات ہین۔ لنگسگور سے ساٹھ میل جانب جنوب غرب موضع اٹنوگی مین ایک نہایت عمدہ دیول ہے جسکی بنا ۱۱۱۲-۱۳ء مین ہوئی تھی۔ موضع گوگی مین ایک جامع مسجد اور ایک بزرگ کی درگاہ ہے جنکا نام پیر چندا حسینی ہے مواضع ککلور و گلنور مین بہی پرانے دیول موجود ہین۔

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات و مواضع کی تعداد بشمول چھوٹی و بڑی جاگیرون کے (۱۲۰۳) ہے۔ اسکی تعداد نفوس پچھلی تین مردم شماریون مین حسب ذیل تھی ۱۸۸۱ء مین (۴،۸۰،۱۵) ۱۸۹۱ء مین (۱۴۱،۰۰،۲۰۰) اور ۱۹۰۱ء مین (۶۷،۵،۸۱۳)۔ یہ ضلع چہہ تعلقات پر منقسم ہے علاوہ اسکے دو بڑی جاگیرین کپل و یلبرگہ و دو سمستان گرگنٹہ و آناگندی بہی شامل ہین۔ اسکے قصبات۔ کپل۔ سوراپور مدگل۔ گنگاوتی۔ ساگر۔ سندہنور۔ اور لنگسگور ہین۔ ۹۰ فیصدی اسکے نفوس کی ہندو ہین اور

۸۷ فیصدی کی زبان کنٹری ہے اور سات فیصدی کی اُردو۔ تختہ ذیل سے اس ضلع کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع سیلونمین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا	تعداد ان لوگون کا جو لکھنا پڑھنا جانتے ہین
لنگسگور	۴۹۹	۱	۹۵	۴۶٬۴۸۷	۹۵	+۱۹٫۸	تعلقہ وار اعداد غیر معلوم
سوراپور	۵۵۰	۱	۱۳۳	۸۶٬۷۶۵	۱۵۹	+۴٫۴	
شاہپور	۴۹۰	۱	۱۱۰	۹۱۸۸۴	۱۸۷	+۱۳٫۰	
سندہنور	۴۷۶	۱	۶۵	۴۰۷۸۸	۸۶	+۳۱٫۴	
گنگاوتی	۴۲۹	۱	۱۰۳	۵۴٬۵۳۹	۱۲۷	+۱۸٫۰	
کشٹگی	۵۲۴	۰	۱۲۱	۵۱۷۶۹	۹۹	-۱۰٫۲	
جاگیرات وغیرہ	۱۹۱۱	۲	۶۴۰	۳٬۱۱٬۹۷۱	۱۶۳	+۱۲٫۷	۰
میزان ضلع	۳۸۷۹	۷	۱۲۶۷	۶۰۵٬۱۱۳	۱۳۸	+۸٫۹	۱۶٬۹۹۸

لوگونکی ذات اور پیشے

ضلع کی ذاتون مین سب سے زیادہ تعداد زراعت پیشہ یعنی کاپو ذات کی ہے جو (۱٫۸۱٫۱۰۰) ہین جن کے دو ثلث لنگایت کاپو ہین۔ انکے بعد کمہار (۱۰۴٫۱۰۰)۔ بیدڑ (۷۲٫۰۰۰)۔ جلاہے (۳۰٫۵۰۰)۔ اور پڑا (۳۰٫۱۰۰) جنمین سے (۱۱٫۷۰۰) نمک کے نکالنے مین مصروف ہین۔ ڈہیڑ (۱۰۲۰۰) اور چمار (۱۲۶۰۰) ہین جن لوگونکی معاش زراعت سے حاصل ہوتی ہے اور جو زراعت مین مصروف ہین کل ضلع کے نفوس کے ۶۶ فیصدی ہین۔

عیسائی مشن

مدگل مین ایک رومن کیتھولک مشن ہے جو ۱۵۵۵ء مین بیجاپور کے عادلشاہیون کے زمانہ مین قایم ہوا تھا جنکو اراضی عطا ہوئی تھی اور ٹیکس سے معفو تھے - یہ مشن ہندوستان کے سب سے قدیم مشنون مین شمار کیا جاتا ہے اور سنٹ زیویر کے بھیجے ہوے قسیسون نے اسکو قایم کیا تھا - ۱۹۰۱ء مین ۲۴۰۰ دیسی عیسائی اس ضلع مین شمار ہوے تھے جنمین ۱۸۱۴ رومن کیتھولک تھے -

عام حالات زراعت

اکثر حصہ ضلع کا سب زمین پر مشتمل ہے جو سرخ اور سفید ریتیلی مٹی سے مخلوط ہے اسمین کہین کہین ریگڑ بھی ہے اور کھرب زمین بھی موجود ہے - بخلاف تعلقہ سندہنور کے جسمین ریگڑ زیادہ ہے اور ربیع کی فصل کثرت سے بوئی جاتی ہے بقیہ پانچ تعلقات کی زمین سب ہے اور خریف کے لئے کام آتی ہے - سفید جوار - چنا - گیہون - کپاس اور السی ربیع کی پیداوار ہین اور ریگڑ مین بوئی جاتی ہین - اور سب مین خریف کی فصل جو بوئی جاتی ہے سرخ جوار - باجرا - تور - دال کے اقسام اور تل پر مشتمل ہے - کھرب زمین باغات کے کام مین آتی ہے اور اسمین کثرت سے کھاد دینی ہوتی ہے - ندیون کے وادیون کی چکنوٹ اور رغرلی مین بھی ربیع کی کاشت ہوتی ہے - یہ زمینین بھی نہایت درجہ حاصل خیز ہین -

معظم موازین زراعت و معظم پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیت واری ہے - ۱۹۰۱ء مین منجملہ خالصہ وصرفخاص کے (۲۹۶۸) مربع میل رقبہ کے (۲۲۰۵) مربع میل مزروع تھے جنمین سے ۲۲ مربع میل تری کا رقبہ تھا - قابل زراعت بنجر و افتادہ (۱۲۴) مربع میل تھا - جنگلات (۱۳۰) اور غیر قابل زراعت (۵۰۹) مربع میل تھا - لوگون کی عام غذا جوار - باجرا اور کنگنی یعنی رالہ ہے جو ۴۲ و ۱۰ و ۸ فیصدی رقبہ مزروعہ کی ہے - کپاس کا رقبہ ۲۰۳ مربع میل تھا اور گیہون کا ۳۹ مربع میل - نیشکر زیر باولی تھوڑی مقدار مین سب

تعلقات مین ہوتا ہے مگر تعلقہ گنگا وتی مین تنگبھدرا کی نہرون سے سینچا جاتا ہے۔

جب ۱۸۹۱ء مین ضلع کا بندوبست ختم ہوا تو ۱۳۳ مربع میل زمین باقی رہگئی تھی لیکن ۱۹۰۱ء مین صرف ۱۲۴ مربع میل زمین غیر مقبوضہ باقی تھی رعایا نے ترقی زراعت مین کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی ہو اور نہ نئے اقسام کے تخم یا عمدہ آلات زراعت استعمال کئے ہین۔

زراعتی جانور بھیڑ بکری۔ ٹٹو۔

زراعتی جانورون کی کوئی خاص نسل نہین جو ضلع سے خصوصیت رکھتی ہو۔ لیکن جو جانور یہان ہوتے ہین وہ قوی اور معمولی زراعت کے لئے موزون ہین مگر گہرے ہل کے لئے بکار آمد نہین ہین جسکے لئے باہر سے جانور درآمد کئے جاتے ہین۔ ۱۸۷۵ء تک عربی تخمی گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے یہان رکھے گئے تھے لیکن بسبب شدت گرما کے اوسمین کامیابی نہین ہوئی۔ ٹٹو۔ بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہوتی ہین۔

آبپاشی

تعلقہ گنگا وتی مین کسقدر تری کی کاشت دریاے تنگبھدرا کی ایک نہر سے ہوتی ہے جس کا طول نو میل ہے۔ کل رقبہ تری کا ۲۲ مربع میل ہے جسکی آبپاشی نہر مذکور اور باولیون سے ہوتی ہے جنکی تعداد (۱۴۰۴) ہے۔ اس ضلع کے چھوٹے بڑے کل تالاب ۹۸ ہین مگر اونکا پانی اکثر پینے کے کام آتا ہے۔ اس ضلع مین وسیع آبپاشی کی بڑی گنجائش ہے اور کشنا کی دو نہرون اور بنور کی تجویز کے لئے پیمائش کرکے تخمینے بھی مرتب ہوئے ہین جنکا اندازہ ۸۷ لاکھ روپیہ کا ہے اور جنسے ۱۰۷ مربع میل کی آبپاشی ممکن ہے اور پونے بارہ لاکھ روپیہ کی توفیر آمدنی کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ بچلنور کے بڑے تالاب کی مرمت مین سوا دو لاکھ روپیہ صرف ہونگے اور تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس سے (۲۷۱۷۰) ایکر سیراب ہوسکین گے اور آمدنی بھی سوا دو لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی۔

جنگلات

اِس ضلع کے تعلقات شاہپور و سوراپور اور تعلقہ گنگاوتی کے بعض گڈہ کے پہاڑون مین جو غیر محفوظہ جنگل ہین اونکا رقبہ (۱۱۳۰) مربع میل ہے۔

معدنیات

سب سے زیادہ قیمتی معدنی سونا ہے جو طلا آمیز سنگ بلور سے حاصل ہوتا ہے۔ رایچور دوآبہ کے معادن حیدرآباد دکن کمپنی کو ۱۸۹۴ء مین اجارہ پر دیے گئے مگر اون مین فی الحال کام نہین ہوتا ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین صرف ۲۲½ اونس (۶۲ تولہ) سونا برامد ہوا پرت دار پتھر مثل شاہ آباد کے پتھر کے تعلقات شاہپور و سوراپور و کشتگی مین نکالا جاتا ہے۔

صنائع و دستکاری

کوئی بڑی دستکاری کا کام اس ضلع مین نہین ہوتا ہے۔ گاڑہا کپڑا۔ ساڑیان اور دہوتیان تیار ہوتی ہین مگر اونکی مقدار بسبب کارخانونکے ارزان کپڑون کے روبہ انحطاط ہے۔ دہنگر لوگ بکرون کے بالون سے کملین تیار کرتے ہین جنکی قیمت دو روپیہ سے چار روپیہ تک ہوا کرتی ہے موضع کنک گیری تعلقہ گنگاوتی مین لکڑی کے کھلونے تیار ہوتے ہین۔

تجارت

ضلع کی معظم برآمد جوار۔ اقسام حبوبات و غلات۔ کپاس۔ اجناس روغندار۔ مرچ۔ گڑ۔ تمباکو تروڑ کی چھال۔ چمڑے۔ ہڈی اور سینگ ہے۔ اور معتبر درآمد نمک۔ سوکھی مچھلی۔ افیون۔ گرم مصالحہ سونا چاندی۔ تانبے اور پیتل کے برتن۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ ولایتی شکر۔ خام ریشم۔ اور ریشمی سوتی اور اونی کپڑے ہین۔ اس ضلع مین پانچ تجارتی مرکز یعنی منڈیان ہین۔ تعلقہ سوراپور مین رنگم پیٹھ۔ لنگسگور مین مدگل و مسکی۔ اور سندہنور و گنگاوتی جنسے کل درآمدہ اشیا ضلع بھر مین تقسیم پاتے ہین انکے سوا ۱۳ ہفتہ واری بازار مختلف مقامات مین بھرتے ہین۔ تجارت پیشہ اقوام کوشی اور مارواڑی ہین جو ساہوکارا بھی کرتے ہین۔

ریلوے اور سڑکین

سدرن مرہٹہ ریلوے ضلع کے جنوبی غربی گوشہ مین سے گذرتی ہے۔ پختہ سڑکون کا جملہ طول ۲۱۹ میل ہے۔ انکی نگرانی علاقہ تعمیرات سے متعلق ہے۔ مشہور سڑکین لنگسگور تا بامن کلور ۱۱ میل تا سوراپور ۴۰ میل۔ تا جنگل ۵۹ میل اور سوراپور سے نایلکل تک ۲۷ میل ہے۔

قحط

۱۷۹۳ء و ۱۸۰۳ء مین اس ضلع پر قحط کے دو شدید حملے ہوے جو بنام ڈوگی بارا یعنی کھوپڑیونکا قحط اور راگی بارا یعنی راگی کا قحط مشہور ہین۔ انمین ہزارون انسان اور مویشی تلف ہوے ۱۷۹۳ء مین جوار فی روپیہ ۲ سیر بکتی تھی اور ۱۸۰۳ء کے قحط مین راگی کی بھی وہی قیمت تھی ۱۸۱۴ء و ۱۸۱۹ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۶۶ء کے قحطون سے بھی ضلع ماؤف رہا لیکن سب سے زیادہ پرشدید و خوفناک ۷۷-۱۸۷۶ء کا قحط تھا جسکی شدآید کا اثر بہت دور دور تک سرایت کیا تھا۔ ہزارون جانین تلف ہوئین۔ ہزارون بے خانمان ہوکر فرار ہوگئے اور صدہا مواضع ویران ہوگئے ۱۸۷۶ء مین دس انچ بارش ہوئی اور ۱۸۷۷ء مین فقط اڈہائی انچ جسکی وجہ سے ربیع و خریف کی دونون فصلین تلف ہوئین۔ ایک لاکھ سے زاید آدمی اسمین ضایع ہوے۔ اور وبائی ہیضہ و چیچک نے بھی بہت ساری جانون کی بھینٹ لی۔ یہ اعداد صرف انہی چار تعلقات سے متعلق ہین جو اسوقت ضلع مین تھے۔ پچہتر فیصدی مویشی پانی و چارہ کے نہونیسے ضایع ہوے ۱۸۹۲ء مین گرانی رہی مگر ۱۸۹۷ء مین پھر قحط ہوا جسمین تین لاکھ روپیہ کا صرفہ سرکار پر لاحق ہوا ۱۹۰۰ء کے بڑے قحط کا کوئی اثر اس ضلع پر نہین ہوا صرف گرانی رہی۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک مین صرفخاص کے دو تعلقہ شاہپور و سوراپور شامل ہین جو ایک دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ دوسرے مین صرف تعلقہ لنگسگور شریک ہے جو سوم

تعلقدار کے تفویض ہے - باقی کے تین تعلقات اول تعلقدار کے تحت مین ہین - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

ناظم دیوانی عدالت ضلع مین اجلاس کرتے ہین - پانچ تحتانی عدالتین تحصیلدار لنگسگور و گنگاوتی و کشٹگی و سندہنور کے تحت مین ہین اور تعلقات شاہپور و سوراپور پر ایک منصف مامور ہے - اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلاے فوجداری ہین اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو اقتدارات فوجداری کو اول تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کے وقت استعمال کرتے ہین، دوم و سوم تعلقدار و نکو اور تحصیلدارونکو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم حاصل ہین - معمولی سالون مین جرایم شدیدہ کمتر واقع ہوتے ہین لیکن خرابی فصل کی وجہ سے ڈاکون اور سرقہ مویشی مین بحسب شدت فصل ترقی ہوتی ہے -

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا کچھہ حال معلوم نہین - صرف اسیقدر معلوم ہے کہ اراضی اجارہ پر دیے جاتے تھے - یہ طریقہ ۱۲۶۶ف سے موقوف ہوا اور ایک ملایم لگان بیگھہ پر لگائی گئی - اس ضلع مین مالگذاری ہمیشہ نقدی وصول کیجاتی تھی - اسکا بندوبست ۱۲۹۹ف مین ختم ہوا اور پندرہ سال میعاد مقرر ہوئی - پیمایش سے ۲۹ ½ فیصدی رقبہ مین اضافہ برآمد ہوا اور مالگذاری مین ۳ روپیہ یعنی فیصدی ۳ ½ کا اضافہ ہوا - یعنی مالگذاری کی رقم (۹,۸) لاکھ سے (۱۰,۲) لاکھ روپیہ ہوگئی اوسط دہارا اراضی خشکی کا بارہ آنہ فی ایکڑ ہے (اعلی ۱٫۴ اقل ۱٫) اور اراضی تری کا اوسط دہارا ۱۲٫ فی ایکڑ ہے (اعلی ۵۰ اقل ۱۲٫) مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع کی تختہ مندرجہ صفحہ ۱۲۱ سے ظاہر ہوگی -

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لوکل بورڈ

سنہ ۱۸۸۶ء سے لوکل سیس بحساب فی روپیہ ایک آنہ زر مالگذاری پر وصول کیا جا رہا ہے۔ اسکا ایک ربع یعنی [illegible] روپیہ مقامی کامون کے لئے علیحدہ کیا گیا۔ ضلع کا بورڈ بصدارت اول تعلقدار لنگسگور مین قایم ہے اور تعلقہ کے بورڈ تحصیلات کے مستقر پر قایم ہین۔

پولیس ومحابس

ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ اول تعلقدار ہین اور مہتمم پولیس اونکے عملی مددگار ہین۔ مہتمم کے تحت مین سات امین ۴۳، ماتحت عہدہ دار ۴۲۰ جوان اور ۲۵ سوار ہین۔ یہ جمعیت ۲۶ تھانون اور ۲۰ چوکیون مین منقسم ہے۔ اور خزانہ ضلع ومحبس پر بھی کوتوالی کے ہی لوگ متعین ہین۔ صدر محبس ضلع مستقر کے قریب موضع کرکل مین واقع ہے۔ چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی گلبرگہ کے سنٹرل جیل کو بھیجد ئے جاتے ہین۔ چھ تحصیل کے دفاتر مین قیدیون کے لئے کمرہ مقرر ہین۔

تعلیم

سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنے پڑھنے والون کی نسبت کل نفوس کے ساتھ ۲٫۵ فیصدی (۴ فیصدی مرد۔ ۰٫۱ فیصدی عورتین) تھی۔ پہلا سرکاری مدرسہ ضلع مین سنہ ۱۸۶۹ء مین کھولا گیا۔ اور بورڈ اسکول سنہ ۱۸۹۶ء سے جاری ہوئے۔ جملہ تعداد زیر تعلیم لڑکونکی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین علی التناسب (۷۷۵) و (۱۹۹۰) و (۳۰۱۲) اور (۳۰۷۰) تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین ۲۹ ابتدائی اور تین ٹدل اسکول جاری تھے۔ اور اسی سال مین ۱۳۰ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ کل رقم جو سنہ ۱۹۰۳ء مین تعلیم کے لئے صرف ہوئی [illegible] روپیہ تھی۔ جسکے منجملہ سرکار سے [illegible] روپیہ ادا ہوے

کل رقم کی ۱۲ فیصدی مدارس وسطی مین اور ۶۹ فیصدی مدارس ابتدائی مین صرف ہوئی سنہ ۱۹۰۱ء مین اُجرت تعلیم کی رقم الصہ روپیہ تھی۔

دواخانجات وٹیکا لگانا

اس ضلع مین کل تین دواخانہ ہین۔ جن مین ۱۲ مریضان داخلی کے رہنے کی جائے ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۸۶۶۹) مریض اسمین رجوع ہوئے جن مین ۴۲ مریضان داخلی تھے۔ اور ۵۱۶ عمل جراحی کے کئے گئے۔ کل خرچ اس صیغہ کا للعہ روپیہ تھا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۵۸۴) لوگون کے ٹیکا لگایا۔ یعنے فی ہزار ۸۷ء۳ کے۔

ضلع عثمان آباد

حدود وصورت طبعی اور پہاڑ دان اور ندیونکے سلسلے

سابقاً یہ ضلع نلدرگ اور دہاراسیون بھی کہلاتا تھا۔ یہ ضلع ممالک محروسہ کے منتہا مغرب مین واقع ہے۔ اور اضلاع احمد نگر و شولاپور علاقہ بمبئی سے بجانب شمال و مغرب وجنوب محدود ہے اضلاع بیڑ و بیدر اس سے متصل اور مشرق مین واقع ہین۔ اور رجواڑہ اکلکوٹ اس کے جنوب اور گلبرگہ اسکے جنوب شرق مین واقع ہین۔ تعلقہ بارسی ضلع شولاپور علاقہ سرکار عظمت مدار اسکے دیہات سے گھرا ہوا ہے اور یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۷ - ۳۵ و ۱۸ - ۴۰ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۵ - ۱۶ اور ۷۶ - ۴۰ واقع ہے۔ اسکا کل رقبہ (۴۰۱۰) مربع میل ہے لیکن خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۲۶۲۷) مربع میل ہے باقی رقبہ جاگیرات و پائیگاہ کا ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑ دنکا جو احمد نگر کیجانب سے ضلع کے شمالی غربی گوشہ مین داخل ہوکر جنوبی شرقی سمت مین جاتا ہے۔ ضلع کو دو حصونمین تقسیم کرتا ہے۔ ایک مرتفع حصہ یعنی بالاگھاٹ بجانب

مشرق و شمال مشرق ہے اور دوسرا حصہ پائین گھاٹ جانب جنوب و جنوب غرب و مغرب ہے تعلقات واسی وادسہ وکلم اور تعلقات تلجا پور و عثمان آباد و نلدرگ کا ایک جزو بالا گھاٹ پر واقع ہین۔ بقیہ حصہ ضلع کا پائین گھاٹ ہے۔ بالا گھاٹ کا عام میلان جنوب غرب سے شمال شرق کیجانب ہے۔ زمین کی سطح تلجاپور سے عثمان آباد کے طرف بلند ہونا شروع ہوتی ہے۔ وہان پھر اوسمین اوتار شروع ہو کر بتدریج جانب شمال شرق مانجرا ندی کی وادی مین منتہی ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ معتبر ندی اس ضلع کی مانجرا ہے۔ جو اسکی شمالی سرحد پر شرق کی سمت مین بہتی ہے۔ اور تعلقہ اوسہ کے شمالی شرقی گوشہ تک پہونچکر ضلع بیدر مین داخل ہونیکے قبل جنوب کیطرف بہنا شروع کرتی ہے۔ اس کا طول اس ضلع مین ۸۵ میل ہے۔ دوسری ندیان جو اس کے مختلف حصص مین روان ہین۔ سینا مع اوسکی معاون کھیری ترنا اور بورنا ہین۔ جو سب جنوبی شرقی سمت مین روان ہین۔ اور سینا اضلاع عثمان آباد و بیڑ کی سرحد کا ایک جزو واقع ہوتی ہے۔

طبقات الارض و نباتات

اس کے طبقات ارضی کلًا دکن ٹرپ ہین۔ اس ضلع مین کوئی جنگل نہین۔ اور جو اشجار اس مین پائے جاتے ہین۔ وہ ببول۔ نیم۔ آم اور جنگلی انجیر یعنے گولر کے انواع مختلفہ ہین۔

حیوانات

چونکہ اس ضلع مین جنگل نہین اسلئے بڑے وحشی جانور بھی نہین ہوتے ہین۔ البتہ ہرن اور خرگوش تھوڑے ہر جائے نظر آتے ہین۔ اور نیز بھیڑیے تڑس اور جنگلی سور بھی ہوتے ہین۔ پرندون مین تیتر۔ بٹیر جنگلی کبوتر کثرت سے ہین۔ اور جہان تالاب ہے۔ وہان بط

و مرغابی بھی جاڑونکے موسم مین ملجاتے ہین -

موسم و اعتدال ہوا

بلحاظ موسم و آب و ہوا یہ ضلع تین حصونمین منقسم ہوسکتا ہے - پہلا حصہ تعلقات نلدرگ و اوسہ پر مشتمل ہے - اور گرم و خشک ہے - دوسرے مین تلجاپور و عثمان آباد ہین - جو سرد اور کسیقدر مرطوب بھی ہے - تیسرے حصہ مین تعلقات واسی و کلم و پرینڈہ ہین - جنکی ہوا گرم و تر ہے عموماً بالاگھاٹ کی آب و ہوا بہ نسبت نشیبی حصہ کے زیادہ خوشگوار ہے -

بارش

اکیس سال کی بارش کا اوسط یعنے من ابتدا ۱۸۸۱ء لغایۃ ۱۹۰۱ء ۳۴ انچ تھا۔ ۱۸۹۶ء اور ۱۸۹۹ء مین بارندگی ۱۴ اور ۲۰ انچ ہوئی - جو بہت کم تھی - جسکا نتیجہ ۱۹۰۰ء کا قحط تھا -

تاریخ

یہ ضلع چودہوین صدی عیسوی کی ابتدا سے مسلمانون کے تحت حکومت رہا ہے - یعنے جب سے کہ علاء الدین خلجی نے اوسکو دہلی کی سلطنت مین شامل کرلیا تھا - بہمنیہ سلطنت کے قایم ہونے پر یہ اون کے قبضہ مین آیا - اور جب وہ سلطنت منقرض ہوئی تو احمدنگر اور بیجاپور کے بادشاہونکا اوسپر تسلّط رہا - اورنگ زیب کے فتوحات دکن نے اسکو پھر دہلی مین شریک کردیا تھا اور حکومت آصفیہ کے قایم ہونے تک دہلی مین شریک رہا۔ ۱۸۵۳ء کے عہدنامہ کے روسے یہ ضلع رایچور دوآبہ کے ساتھ سرکار عظمت مدار کے تفویض ہوا تھا - مگر ۱۸۶۰ء مین پھر اس سرکار کو مسترد کردیا گیا -

آثار قدیمہ

اس ضلع مین چھہ مقامات بوجہ قدامت آثار مشہور ہین - قلعہ نلدرگ جو بوری ندی پر واقع ہے اور اوسی نام کے تعلقہ کا مستقر بھی ہے - چودہوین صدی عیسوی مین کسی ہندو راجا کا تھا - تعلقہ اوسہ کی جامع مسجد جو بیجاپور کی طرز تعمیر پر بنائی گئی ہے - اوسپر گنبد اور نوکدار

کمانین اطراف مین ہین۔ عثمان آباد (دہاراسیون) کے اطراف مین چند غارون کے مجموعہ ہین موسوم بہ دابرلینا۔ چمارلینا۔ اور لاچند رلینا۔ پہلے مجموعہ جین اور ویشنو غار کے ہین۔ تخمیناً اونکے بنانیکا زمانہ سنہ ۵۰۰ء و سنہ ۶۵۰ء کے مابین خیال کیا جاتا ہے۔ حسن گاؤن مین جو نلدرگ سے ۴۰ میل جانب شمال غرب واقع ہے۔ دو غار ایک پہاڑ مین واقع ہین۔ یہ برہمنی پہاڑی عبادتگاہ ہین۔ قلعہ قدیم پرینڈہ نلدرگ سے ۲۴ میل جانب شمال غرب محمود گاوان کا بنا کیا ہوا ہے جو پندرہوین صدی عیسوی مین سلاطین بہمنیہ کے مشہور وزیر تھے قصبہ تلجاپور مین ہندؤنکی مشہور زیارتگاہ ہے اوسمین ایک دیول کالی بھوانی کا ہے۔ قصبہ تھیر جو عثمان آباد سے بارہ میل شمال شرق کیطرف واقع ہے نہایت دلچسپ بودھ آثار کا مقام ہے۔ اور یہ قصبہ غالباً وہی تگرا ہو جو ایک نہایت قدیم شہر تھا جس کا ذکر بطلیموس نے بھی کیا ہے۔

مردم شماری

ضلع کے قصبات و مواضع کی تعداد بشمول جاگیرات (۸۶۶) ہے۔ اسکی مردم شماری گذشتہ تین شماروں مین حسب ذیل تھی۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین (۵۴۳۴۰۲) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۶۴۹۲۷۲) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۳۵۰۲۷)۔ اس کے قصبات عثمان آباد مستقر ضلع۔ تلجاپور۔ اوسہ تھیر۔ لاتور۔ نمورم ہین۔ تقریباً ۸۹ فیصدی کے ہندو ہین۔ اور ۸۴ فیصدی نفوس کی زبان مرہٹی ہے۔ تختہ مندرجہ صفحہ ۱۲۶ سے نفوس وغیرہ کے موازین بابت سنہ ۱۹۰۱ء ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد: قصبات	تعداد: مواضع	مردم شماری ۱۹۰۱ء	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء	تعداد لکھنے اور پڑھنے والونکی
عثمان آباد	۳۸۰	۲	۶۸	۶۲,۱۷۶	۱۸۹	-۱۶/۵	تعلقہ وار اعداد معلوم نہین
کلم	۳۰۳	×	۶۰	۳۸,۰۳۰	۱۲۵	-۲۷/۱	
واسی	۳۴۲	×	۶۸	۴۷۴۸۴	۱۳۸	-۲۶/۹	
اوسہ	۳۷۰	۲	۱۰۴	۶۱۴۳۶	۱۶۶	-۱۹/۴	
تلجاپور	۴۰۳	۱	۷۱	۵۵۳۸۵	۱۳۷	-۱۶/۲	
نلدرگ	۳۵۳	۱	۵۷	۵۳۴۸۷	۱۵۱	-۸/۱	
پرینڈہ	۴۷۶	×	۱۰۶	۵۶,۹۱۲	۱۱۹	-۱۹/۹	
جاگیرات	۱۳۸۳	×	۲۹۶	۱,۵۰,۱۱۷	۱۰۹	-۱۹/۴	
میزان ضلع	۴۰۱۰	۶	۸۶۰	۵۳۵,۰۲۷	۱۳۳	-۱۶/۴	۱۹۵۷۴

۱۹۰۵ء مین واسی تعلقہ کلم مین اور نلدرگ تلجاپور مین ضم کردئے گئے۔ بحالت موجودہ اسمین پانچ تعلقات ہین۔ عثمان آباد۔ کلم۔ تلجاپور۔ اوسہ۔ اور پرینڈہ۔ علاوہ انکے اسمین دو بڑے علاقہ پائیگاہ کے گنجوٹی اور لوہارا اور بڑی جاگیرین بھوم اور والوڑ بھی ہین۔

لوگونکی ذات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کنبونکی ہے جو (۲,۰۵,۰۰۰) یعنے ضلع کے نفوس کے ۳۸ فیصدی ہین آہنگر (۲۸۸۰۰)۔ مہار (۵۱,۰۰۰) چمار یا مانگ (۳۶,۰۰۰)۔ وانی (۲۲,۰۰۰) اور برہمن (۱۸۰۰۰) ہین۔ جن لوگونکی معاش زراعت پر موقوف اور جو زراعت مین مصروف ہین (۳,۱۰,۰۰۰) ہین۔

یعنے کل ضلع کے نفوس سے ۰۸ ۵ فیصدی سنہ ۱۹۰۱ء مین عیسائی صرف پچاس تھے جو کل دیسی تھے

عام حالات زراعت

تمام ضلع ٹرپ اجہار کے طبقہ مین واقع ہے۔ اور اسکی اکثر زمینین زرخیز ریگڑ کی ہین۔ البتہ کہین کہین ریتلی زمین بھی درمیان مین پائی جاتی ہے۔ تعلقات عثمان آباد۔ کلم۔ واسی اور پرینڈہ مین ریگڑ زیادہ ہے۔ اسی لئے کاشت ربیع بہ نسبت دوسرے تعلقات کے زیادہ ہے جنمین سرخی مایل اور ریتلی زمین ہین اور جہان خریف کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ حاصل خیز مین ریگڑ کے بعد مسب ہے۔ جو ریتلی اور سرخ زمین سے مخلوط ہے۔ اور سب سے آخر کھرب ہے جو بالکل ریتلی ہے۔ ریگڑ مین سفید جوار۔ چنا۔ گیہون اور کپاس ہوتی ہے۔ مسب مین اُڑد جوار۔ باجرا اور اقسام حبوب بوے جاتے ہین۔ اور کھرب باغات کے کام آتی ہے لیکن اوسمین کھاد دینے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ پہاڑون کے دامن کی زمینین اکثر بہت حاصل خیز ہوتی ہین کیونکہ پہاڑ و نہر سے بہت سارے مقوی اجزا تحلیل پاکر یہان جمع ہوجاتے ہین جن سے ان زمینونمین غریلی زمینونکی حیثیت پیدا ہوتی ہے۔

معظم سواز مین زراعت وسعظم پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیت واری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین منجملہ (۲۶۲۷) مربع میل اراضی خالصہ و صرفخاص کے (۱۸۱۳) مربع میل مزروع تھے جن مین سے صرف ۶ مربع میل تری کی کاشت تھی۔ قابل زراعت بنجر و افتادہ کا رقبہ (۶۴۸) اور غیر قابل زراعت کا (۱۶۶) مربع میل تھا۔ اکثر غلہ جوار ہے جو کل رقبہ مزروعہ کی ۰۰، فیصدی ہے۔ گیہون۔ چانول۔ اور باجرے کے رقبات ۵۰۔ ۳۷۔ اور ۲۹ مربع میل ہین۔ کپاس کل تعلقات مین حاصل ہوتی ہے۔ اوسکا مجموعی رقبہ ۵۶ مربع میل ہے۔ نیشکر زیرباولی تھوڑی مقدار مین بویا جاتا ہے جسکا کل رقبہ تقریباً دس مربع میل ہے۔

ترقی زراعت

گذشتہ بندوبست ۱۲۸۳ف سے قبضہ مین کوئی توسیع نہین ہوسکی ہے کیونکہ رعایا نے کل زمین اٹھالی۔ مگر رعایا نے نئے تخم یا عمدہ آلات کشاورزی کے جاری کرنے مین کوئی دلچسپی بھی نہین لی ہے۔

زراعتی جانور بھیڑ۔ بکری ٹٹو۔

کوئی خاص نسل جانورونکی اس ضلع سے مخصوص نہین۔ لیکن جو جانور یہان ہوتے ہین۔ وہ مضبوط۔ اور ڈھور ہل کے لئے جو ایسی چکنی مٹی کے لئے لازمی ہے۔ بہت موضوع ہین۔ بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین مرہٹہ یا بوبنٹی سے تیس ۳۰ روپیہ تک مین ملجاتے ہین مگر وہ جو عمدہ ہین اور جن کے تحمل اور قدم کی تعریف ہوتی ہے۔ سو روپیہ تک ارزش رکھتے ہین۔ چند سال سے سرکار نے دو عربی تخمی گھوڑے ترقی نسل کی غرض سے عثمان آباد و پرینڈہ مین رکھے ہین

آبپاشی

تری کا رقبہ صرف ۶، مربع میل ہے۔ اور اسکی آبیاری (۸۸۰۰) باولیون سے ہوتی ہے جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ جو تالاب کہ مین ہین تو اونکا پانی پینے کے کام آتا ہے۔ اور ندیونکی تلی اس قدر گہری ہے کہ اونکا پانی زراعت کے کام نہین آسکتا ہے۔

معدنیات

کوئی قیمتی معدنی یہان نہین ہوتا ہے۔ گرانیٹ اور بسالٹ کا پتھر کثرت سے ہے۔ جو عمارات اور سڑکو نپر کام آتا ہے۔ تعلقہ عثمان آباد کے موضع وڈگانون مین اور کتری وکامٹا کے قریب سرخ رنگ مٹی ہوتی ہے جو ہندوون کے مکان لیپنے مین کام آتی ہے۔

صنایع و دستکاری

کوئی معتبر دستکاری یہان نہین ہے۔ گاڑھا کپڑا۔ دہوتیان۔ اور ساڑیان وغیرہ بنی جاتی تھین لیکن چند سال سے باہر سے ہر قسم کا پارچہ اور سوت ارزان قیمت مین درآمد کیا جاتا ہے ۔ دہنگر لوگ کمل بنتے ہین جو دو تین روپیہ مین فروخت ہوتے ہین۔ قصبہ لاتور تعلقہ اوسہ مین

جو ایک معتبر تجارتگاہ ہے - ایک چھوٹا کارخانہ کپاس صاف کرنیکا ۱۹۰۹ء مین قایم ہوا - اور ۱۹۱۰ء سے اور دو کارخانے جاری ہوے ہین - چمڑے کی دباغت کا کوئی باقاعدہ کارخانہ جاری نہین ہے لیکن چمار لوگ موٹ کے ڈولونکے لیے چمڑے کی دباغت کرلیا کرتے ہین -

تجارت

معظم برآمد ملک کی جوار و دیگر غلات - کپاس - اجناس روغندار - تیل - مرچ - لکڑیان - مویشی ہڈی اور سینگ - تمباکو - چمڑا اور ترو ڑکی چھال ہے - اور عمدہ درآمد ملک مین نمک - سوکھی مچھلی افیون گرم مصالح - سونا - چاندی - تانبے اور پیتل کے برتن ولایتی شکر - لوہا - معدنی تیل - گندھک - خام ریشم اور ریشمی اور سوتی کپڑے شامل ہین سب سے زیادہ مشہور تجارت کی منڈی لاتور ہے - جہان سے جملہ درآمد و اشیا تمام ضلع مین تقسیم پاتی ہین - اس کے بعد قصبہ عثمان آباد ہے - معتبر تجارت پیشہ زاتون مین - وانی - مارواڑی - کومٹی - اور بھاٹئے ہین - جو ساہوکاری بھی کرتے ہین - جملہ تعلقات مین ہفتہ واری بازار بھرتے ہین - اور تیز بیوپار ہوا کرتا ہے -

ریلوے

جی - آئی - پی ریلوے لین تعلقہ تلجا پور کے ایک گوشہ سے گذرتی ہے - ضلع کے مستقر سے قصبہ بارسی جو بارسی لائیٹ ریلوے کا اسٹیشن ہے - ۲۲ میل دور ہے - اس لین پر دو اسٹیشن مواضع سینڈری اور اوپائی تعلقہ پرینڈہ مین واقع ہین -

سڑکین

کل طول سڑکون کا ۲،۲ میل ہے جن مین ۴۴ میل پختہ اور ۲۸ میل خام ہے - معتبر شاہراہین لاتور سے تا ڈوکی - یرملا تا آنبہ ضلع بیڑ - بارسی تا شولاپور - عثمان آباد تا تاندلواڑی - پرینڈہ تا بارسی اور نلدرگ تا ناندلواڑی ہین -

قحط

سنہ ۱۸۶۰ء کے قبل کا کوئی داخلہ بابت قحط بدست نہین ہوسکتا ہے - سوا ے اوس کے

جو کہ کرنل میڈوز ٹیلر نے اپنی سوانح عمری مین قحط کے متعلق جو ۵۵-۱۸۵۴ء مین واقع ہوا لکھا ہے کہ لوگ کثرت سے اطراف کے قحط زدہ اضلاع سے آئے ۷۸-۱۸۷۶ء کے قحط عظیم سے صرف ایک تعلقہ متاثر ہوا اور ۹۷-۱۸۹۶ء کے قحط سے ضلع کا ایک حصہ آفت مین مبتلا ہوا ۹۸-۱۸۹۷ء مین بارش اوسط کے نصف سے بھی کمتر نازل ہوئی اور ۱۸۹۹ء مین دو ثلث سے بھی کمتر تھی اور چونکہ ضلع مین سابق کی فصل بھی تلف ہوگئی تھی اسلئے ۱۹۰۰ء کے قحط مین اسپر بہت گہرا اثر پڑا۔ خریف و ربیع کی فصلین دونون ضایع ہوئین اور ایک مدت تک تو ضلع کے نفوس کا پانچوان حصہ قحط کے کامون مین مصروف تھا۔ وبائی ہیضہ اسوقت نمودار ہوا اور ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ۱۷٫۳ فیصدی نفوس بمقابلہ مردم شماری ۱۸۹۱ء کے کم برآمد ہوئے۔ چالیس فیصدی ضلع کے جانور بھی ضایع ہوئے۔ اور کل صرفہ قحط کا بائیس لاکھ روپیہ ہوا۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

ضلع ہذا دو بڑی قسمتون مین منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات کلم۔ اوسہ و پرینڈہ ہین جو دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ دوسری قسمت مین تعلقات عثمان آباد و تلجاپور ہین جو سوم تعلقدار کے سپرد ہے اول تعلقدار کی نگرانی اونکے جملہ ماتحتون کے کام پر رہتی ہے۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

عدالت دیوانی ضلع ناظم دیوانی کے تحت مین ہے۔ تحتانی عدالتون پر عثمان آباد و تلجاپور و پرینڈہ کے تحصیلدار اور کلم اور اوسہ مین ایک منصف مامور ہین ضلع کے افسر اعلائے فوجداری اول تعلقدار ہین۔ اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین۔ جو اول تعلقدار کے دورہ کے وقت اپنے اقتدارات فوجداری کو کام مین لاتے ہین۔ دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم عطا ہوئے ہین۔ جرائم شدیدہ معمولی سالون مین کمتر واقع ہوتے ہین۔ البتہ گرانی

کے وقت سرقہ مویشی و ڈکیتی مین بسبب شدت و ضعف فصل ترقی ہوتی ہے۔

انتظام مالگذاری

مالگذاری کی تاریخ کا حال کچھ معلوم نہین۔ مگر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ ملک عنبر کا طریقہ سترہوین صدی عیسوی سے یہان جاری ہے۔ اونکا بندوبست زمین کی اصلی پیمایش اور اوسکی پیداوار پر مبنی تھا اور اسکے بعد تو سرکار سے مواضع متاجرون کو دے جاتے تھے۔ جنکو فی روپیہ ڈیڑھ آنہ حق وصول مجرا دیا جاتا تھا۔ مگر جہانتک معلوم ہوا ہے مالگذاری ہمیشہ نقدی تھی کبھی جنس مین نہین لیجاتی تھی۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین ضلع کے حصص قایم ہوئے۔ لیکن لبشمول و خروج سے اونہین تغیر واقع ہوا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین اس ضلع کی پیمایش ختم ہوئی۔ اور تیس سال کی میعاد بندوبست مقرر ہوئی۔ لگان علاقہ بمبئی کے اضلاع شولاپور و احمدنگر کے مطابق قرار پائی۔ مالگذاری مین پیمایش سے (۲؍۱) لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا یعنے ۱۱ فیصدی اور مالگذاری اراضی (۲؍۱۰) لاکھ سے (۴؍۱۱) لاکھ روپیہ ہوگئی اراضی خشکی کا اوسط دہارا [illegible] فی ایکر ہے۔ (اعلی [illegible] اقل [illegible]) اور تری کا اوسط دہارا [illegible] فی ایکر ہے۔ (اعلی [illegible] اقل [illegible]) تختہ ذیل سے مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع متعدد سالونکی ظاہر ہوتی ہے۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حکومت صناعی و لوکل بورڈ

سنہ ۱۸۱۸ء سے لوکل سس بحساب فی روپیہ ایک آنہ ؛ بر مالگذاری اراضی پر مقامی کامونکے لئے وصول

ہونا شروع ہوا۔ تعلقات مین باستثناے عثمان آباد تعلقہ کے بورڈ قایم ہوے جس کے اراکین سرکاری وغیر سرکاری دونون تھے اور تحصیلدار تعلقہ کے بورڈ کے صدر نشین قرار پاے۔ خاص عثمان آباد مین ضلع کا بورڈ بہ صدر مجلسی اول تعلقدار قایم ہوا جو علاوہ تعلقات کے بورڈ کے کامون کے عثمان آباد کی صفائی کی نگرانی بھی کرتا ہے۔ ہر تعلقہ کے مستقر پر مختصر سا عملہ صفائی کے لئے مقرر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ع مین کل لوکل سیس کی رقم معہ [illegible] روپیہ وصول ہوئی اور اسکا ربع مقامی کامون اور صفائی کے لئے علحدہ کیا گیا۔

پولیس و محابس

ضلع کی کوتوالی کے افسر اعلی اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار۔ انکے تحت مین آٹھ امین اور ۱۴ تحتانی افسر ۳۷۶ جوان اور ۳۵ سوار ہین۔ جو سولہ تھانون مین منقسم ہین اور تحصیلات کے خزاین کی حفاظت بھی انکے سپرد ہے۔ ایک مختصر خاص پولیس بنام رکھوالی مقرر ہے جسکا فرض منصبی مال تجارت کی بنڈیون اور جانورون کی حفاظت ہے جو بعض خاص مقامات پر شب باش رہتے ہین۔ بنڈی والون اور مال کے مالکون سے بحساب نرخ مقررہ جو رقم وصول کیجاتی ہے اوسمین سے انکی تنخواہ ادا کیجاتی ہے۔ عثمان آباد مین ایک صدر محبس ہے اور تعلقات دور دست مین قید ہونکے لئے کرو ستر ہین۔ کم میعاد کے قیدی محبس ضلع مین رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زاید کی میعاد ہو تو سنٹرل جیل گلبرگہ کو بھیجدے جاتے ہین۔

تعلیم

ضلع کی حالت تعلیم فی الجملہ عمدہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ع مین ۳/۱ فیصدی نفوس (۶ فیصدی مرد اور ۱۲/. فیصدی عورتین) لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ چوالیس مدرسہ سنہ ۱۹۰۳ع مین قایم تھے جنمین سے بارہ سرکاری اور ۳۲ لوکل بورڈ کے مدرسہ تھے۔ طالب علمونکی تعداد سنہ ۱۸۸۱ع و ۱۸۹۱ع و سنہ ۱۹۰۱ع

و سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱٫۹۴۷) - (۲۰۵۵) - (۳۴۰۷) اور (۲٫۸۳۹) تھی اور سنہ ۱۹۰۱ء مین ۴۷ لڑکیان زیر تعلیم تھین - خانگی مدرسونکے متعلق کوئی اطلاع حاصل نہین - منجملہ بارہ سرکاری مدرسون کے جو صیغہ تعلیمات کے تحت ہین تین مدرسے نسوان کے لئے تھے جنمین (۷۷) لڑکیان شریک تھین - اور پانچ مدارس وسطی لڑکون کے لئے تھے - پہلا سرکاری مدرسہ سنہ ۱۸۶۶ء مین کھولا گیا اور لوکل فنڈ کے مدارس سنہ ۱۸۸۹ء سے جاری ہوے جو لوکل بورڈ کے بعد قایم ہوئے - کل مصارف تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ تھے جسمین سے [illegible] خزانہ سرکار سے ادا ہوئے باقی رقم لوکل فنڈ سے دیگئی - اس جملہ رقم مین ۴۸ فیصدی مدارس وسطی مین صرف ہوئی اور ۵۲ فیصدی مدارس ابتدائی مین - سال مذکور کی اجرت تعلیم [illegible] روپیہ تھی -

دواخانجات واسپتال

ضلع ہذا مین ایک شفاخانہ اور تین دواخانے ہین جنمین ۴۰ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۳٫۹۰۰) مریض رجوع ہوے جنمین سے ۱۰۴ مریضان داخلی تھے اور ۳۹۱ عمل جراحی کئے گئے - سال مذکور کا خرچ [illegible] روپیہ تھا منجملہ اسکے [illegible] خزانہ سرکار سے دے گئے باقی لوکل فنڈ سے -

ٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۵۱۶) اشخاص کے ٹیکا لگایا گیا یعنی تین فی ہزار نفوس ضلع - ٹیکے کے فواید کو بتدریج لوگ سمجھہ رہے ہین -

تعلقہ عثمان آباد

یہ صرفخاص کا تعلقہ ضلع کے وسط مین واقع ہے اور سابقًا دہاراسیون کہلاتا تھا - اسکا رقبہ بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین ۷۱۴ مربع میل تھا اور اسکی مردم شماری (۷۷٫۵۳۳) حالانکہ سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۹۲٫۸۲۹) تھی - یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے - اسمین دو قصبہ

عثمان آباد (۱۰۹۰۷) نفوس اسکا مستقر اور تھیر (۷۳۴۲) اور ۸۰ مواضع ہین جنمین ۹ مواضع جاگیر کے ہین اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۵) لاکھ روپیہ تھی۔ اس تعلقہ کی تقریبًا کل زمین ریگڑ ہی۔

تعلقہ کلم

یہ صرفخاص کا تعلقہ ضلع عثمان آباد کا ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۸۰۳۰) اور رقبہ ۳۰۲ مربع میل تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ واسی اسمین ضم ہوا جس سے کل رقبہ ۶۵۸ مربع میل اور کل مردم شماری (۸۷٫۰۱۰) ہوئی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۰۰۸۱) تھی یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء قحط کی وجہ سے ہوئی۔ مانجرا ندی شمال کیطرف اسکو ضلع بیڑ سے جدا کرتی ہے اور اسکی زمینین اکثر ریگڑ اور چکنوٹ ہین۔ اسمین ۱۵۱ مواضع ہین اور اسکی مالگذاری اراضی (۳٫۰) لاکھ روپیہ ہے۔ جاگیری تعلقات بھوم و دالوڑا اسکے مغرب کیجانب واقع ہین جنمین تناسبًا ۱۳ و ۱۳ مواضع اور جنکی مردم شماری (۱۱۴۱۶) اور (۶۹۹۷) اور انکا رقبہ تقریبًا ۱۴۳ اور ۶۱ مربع میل ہے۔

تعلقہ واسی

یہ تعلقہ صرفخاص ضلع عثمان آباد کا تعلقہ تھا جو سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ کلم مین ضم ہوا۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۹٫۶۷۱) تھی اور رقبہ اسکا ۳۵۵ مربع میل تھا۔ سال مذکور کی مالگذاری اراضی (۱٫۹) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ اوسہ

یہ تعلقہ ضلع عثمان آباد کے مشرق مین واقع ہے اور اوسکا رقبہ ۴۷۸ مربع میل ہے۔ اس کی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۶۵۷۱) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۸٫۴۸۴) سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط اس کمی کا باعث ہے۔ اسمین دو قصبہ اوسہ (۶٫۰۲۶ نفوس) اسکا مستقر اور لاتور (۱۰٫۴۷۹) ایک معروف تجارت گاہ اور ۱۳۰ مواضع ہین جنمین ۲۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ مانجرا ندی اسکو جانب شمال ضلع بیڑ سے اور جانب مشرق ضلع بیدر سے جدا کرتی ہے۔ اوسہ سے ۱۱ میل جانب

مشرق موضع گھرسہ کے قریب ایک چھوٹا سلسلہ پہاڑ دنکا ہے۔ اس تعلقہ کی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ تلجاپور

یہ تعلقہ ضلع عثمان آباد کے غرب مین واقع ہوا ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۹٫۴۱۵) تھی اور رقبہ ۴۱۱ مربع میل تھا لیکن سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ نلدرگ اسمین ضم کردیا گیا اور مجموعی رقبہ اسکا ۷۸۱ مربع میل اور مردم شماری (۱۱۴٫۷۵۰) ہے حالانکہ سنہ ۱۸۹۱ء مین مردم شماری (۱۲۱٫۷۹۹) تھی اور یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کیوجہ سے واقع ہوئی۔ اس تعلقہ مین دو قصبہ تلجاپور (۹۶۱۲) اسکا مستقر اور سورم (۵۶۹۲) اور ۱۳۴ مواضع ہین جنمین ۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین تین لاکھ روپیہ تھی۔ تعلقہ لوہارا علاقہ پائگاہ معہ ۱۲۶ مواضع و (۶۰٫۹۳۶) نفوس و تعلقہ گنجوٹی علاقہ مذکور مع ۷۶ مواضع و (۴۴٫۶۲۴) نفوس اس تعلقہ کے حدود مین واقع ہین انکا رقبہ ۶۱۰ اور ۳۸۲ مربع میل ہے۔

تعلقہ نلدرگ

سابقًا ضلع عثمان آباد کے جنوب مین ایک تعلقہ تھا اور سنہ ۱۹۰۵ء مین تلجاپور مین ضم ہوا۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۵٫۳۳۵) تھی اور رقبہ ۳۷۰ مربع میل تھا اور مالگذاری اراضی اسکی اس سال (۱٫۳) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ پرینڈہ

یہ تعلقہ ضلع عثمان آباد کے مغرب مین واقع ہے اسکا رقبہ (۵۰۱) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۹٫۶۸۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۰٫۸۶۰) تھی۔ کمی کا سبب سنہ ۱۹۰۰ء کا شدید قحط تھا۔ اس مین ۱۱۲ مواضع ہین جن مین چھ مواضع جاگیر ہین اور پرینڈہ (۶۳۵۵ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱٫۸) لاکھ روپیہ تھی اسکی اکثر زمینین

ریگڑ ہین -

قصبہ لاتور یہ ایک معتبر تجارتی منڈی تعلقہ اوسہ ضلع عثمان آباد کی ہے جو خطوط ۱۸° - ۲۵' شمالی اور ۷۶° ۴۵' شرقی پر واقع ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰,۴۷۹) تھی لاتور ایک بڑا مرکز کپاس و غلہ کی تجارت کا ہے - جو قصبہ بارسی سے تجارتی اتصال رکھتا ہے اور ۴۶ میل دور ہے اسمین تین کپاس صاف کرنیکے کارخانہ - انگریزی و مغلائی ٹپہ خانہ ایک ملکی زبان کا مدرسہ اور ایک مسافر بنگلہ ہے -

قصبہ مورم ایک تجارتی موضع تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا ہے - جو خطوط ۱۷° - ۴۸' شمالی ۷۶° - ۲۹' شرقی پر واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵,۶۹۲) نفوس اسمین آباد تھے - مورم مین ایک مدرسہ ہے - یہان سے گڑ اور غلہ مقدار کثیر مین شولاپور اور اکلکوٹ کو بھیجا جاتا ہے - یہان دو بازار بھرتے ہین ایک اتوار کو غلہ کے لئے اور دوسرا پیر کو صرف کپڑے دن کے بیوپار کے لئے ایک نیا بازار عثمان گنج بھی تیار ہو رہا ہے -

موضع نلدرگ یہ ایک محصور موضع تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا ہے - جو خطوط ۱۷° - ۴۹' شمالی و ۷۶° - ۲۹' ترقی کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۴۱۲۱) تھی - قلعہ نلدرگ بوری ندیکے وادی کے اوپر کے جانب واقع اور دکن کے بہترین قلعو نمین شمار کیا جاتا ہے - اور بہت خوش منظر بھی ہے چودھوین صدی کی ابتدا مین مسلمانونکی تسخیر کے قبل یہ کسی مقامی راجہ کا تھا - جو چالوکیا خاندان کا باجگذار تھا - جب یہ بہمنیہ کے قبضہ مین آیا تو اسکی سنگی قلعہ بندی تیار ہوئی - جب سنہ ۱۴۸۲ء مین سلطنت بہمنیہ کی تقسیم ہوئی تو بیجاپور کے عادل شاہیون نے اسپر قبضہ کیا اور آن مین اور

احمد نگر کے بادشاہون مین اسپر ہمیشہ جھگڑے ہوا کئے۔ علی عادلشاہ نے سنہ ۱۵۵۸ء مین نہ صرف اسکی قلعہ بندی کو بڑہایا۔ بلکہ ایک بند بوری ندی پر باندہا جس سے قلعہ کی فوج کو ہمیشہ کے لئے پانی کی آسایش ہوگئی۔

قصبہ عثمان آباد

یہ قصبہ ضلع و تعلقہ عثمان آباد کا مستقر ہے۔ اور خطوط ۱۸° - ۱۱ شمالی و ۷۶° - ۴ شرقی کے تقاطع پر بالاگھاٹ پر واقع ہے اور سابق مین دہاراسیون کہلاتا تھا۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۰،۶۰۷) تھی اول دوم و سوم تعلقدار و مہتمم تعمیرات و کروڑگیری کے دفاتر و عدالت دیوانی سب یہان مقیم ہین۔ ان کے علاوہ متعدد مدارس۔ شفاخانہ اور انگریزی ٹپہ خانہ اور ایک دواخانہ بھی ہے یہ قصبہ ۴۴ میل شولاپور کے شمال اور ۳۲ میل بارسی کے مشرق کے جانب واقع ہے۔ سنہ ۱۸۵۳ء مین ضلع عثمان آباد سرکار عظمت مدار کے تفویض ہوا تھا۔ اوس زمانہ مین مستقر ضلع نلدرگ سے بسبب خوش آب و ہوائی یہان منتقل ہوا۔ یہ تجارت کا معتبر مرکز ہے۔ قصبہ کے دو میل جانب شمال شرق ایک مجموعہ سات غارونکا ہے۔ چار جن مین سے جین قوم کے غار اور بقیہ غالبًا وشنو قوم کے ہین۔

قصبہ اوسہ

تعلقہ اوسہ ضلع عثمان آباد کا مستقر اور خطوط ۱۸° - ۱۵ شمالی و ۷۶° - ۳۰ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶،۰۲۶) تھی۔ ملک عنبر وزیر نظام شاہیہ نے اسپر قبضہ کرکے عنبر پور نام رکھا جو بتصاریف زمان امراپور ہوگیا ہے۔ قلعہ مربع ہے اور اسکے اطراف مین دوہری حصار اور خندق ہے اور شاہان بیجاپور کا بنایا ہوا ہے۔ اسمین ایک توپ اٹھارہ فٹ لمبی ہے جسپر نظام شاہ کا نام کندہ ہے۔ اکثر قدیم عمارات ویران ہین لیکن ایک

وسیع زیر زمینی عمارت ۷۰ فٹ طول و ۵۰ عرض کی ہے جسکی چھت ایک بڑے حوض کی تلی ہے یہاں ایک قدیم مسجد ہے جو اورنگ زیب کے زمانۂ صوبہ داری دکن مین بنی تھی جیسا کہ کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے - یہ قصبہ غلہ کی تجارت مین روز افزون ترقی پر ہے - اور مال شولاپور و بارسی کو بھیجا جاتا ہے -

موضع پرینڈہ

یہ تعلقہ پرینڈہ کا مستقر خطوط ۱۸° - ۱۶ شمالی و ۷۵° - ۲۷ شرقی پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۳۵۵۱) تھی یہ قلعہ محمود گاوان سلاطین بہمنیہ کے مشہور وزیر کا بنایا ہوا ہے اور اسکے برجون پر متعدد بڑی توپین موجود ہین - مغلون نے سنہ ۱۶۳۰ء مین جب احمد نگر پر قبضہ کیا تھا تو تھوڑے عرصہ تک پرینڈہ نظام شاہیونکا پائتخت رہا - شاہ جہان کے سپہ سالار کو اسکے محاصرہ مین کامیابی نہین ہوئی - مگر اورنگ زیب نے اپنے زمانہ صوبیداری مین اسکو فتح کیا - اس کی قلعہ بندی اچھی حالت مین ہے - متعدد کھنڈر جو قلعہ اور موضع کے اطراف مین موجود ہین - اسکے سابق کی آبادی اور عظمت کے گواہ ہین - فی الحال اسمین تحصیل اور امین کوتوالی کے دفاتر و تھانہ کروڑگیری - ایک مدرسہ و ڈاکخانہ ہین -

قصبہ تھیر اپور

تعلقہ عثمان آباد کا ایک قصبہ اور خطوط ۱۸° - ۱۹ شمال و ۷۶° - ۹ شرقی پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۳۲۷۰) تھی - عثمان آباد سے ۱۲ میل جانب شمال شرق ترنا ندی کے کنارہ پر واقع ہے - اسکے قریب چند نہایت دلچسپ آثار عتیقہ موجود ہین جنکا تعلق قدیم شہر نگرا سے دکھلایا جاتا ہے - تھیر مین ایک تھانہ کوتوالی اور ایک مدرسہ ہے - اور یہ بارا واڑی یعنی مزرعونپر مشتمل ہے - اور فی الحقیقت ایک جزاز زراعتی موضع ہے - متصلہ ندی سے ایک نہر نکالنیکا

منصوبہ زیر تجویز ہے۔

تعلقہ تلجاپور

تعلقہ تلجاپور ضلع عثمان آباد کا مستقر اور بالاگھاٹ پر خطوط ۱۸° - ۱َ شمالی و ۷۶° - ۵َ شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۲۶۶۲) تھی۔ اسمین دفتر تحصیل کے علاوہ امین کوتوالی کی کچہری۔ دفتر کروڑگیری۔ دواخانہ۔ ٹپہ خانہ۔ مسافر بنگلہ اور ایک مدرسہ ہے۔ یہ ایک مرکز تجارت ہے۔ اور شولاپور سے ۲۸ میل اور عثمان آباد سے ۱۴ میل دور ہے۔ پہاڑ کے نیچے وادی مین تلجا بھوانی کی دیول ہے جس کی زیارت کے لئے تمام ہندوستان کے ہندو آیا کرتے ہین خصوصاً دسہرہ کے پونم مین یہان بہت بڑی جاترا قایم ہوتی ہے۔ اسکی بنا پونا و کولاپور کے راجاؤنسے منسوب ہے۔ ہر سہ شنبہ کو یہان بازار بھرتا ہے۔

ضلع رایچور†

حدود و صورت طبعی و پہاڑون اور ندیونکے سلسلے

ضلع رایچور صوبہ گلبرگہ ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے۔ جو اضلاع گلبرگہ و محبوبنگر سے بجانب شمال و شرق محدود و متصل ہے۔ اور بجانب جنوب علاقہ مدراس کے اضلاع بلاری و کرنول سے جن سے دریاے تنگبھدرا اسکو جدا کرتا ہے۔ قبل تغیرات وسیعہ کے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین عمل مین آئے اور جنکا ذکر آگے آئیگا۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۵° - ۵َ اور ۱۶° - ۴۵َ اور ما بین خطوط طول بلد شرقی ۷۶° - ۵۰َ و ۷۸° - ۱۵َ کے واقع تھا اور اوسکا کل رقبہ ۳۶۰۴ مربع میل تھا مگر خالصہ کا رقبہ ۲۳۱۹ مربع میل تھا۔ باقی رقبہ جاگیرات

† اس مضمون مین جو بیان ہے۔ باستثنا ان مواقع کے جہان اشارہ ہوا ہے بجنسہ وہی ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء کی تغیرات کے قبل تھا

وسمتا نو نکا ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑونکا شرقاً وغرباً تعلقہ یادگیر مین سے ۲۰ میل گذر کر ضلع گلبرگہ کے تعلقات سیڑم وکوڑنگل مین شمالی شرقی گوشہ سے داخل ہوتا ہے۔ اور تین سلسلہ ہین۔ ایک رایچور کے شمال غرب سے یرگرہ تک پندرہ میل دوسرا سلسلہ تعلقات رایچور و مانوی مین دس میل طویل ہے۔ اور تیسرا ۱۹ میل لمبا جنوب ضلع مین تعلقات رایچور و عالم پور مین واقع ہے فی الحقیقت یہ تینون ملکر ایک ہی سلسلہ ۶۰ میل لمبا ہے۔ جس مین دو مقام پر شکست واقع ہوئی ہے۔ سطح ضلع کا عام میلان شمال غرب سے جنوب شرق کے طرف ہے۔

معتبر ترین ندی اسکی دریاے کشنا ہے۔ جو تعلقہ دیودرگ مین داخل ہوکر ۱۳۰ میل تک جنوبی شرقی سمت مین بہتا ہے۔ دریاے تنگبھدرا تعلقہ عالم پور مین کشنا سے ملاقی ہوے تک اسکی جنوبی سرحد واقع ہوا ہے۔ بھیما ندی تعلقہ یادگیر مین داخل ہوکر سولہ میل رایچور کے شمال کو دریاے کشنا مین جا ملتی ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع عموماً طبقات آرکیئن نیس سے مرکب ہے۔ جسمین مغربی سرحد کیطرف چند رگین تبلّر شست کی شریک ہین۔ جو بنام سلسلہ ڈہاڑواڑ مشہور ہین۔ اور جن مین طلا آمیز سنگ بلور کی رگین پائی جاتی ہین۔ منتہا مشرق کیطرف کشنا و تنگبھدرا کے ملتقا کے اوپر کی جانب ایک مثلثی رقبہ مین کرنول سلسلہ کے احجار واقع ہین۔ کرنول و دہاڑواڑ طبقات کا مفصل بیان مسٹر فوٹ نے ہندوستان کے جیالوجیکل پیمایش کے مطبوعات مین لکھا ہے

نباتات

سب سے زیادہ مشہور غبھار ساگوان۔ آبنوس۔ بیجا سال۔ نلامدی۔ مہوا۔ ترورٹہ۔ آم۔ املی۔ نیم۔ اور جنگلی انجیر کے انواع ہین۔

حیوانات

بسبب جنگلون کے نہونیکے بڑے وحشی جانور نہین ملتے ہین۔ لیکن پہاڑ ونین تیندوا۔ ریچھ۔ ٹرس۔ اور بھیڑیے بعض وقت نظر آجاتے ہین۔ پرندونمین۔ تیتر۔ بٹیر اور تالابون اور ندیون کے قریب۔ بط۔ ٹیل۔ مرغابی دستیاب ہوتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

یہ ضلع عموماً اکٹوبر سے آخر مئی تک صحیح رہتا ہے۔ مگر موسم بارش مین بخار اور لرزہ کی شکایت عام ہوتی ہین۔ ندیونکے کنارہ کے مواضع مرطوب ہین۔ مئی کے مہینے مین ۱۱۲ درجہ تک حرارت ہوجاتی ہے لیکن رات خنک رہتی ہے۔ اور ڈیسمبر مین بارامقیاس الحرارت کا ۶۰ درجہ تک اوتر جاتا ہے۔ اوسط مقدار بارش اکیس سال کی (ابتدا سنہ ۱۸۸۱ء سے آخر سنہ ۱۹۰۱ء تک) ۲۵/۳۷ انچ تھی۔

تاریخ

مسلمانون کے فتوحات کے قبل یہ ضلع ورنگل کے راج کا جز و تھا۔ اور جب چودھوین صدی کے ابتدا مین ویجیانگر کی ریاست قایم ہوئی تو اوسکے تحت مین آیا۔ محمد بن تغلق کی وفات کے بعد یہ بہمنیہ کے اور اونکے بعد عادل شاہیہ کے قبضہ مین رہا۔ جب اورنگ زیب نے بیجاپور کو فتح کیا تو یہ ضمیمہ سلطنت دہلی کر دیا گیا۔ مگر جب دولت آصفیہ قایم ہوئی تو یہ ضلع دہلی سے منتزع کیا گیا۔ بمتابعت عہدنامہ سنہ ۱۸۵۳ء سرکار عظمت دار کے تفویض ہوا تھا۔ لیکن سنہ ۱۸۶۰ء مین سرکار عالی کو واپس کر دیا گیا۔

آثار عتیقہ

معتبر ترین آثار قدیمہ رائچور اور اوسکے گرد و نواح مین پائے جاتے ہین۔ اور رائچور گورکی گنگیا رڈبواروکی بنا ہے جو سنہ ۱۲۹۴ء سے سنہ ۱۳۰۱ء تک راجہ ورنگل کا وزیر تھا۔ اس ضلع مین دیودرگ و یادگیر و عالم پور و ملیح آباد کے پرانے قلعون کے علاوہ متعدد دیولین اور مسجدین

بھی مختلف مقامات مین موجود ہین۔

مردم شماری

ضلع ہذا مین قصبات و مواضع کی تعداد بشمول جاگیرات و ستانات ۸۹۹ ہے اس کے نفوس کا شمار گذشتہ تین مردم شماریون حسب ذیل تھا۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین (۳۹۸٬۷۸۲) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۱۲٬۴۵۵) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰۹٬۲۴۹) اسکے معظم قصبات۔ رائچور۔ گدوال۔ دیودرگ۔ کپّل۔ کلّور۔ مدگل اور مانوی ہین۔ کل نفوس ضلع مین ہندو نود فیصدی ہین۔ اور مسلمان ۱۰ فیصدی۔ ۵۱ فیصدی کی زبان تلنگی۔ ۳۷ فیصدی کی کنڑی اور ۹ فیصدی کی اُردو ہے۔ تختۂ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی موازین ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماریونمین	لکھنے پڑھنے والونکی تعداد
رائچور	۴۴۱	۱	۱۱۰	۸۸٬۷۴۱	۲۰۱	+ ۵٫۶	تعلقہ وار اعداد غیر معلوم
یادگیر	۲۶۸	۱	۵۰	۳۶٬۰۷۵	۱۳۴	-۳۱٫۰	
عالمپور	۱۷۹	۰	۴۲	۲۹٬۲۹۴	۱۶۳	+۱۰٫۸	
برگرہ	۳۵۸	۱	۷۷	۵۹٬۴۶۳	۱۶۶	+۹٫۱	
مانوی	۵۵۹	۱	۱۳۷	۶۹٬۳۰۶	۱۲۴	+۲۰٫۳	
دیودرگ	۵۱۴	۱	۱۵۱	۷۶٬۴۹۱	۱۴۸	+۲٫۵	
جاگیرات وغیرہ	۱٬۲۸۵	۱	۳۲۶	۱٬۴۹٬۸۷۹	۱۱۶	+۲٫۹	
میزان ضلع	۳٬۶۰۴	۶	۸۹۳	۵٬۰۹٬۲۴۹	۱۴۱	- ۰٫۷	۱۰٬۸۸۲

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ اطراف کے تعلقات مانوی و رایچور و دیودرگ مین تقسیم پایا اور تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ مین منتقل ہوا - تعلقات لنگسگور و گنگاوتی و کشٹگی و سندہنور ضلع شکست شدۂ لنگسگور سے اس ضلع مین شریک ہوے - بصورت موجودہ اسمین آٹھ تعلقات رایچور و لنگسگور و مانوی و عالمپور و دیودرگ و گنگاوتی و کشٹگی اور سندہنور شامل ہین - علاوہ اسکے سمستان گدوال و امرچنتہ اور دو جاگیری تعلقات کپّل و یلبرگہ علاقہ خاندان سرسالار جنگ اسمین شریک ہین -

لوگونکی ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد ضلع مین کاپوکی ہے جو (۷۳,۰۰۰) ہین یعنی ضلع کے نفوس سے فیصدی ۱۴ سے زاید ہین - انمین سے (۵۳,۳۰۰) لنگایت ہین - اسکے بعد تعداد مین بیڈر (۷۲,۶۰۰) یعنی فیصدی ۱۴ ہین - کل نفوس جو زراعت مین مصروف اور وہی اونکا ذریعہ معاش ہے کل نفوس ضلع کے (۵۶) فیصدی ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین منجملہ ۲۷۶ عیسائی کے ۲۳۰ دیسی عیسائی تھے -

عام حالات زراعت

رایچور - ٹرپ اور منقلبہ طبقات ارضی کے حدود مین واقع ہے اسیوجہ سے اوسکی زمینین ریگڑ و مسب و ملوان اور سرخی رایل اراضی پر مشتمل ہین - سرخ یعنی لاٹیریٹ کی زمین کی قدر زیادہ ہے اور ریگڑ و ملوان بھی عمدہ زمین مین شمار ہوتے ہین - لیکن مسب یہانکی بہت کم طاقت ہے جسکو پانی اور کھاد کی بہت ضرورت ہوتی ہے - ریگڑ تعلقات رایچور و مانوی و دیودرگ مین زیادہ ہے جہان ربیع کی کاشت کثرت سے ہوتی ہے - بخلاف اسکے سرخ اور ملوان مین خریف زیادہ تر بوئی جاتی ہے - ملوان اور سرخ زمینون کے لئے بارہ سے پندرہ تواریخ

تک بارش کافی ہے۔لیکن ریگڑا کے لئے پچیس سے تیس انچ تک کی ضرورت ہوتی ہے۔

معظم سوا زمین زراعت اور اکثر پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیتواری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۶۷۰) مربع میل منجملہ کل رقبہ خالصہ یعنے (۱۹ ۲۳) مربع میل کے مزروع ہوئے تھے باقی رقبہ مین (۱۲۷) مربع میل افتادہ و قابل زراعت بنجر۔ (۱۰۲) مربع میل جنگلات اور (۴۰۲) مربع میل ناقابل زراعت زمین تھی۔ تری کا رقبہ صرف (۳۶) مربع میل تھا۔ معظم پیداوار جوار اور باجرا ہین جو (۷۸۱) اور (۱۴۱) مربع میل سے حاصل ہوتے ہین یعنے ۴۷ اور ۸ فیصدی رقبہ مزروعہ سے۔ کپاس کا رقبہ (۲۸۵) مربع میل تھا اور جملہ تعلقات مین بوئی جاتی ہے۔ اور دہان اور اجناس روغندار کا رقبہ علی التناسب ۳۳ اور ۷۷ مربع میل تھا۔

ترقی طریقہ زراعت

سنہ ۱۸۹۱ء سے جبکہ بندوبست ہوا زمین کی قیمت مین ترقی ہوئی اور تقریبًا کل زمین قابل زراعت اوٹھالیگئی۔ اور قبضہ کی توسیع اب ناممکن ہے لیکن رعایا نے کوئی خاص توجہ عمدہ اقسام تخم کے جاری کرنے یا عمدہ آلات زراعت کے استعمال کی جانب مبذول نہین کی ہے۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ۔ بکری

زراعتی جانور تو معمولی ہین مگر بہت مضبوط اور گہرے ہل کے لئے نہایت موضوع ہین۔ ٹٹو اور بھیڑ و بکریونکی کوئی خاص نسل نہین۔ قصبہ رائچور مین ایک ہفتہ واری بازار بھرتا ہے جسمین مویشی و ٹٹو اور بکریونکی تجارت ہوتی ہے۔ گدوال کی سالانہ جاترا مین زراعتی جانورون کا بھاری بیوپار ہوتا ہے۔ اس ضلع مین متعدد چراگاہین موجود ہین۔

آبپاشی

کل رقبہ تری کا ۳۶ مربع میل ہے جسکی آبپاشی (۲۳۲) تالابون اور (۴۰۸) باولیون سے ہوتی ہے۔ جو سب عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ تعلقہ برگرہ مین ایک نہر نو میل لمبی تنگبھدرا ندی

سے نکالی گئی ہے جس سے اکثر تالاب بھرتے ہین۔ اس نہر کی توسیع کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ کا تخمینہ زیر تجویز ہے۔ اسکی توسیع سے بہت زیادہ زمین سیراب ہوسکیگی۔ سب سے بڑا تالاب کنجلی کا ہے جو دو میل پرگرہ سے دور ہے جسکا بند دو میل لمبا اور ارتفاع چالیس فٹ ہے۔

جنگلات

ایک چھوٹا محصورہ جنگل (۷۰) مربع میل کا یادگیر تعلقہ مین واقع ہے اور بقدر پچاس مربع میل محفوظہ و غیر محفوظہ جنگل ہے۔ جس سے کل رقبہ (۱۲۰) مربع میل ہوتا ہے۔ ساگوان۔ آبنوس شیشم۔ بیجاسال۔ نلاّ مدی۔ مہوا۔ صندل۔ کھیر اور بانس محصورہ جنگل مین ہوتے ہین۔

معدنیات

سب سے زیادہ معظم معدنی طلا آمیز سنگ بلور ہے۔ جو تعلقات مانوی و دیودرگ مین ڈنڈلی اور تولپدڈی کے قریب ہوتا ہے۔ اور جسمین سے معدنی دکن کمپنی سونا نکالتی تھی۔ حال مین کام ڈنڈلی پر دھیما چلتا ہے۔ اور تولپدڈی پر بالکل موقوف ہے۔ پرت دار چونیکا پتھر مثل شاہ آباد کے پتھر کے یادگیر تعلقہ مین اور ابرک دیودرگ تعلقہ مین پیدا ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

یہان کوئی معتبر دستکاری نہین ہے۔ سوتی ساڑیان اور دھوتیان ہر تعلقہ مین تیار ہوتی ہین عالم پور مین شطرنجیان اور چھپی ہوئی کھادیان تیار ہوتی ہین۔ اور یادگیر مین چھپے ہوئے پردے اور دستر خوان اور زنجیر اور لکڑی کے کھلونے بنتے ہین۔ رائچور کی سنہری اور رنگین نرم زیر پائیان مشہور ہین جو اطراف مین بھیجی جاتی ہین۔ اور یہان کے مٹی کے برتن بھی مشہور ہین۔ خاص رائچور مین تین روئی دبانے کی کلین اور یادگیر مین ایک موجود ہین۔ جن مین (۲۷۵) آدمی مصروف ہین اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۲۶۰) ٹن روئی دبائی گئی اور ایک تیل نکالنے کا کارخانہ اور روئی دبانے اور صاف کرنیکے دو کارخانے زیر تعمیر ہین۔ خاص رائچور مین ایک دباغت

کا کارخانہ ہے جسمین روزانہ (۱۰۰۵) چمڑونکی دباغت ہوتی ہے اور ساٹھہ آدمی کام مین مصروف ہین چمڑے بمبئی و مدراس و کانپور کو بھیجے جاتے ہین۔ شورا اور نمک بھی شورمٹی کو پانی مین گھولنے سے قلیل مقدار مین نکالا جاتا ہے مگر نمک تلخ ہے اور اچار کی تیاری مین صرف ہوتا ہے۔ رائچور مین ایک شراب کی بھٹی بھی ہے۔

تجارت

معظم برآمد ملک کی جوار دیگر غلات السی۔ ارنڈ۔ تل۔ چمڑے ہڈیاں اور سینگ۔ تروڑ کی چھال اور کپاس ہے۔ اور معظم درآمد ملک مین نمک سوکھی مچھلی۔ افیون۔ ناریل ولایتی شکر۔ معدنی تیل۔ گندہک۔ کافور۔ گرم مصالح۔ کارخانہ کے بنے ہوئے کپڑے۔ سوت خام ریشم اور ریشمی اور اونی کپڑے شامل ہین۔ رائچور ایک معتبر تجارت گاہ ہے۔ اور ۱۸۷۱ء سے جو ریلوے جاری ہوئی ہے۔ اسکی وقعت زیادہ ہوگئی ہے اور اسمین ایک معتد بہ تعداد تجارت پیشہ لوگونکی مقیم ہے۔ تجارت پیشہ اقوام مین بلجواڑ و لنگایت کومٹی اور مارواڑی شریک ہین جو ساہوکارا بھی کرتے ہین۔

ریلوے اور سڑکین

قصبہ رائچور گریٹ انڈین پننسولا اور مدارس ریلوے کا جنکشن ہے۔ یہ ریلوے شمال سے جنوب کو جاتی ہے اور علاوہ رائچور انکے سات اسٹیشن ہین۔

جملہ طول سڑکونکا (۱۸۲) میل ہے۔ جن مین (۸۴) میل پختہ سڑک ہے جسکی نگہداشت علاقہ تعمیرات سے ہوتی ہے۔ باقی تمام سڑکین مین بہ کچی قسم کی سڑکین رائچور سے تا عالم پور (۶۰) میل تا دیودرگ (۴۴) تا مانوی (۲۴) ہے پختہ سڑکو نمین سڑک دیوسگور (۱۳) میل) رائچور تا معدن طلائی موضع وندلی (۴۲) سڑک یرگرہ (۱۰) اور سڑک رائچور تا لنگسگور (۱۸ میل) ہے۔ اکثر سڑکین فی الحال ریلوے

کے معاون سڑکون کا کام دیتی ہین بتیس گھاٹ کشنا و تنگبھدرا و بھیمایر ہین بعض پر کشتیان رکھی گئی ہین اور بعض پر انسان و مال و حیوانات کے عبور کے لئے ٹوکرے رکھے گئے ہین۔

قحط

پرانے داخلون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضلع ۱۸۰۴ء و ۱۸۱۹ء و ۱۸۳۳ء و ۱۸۴۶ء و ۱۸۵۶ء و ۱۸۶۶ء مین قحط کا مرکز رہا ہے۔ ۱۸۷۶ء کے قحط کے اثرات ضلع کے خارج مین بھی محسوس ہوئے تھے لیکن سب سے زیادہ شدید واقعہ ۱۸۷۷ء کا قحط تھا۔ جس سے صدہا مواضع ویران ہوگئے۔ اور رایچور اور اضلاع ملحقہ سرکار عالی و علاقجات بمبئی و مدراس مین سخت شدائد کا سامنا ہوا۔ ان دونون سالون مین خریف و ربیع کی دونون فصلین تباہ ہوگئین اور غلہ کا ملنا محال ہوگیا۔ سونا فی تولہ چھہ روپیہ سے سات روپیہ تک بکتا تھا جو اوسکی ربع قیمت تھی۔ اکثر لوگون نے اپنے بچے فروخت کردئے۔ سرکار نے زر کثیر صرف کیا اور متعدد کام جاری کئے اور محتاج خانے کھولے تاکہ رعایا کو کچھہ آسایش ہو مگر باوجود سب تدابیر کے ہزارون جانین تلف ہوئین اور صدہا مواضع ویران ہوگئے۔ اور پانی و چارہ کے نہونے سے ہزارون مویشی ضایع ہوئے۔ ۱۸۹۷ء مین بھی کسیقدر سختی آغاز ہوئی تھی مگر جون کی بارش بروقت نے غلہ ارزان کرکے سختی کو دور کردیا۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات لنگسگور و گنگاوتی و کشتگی شامل ہین جو تحت دوم تعلقدار ہے۔ دوسری قسمت تعلقات سندہنور و دیودرگ و مانوی پر مشتمل ہے جو ایک سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ تیسری قسمت مین تعلقات رایچور و عالم پور شریک ہین اور یہ قسمت ایک سوم تعلقدار کے سپرد ہے۔ اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی عام نگرانی کرتے ہین۔

ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

عدالت ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہیں۔ اور تحتانی عدالتین تحصیلدارون کے تفویض ہین۔ ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین۔ اور اپنے اقتدارات فوجداری کو تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کے زمانہ مین کام مین لاتے ہین۔ دوم وسوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ دوم وسوم حاصل ہین۔ معمولی سالون مین جرائم شدید کم واقع ہوتے ہین۔ اور سرقہ مویشی وڈکیتی مین فصل کی سختی کے مطابق کمی بیشی ہوا کرتی ہے۔

انتظام مالگذاری

سترہوین صدی عیسوی کے ابتدا سے یہان ملک عنبر کا طریقہ مالگذاری جاری تھا۔ بعد مین مواضع کی مالگذاری کو بلحاظ قابلیت اراضی مشخص کر کے مستاجرون کو فی روپیہ ڈیڑھ آنہ تقرر سے دینے کا طریقہ جاری ہوا۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین نقدی کا طریقہ شایع ہوا۔ سنہ ۱۸۸۸ء مین تعلقات دیودرگ ومانوی کا بندوبست ہوا اور چودہ سال کی میعاد مقرر ہوئی۔ باقی تعلقات کا بندوبست سنہ ۱۸۹۱ء مین اوسی میعاد کے لئے مقرر ہوا۔ پیمایش سے (۲۷۱) مربع میل کا رقبہ اضافہ برآمد ہوا یعنے (۱۹٫۶) فیصدی۔ اور مالگذاری مین اس سے [illegible] روپیہ کا اضافہ ہوا یعنے (۵٫۶) فیصدی۔ اوسط مالگذاری فی ایکر خشکی اراضی کی ۱۲ ؍ ہے (اعلیٰ [illegible] اقل ۲؍) اور تری کا اوسط دہار فی ایکر [illegible] روپیہ ہے (اعلیٰ [illegible] اقل [illegible])۔ آمدنی مالگذاری وجملہ آمدنی ضلع حسب ذیل ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی فی الحال (۱۸/۴) لاکھ روپیہ ہے۔

صفائی ولوکل حکومت

ضلع کا بورڈ اپنے کام کے علاوہ رایچور کی صفائی اور تعلقات کے بورڈ کے کامون کی نگرانی بہی کرتا ہے جو جملہ تعلقات مین باستثنائے تعلقہ رایچور قایم ہوئے ہین۔ جملہ لوکل سیس کی رقم مین پانچ پائی فی آنہ مقامی اور صفائی کے کامون کے لئے علیحدہ رکھے جاتے ہین جسکی مقدار سنہ ۱۹۰۱ء مین [illegible] ہزار روپیہ ہوئی تھی۔ اسکے علاوہ [illegible] ہزار روپیہ دوسرے مدات متفرق سے یہان کے کامونکے لئے دئے گئے جس سے سنہ مذکورہ مین [illegible] ہزار روپیہ صرف ہوے۔

پولیس ومحابس

اول تعلقدار ضلع کے افسر اعلاے کوتوالی ہین۔ اور مہتمم کوتوالی ان کے عملی مددگار ہین مہتمم کے ماتحت سات امین ۵۲ ماتحت افسر ۳۹۸ جوانان اور ۲ سواران کوتوالی ہین۔ جو پچیس تھانون اور پچیس چوکیون مین منقسم ہین۔ علاوہ اس باقاعدہ جمعیت کے (۱۶۹۶) دیہی پولیس بھی ہے۔ محبس ضلع رایچور مین ہے۔ اور دو درست تعلقات مین قیدیون کے لئے کمرہ میں ہین۔ ضلع کے محبس مین [illegible] قیدی رہنے کی جا ہے۔ اور جنکی میعاد چھ ماہ سے زاید ہوتی ہے وہ سنٹرل جیل گلبرگہ کو بھیجدئے جاتے ہین۔

تعلیم

سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنے اور پڑہنے والونکی فیصدی نسبت کل ضلع کے نفوس کے ساتھ ا ر ۲ تھی۔ (۱ر ۴ مرد و ۱۵ر۰ عورتین) جملہ تعداد زیر تعلیم کی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۶۹) و (۱۲۵۵) و (۲۷۷۱) اور (۲۲۰۹) تھی۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۱) ابتدائی اور دو مڈل اسکول قایم تھے۔ اور اسی سال زیر تعلیم لڑکیونکی تعداد (۹۲) تھی۔ تعلیم کا کل خرچ [illegible] روپیہ تھا جس کے منجملہ [illegible] خزانہ سرکار سے ایصال ہوئے اور تتمہ لوکل فنڈ سے۔ کل رقم مین سے (۴ر۱)

فیصدی تعلیم وسطی مین صرف ہوئی۔ اور (۵۳) فیصدی تعلیم ابتدائی مین۔ کل اُجرت تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء
مین [illegible] روپیہ تھی۔

دواخانجات و ٹیکا لگانا

اس ضلع مین پانچ دواخانے ہین جنمین ۱۴ مریضان داخلی کے رہنے کی جاے ہے۔ جملہ تعداد
مریضان خارجی کی جو سنہ ۱۹۰۱ء مین رجوع ہوے (۳۰۵۳۵) اور مریضان داخلی کی (۱۲۴) تھی
اور (۱۱۵۳) جراحی کے عمل کیے گئے۔ اس صیغہ کا جملہ خرچ سنہ ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ تھا۔
جسمین سے [illegible] سرکار سے دئے گئے اور تتمہ لوکل بورڈ سے سمستانہاے گدوال و امر چنتہ
مین بھی دواخانے سرکاری دواخانون کے نمونہ پر جاری ہین۔

سنہ ۱۹۰۱ء مین پانچ چیچک برار ٹیکے کے کام مین مصروف تھے اور (۳۰۹۶) لڑکون کے ٹیکا لگایا گیا
یعنے فی ہزار نفوس ضلع (۶٫۰۸) کے۔

تعلقہ رائچور

ضلع رائچور ملک سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۲۶)
مربع میل تھا۔ اور اسکی مردم شماری (۹۴٬۶۹۵) لیکن سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۹۰۸۲) تھی اسمین ایک
قصبہ رائچور (۲۲٬۱۶۵ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۲۸ مواضع تھے۔ جن مین سے ۱۸ مواضع
جاگیر کے تھے سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ کا ایک جزو اسمین شریک ہونے سے اس کے حدود
مین توسیع ہوئی بجانب شمال دریاے کشنا اسکو ضلع محبوبنگر سے جدا کرتا ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین
اسکی مالگذاری اراضی (۲٫۶) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین اکثر ریگڑ اور چلکنوٹ اور نیز ریتیلی
ہین۔ سمستانہاے گدوال و امر چنتہ اسکی شرق و شمال شرق کی جانب واقع ہین۔ جن مین (۹۶٬۴۹۱)
اور (۲۴٬۱۴۷) نفوس ہین اور جنکا رقبہ (۸۶۴) و (۱۹۰) مربع میل اور جن مین (۲۱۴) و (۶۸) مواضع

ہین۔ پہلے مین ایک قصبہ گدوال (۱۰۱۹۵ نفوس) واقع ہے۔

تعلقہ عالم پور

یہ تعلقہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کے جنوبی شرقی گوشہ مین واقع ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۰،۲۲۲) اور رقبہ (۴۱۸) مربع میل تھا۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۷۲۷۱) نفوس اسمین آباد تھے۔ اسمین ۴۳ مواضع ہین جنمین ایک موضع جاگیر کا ہے۔ اور عالم پور (۲۱۸۴ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ دریاے کشنا اسکو جانب شمال ضلع محبوبنگر سے اور دریاے تنگبھدرا جانب جنوب ضلع کرنول علاقہ سرکار عظمتمدار سے جدا کرتے ہین۔ ان دونون دریاؤن کا ملتقا اس تعلقہ کے منتہا غربی گوشہ مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲٫۱۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمین جنوب مین غرلی اور ریگڑہ ہے اور مغرب مین ریتیلی۔

تعلقہ مانوی

یہ ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۴٬۷۷۰) اور رقبہ (۴۰۵) مربع میل تھا۔ لیکن سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۹٬۹۲۹) تھی۔ اسمین ایک قصبہ مانوی (۳٬۵۲۶ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۲۰) مواضع ہین جنمین تین مواضع جاگیر کے ہین سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ کا ایک جزو اسمین شریک ہوا۔ دریاے تنگبھدرا اسکو ضلع کرنول علاقہ مدراس سے جدا کرتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی دو لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین غرلی یا ریگڑہ کی ہین۔

تعلقہ سند ہنور

ضلع رایچور علاقہ سرکار عالی کا یہ ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۶۲۱) مربع میل تھا۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۵٬۴۳۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۴۹٬۷۷۶) تھی۔ اسمین ایک قصبہ سند ہنور (۵٬۲۴۲ نفوس) اسکا مستقر اور ۱۲۶ مواضع ہین۔ جنمین ۶۱ مواضع جاگیر کے ہین

دریاے تنگبھدرا اسکو جانب جنوب شرق مدراس علاقہ کے ضلع بلاری سے جدا کرتا ہے اس کی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین اڈہائی لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ گنگاوتی

یہ ضلع رائچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۵۱۷) مربع میل ہے اوسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۵۰۱۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۵۰۹۷) تھی۔ اسمین ایک قصبہ گنگاوتی (۶۲۴۵ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۴۰) مواضع ہین۔ منجملہ جن کے (۳۷) مواضع جاگیر ہین۔ سمستان اناگندی بشمول بارا مواضع و (۴۲۹۵) نفوس اسمین شامل ہے۔ جانب جنوب شرق دریاے تنگبھدرا اسکے اور ضلع بلاری کے علاقہ مدراس کے درمیان واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۸/۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین از قسم ریگڑ و چکنوٹ و رتیلی ہین تعلقہ کپل اسکی مغرب کیجانب واقع ہے۔ جسمین (۱۵۲) مواضع اور (۵۰۲۳۸) نفوس آباد ہین علاوہ قصبہ کپل (۹۰۳۰ نفوس) کے جو اسکا مستقر ہے اسکا رقبہ (۵۱۳) مربع میل اور یہ سالار جنگ مرحوم کے خاندان کی جاگیر ہے۔

تعلقہ کشٹگی

یہ ضلع رائچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۷۹۶) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۵۷۹۷) اور (۱۰۶۶۲۵) تھی۔ اسمین (۲۳۶) مواضع ہین جن مین (۱۱۵) جاگیر ہین۔ اور کشٹگی (۳۲۴۳ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۶/۱) لاکھ روپیہ تھی کشٹگی کا اکثر حصہ ریگڑ ہے۔ جاگیری تعلقہ یلبرگہ جسکی مردم شماری (۶۷۰۱۶) اور جس مین (۱۰۷) مواضع ہین۔ اسکے جنوب غرب کو واقع ہے۔ اسکا رقبہ (۴۸۰) مربع میل ہے۔ اور یہ جاگیر سالار جنگ کے خاندان کی ہے۔

تعلقہ لنگسگور

یہ تعلقہ ضلع رائچور علاقہ سرکار عالی کا ہے۔ اسکا رقبہ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۷۰۳) مربع میل تھا اور سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۷۵،۶۷۸) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۰،۶۳۳) اسمین دو قصبہ لنگسگور (۵،۱۶۱ نفوس) اور مدگل (۷،۲۹) تعلقہ کا مستقر اور (۱۸۰) مواضع تھے جنمین ۸۶ مواضع جاگیر کے ہین۔ سمستان گرگنٹہ بشمول ۳۰ مواضع و (۱۹۹۳۷) نفوس اس تعلقہ کے حدود مین واقع ہے۔ دریاے کشنا اس سرکار کے حدود مین موضع اوپن ہال کے قریب داخل ہوتا ہے جو اس تعلقہ کے مغرب مین واقع ہے اور شمالی شرقی سمت مین بہتا ہے اس تعلقہ کی مالگذاری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱/۶) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ دیودرگ

یہ ضلع رائچور علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے جسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۸۲۰۰) تھی اور رقبہ (۵۳۱) مربع میل تھا لیکن سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۷۱،۹۳۰) اسمین ایک قصبہ دیودرگ (۳،۷۷۶ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۵۵) مواضع ہین جنمین سے چار مواضع جاگیر کے ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ یرگرہ کا ایک حصہ اسمین ضم ہوا۔ دریاے کشنا اسکے شمال اور مغرب مین بہتا ہے اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱/۷) لاکھ روپیہ تھی اور اسکی زمینین اکثر ریگڑ اور غرلی ہین۔

اناگندی

یہ ایک قدیم قصبہ اور قلعہ ہے جو ضلع رائچور ملک سرکار عالی مین تنگبھدرا کے بائین کنارہ پر خط طول ۱۵° -۲۱ شمالی اور ۷۶° -۳۰ شرقی پر واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری ۲۲۶۶ تھی یہ راجگان اناگندی کا مستقر ہے جو بادشاہان وجیانگر کے اولاد و احفاد ہین۔ اناگندی اور مقابل کنارہ پر وجیانگر وہی کشنکمندا خیال کیے جاتے ہین جسکا ذکر راماین مین درج ہے۔ وجیانگر کی حکومت

یہان ۱۳۳۶ء سے ۱۵۶۵ء تک قایم رہی - بعد پے در پے سلاطین بہمنیہ و قطب شاہیہ کا اسپر قبضہ رہا اور فتح گولکنڈہ کے بعد مغلون کا اسپر تسلط رہا - ۱۷۷۶ء مین ٹیپو سلطان نے ویجیانگر کا محاصرہ کرکے اسکو تاراج کیا - اناگندی بمعنی فیلخانہ کے ہے - کیونکہ راجگان ویجیانگر کے ہاتی یہین رکھے جاتے تھے -

قصبہ دیودرگ

یہ تعلقہ دیودرگ ضلع رایچور کا مستقر اور خطوط ۱۶ - ۲ شمالی و ۷۶ - ۵۶ شرقی کے تقاطع پر واقع ہوا ہے اور رایچور سے ۴۳ میل جانب غرب اور کشنا سے ۴ میل جانب جنوب واقع ہے دیودرگ مین ایک پرانا قلعہ جسکی تین جانب حصار ہے اور مغرب کی جانب پہاڑ ہے اور بیڈر قوم کے پولیگارون کا مسکن تھا جو ایک زمانے ایسے صاحب قدرت تھے کہ نواب آصفجاہ اول نے اون سے عقد معاہدت باندہی - دفتر تحصیل و کچہری امین پولیس دواخانہ ایک سرکاری و چہہ لوکل بورڈ کے مدرسہ اسمین قایم ہین - اس کے شمال کی جانب ایک پہاڑ مین ابرک کی کان ہے -

قصبہ گدوال

یہ ضلع رایچور مین سمستان گدوال کا مستقر ہے اور قصبہ رایچور سے ۳۵ میل جانب شرق خطوط ۱۶ - ۱۴ شمالی و ۷۷ - ۱۴ شرقی پر واقع ہے - اسکی مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۹۵) نفوس تہی

قصبہ گنگاوتی

تعلقہ گنگاوتی ضلع رایچور کا مستقر اور اناگندی سے پانچ میل جانب شمال خطوط ۱۵ - ۲۶ شمالی و ۷۶ - ۳۲ شرقی پر واقع ہے - اسکی دو میل جانب مشرق تنگبھدرا بہتی ہے - ۱۹۰۱ء مین اسمین (۶۲۴۵) نفوس آباد تھے - قصبہ مین ایک مدرسہ - دواخانہ - ٹپہ خانہ اور دو قدیم دیول ہین - یہ ایک تجارتی مرکز ہے جہان سے غلہ اور گڑ بہت بہیجا جاتا ہے - اتوار کو یہان بازار بھرتا ہے -

قصبہ کلّور

تعلقہ رایچور کا ایک قصبہ اور اوسکے دنش میل جانب مغرب خطوط ۱۶° - ۹ شمالی - و ۷۷° - ۱۲ شرقی پر واقع ہے۔ اسمین تین سنگی دیول عمدہ حالت تعمیر مین اور دو مسجدین ہین۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۶۴۵۶) تھی۔

قصبہ کپّل

ایک پہاڑی قلعہ اور قصبہ ضلع رایچور کا ہے۔ جو سدرن مرہٹہ ریلوے لین پر خطوط ۱۵° - ۲۱ شمالی و ۷۶° - ۱۰ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء (۸۹۰۲) ٹیپو سلطان نے ۱۷۸۶ء مین اسکے نیچے کی قلعہ بندی کو اپنے فرانسیس انجنیرونکی معرفت از سر نو تعمیر کرایا ۱۷۹۰ء مین انگریزی اور سرکارعالی کے شاملہ افواج نے اسکو چھہ ماہ تک محاصرہ کیا جب کہین جاکر یہ فتح ہوا۔ ۱۸۵۸ء کے غدر مین ایک باغی رامراو نامی نے اوسپر قبضہ کیا۔ لیکن معہ اپنے چند ہمراہیون کے مارا گیا۔ اور باقی تسلیم ہوے۔ اسکی قلعہ بندی دو قلعونپر مشتمل ہے۔ اوپر کا قلعہ ایک بلند اور منقطع پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا ہے اور اطراف کے میدان سے چار سو فٹ مرتفع ہے۔ سر جان ملکم نے لکھا ہے کہ یہ مستحکم ترین قلعہ ہے جو اونہون نے ہندوستان مین دیکھا ہے۔ یہ اب سر سالار جنگ کے خاندان کی جاگیر کا مستقر ہے۔ اسمین ایک سرکاری ڈاکخانہ اور ایک علاقہ جاگیر کا مدرسہ ہے۔

قصبۂ لنگسگور

ضلع رایچور کا ایک قصبہ ہے جو خطوط ۱۶° - ۷ شمالی اور ۷۶° - ۳ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری ۱۹۰۱ء بشمول محبوب بازار (۶۱۵۵ نفوس) ہے۔ یہ قصبہ ۱۹۰۵ء تک ضلع لنگسگور کا مستقر تھا اور اسمین جملہ سرکاری معمولی دفاتر ایک مڈل اسکول صدر ڈاکخانہ۔ دواخانہ۔ صدر محبس اور انگریزی ڈاکخانہ قایم تھے۔ دو ہفتہ داری بازار ہر ہفتہ اور اتوار کو بھرتے ہین۔ محبوب بازار قصبہ

سے دو میل جانب شمال واقع ہے اور یہ انگریزی چھاونی کا موقع تھا جبکہ یہ ضلع ۱۸۵۳ء سے ۱۸۶۰ء تک سرکار عظمت مدار کے قبضہ مین بطور امانی رہا تھا۔

قصبہ مانوی

یہ تعلقہ مانوی کا مستقر ہے اور خطوط ۱۵°-۵۹ شمالی و ۷۷°-۳ شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶۲۵۳) نفوس اسمین ماروتی۔ راما سینھوان اور وینکٹیش کی دیولین اور ایک جامع مسجد ہے۔ ماروتی کی دیول کے روبرو جو ایک پہاڑ پر قصبہ کے مغرب کیجانب بنا ہوا ہے ایک بڑے پتھر پر ایک طویل کتبہ کنڑی مین کھدا ہوا ہے۔ ویران قلعہ کے اندر بھی ایک پتھر پر قریب ایک باولی کے ایک کتبہ منقور ہے۔

قصبہ مدگل

یہ قصبہ و قلعہ تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور کا مستقر ہے اور خطوط ۱۶°-۱ شمالی و ۷۶°-۲۰ شرقی پر واقع ہے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۷۷۲۹) نفوس ہے جنمین (۴۷۵۳) ہندو (۲۵۹۳) مسلمان اور (۳۸۰) عیسائی ہین۔ یہ قلعہ سنہ ۱۲۵۰ء مین دیوگری کے یادو بادشاہونکے حاکم کا مستقر تھا۔ یہ پے دا پے راجگان ورنگل و سلاطین بہمنیہ و بیجاپور اور آخر کار اورنگ زیب کے قبضہ مین رہا۔ قصبہ مین رومن کتھولک عیسائیون کی ایک چھوٹی جماعت ہے جن کے آبا و اجداد نے سنٹ فرانسس زیویر کے پادری کے ہاتھ پر دین نصاری کو قبول کیا تھا جو گوا سے یہان بھیجا گیا تھا۔ یہان کا گرجا قدیم زمانہ مین بنا تھا اور اسمین حضرت مریم کی ایک تصویر بھی ہے۔ مدگل مین دو مدرسے ہین جنمین سے ایک عیسائی مشن کی طرف سے قایم ہے اور ایک ٹپہ خانہ اور ایک عاشور خانہ بھی ہے جسمین ایام محرم مین ہزارہا لوگ اطراف سے آکر مصروف عزا ہوتے ہین۔

قصبہ رائچور

قصبہ تعلقہ و ضلع رائچور کا مستقر ہے اور خطوط ۱۶°-۱۲ شمالی و ۷۷°-۲۱ شرقی کے تقاطع پر واقع

ہے۔اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۲۱۶۵) تھی جسمین (۱۶۲۴۹) ہندو۔ (۵۶۶۴) مسلمان
اور (۱۸۶) عیسائی تھے۔مطابق ایک کتبہ کے جو قلعہ کے اندر ایک پتھر کی سل پر کندہ ہے جسکا
طول ۴۲ فٹ اور عرض ۳ فٹ ہے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قلعہ کو گوری گنگیا ر وڈیوارون
نے سنہ ۱۲۹۴ء مین بنایا تھا۔رائچور کے اطراف کا خطہ قدیم جین اور ہندو خاندانان شاہی اور نیز
گلبرگہ و ویجیانگر کی اسلامی اور ہندو سلطنتونکی جولانگاہ رہا ہے۔پندرہوین صدی عیسوی کے
اواخر مین جبکہ سلطنت بہمنیہ منقرض ہوئی تو یہ قلعہ بیجاپور کے بادشاہون کے قبضہ مین آیا
اور جبکہ بیجاپور اور گولکنڈہ کو اورنگ زیب نے فتح کیا تو رائچور مغلیہ افواج کا مرکز رہا تھا۔قلعہ کے
غربی دروازہ سے تھوڑے فاصلہ پر ایک نہایت مستحکم محل کے آثار موجود ہین جسکو فی الحال محبس
بنایا گیا ہے۔قصبہ ہذا مدراس اور گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے کا جنکشن ہے اور مدراس سے
(۳۵۱) میل اور بمبئی سے (۴۴۴) میل دور ہے۔قلعہ بندی مربع شکل مین ہے جس کے پتھر
۱۲ فٹ طویل اور تین فٹ عمق مین ہین اور بغیر کسی قسم کے چونے یا گارے کے ایک دوسرے
پر جمائے گئے ہین۔اسکی دو حصارین ایک کے اندر ایک ہین اور تین طرف سے گہری خندق
سے گھری ہوئی ہین۔مگر چوتھی جانب مین ایک مرتفع پہاڑ ہے۔بیرونی حصار و قلعہ بندی اور
دروازون کو سنہ ۱۵۴۹ء مین ابراہیم عادلشاہ نے بنوایا تھا۔اندرونی قلعہ مین دو اور بیرونی
قلعہ مین تین دروازہ ہین۔مشرقی دروازہ کے باہر ایک قدیم مسجد ہے جسکا ایک ہی مینار ہے
جو اسی گز بلند اور دس گز محیط مین ہے۔اور اسمین گھومتی ہوئی سیڑھیان ہین اسکی بنا سنہ ۱۵۰۳ء
مین بعہد محمود شاہ بہمنی ہوئی ہے۔اس مینار کے اوپر سے اطراف کے ملک کا عمدہ منظر نظر

آتا ہے۔ قصبہ کی جامع مسجد ۱۵۱۶ء مین بنی تھی۔ قلعہ کے اندر ایک توپ تیس فٹ لمبی موجود ہے
رائچور مین تین روئی دبانیکے کارخانہ ایک دباغ خانہ ایک بڑی شراب کی بھٹی ہے اور یہ
تجارتی مرکز روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

قصبہ سندہنور

یہ تعلقہ سندہنور ضلع رائچور کا مستقر اور خطوط ۱۵°۔ ۴۸' شمالی و ۷۶°۔ ۴۶' شرقی پر واقع ہے
مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۲۴۲ نفوس) اسمین ایک ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ ہے۔ دیسی کپڑے
غلہ خصوصاً کپاس یہان سے بکثرت برآمد کیجاتی ہے۔ قصبہ سے نصف میل کے فاصلہ پر
ایک پرانی سنگی مسجد ہے جو غالباً اورنگ زیب کے زمانہ کی تعمیر ہے۔

ضلع بیدر

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

یہ صوبہ گلبرگہ ممالک حیدرآباد کا ایک ضلع ہے جو بجانب شمال ضلع ناندیڑ و پایگاہ سروقار
الامرا مرحوم سے محدود ہے اور بجانب مشرق و جنوب پایگاہ سر خورشید جاہ مرحوم سے ملحق ہے
اور مغرب کی جانب اضلاع بیڑ و عثمان آباد و پایگاہ و جاگیر کلیانی سے محدود ہے۔
یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۷°۔ ۳۰' اور ۱۸°۔ ۵۱' اور مابین خطوط طول بلد
شرقی ۷۶°۔ ۴۴' اور ۷۷°۔ ۵۱' واقع ہوا ہے۔ اور اسکا کل رقبہ (۴۱۶۸) مربع میل ہے
جسکے منجملہ (۲۱۲۰) مربع میل جاگیرات کا رقبہ † ہے۔ آٹھ میل جانب مغرب شہر بیدر موضع
خانہ پور سے ایک سلسلہ پست لاٹیریٹ کے پہاڑ و نکا مشرق کو سنداسیو پیٹھ ضلع میدک

† یہ حدود و مساحت اوسوقت کی ہی جبکہ سنہ ۱۹۰۱ء کے تغیرات اوسمین نہین ہوے تھے۔ بیان مردم شماری
مین تغیرات کی کیفیت ملاحظہ ہو۔

تک چلا جاتا ہے۔ اور اس سلسلہ کے اوپر ایک وسیع میدان مرتفع ہے جو بجانب شمال دریائے مانجرا کے وادی مین منتہی ہوتا ہے۔ باستثنا اسکے کل ضلع کی سطح بالکل مسطح ہے مگر کسیقدر میلان اسکا جانب مشرق ہے۔ علاوہ مانجرا کے جو اس ضلع کی سب سے بڑی ندی ہے اور جو اسمین ضلع عثمان آباد سے داخل ہوتی ہے اور سمت شرقی مین بہتی ہے اور دس چھوٹی ندیان یعنی کھرنی۔ بہنار۔ جو دونون مانجرا کے معاون ہین۔ تیرو۔ آرگی۔ ریونڈی۔ منمری۔ لینڈی۔ ترنا۔ مدھورا۔ اور کارنجا ہین مانجرا ندی ہی ہمیشہ روان ہے باقی سب گرمیون مین خشک ہوجاتی ہین۔ ان کا پانی زراعت مین کام نہین آسکتا ہے۔

طبقات الارض

یہ ضلع تمامًا دکن ٹرپ کے طبقات مین واقع ہے۔ مگر اسکے مشرقی کنارہ پر اسکے نیچے کے نیس قسم کے احجار نمود ہوتے ہین۔

حیوانات

معمولی حیوانات مثل خرگوش۔ ہرن۔ ریچھ۔ چیتے اور کولون کے علاوہ سیاہ مُنہ کے لنگور تمام ضلع مین کثرت سے ہین خصوصًا بلدۂ بیدر مین بہت ہین۔

موسم و اعتدال ہوا اور بارش

یہ ضلع خوش آب و ہوائی مین مشہور ہے۔ لاٹیرٹی حصہ کا پانی بسبب شرکت اجزاے جدید نہایت ہاضم ہے۔ جنوبی نصف حصہ ضلع کا مرتفع میدان ہے جسکا ارتفاع سمندر کی سطح سے (۲۳۵۰) فٹ ہے اور چونکہ اسمین پانی نہین ٹھیرنے پاتا ہے لہذا خشک اور نہایت صحت بخش ہے۔ حرارت یہان اور ضلع کے غربی حصہ مین بہ نسبت مشرقی حصہ کے کمتر ہے۔ غربی اور شمالی تعلقات مین عمومًا بارش بہ نسبت جنوبی و شرقی تعلقات کے اچھی ہوتی ہے۔ اوسط بارش اس ضلع کی تقریبًا ۳۰ انچ ہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء مین بارش بہت کم تھی جو منجر بقحط ہوئی

تاریخ

اسکی تاریخ محمد بن تغلق کے محاصرہ و فتح بیدر ۱۳۲۱ء سے آغاز ہوتی ہے ۱۳۴۷ء مین بہمن شاہ گنگو اول بادشاہ خاندان بہمنیہ نے بیدر پر قبضہ کیا۔ ۱۴۳۰ء مین احمد شاہ ولی بہمنی نے بلدۂ حالیہ کی بنیاڈالی قلعہ بنایا اور اپنے پایۂ تخت کو گلبرگہ سے یہان منتقل کیا۔ سلطنت بہمنیہ کے انقراض پر یہ ضلع بریدشاہیہ بیدر کے ہاتھ آیا جو یہان ۱۴۹۲ء سے ۱۶۰۹ء تک حکمران رہے۔ بیدر عادلشاہیان بیجاپور کے قبضہ مین بھی رہا ہے۔ ملک عنبر وزیر نظام شاہیہ احمدنگر نے اسکو ۱۶۲۴ء مین تاراج کیا لیکن شاہ بیجاپور نے پھر اسپر قبضہ کیا اور ۱۶۵۶ء تک اونکے ملک کا ضمیمہ رہا اوسوقت اورنگ زیب نے اسکو فتح کیا۔ اٹھارون صدی عیسوی کے اوایل مین یہ ضلع دولت ابدآیت آصفیہ مین شامل ہوا۔

آثار عتیقہ

اس ضلع مین اسکے ایام مین سرسبزی کے متعدد باقیات موجود ہین جنہین بیدر کا قلعہ بھی ہے جسکے اطراف حصار اور خندق ہے اور اگرچہ اسکی حصار اور قلعہ بندی نہایت استوار و مستحکم ہے مگر پرانے محلات شاہی اکثر ویران ہوگئے ہین۔ اسمین بہت سارے محلات و مساجد ہین جنہین دو بڑی مسجدین ہین ایک تو جامع مسجد جو ایک خوبصورت عمارت ہے دوسری سولہ کھمبہ کی مسجد۔ قلعہ کے برجون پر متعدد توپین چڑہی ہوئی ہین جو فولاد کی سلاخون سے بنا کر اطراف مین اونکے بند دیکر جوڑدیا گیا ہے۔ شہر کے باہر جانب مغرب خاندان بریدشاہی کے مقبرہ ہین۔ اور شاہان بہمنیہ کے بارہ مقبرہ شہر کے شمال شرق کیجانب واقع ہین۔ متعدد کھنڈرین دیولون۔ غارون اور مساجد کی کلیانی کے قریب (جو چالوکیون کا پایۂ تخت تھا) اور مواضع للنگہ و کروسا و کرلاس و نارایں پور و ساکول و سروری و سیتاپور و تیرتھ کے حوالی مین پائے

پائے جاتے ہین۔

مردم شماری

ضلع ہذا مین مواضع وقصبات بشمول جاگیرات وعلاقہ جات دیگر (۱۴۶۴) ہین اسکے نفوس کی تعداد پچھلے بیس سال مین حسب ذیل رہی ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین (۷۸۸۲۲۷) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۰۱۹۸۴) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۶۶۱۲۹) سنہ ۱۹۰۱ء کی کمی کا بڑا باعث قحط تھا اور ایک جز و بوجہ خروج تعلقہ جوگل تھا جو ضلع اطراف بلدہ مین منتقل ہوا اور جسکی مردم شماری (۱۵۷۸۹) تھی۔ ضلع کا مستقر بیدر رہے اور دوسرے بڑے قصبات اسکے کلیانی۔ ہمناباد۔ کوہیر۔ اودگیر۔ بھالکی اور علی کھیڑ ہین۔ چھیاسی فیصدی سے زاید ہندو اور ۱۴ فیصدی مسلمان اور صرف پندرہ عیسائی اسمین آباد ہین۔ یہ ضلع تین لسانی قسمتونکی سرحد پر واقع ہے اور اس کے نفوس کی ۴۳ فیصدی کی زبان مرہٹی۔ ۳۵ کی کنڑی۔ ۱۶ کی تلنگی اور ۵ فیصدی کی زبان اُردو ہے۔ تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے موازین ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ مربع میلونمین	تعداد: قصبات	تعداد: مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء	تعداد لکھنے اور پڑھنے والونکی
بیدر	۱۱۴	۱	۴۶	۲۹۰۰۵	۲۵۴	-۰٫۵	[illegible]
کاراموںگی	۱۵۰	۰	۵۷	۳۱٬۴۱۲	۲۰۹	-۷٫۳	
اوراد	۱۵۸	۰	۵۴	۱۶٬۳۳۰	۱۰۳	-۲۴٫۰	
کوہیر	۱۴۷	۱	۴۲	۳۲۰۴۱	۲۱۷	-۰٫۳	
نلنگہ	۲۴۸	۰	۶۳	۳۹٬۸۳۰	۱۶۰	-۱۷٫۵	
اودگیر	۵۴۴	۱	۱۵۳	۷۸۶۴۲	۱۴۴	-۱۶٫۷	
وروال راجورہ	۶۸۷	۰	۲۱۱	۷۴۶۳۷	۱۰۹	-۴۱٫۲	
جاگیرات وغیرہ	۲۱۲۰	۴	۸۳۱	۴۶۴۲۳۲	۲۱۹	-۱۵٫۳	
جملہ میزان ضلع	۴۱۶۸	۷	۱۴۵۷	۷٬۶۶٬۱۲۹	۱۸۱	-۱۸٫۱	۱۴۵۶۴

سنہ ۱۹۰۵ء مین کوہیر بیدر مین ضم ہوا اور راورا و کاراموگی مین۔ انکے علاوہ اور بھی خفیف تغیرات اوگیر۔ نلنگہ اور راجورہ تعلقات مین واقع ہوے۔ بحالت موجودہ ضلع مین پانچ تعلقات بیدر و کاراموگی و نلنگہ و اوگیر و راجورہ ہین۔ سابقاً یہ ضلع صوبۂ بیدر مین تھا۔

لوگونکی زات اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد زراعت پیشہ کاپو یعنی کنبیونکی ہے جو (۱۱۳۰۰۰) ہین علاوہ دوسری زراعت پیشہ زاتونکی جو (۷۱۰۰۰) ہین جنمین (۲۸۰۰۰) منور شامل ہین۔ بنئے (۱۳۰۰۰) اور ڈہنگر (۵۲۰۰۰) ہین۔ مہار اور مانگونکی تعداد تناسباً (۶۸۰۰۰) اور (۶۰۰۰۰) ہے۔ پہلی زات والے زراعتی مزدوری اور دوسرے چمڑے کا کام کرتے ہین۔ ویلماکی تعداد (۳۲۰۰۰) ہے تعداد اون لوگون کی جو زراعت پر گذران کرتے ہین (۴۱۷۰۰۰) یعنی فیصدی نفوس ضلع ۵۴ ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین صرف چار دیسی عیسائی یہان تھے۔

عام حالات زراعت

ضلع کی زمینین ریگڑ مسب اور سرخ قسم کی ہین۔ ریگڑ اکثر نشیبی زمینون وادیون اور گڑہونمین ہوا کرتی ہے اور بلندی پر مسب اور کھرب۔ ریگڑ ترپ پتھر کی تحلیل سے پیدا ہوتی ہے اور سرخ زمین لاٹیرٹ سے اور یہ دونون نہایت زرخیز ہین۔

معظم مواہین زراعت اور عمدہ پیداوار

مالگذاری کا طریقہ رعیتواری ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۲۰۴۸) مربع میل تھا جسمین سے (۱۷۸۸) مربع میل مزروعہ۔ ۵۱ اُفتادہ و قابل زراعت بنجر۔ ۲۰ جنگلات اور ۱۸۹ ناقابل زراعت کا رقبہ تھا۔ عمدہ پیداوار مختلف اقسام کی جوار ہے جو رقبہ مزروعہ کے ۴۴ فیصدی سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد گیہون۔ چاول اور باجرا ہین جنکا رقبہ تناسباً ۹۱ و ۵۰ اور ۲ مربع میل ہے۔ باستثنار کوہیر کے دہان ہر تعلقہ مین بوے جاتے ہین۔ مختلف حبوب (دال) مجموعی رقبہ ۱۵۹ مربع میل ہے اور

کپاس و اجناس روغندار کا رقبہ ۲۳۲ اور ۱۰۱ مربع میل ہے۔

مویشی ٹٹو بھیڑ اور بکریان

مویشی کی کوئی خاص نسل یہان نہین ہے لیکن جو جانور یہان پیدا ہوتے ہین زراعتی ضرورتون کے لئے کافی ہین۔ مرہٹہ۔ یابو چالیس روپیہ سے دو سو روپیہ تک فروخت ہوتے ہین۔ اور سرکار نے ترقی نسل کے لئے دو عربی تخمی گھوڑے خاص بیدر مین رکھے ہین۔ بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہوتی ہین۔

آبپاشی

تری کا رقبہ صرف ۳۴ مربع میل ہے جو حسب ذیل تقسیم پایا ہے۔ نہرون اور نالون کے نیچے ۴ مربع میل۔ زیر باولی ۲۸۔ اور دیگر ذرایع سے ۲ مربع میل۔ اگرچہ ضلع مین ۱۰۸ تالاب و کنٹہ ہین مگر ان کا پانی صرف پینے کے کام آتا ہے۔ صرف ایک تالاب زراعتی ہے آبپاشی اکثر باولیون سے ہوتی ہے جنکی تعداد (۲۹۸۰) ہے۔

جنگلات

ضلع ہذا مین کوئی محفوظہ جنگل نہین ہے صرف ۲۰ مربع میل کا غیر محفوظہ جنگل موجود ہے۔

معدنیات

معدنیات مین بلغم (کھڑی)۔ سرخ گیرو اور گچ ہوتا ہے اور یہ اخیر معدنی چھتون پر لگانے سے پانی سے حفاظت ہوتی ہے۔ زرد اور سرخ لاٹیریٹ اور سیاہ بسالٹ کے پتھر اکثر عمارتون مین کام آتے ہین یہ سیاہ پتھر قبرون پر اکثر لگایا جاتا ہے اور نہایت عمدہ جلا قبول کرتا ہے۔

صنایع و دستکاری

یہ ضلع بیدری کام کے لئے نہایت مشہور ہے۔ جسمین تانبا۔ جست۔ سیسا اور قلعی شریک ہین اور اوسپر چاندی اور بعض اوقات سونے سے بھی پچی کاری کیجاتی ہے۔ حقہ۔ پاندان۔ آبخورہ صراحیان۔ لگن۔ سیلابچی۔ آفتابہ وغیرہ اسکے بناتے ہین۔ مگر افسوس ہے کہ یہ ہنر عدم سرپرستی سے مفقود ہوتا جاتا ہے۔ چند عمدہ چیزین اس جنس کی شاہ ایڈورڈ ہفتم کے لئے جب وہ بحیثیت

شاہزادۂ ویلز ۱۸۷۵ء مین ہندوستان آئے تھے تحفتہً بھیجی گئی تھین اور اکثر نمایشون مین بھی یہ چیزین بھیجی گئی ہین۔ زردوزی اور کاڑہنے کے کام بھی عمدہ ہوتے ہین۔ معمولی گاڑہا کپڑا اور ساڑیان جو سابقًا کثرت سے تیار ہوتی تھین اب بسبب کارخانہ کے ارزان کپڑون کے اونکی مانگ کمتر ہے۔ دہنگر لوگ سیاہ کملین بناتے ہین جو عہ سے ۲ روپیہ تک کو فروخت ہوتی ہین۔ سابق مین متعدد شکرسازی کے کارخانہ ضلع مین جاری تھے لیکن ارزان ولایتی شکر کی درآمد نے انکو تباہ کردیا ہے

تجارت

معظم برآمد ملک جوار ودیگر غلات۔ کپاس۔ تیل۔ مرچ۔ اجناس روغندار۔ گڑ۔ تمباکو۔ بھیڑ۔ بکریان سینگ وچمڑے ہین۔ اور معظم درآمد مین لوہا اور لوہیکا سامان۔ نمک۔ سوکھی مچھلی۔ افیون۔ چاندی سونا۔ تانبا۔ تانبے اور پیتل کے برتن۔ ولایتی شکر۔ معدنی تیل۔ گندہک۔ خام ریشم اور اقسام کے ریشمی۔ اونی۔ اور سوتی کپڑے ہین۔ معتبر تجارت گاہ بیدر ہے۔ ہمناباد جو کسیوقت مین معتبر تجارت کا مرکز تھا۔ اب بسبب نظام ریلوے کے اوسکی وہ عظمت باقی نہین رہی ہے مشہور تجارت پیشہ ذاتین بنیئے کومٹی اور لنگایت ہین جو ساہوکارا بھی کرتے ہین۔ ضلع کے مختلف مقامات مین ہفتہ واری بازار بھرتے ہین۔ گھوڑون اور جانورونکی بہت بڑی جاترا ہر سال مالیگانون مین نومبر اور ڈسمبر کے مہینون مین ہوا کرتی تھی جو مہینا بھر رہتی تھی۔ چار ہزار سے زاید گھوڑے اور ٹٹو ۱۸۹۷ء مین فروخت ہوئے مگر یہ جاترا بسبب طاعون کے اوس سال سے موقوف ہے۔

ریلوے اور سڑکین

یہ ضلع ریل سے محروم ہے۔ پختہ سڑک عثمان آباد سے بلدہ تک کی اس ضلع مین سے گذرتی ہے جسکے دونون طرف ببول کے درخت نصب ہین۔

قحط

۱۸۷۶-۱۸۷۷ء کے قحط سے بیدر کو چندان صدمہ نہین پہونچا لیکن ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے قحط سے بہت

سختی جھیلنی پڑی - ۱۸۹۹ء مین بارش صرف ۱۵ - اینچ ہوئی اور اسکے آگے کا سال بھی خشک تھا -
چھہ مقام پر امدادی کام تعلقات وروال راجورہ و اودگیر و نلنگہ مین جاری کئے گئے جہان قحط کی شدت
زیادہ تھی اور زیادہ سے زیادہ روزانہ حاضری (۲۹۲۶۲) نفوس کی تھی - خریف و ربیع کی پیداوا
۲۸ فیصدی تھی - اور آبی کے دہان ۳۷ فیصدی تابی مین تو کچھہ ہوا ہی نہین - ۱۹۰۱ء کی
مردم شماری مین پندرہ فیصدی کی کمی ظاہر ہوئی جو قحط کی وجہ سے تھی اور ۳۵ فیصدی جانور
تلف ہوئے - قحط کا کل صرفہ اس ضلع مین تین لاکھہ روپیہ ہوا -

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

اس ضلع مین دو بڑی قسمتین ہین - ایک مین تعلقات اودگیر - ورروال راجورہ ونلنگہ ہین جو دوم تعلقدار
کے تفویض ہے - دوسری قسمت مین تعلقات بیدر و کاماریڈی ہین - اور یہ سوم تعلقدار کے سپرد ہے
اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتون کے کام کی عام نگرانی کرتے ہین ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہاء دیوانی و فوجداری

عدالت ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین - سات تحتانی دیوانی عدالتون پر تحصیلدار مقرر ہین - اول تعلقدار
ناظم اعلاء فوجداری ضلع ہین اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو ان اقتدارات کو تعلقدار
کے مستقر سے دور رہنے کیوقت کام مین لاتے ہین - دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون
کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم حاصل ہین - معمولی جرائم کمتر واقع ہوتے ہین - اور بمناسبت
حالت فصل ڈکیتی مین تفاوت ہوا کرتا ہے -

انتظام مالگذاری

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا کچھہ حال معلوم نہین - موافق طریقہ قدیم تعلقات متاجرون کو ڈیڑہ آنہ
فی روپیہ تقرر پر دئے جاتے تھے ۱۸۶۶ء مین یہ طریقہ تمام مملکت مین موقوف ہوا اور انتظام
بذریعہ عہدہ دارون کے جاری کیا گیا ۱۸۸۵ء مین ضلع کا بندوبست پندرہ سال کی میعاد کے

لئے کیا گیا۔ اوسط دہارا اراضی خشکی کا عـــ۲ فی ایکر ہے (اعلی ــے ہ اقل عہ) اور اراضی تری کے لئے اوسط دہارا فی ایکر ــے ۸ روپیہ ہے (اعلی عــ۹ـــــ اقل عــ۶ـــ)۔ آمدنی مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع ذیل مین دیگئی ہے

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفائی و لوکل بورڈ

فی روپیہ ایک آنہ سیس زر مالگذاری اراضی پر لیا جاتا ہے جس کے منجملہ تین پائی مقامی کامون کے لئے علیحدہ رکھے جاتے ہین۔ بیدر مین ضلع کا بورڈ ہے اور باقی تعلقات مین تعلقہ کے بورڈ قایم ہین۔ ضلع کا بورڈ اپنے کامونکے علاوہ تعلقات کے بورڈز اور بیدر کی صفائی کی بہی نگرانی کرتا ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین کل خرچ ان بورڈونکا ــــ۱۱ـــ روپیہ تہا ہر تعلقہ کے مستقر پر ایک مختصر سا عملہ صفائی کے لئے مقرر ہے

پولیس و محابس

اول تعلقدار افسر اعلے کوتوالی ضلع ہین اور مہتمم پولیس انکے عملی مددگار ہین۔ ضلع مین ۲۷ پولیس کے تہانے ہین اور جمعیت مین (۶۴۴) جوان (۷۵) تحتانی افسر اور باون سواران پولیس شامل ہین جو سات امینون کے ماتحت ہین۔ ایک مختصر خاص پولیس بنام رکھوالی مشہور ہے۔ ضلع کے محبس مین نتلو قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے۔ لیکن چہ ماہ سے زائد میعاد کے قیدی تہوڑے دنون آگے تک سنٹرل جیل نظام آباد (اندور) کو بہیجے جاتے تہے۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم اس ضلع کا پایہ گہٹا ہوا ہے اور صرف ۹ر۱ فیصدی (۷ر۳ مرد و ۶ر۰ عورتین) سنہ ۱۹۰۱ء مین یہان پڑہنے لکہنے سے واقف تہے۔ کل تعداد زیر تعلیم لڑکونکی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین متناسبا (۶۵۵) و (۲۸۴۹) و (۲۷۴۲) اور (۲۵۵۹) تھی سنہ ۱۹۰۳ء مین تیس ابتدائی اور ردو

مڈل اور ایک ہائی اسکول جاری تھے اور اوس سال (۳۰۴) لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ تعلیم کا کل خرچ [illegible] تھا جسکے منجملہ لوکل بورڈ سے [illegible] اور خزانہ سرکاری سے [illegible] اور اُجرت تعلیم سے [illegible] روپیہ دیے گئے۔

دوا خانجات

یہان چار دوا خانہ بشمول ایک دوا خانہ یونانی کے ہین جنمین بارہ مریضان داخلی کرنیکی جائے ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اُن دوا خانون مین (۳۴۹۰۰) مریض زیر علاج رہے جنمین ۱۹۴ مریضان داخلی تھے اور جراحی کے ۵۰۳ عمل کیے گئے۔ کل مصارف اس صیغہ کے سال مذکور مین [illegible] روپیہ تھے۔

ٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۱۷۳ بچون کے کامیابی کے ساتھ ٹیکا لگایا گیا یعنے فی ہزار نفوس ضلع ۲۱۳ کے

تعلقہ بیدر

یہ ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا ایک تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۰۵۳۹۲) تھی اور رقبہ (۴۸۷) مربع میل۔ اور سنہ ۱۸۹۱ء مین تعداد نفوس (۱۰۵۷۸۱) تھی۔ ان اعداد مین تعلقہ کوہیر کے اعداد بھی شامل ہین جو سنہ ۱۹۰۵ء مین اس تعلقہ مین ضم کیا گیا اور جسکا رقبہ (۲۳۶) مربع میل اور جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۲۵۵۸) تھی۔ اس تعلقہ مین دو قصبہ بیدر (۱۲۳۷۶ نفوس) مستقر تعلقہ و ضلع اور قصبہ کوہیر (۶۳۷۹) اور ۱۷۷ مواضع ہین جنمین (۸۹) مواضع جاگیر کے ہین۔ کوہیر آمون کے لئے مشہور رہے۔ چنانچہ عالمگیر نے اپنے امرا کی خواہش کی نسبت کہا تھا ع بہر تدبیر یاد رفت کوہیر اوس وقت آمونکی فصل تھی۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۲۶ء۱ لاکھ تھی یہ تعلقہ ایک مرتفع سطح پر واقع ہے جسکی زمین لاٹیریٹ یعنی سُرخ پتھر کی ہے اور رود مانجرا اسمین سے گذرتی ہے۔ تعلقات بائیگاہ چنچولی (۲۹۷۱۰ نفوس و ۴۷ مواضع) و اکیلی (۲۳۴۲۲ نفوس و ۵۳ مواضع) وچٹگوپہ (۲۹۱۰ نفوس و ۹۳ مواضع) اور جاگیر کلیانی (۳۶۲۰۵ نفوس اور ۲۷ مواضع) سب اس سے ملحق ہین قصبہ

کلیانی (۱۹۱۱ نفوس) وہمناباد (۶۱۳۷) اور علی کھیڑ (۵۷۴۰) تعلقات کلیانی وچنچولی کے بڑے قصبات ہین

تعلقہ کاراموتگی

یہ ضلع بیدر کا صرف خاص کا تعلقہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری (۵۱۸۰۸) تھی اور رقبہ (۳۶۲) مربع میل تھا مگر سنہ ۱۸۹۱ء مین اسمین (۶۰۳۴۱) نفوس تھے۔ یہ کمی سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحط سے ہوئی ہے۔ اسمین (۱۳۰) مواضع ہین جنمین ۱۹ جاگیری مواضع ہین رجوارہ (۲۱۶۵ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۵ء سے تعلقہ اورادبھی اسمین شریک ہوگیا ہے جسکا رقبہ ۱۸۹ مربع میل اور مردم شماری (۱۹۳۰۱) اور جسکے مواضع سنہ ۱۹۰۱ء مین ۶۵ تھے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی۔ رود مانجرا اسمین سے گذرتی ہے۔ تعلقہ نارائن کھیڑ علاقہ پائیگاہ (۲۹۰۷۲ نفوس) اسکے جنوب کو واقع ہے اسمین (۱۰۶) مواضع ہین۔ نارائن کھیڑ کے جنوب کیجانب تعلقہ حسن آباد علاقہ پائیگاہ ہے۔ مردم شماری اسکی (۲۱۵۶۳) اور مواضع اسکے ۴۵ ہین۔

تعلقہ ظہیرآباد

یہ تعلقہ ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۴۸۰۰۲) اور رقبہ ۳۱۵ مربع میل تھا لیکن سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۵۹۱۴۸) تھی سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحط سے یہ کمی واقع ہوئی۔ اسمین (۸۹) مواضع ہین جنکے منجملہ ۲۶ جاگیر کے ہین اور ظہیرآباد (۳۴۳۳ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱٫۶) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع وروال راجورہ کے اسمین شریک ہوے۔ ظہیرآباد کی اکثر زمین ریگر ہے اس کے جنوب ومشرق کی جانب مین تعلقات علاقہ پائیگاہ یعنی پرتاپ پور وبھالکی وگھوڑواڑی واقع ہین۔ مردم شماری انکی (۴۲۷۶۱) و (۲۰۷۸۴) اور (۳۵۱۰۸) ہے اور اسمین علی التناسب ۶۳ اور ۴۱ اور ۵۶ مواضع ہین۔ قصبہ بھالکی (۵۸۸۷ نفوس) تعلقہ بھالکی کا مستقر ہے۔

تعلقہ اودگیر

ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا تعلقہ ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱،۳۴۸) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۱،۴۶۷) اور یہ کمی بوجہ قحط سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء واقع ہوئی۔ اسکا رقبہ (۶۸۱) مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین ایک قصبہ اودگیر (۵،۹۸۴ نفوس) اسکا مستقر اور ۲۰۷ مواضع ہین جنمین ۵۴ جاگیر کے ہین۔ مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳،۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اکثر زمین تو ریگڑ ہے اور کسیقدر لاٹیرائٹ۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع اسکے تعلقہ دگلور ضلع ناندیڑ مین منتقل ہوے اور چند مواضع تعلقہ وروال راجورہ سے اسمین شریک ہوے۔ جاگیری تعلقہ مرگ اسکے اور تعلقہ بیدر کے درمیان واقع ہے جسکی مردم شماری (۲۱،۷۳۴) اور جسکے ۷۵ مواضع ہین۔

تعلقہ وروال راجورہ

یہ تعلقہ ضلع بیدر کا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری (۹۶،۵۰۳) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۴۸،۰۰۵) تھی۔ رقبہ اسکا (۷۰۲) مربع میل ہے۔ یہ کثیر کمی سنہ ۱۹۰۰ء کی قحط شدید کا نتیجہ ہے۔ اس تعلقہ مین ۲۴۴ مواضع ہین جنمین ۳۳ مواضع جاگیر کے ہین اور وروال راجورہ (۴،۹۹۸ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین تین لاکھ روپیہ تھی۔ اور مانجرا اسکے جنوبی حصہ مین بہتی ہے اس تعلقہ کی زمین ریگڑ ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے چند مواضع تعلقات اودگیر و نلنگہ مین منتقل ہوے

قصبۂ علی کھیڑ

یہ قصبہ تعلقہ چنچولی علاقہ پایگاہ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۱۵' شمالی و ۷۷° ۱۲' شرقی پر رود مانجرا سے (۲۱) میل جانب شمال واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵،۰۴۰ نفوس)۔

قصبۂ بھالکی

تعلقہ بھالکی علاقہ پایگاہ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۳' شمالی و ۷۷° ۱۲' شرقی پر ملتقاے کارنجہ و مانجرا سے نو میل دور واقع ہوا ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵،۰۸۸ نفوس)۔

شہر بیدر

تعلقہ و ضلع بیدر علاقہ سرکار عالی کا مستقر اور خطوط ۱۷° ۵۵' شمالی اور ۷۷° ۳۲' شرقی کے تقاطع پر ایک

مرتفع اور صحت فزا میدان پر واقع ہے جو (۲۲۳۰) فٹ سمندر کی سطح سے بلند ہے۔ گذشتہ بیس سال
مین اسکے نفوس مین ترقی ہوئی ہے چنانچہ اس کی مردم شماری سنہ ۱۸۸۱ء مین (۲۰،۹۳۰ نفوس)
سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۱،۳۱۵) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۹۰۳۲) تھی۔ اخبارات مقامی کی رو سے ظاہر ہوتا
ہے کہ ورنگل کے کاکتیا راجہ نے مہادیو کے ایک دیوال کے لئے جو اسوقت یہان تھی موقوفات مقرر
کئے اور اس دیوال کے حوالی مین تیرہوین صدی عیسوی مین ایک شہر آباد ہوا جو بعد مین چلکر ایک
صوبہ کا مستقر ہوگیا۔ الغ خان نے جو بعد بنام محمد بن تغلق مشہور ہے اسکو سنہ ۱۳۲۱ء مین محاصرہ کرکے
فتح کیا۔ لیکن اسکے بعد جبکہ صوبجات دکن کے حکام نے خروج کیا تو علاء الدین حسن بانی خاندان بہمنیہ
نے اسکو سنہ ۱۳۴۷ء مین اپنی نئی سلطنت کا ضمیمہ بنالیا۔ احمد شاہ ولی دسوین بہمنی بادشاہ نے موجودہ
شہر کی بنیاد ڈالکر قلعہ بھی بنایا اور سنہ ۱۴۳۰ء مین پایے تخت کو گلبرگہ سے بیدر مین منتقل کیا۔ یہ سلطنت
بہمنیہ کے انقراض تک اوس خاندان کا پایے تخت رہا یہانتک کہ امر برید نے سنہ ۱۴۹۲ء مین ایک
خودمختار بادشاہی قایم کی۔ امر برید کی حکومت بیدر اور اوسکے اطراف کے اضلاع پر قایم تھی اوسکے
بعد علی برید سنہ ۱۵۳۹ء مین اوسکا جانشین ہوا اور لقب شاہی کو اسنے بھی پہلے اختیار کیا اور سنہ ۱۵۸۲ء
مین انتقال کیا۔ تین اور بادشاہ۔ ابراہیم و قاسم برید و میرزا علی برید یکے بعد دیگرے تخت نشین
ہوے اور میرزا علی برید نے امیر برید ثانی کا لقب اختیار کیا مگر یہ دولت مستعجل امیر برید ثانی کے قید
ہونیکے ساتھ ہی منقرض ہوئی جبکہ ابراہیم عادلشاہ نے امیر برید کو قید کرکے بیجاپور بھیجا۔ سنہ ۱۶۲۴ء
مین افواج نظام شاہیہ نے بافسری ملک عنبر بیدر کو محاصرہ کرکے لوٹ لیا لیکن شاہ بیجاپور نے پھر
اوسپر قبضہ کیا۔ اسکے بعد اورنگ زیب نے سنہ ۱۶۵۶ء مین بیدر کا محاصرہ کرکے اسکو فتح کیا اور اس کا

نام بدلکر ظفرآباد رکھا۔ یہ شہر مغلیہ کے قبضہ مین اٹھارہوین صدی کے اوائل تک رہا اور اوسوقت دولت ابدآیت آصفیہ مین ضم ہوا۔

شہر بیدر اپنے زمانہ ترقی و آبادی مین بہت بڑا شہر ہوگا جیسا کہ اوسکے محلات و مساجد و دیگر عمارات سے ظاہر ہے۔ اسمین محمود گاوان وزیر مشہور سلطنت بہمنیہ کا بڑا مدرسہ و جامع مسجد اور سولہ کھمبے کی مشہور اور نامور عمارتین ہین۔ یہ آخر مسجد قلعہ کے اندر ہے۔ اسکے علاوہ قلعہ مین رنگ محل اور دارالضرب کا ویرانہ۔ ایرانی حمام۔ سلاح خانہ اور متعدد بارود کے مخزن موجود ہین۔ اسکی حصار اور قلعہ بندی نہایت مستحکم اور اسوقت تک قایم ہین۔ اسکے متعدد برجون پر توپین چڑھی ہوئی ہین۔ بعض جنمین سے بہت بڑی ہین خصوصاً اسمین ایک وہ توپ ہے جو بیجاپور سے یہان لائی گئی تہی۔ شہر کے مغرب کی جانب علی برید و قاسم برید و دیگر اراکین خاندان بریدیہ کی قبرین موجود ہین اور خاندان بہمنیہ کے بارہ بادشاہونکے مقبرہ موضع آشٹور مین واقع ہین جو بیدر کے شمال مشرق کیجانب واقع ہے۔ قلعہ کے اندر کی اکثر عمارتین فی الحال سرکاری دفتر کے کام آتی ہین۔ شہر بیدر ضلع کی تجارت کا سبسے زیادہ معتبر مرکز ہے اور بیدر کے نام سے بیدری یا بدری کا کام بھی مشہور ہے جو تانبا۔ سیسا قلعی (رانگ) اور جست سے مرکب ہے اور جسپر چاندی اور کبھی سونیکا پتر بہی جڑتے ہین۔ مگر افسوس ہے کہ یہ ہنر ترقی کی حالت مین نہین ہے۔

قصبۂ ہمنا باد

یہ قصبہ تعلقہ چنچولی علاقہ پایگاہ کا مستقر اور ایک تجارتی مرکز ہے اور خطوط ۱۷-۴۷ شمالی ۷۷-۸ شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۱۳۶) اسکی تجارتی ترقی مین اوسوقت سے بہت کچھ کمی واقع ہوئی ہے۔ جب سے کہ نظام ریلوے جاری ہوئی ہے۔ کیونکہ تجارت کا راستہ

بدل گیا ہے۔

قصبہ کلیانی

یہ قصبہ جاگیر ضلع بیدر مین خطوط ۱۷° - ۵۳' شمالی اور ۷۶° - ۵۷' شرقی بیدر سے ۳۶ میل جانب مغرب واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۱۹۱) تھی۔ گیارہوین صدی عیسوی کے اواسط مین سومیشور اول نے اوسکو چالوکیا ریاست کا پائے تخت بنایا۔ اسکے سو برس بعد بجالا کلچوری نے جو اس ریاست کا سپہ سالار تھا ریاست کا غصب کیا۔ کلیانی نہ صرف ایک بڑا پائے تخت تھا بلکہ وجنیا نیشور کا مقام تھا جو متیاکشرا نامی کتاب کا مصنف ہے اور لنگایت قوم کا بانی بسوا بھی یہین کا رہنے والا تھا۔ بسوا اور لنگایت قوم کا بیان میسور کے گزیٹیر مین مفصل درج ہے۔ کلچوریون کے بعد دیوگری (دولت آباد) کے یادو راجاؤن کا عمل رہا مگر بہمنیہ سلطنت کے قایم ہونیکے بعد کلیانی چودہوین صدی عیسوی مین اونکے قبضہ مین آئی اور اوسکے بعد بیجاپور کی حکومت کا ضمیمہ قرار پائی۔ مغلون نے اسکو سنہ ۱۶۵۳ء مین غارت کیا۔ سنہ ۱۶۵۶ء مین اورنگ زیب نے اسکو بھی محاصرہ کیا مگر محصورین نے بڑی دلیری کے ساتھ لڑنیکے بعد قلعہ کو تسلیم کیا۔ اسکی عمدہ دیولین جو اسوقت اسکی زینت تھین چالوکیون کے زمانہ انقراض اور مسلمانون کی لڑائیون کے زمانہ مین یا تو منہدم ہوگئین یا اونکو مسجد بنا دیا گیا۔ شعر

کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد	ببین کرامتِ بتخانۂ مرا اے شیخ

قصبۂ کوہیر

یہ ایک قصبہ تعلقہ و ضلع بیدر کا ہے جو خطوط ۱۷° - ۳۶' شمالی و ۷۶° - ۴۳' شرقی پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۶۳۰۹) تھی بیدر سے کوہیر چوبیس میل جانب جنوب مشرق واقع ہے اور اسمین علاوہ متعدد مسجدون کے دو مقبرہ مسلمان بزرگون کے بھی ہین اور جامع مسجد جو بہمنیونکی

تعمیر ہے نہایت معروف عمارت ہے۔ قصبہ مین ایک مڈل اسکول اور ایک لڑکیون کا مدرسہ۔ ٹپہ خانہ اور امین کی کچہری ہے۔ اس قصبہ مین متعدد امرائیان ہین اور زمانہ سے اسکے آم مشہور ہین۔

موضع مالیگانون

یہ ایک جاگیری موضع ضلع بیدر کے شمال شرق مین خطوط ۱۸° - ۴۱ شمالی و ۷۶° - ۵۸ شرقی پر واقع ہے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۲۷۰۰) تھی۔ اسکی جاترا مشہور ہے جہان چار ہزار گھوڑے اور ٹٹو سات سو روپیہ کی قیمت تک کے فروخت ہوتے تھے۔ کپڑے کے تھان اور اقسام کے کپڑے اور دیگر سامان بھی معرض بیع مین آتا تھا مگر قحط اور طاعون کی وجہ سے یہ جاترا سنہ ۱۸۹۶ء سے موقوف ہے۔

قصبہ اُدگیر

یہ قصبہ تعلقہ ادگیر کا مستقر اور خطوط ۱۸° - ۲۴ شمالی و ۷۷° - ۷ شرقی پر واقع ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۹۸۴) تھی۔ یہ قلعہ شاہان بیجاپور کا تھا جسکو شاہجہان کے جنرل نے سنہ ۱۶۳۵ء مین محاصرہ اور فتح کیا۔ سنہ ۱۷۶۰ء مین نواب صلابت جنگ اور مرہٹون مین یہان ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی۔ نواب صلابت جنگ اور اونکے بھائی سات ہزار سوارون کے ساتھ قلعہ مین تھے اور مرہٹون کی فوج بیرون قلعہ ساٹھ ہزار تھی ہر اور گھمسان لڑائی ہوا کرتی تھی آخرکار نواب موصوف کو مجبوراً مرہٹون سے صلح کرنی پڑی۔ یہ قلعہ سنہ ۱۴۹۳ء مین بنا تھا اور اسکے چارون طرف خندق ہے۔ دو محل اسکے اندر اور دو قلعہ کے باہر بھی ہین مگر فی الحال سب ویران ہین۔

صوبۂ اورنگ آباد

یہ ایک صوبہ سرکار حیدرآباد کا ہے جو ممالک محروسہ کے شمالی غربی گوشہ مین درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° - ۲۸َ و ۲۰° - ۴۰َ اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۴° - ۴۰َ و ۷۸° - ۶َ کے واقع ہے - صوبہ دار کا مستقر خاص اورنگ آباد مین ہے - جملہ مردم شماری اس صوبہ کی ۱۸۸۱ء مین (۲۶۱۰۲۴۷) اتھی جو ترقی کر کے ۱۸۹۱ء مین (۲۹۰۹۵۶۱) ہوئی مگر ۱۹۰۱ء مین بسبب پچھلے دو سالون کے قحط و خشک سالی کے گھٹکر (۲۳۶۳۱۱۴) ہوگئی - اسکا کل رقبہ (۱۹۰۷۱) مربع میل ہے اور نفوس کی گنجائی (۱۲۴) فی مربع میل ہے بمقابل کل ملک کی (۱۳۵) فی مربع میل کے یہ صوبہ بلحاظ وسعت رقبہ تیسرا اور بلحاظ تعداد نفوس چوتھا ہے - ۱۹۰۱ء مین اسمین (۸۹) فیصدی ہندو اور دس فیصدی مسلمان تھے - اور عیسائی (۲۸۴۶) جنمین سے (۲۶۱۳) دیسی عیسائی تھے (۱۲۴۷۷) جنمین ۲۵۶ پارسی (۲۵۶۳) سکھ اور (۹۳۸۰) انیمسٹ تھے۔

اس صوبہ مین ۲۰ قصبات ہین یعنی کل ملک کی تعداد قصبات کا ربع اور اسمین (۵۴۹۰) مواضع ہین - بڑے قصبات مین شہر اورنگ آباد بشمول چھاونی (۳۶۸۳۷) نفوس اجالنہ بشمول چھاونی (۲۰۲۷۰) ہین معتبر تجارتی مراکز اورنگ آباد - جالنہ - قادرآباد - ناندیڑ - بیٹر - آنبہ اور پرلی ہین - اورنگ آباد کی شہرت زیادہ تر اس وجہ سے بھی ہے کہ یہ شہر اورنگ زیب کی صوبہ داری کے زمانہ مین اونکا مستقر رہا ہے - اونکی قبر خلدآباد (روضہ) مین ہے جہان ۱۷۰۷ء

مین اونکی وفات کے بعد اونکی نعش کو احمد نگر سے لاکر مدفون کیا گیا تھا - خلد آباد مین ملک عنبر وزیر نظامت وہیمہ احمد نگر اور ابوالحسن تانا شاہ اخیر بادشاہ خاندان قطب شاہیہ کی قبرین بھی ہین اور آخر الذکر کو اورنگ زیب نے ۱۶۸۷ء مین قید کیا تھا -

۱۹۰۵ء مین جو تغیرات عمل مین آئے اون سے صرف دو ہی ضلع پربھنی و ناندیڑ اس صوبہ مین متاثر ہوئے - تختہ ذیل سے جدید رقبہ اور اوسکی مردم شماری و مالگذاری اراضی و سیس کا حال ظاہر ہوگا -

اضلاع	رقبہ مربع میلو نمین	مردم شماری از سنہ ۱۹۰۱ء	مالگذاری اراضی و سیس
اورنگ آباد	۶,۱۷۲	۷,۲۱,۴۰۷	[illegible]
پربھنی	۵,۴۳۳	۶,۹۶,۷۶۵	[illegible]
ناندیڑ	۳,۶۱۲	۵۵۰,۱۴۸	[illegible]
بیڑ	۴,۴۶۰	۴۹۲۲۵۸	[illegible]
میزان صوبہ	۱۹,۶۷۷	۲,۴۶۰,۵۷۸	[illegible]

ضلع اورنگ آباد

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے

یہ ضلع ممالک محروسہ کے منتہا شمالی غربی گوشہ مین واقع اور بجانب شمال و مغرب و جنوب علاقہ بمبئی کے اضلاع خاندیس و احمد نگر اور اس سرکار کے ضلع بیڑ سے محدود ہے - اور بجانب مشرق ضلع پربھنی اور برار کے ضلع بلڈھانہ سے گھرا ہوا ہے - یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۹-۱۸ اور ۲۰ ۴۰ ۲۰

مابین خطوط طول بلد شرقی ۴۰ء۷۴ - ۴۰ء۷۶ اور ۴۰ء۷۶ کے واقع ہوا ہے اور اسکا کل رقبہ (۶۱۷۴) مربع میل ہے - ضلع اورنگ آباد دو حصونپر منقسم ہے - بالا گھاٹ شمال مین اور پائین گھاٹ جنوب مین جو دریا گوداوری کے وادی مین منتہی ہوتا ہے - شمالی پہاڑ برار کے بالا گھاٹ کے امتداد ہین اور بوجہ قربت مواضع جہان سے یہ سلسلہ گذرتا ہے اون مواضع کے نام سے یہ سلسلہ موسوم ہین جیسا کہ ساتارا - اجنٹا - کنٹر وغیرہ مہادیو کا سلسلہ جو ساتارا کے امتداد مین ہے سمندر کی سطح سی (۲۷۰۲) فٹ مرتفع ہے - تمام پہاڑ اس نواح کے سیڑہیونکی طرح مرتب ہین اور سب کی چوٹیان مسطح ہین - ایک سلسلہ (۲۴۰۰) فٹ مرتفع خاناپور سے نکلکر اورنگ آباد و دولت آباد سے گذرتے ہوئے جالنہ تک جاتا ہے - دولت آباد (۳۰۲۲) فٹ بلند ہے - سرپناتھ کا پہاڑ جو بائیا محال کے سلسلہ مین ہے (۳۵۱۷) فٹ سطح دریا سے بلند ہے - گوتالا کے پہاڑ جو اجنٹا اور ساتمالا کے نام سے بھی مشہور ہین اِس مرتفع میدان کی شمالی حد واقع ہوے ہین اور شرق و غرب کے مابین (۱۷۰) میل تک چلے گئے ہین -

سب سے زیادہ مشہور دریا گوداوری ہے جو ۱۲۰ میل تک اس ضلع کی جنوبی سرحد واقع ہوا ہے اور اسکو اضلاع احمدنگر و بیڑ سے جدا کرتا ہے سینا جو کنٹر کے پہاڑون سے نکلتی ہے - دہینڈا دولت آباد کے قریب سے اور دودنا جو اورنگ آباد کے مشرقی پہاڑ دنین سے جاری ہوتی ہے اسکی معاونین ہین - ضلع کی سطح کا عام سیلان جنوب اور جنوب شرق کیجانب ہے -

طبقات الارض

یہ ضلع دکن ٹرپ کے حدود مین واقع ہے - گوداوری اور اوسکے بعض معاونین کی وادیون مین ٹرپ موٹی پت اور چکنی مٹی کے طبقات سے ڈھپا ہوا ہے جو بالائی پلا یوسین یا پلائسٹوسین

زمانہ کے طبقات ہین اور جنمین مفقودہ میملیا (یعنی دودہ پلانے والے جانورون) کی ہڈیان پائی جاتی ہین - اجنٹا اور ایلورہ کے مشہور غار دکن ٹرپ کے بسالٹ کی تہدی مین تراشے گئے ہین -

نباتات — بڑے اشجار کے جنگل بالا گھاٹ کے اطراف کے پہاڑون اور اونمین سے جاری شدہ ندیونکی وادیونکو ڈھاپے ہوے ہین - اجنٹا اور گوتالا کی گھاٹیونمین بہی گھنے جنگل ہین -

حیوانات — جو حیوانات وحشی اس ضلع مین پائے جاتے ہین وہ ہرن جنگلی سور - بندر - ریچھ - خرگوش جنگلی کتے اور بھیڑیے ہین اور کبھی کبھی شیر اور تیندوے بہی نظر آجاتے ہین -

موسم وآب وہوا — یہان کی آب وہوا اکثر صحت بخش ہے البتہ موسم بارش اور جاڑون کے دو ایک مہینونمین بخار کی شکایت رہتی ہے - بالاگھاٹ خشک اور صحت افزا ہے اور اسکا اوسط وتدل تمام سال مین (۸۰) درجہ ہے - بانزہت ترین مقام اس ضلع مین روضہ یعنی خلدآباد ہے جو غارہاے ایلورہ کے جنوبی شرقی پہاڑونپر واقع ہے اور جہان مین موسم گرما مین انکو حرارت ۹۲° سے زیادہ نہین ہوتی ہے -

بارش — اوسط بارش اکیس سال کی من ابتداے ۱۸۸۱ء لغایتہ ۱۹۰۱ء پچیس انچ تھی - اس ضلع کو کمی بارش (۱۲ انچ) اور قحط سے ۱۸۹۹ء اور سنہ ۱۹۰۱ء مین سخت صدمہ پہونچا -

تاریخ — دکن کی ابتدائی تاریخ مین یہ ضلع نہایت وقیع ہے - حضرت عیسیٰ کے زمانہ کے بہت سال آگے پیٹھن ایک معتبر شہر اور ایک بادشاہی کا پایہ تخت تھا - بطلیموس کے ہندوستان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹھن آندھیرا راجا پولومائی دوم کا پایہ تخت تھا جو ۱۳۸ء سے ۱۷۰ء تک جزیرہ نماے ہند مین حکومت کرتا تھا - آندھرا راج کے انحطاط سے جو تیسری صدی عیسوی مین واقع ہوا ایک ایسا زمانہ شروع ہوتا ہے جسکا کچہ حال معلوم نہین لیکن اس قدر البتہ ظاہر ہوتا ہے کہ تین سو برس بعد یہ

ملک چالوکیونکے قبضہ مین آیا جسپر اونکی حکومت ایک مدت دراز تک رہی - ساتوین صدی مین ہیوین ٹسانگ چینی سیاح نے پولیکیسن دوم کے عہد بادشاہی مین اجنٹا کے غارونکا ملاحظہ کیا سنہ ۶۴۰ء مین راشٹراکوٹونکو چالوکیونپر غلبہ ہوا اور انکا ایک راجا - کرشنا اول اوس مشہور دیول کیلاس کا بانی ہے جو ایلورہ مین فی الحال موجود ہے - سنہ ۹۷۳ء مین راشٹراکوٹونکو شکست ہوئی اور چالوکیا پھر حکومت پر آئے مگر وہ سابق کی آب وتاب باقی نرہی - چالوکیون کے باجگذارون مین یادوبھی شریک ہین لیکن انکو سیونا کہنا مناسب ترہے - ایک بڑی لمبی فہرست حکمرانون کی مرتب کی گئی ہے جسکی ابتدا نوین صدی کے اوائل سے ہے لیکن پہلا خودمختار راجا بھیلما اول تھا جس نے اس ملک مین سنہ ۱۱۸۷ء مین دولت آباد وناسک کے درمیان قدم جمایا اور دیوگری (دولت آباد حال کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا سنہ ۱۱۹۱ء مین وہ میسور کے مویسالا راجا کے ساتھ لڑتے لڑتے مارا گیا اور اوسکے پوتے سنگھنا نے اپنی حکومت کو شمال مین خاندیس سے لیکر جنوب مین میسور تک وسعت دی گویا فی الحقیقت اوسکی حکومت مین مغربی چالوکیا کا ملک تماماً شامل تھا - سنگھنا نے گجرات کو بھی تسخیر کیا اور اوسکا دعویٰ تھا کہ اوسنے تمام ہندوستان کو فتح کیا ہے - سنہ ۱۲۹۴ء مین علاءالدین خلجی نے دکن کو تسخیر کیا اور رامچندر کو جو آخری خودمختار راجہ یادو خاندان کا تھا اوسکے پایۂ تخت کے قریب شکست دی اور بہت کچھ مال وغنیمت حاصل کیا اور خراج کا وعدہ بھی اوس سے لیا - ایکسال جب خراج کی ادائی مین قصور ہوا تو ملک کافور سنہ ۱۳۰۶ء مین تسخیر دکن کے لئے مامور ہوا اور رامچندر بلاجنگ کئے خراج کے دینے پر مجبور ہوا - اسکے بعد اسکے بیٹے اور جانشین کی جانب سے جب خراج ادا نہین ہوا تو دوسرے مہم اوسکے وصول اور راجا کی سرکوبی کے لئے بھیجے گئے اور

سنہ ۱۳۱۸ء مین ہرپال یادو سلسلہ کے اخیر راجا کی کھال نکالی گئی اور یادو حکومت بالکل منقرض ہوگئی۔ سنہ ۱۳۴۷ء سے یہ ضلع سلطنت بہمنیہ کا جزو رہا اور سنہ ۱۴۹۹ء مین احمد نگر کا ضمیمہ قرار پایا۔ سنہ ۱۶۰۰ء مین چاند بی بی کے قتل کے مغلون نے بماتحتی شہزادہ دانیال احمد نگر پر قبضہ کیا۔ احمد نگر کے وزیر ملک عنبر نے مغلونکے ساتھ بہتیری لڑائیان لڑین اور سنہ ۱۶۱۰ء مین قصبہ کھڑکی کی بنیاد ڈالی جو اس وقت اورنگ آباد کہلاتا ہے اور اوسکو اپنا مقر حکومت بنایا۔ سنہ ۱۶۲۶ء مین اوسنے وفات پائی اور احمد نگر اور اورنگ آباد دونون سلطنت دہلی مین ضم کردیے گئے مگر یہ ضلع اوس سلطنت سے اٹھاروین صدی کی ابتدا مین جبکہ دولت آبادایت آصفی قایم ہوئی منتزع کرلیا گیا۔

آثار عتیقہ

ہندوستان مین سب سے زیادہ مشہور و باوقعت غارون کے مندروہ ہین جو ایلورہ و اورنگ آباد و اجنٹا کے حوالی مین موجود اور بودہ و جین و برہمنی اقسام تعمیر سے تعلق رکھتے ہین۔ اجنٹا کے غار (۲۹) ہین اور اونمین نہایت عمدہ مصوری و رنگ آمیزی کی گئی ہے۔ اور اجنٹا سے گیارہ میل جانب مغرب دو غار گھٹوٹ کچ کے ہین شہر اورنگ آباد کے شمال مین بارا بودہ قوم کے غار ہین۔ ایلورہ کے سلسلہ مین بعض بہت بڑے اور بہت عمدہ ترشے ہوے غار ہین جنکی تاریخ تیاری حضرت مسیح کے دوسو برس قبل سے آٹھوین صدی عیسوی تک کی ہے۔ دولت آباد کا عظیم قلعہ ایک عجیب تعمیر ہے۔ اورنگ آباد و دولت آباد و جالنہ مین متعدد آثار مسلمانون کے ہین مگر کوئی ایسے بہت نامو نہین۔ موضع خلد آباد مین بہت سے تاریخی لوگونکی قبرین ہین جنمین اورنگ زیب اور نواب آصفجاہ بانی خاندان آصفیہ بھی شامل ہین۔

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات سے و مواضع کی تعداد (۱۰۳۰) ہے۔ گذشتہ بیس سالون مین اسکی مردم شماری

حسب ذیل رہی ہے سنہ ۱۸۸۱ء مین (۷۳۰۳۸۰)۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۳۸٫۹۷۵) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۲۱٫۴۰۷)۔ سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء کا شدید قحط اک کثیر کمی کا ذمہ دار ہے جو مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین واقع ہوئی۔ اس ضلع مین دس تعلقات ہین۔ اورنگ آباد۔ انبڑ۔ جالنہ۔ بھوکردن۔ کنڑ۔ پیٹھن۔ گنگاپور۔ ویجاپور۔ سلوڑ اور خلد آباد۔ یہ پچھلے دو تعلقات سے علاقہ صرفخاص کے ہین۔ اسکے مشہور قصبات اورنگ آباد (۳۶۸۳۷) نفوس۔ جالنہ (۲۰۲۷۰)۔ قادرآباد (۱۱۱۵۹) پیٹھن (۸۶۳۸)۔ اور ویجاپور (۵۴۵۱) ہین۔ اسکے جملہ نفوس کے ۸۵ فیصدی ہندو اور بارہ فیصدی سے زاید مسلمان ہین۔ ۷۰ فیصدی سے زیادہ مرہٹی ہے۔ تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کی تقسیم ظاہر ہوگی۔

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد		مردم شماری	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء مین	پڑھنے لکھنے والون کی تعداد
		قصبات	مواضع				
اورنگ آباد	۵۶۳	۱	۲۰۴	۹۹٫۰۰۷	۱۶۴	-۸٫۰	تعلقہ واری تعداد نامعلوم
سلوڑ	۲۱۶	۰	۴۶	۲۶٫۹۶۶	۱۲۱	-۱۶٫۰	
بھوکروساکرن	۴۲۵	۰	۱۴۲	۳۷٫۳۱۱	۸۵	-۳۰٫۰	
جالنہ	۶۱۸	۲	۱۹۷	۸۶٫۷۵۰	۱۳۵	-۱۳٫۰	
انبڑ	۸۶۶	۰	۲۷۸	۹٫۶۲۷۱	۱۰۸	-۱۳٫۰	
پیٹھن	۳۸۰	۱	۱۳۰	۵۲٫۵۵۲	۱۳۳	-۰٫۱	
گنگاپور	۴۵۳	۰	۱۷۵	۴۶٫۹۵۹	۹۹	-۱۴٫۰	
ویجاپور	۵۱۹	۱	۱۱۳	۴۳٫۷۵۷	۸۱	+۲٫۰	
کنڑ	۵۴۱	۰	۱۶۸	۵۹٫۱۹۰	۱۰۵	+۷٫۲	
خلدآباد	۹۷	۰	۲۹	۱۰٫۱۱۵	۱۰۰	-۱۱٫۳	
جاگیرات وغیرہ	۱۲۹۴	۱	۴۳۳	۱۶۱٫۵۲۹	۱۲۳	-۹٫۶	
جملہ میزان ضلع	۶۱۷۲	۶	۱۸۲۵	۷۲۱٫۴۰۷	۱۱۶	-۱۲٫۹	۲۳٫۱۷۱

۱۹۰۵ء مین مختصر سا شمول و خروج اس ضلع مین ہوا جس سے تعلقات کے رقبات و نفوس مین فی الجملہ کمی و بیشی ہوئی ہے۔

لوگونکی ذاتین اور پیشے

زراعتی ذاتونمین کنبے یعنی مرہٹہ کاپو (۲۵۰۰۰) سندی (۱۵۹۰۰) - بنجارا (۸۹۰۰) کولی (۷۰۰۰) اور مرہٹہ ہلکر (۵۸۰۰) شامل ہین - مالی یعنی باغبانونکی تعداد (۱۸۶۰۰) مہار (۶۶۸۰۰) اور مانگ یعنی چمار (۲۱۵۰۰) ہین - دہنگر (۳۱۰۰۰) - برہمن (۲۸۰۰۰) - وانی (۴۶۰۰) اور مارواڑی (۷۸۰۰) ہین - وانی اور مارواڑی مشہور تجارت پیشہ ذاتین ہین - ضلع کے (۴۶) فیصدی نفوس کا گذارا زراعت پر موقوف ہے -

عیسائی

۱۹۰۱ء مین (۲۷۶۳) عیسائی اس ضلع مین تھے جنمین (۲۵۱۲) دیسی عیسائی تھے -

عام حالات

یہان کی زمینین تین قسم کی ہین - ریگڑ یعنی سیاہ بسب یعنی سرخی مایل اور رلوان یعنی پہلے دونون قسمون کا مخلوط - ریگڑ ٹرپ کے اجار سے ماخوذ ہے اور ریتلی اور سرخ زمینین گرانیٹ کے پتھر کی تحلیل سے حاصل ہوئی ہین - کل قابل زراعت رقبہ مین پچپن فیصدی سے زاید ریگڑ ہے جو نہایت حاصل خیز - پہاڑون کے دامن کی زمینین بہی نہایت سیر حاصل ہوا کرتی ہین -

معظم سوازین زراعت -

۱۹۰۱ء مین اراضی کا نقشہ و صرفِ خاص کا رقبہ (۴۶۷۸) مربع میل تہا جسکے منجملہ (۳۷۲۷) مربع میل مزروع - (۸۲) قابل زراعت اُفتادہ و بنجر - (۳۹۲) جنگلات اور (۴۷۷) مربع میل غیر قابل زراعت زمین تہی - ۱۹۰۳ء مین مزروعہ کا رقبہ (۳۷۴۲) مربع میل تہا - معظم پیداوار جوار - باجرا گیہون ہین جنکا رقبہ متناسبًا (۹۹۱) (۵۳۵) اور (۲۸۵) مربع میل تہا - دال کے اقسام اور چاول انکی بعد ہین جنکا رقبہ (۴۹۷) اور (۱۹) مربع میل تہا کپاس اور روغن دار اجناس کثرت سے بوے جاتے ہین -

اور علی التناسب (۳۸۴) اور (۴۰۹) مربع میل سے حاصل ہوتے ہین نیشکر کا رقبہ نو میل مربع میل ہے۔

زراعتی جانور ٹٹو بھیڑ۔ بکریان

یہان کے زراعتی جانور معمولی دکھنی نسل کے ہین جو چھوٹے مضبوط تیز اور گٹھے ہوئے ہین اور زراعتی کامونکے لئے نہایت موضوع ہین وادی گوداوری کیونت مین گھوڑون کی وجہ سے بہت مشہور ہے جو بہت مضبوط اور زحمت کے تحمل اور قدم بازی کے لحاظ سے دور دور تک آنکی شہرت تہی اور عربی نسل کے سمجھے جاتے تھے لیکن فی الحال یہان یہ بات نہین۔ اورنگ آباد اور انبڑ مین تخمی گھوڑے ترقی نسل کے لئے رکھے گئے ہین۔ بھیڑ معمولی قسم ہین مگر بکریون مین دو قسم کی ہین ایک تو گجراتی چھوٹے پاؤن والی نسل ہے جنکے کان کھڑے ہوتے ہین۔ اور یہ اچھی دودہ دینے والی قسم ہے۔ دوسری قسم کے لمبے پاؤن ہین اور جسم پر لمبے بال اور جنکے لٹکتے ہوے کان ہین۔

آبپاشی

۱۹۰۱ء مین تری کا رقبہ (۱۳۴) مربع میل تھا جسکی آبپاشی (۱۹۰۰۸) باولیون سے ہوتی ہے جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ چند چھوٹے تالاب بہی ہین مگر اونکا پانی صرف پینے کے لئے مستعمل ہوتا ہے ۱۹۰۴ء مین تری کا رقبہ (۱۳۲) مربع میل ہے۔

جنگلات

اس ضلع کے جنگلات کا رقبہ بہت ہی قلیل ہے جسمین (۱۲۳) مربع میل معمولہ (۶۹) میل محفوظہ اور (۲۰۰) مربع میل غیر محفوظہ جنگل ہے۔ چوبینہ کی قسم مین ساگوان زیادہ ہے لیکن سادورا۔ دہامورا اور مالنجر بھی کچھ کم نہین ہین جنگل کا بہت بڑا حصہ غیری چوبینہ سے ڈہپا ہوا ہے۔

معدنیات

اس ضلع مین قیمتی معدنی اشیا بہت کم ہین۔ کوارٹس یعنی سنگ بلور کے اقسام عقیق۔ سنگ سلیمانی بلور سفید و نیلم بکثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ کنکر یعنی چونے کا پتھر اور ریسالٹ و گرانیٹ جو عمارت کے کام مین آتے ہین ہر جاسے پائے جاتے ہین اور عمارات مین انکا استعمال کیا جاتا ہے

صنایع و دستکاری

اورنگ آباد چاندی اور زردوزی کے کام مین مشہور ہے اور سنہری اور روپہلی بنت اور لیس اور کمخواب اور دیگر اقسام پارچہ ابریشمی مثل ہمرو و مشروع وغیرہ کثرت سے طیار ہوکر ملک سے باہر بھیجا جاتا ہے قیمتی ریشمی و سوتی ساڑیان اور دوسرے اقسام کے ریشمی کپڑے پیٹھن اور جالنہ مین تیار ہوتے ہین۔ دولت آباد کے قریب کاغذی پورہ مین اقسام کا کاغذ تیار ہوتا ہے۔ شورہ بہی قلیل مقدار مین دیہات کی کھاری مٹی اور پرانی دیوارون سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ۱۸۹۹ء مین ایک پارچہ بافی کا بڑا کارخانہ بلدہ اورنگ آباد مین قایم کیا گیا جسمین روزانہ (۷۰۰) مزدور و عملہ کام کرتا ہے۔ حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے کے ۱۹۰۰ء مین جاری ہونے سے متعدد روئی صاف کرنیکے کارخانے کھولے گئے ہین۔ صرف تعلقہ جالنہ مین تو روئی صاف کرنے اور پانچ روئی دبانے کے کارخانہ جاری ہوے۔ علاوہ انکے دو روئی صاف کرنے اور ایک تیل نکالنے کا کارخانہ اورنگ آباد مین جاری ہوا ہے۔ کل تعداد عملہ و مزدورونکی ان روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانون مین ۱۹۰۱ء مین (۱۰۱۶) تھی۔

تجارت

معظم برآمد اس ضلع کی کپاس۔ غلات و حبوبات۔ اجناس روغندار۔ رنگہای اقسام مواشی و بکریان ریشمی اور سوتی کپڑے۔ چمڑے۔ تمباکو۔ گڑ۔ گھی۔ کاغذ۔ چاندی کا سامان اور تانبے اور پیتل کے برتن ہین۔ اور معتبر درآمد ملک مین بعض غلات و حبوب خصوصًا چاول۔ نمک۔ افیون۔ انگریزی کپڑے۔ سوت۔ شکر۔ معدنی تیل میوجات۔ خام ریشم۔ گرم مصالح۔ اور پیتل و تانبے کے برتن۔ تانبا۔ سونا اور چاندی۔ زیورات۔ کاغذ۔ سامان آہنی اور گند ہک ہین۔ معتبر تجارتگاہ اورنگ آباد۔ جالنہ (مع قادرآباد) اور پیٹھن ہین۔ وانی و بوہرے و بھاٹیے اور بمبئی کے میمن تجارت پیشہ اقوام

ہین - اندرونی تجارت بذریعہ ہفتہ واری بازارات کے ہوا کرتی ہے جو اثنی مختلف مقامات ضلع ہین بھرتے ہین -

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے اس ضلع مین غرب سے شرق کو جاتی ہے جسکا طول (۱۰۱) میل ہے اور جس کے گیارہ اسٹیشن اس ضلع مین واقع ہین - جملہ طول شاہراہونکا (۳۹۲) میل ہے جنمین سے (۱۵۴) پختہ سڑکین ہین - دوسری خام سڑکین جو مستقرات ضلع و تعلقات کو وصل کرتی ہین طول مین (۴۵۴) میل ہین اور جملہ طول پختہ و خام سڑکونکا اسطرح پر (۸۴۶) میل ہوتا ہے - اس ضلع مین متعدد گھاٹ بھی ہین جنمین سب سے زیادہ مشہور اجنٹا ڈاپلی قریب دولت آباد اور ایلورہ کے گھاٹ ہین -

قحط

اونیسوین صدی کے دوسرے ربع سے ۱۸۷۲ء تک چھہ سال سختی و قحط کے اس ضلع مین واقع ہوے جنمین بہت سارے مویشی تلف ہوے ۱۸۷۶ء مین بارش بالکل نہین ہوئی اور اوسکے آگے کے سال مین بھی بہت کم ہوئی تھی ۱۸۷۸ء مین کثرت باران سے فصل خراب ہوگئی اور ربیع کی فصل کو چوہون نے تباہ کیا ۱۸۹۷ء مین (۳۷۶۳۱۸) قحط زدون کی امداد کیگئی جس مین ـــــ روپیہ صرف ہوا - رعایا ابھی اس سختی سے سنبھلنے نہین پائی تھی کہ ۱۹-۱۸۹۹ء کا قحط اونپر ٹوٹ پڑا - ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء کی قلت بارش (۱۲ انچ و ۱۹ انچ) سے ان دونون سالون کی ہر دو فصل خریف و ربیع تلف ہوئین اور ضلع کے ہر گوشہ مین شدائد و مصائب کا سامنا تھا - ادہر قحط کے شدائد ابھی گھٹنے نہین پائے تھے کہ وبائی ہیضہ نے سخت حملہ کیا اور ہزارون کو شکار کیا ضلع مین چہتر ہزار زراعتی اور چوہتر ہزار غیر زراعتی مویشی تلف ہوے یعنی کل ضلع کے مویشی پر

دو قسم کے ۴۸ و ۳۷،۴ فیصدی کل افراد کی تعداد جنکو امداد دی گئی ایک کرور نوے لاکھ تھی۔ اور زیادہ سے زیادہ حاضری قحط کے کیمپونمین کسی ایک روز مین (۵۸۰۰۰) نفوس کی تھی۔ کل خرچ اس قحط شدید کا ۱۷،۴۱ لاکھ روپیہ ہوا۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

اس ضلع کی تین بڑی قسمتین ہین۔ پہلی مین تعلقات جالنہ وسلوڑ وانبڑ وبھوکردن ہین دوسری مین ویجاپور وگنگاپور وپیٹھن ہین وکنڑ ہین اور تیسری مین تعلقات اورنگ آباد وخلد آباد ہین پہلی دو قسمتین دو دو تعلقہ اونکے سپرد اور تیسری قسمت سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہائے دیوانی وفوجداری

اول تعلقدار ضلع کے چیف مجسٹریٹ ہین اور ناظم دیوانی جاینٹ مجسٹریٹ بھی ہین جو اپنے اقتدارات کو اول تعلقدار کے غیاب مین استعمال کرتے ہین۔ اورنگ آباد و جالنہ وگنگاپور مین منصفیان قایم ہین۔ دوم وسوم تعلقدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم وتحصیلدارونکو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین۔ ناظم صوبہ جو عدالت العالیہ کے ایک رکن ہین صوبہ کے ناظم اعلاے دیوانی وفوجداری ہین اور اورنگ آباد اونکا مستقر ہے۔ معمولی سالون مین جرایم شدید بہت کم ہوتے ہین البتہ قحط وگرانی مین ان مین ترقی ہوتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط مین اور اوسکے بعد بھی بھیلون نے بہت ستایا۔

انتظام مالگذاری اراضی

تاریخ مالگذاری کے قابل وثوق داخلی ملک عنبر کے زمانہ کے یعنی سترہوین صدی کے بابتہ سے موجود ہین۔ اوسنے کل ملک کی پیمایش کراکر ہر خطہ کی اراضی کی حاصل خیزی کے مطابق مالگذاری مقرر کی تھی۔ سنہ ۱۸۶۶ء کے آگے تک دیہات اجارہ پر دیے جاتے تھے اور مستاجرونکو دس فیصدی حق تعلقداری دیا جاتا تھا۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی اور تعلقدار و تحصیلدار مقرر ہوے اور رعیتواری

طریقہ سے تحصیل نقدی جاری ہوا سنہ ۱۸۶۷ء مین اسکی پختہ پیمائش شروع ہوئی اور سنہ ۱۸۸۲ء مین بندوبست ختم ہوا اور تیس سال کے لئے لگان مقرر کردی گئی۔ پیمائش سے بہ نسبت رقبۂ سابق اٹھارہ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اوسط درہ خشکی کا [illegible] فی ایکڑ ہے (اعلی [illegible] اقل [illegible]) اور تری کا [illegible] روپیہ فی ایکڑ (اعلی [illegible] اقل [illegible]) تختۂ ذیل مالگذاری اراضی وکل آمدنی ضلع ظاہر ہوگی۔

مدات	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفائی ولوکل بورڈ

خاص شہر اور چھاونی اورنگ آباد مین صفائی کا پورا انتظام ہے۔ ضلع کا بورڈ اپنے کامون کے علاوہ بلدہ کی صفائی کا کام بھی دیکھتا ہے اور تعلقات کے بورڈونکی نگرانی بھی کرتا ہے اس کے میر مجلس اول تعلقدار ہین۔ چھاونی کی صفائی چھاونی کے حکام سے متعلق ہے۔ سوائی تعلقہ اورنگ آباد باقی جملہ مستقرات تعلقات مین ایک بورڈ اور مختصر سا عملہ صفائی مقرر ہے۔ آمدنی کا ماخذ ہی ایک آنہ کا سیس ہے جس سے سنہ ۱۹۰۱ء مین ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول ہوے اور جملہ خرچ (۱۰۸) لاکھ روپیہ تھا جسمین مقامی کامون اور صفائی دونون کا خرچ شامل ہے۔

پولیس ومحابس

ضلع کی پولیس کے افسر اعلی اول تعلقدار او مہتمم کوتوالی اونکی عملی مددگار ہین۔ مہتمم کے تحت مین بارہ امین اور ایک سرحدی مددگار (۹۷) تحتانی افسر (۷۳۸) جوان اور ۲۴ پولیس کے سوار ہین یہ جمعیت ۲۷ تھانون ۴۲ چوکیون اور ضلع وتعلقات کے خزانون پر منقسم ہے۔

دیہی پولیس بحساب فی پچاس مکان ایک نفر دیہات مین مقرر ہے جو پولیس پٹیل کے تحت او

قریب کے تھانے کے جمعدار کے ماتحت ہے - بلدہ اورنگ آباد مین ایک سنٹرل جیل ہے جسمین دوہزار قیدی رہ سکتا ہے - اضلاع بیٹر و ناندیڑ و پربھنی کے چھ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی یہین بھیجے جاتے ہین - قالین - شطرنجیان - سوتی ٹوپیڈا اور دوسرے اقسام کا پارچہ جوتے ساز و سامان اسپ کمربند سب یہان تیار ہوتے ہین -

تعلیم

بلحاظ تعلیم اس ضلع کا پایہ کیقدر بڑہا ہوا ہے - فیصدی ۲ء۳ (فیصدی ۲ء۶ مرد و ۳ء۰ عورت) سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنا پڑہنا جانتے تھے - جملہ تعداد طلبا کی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین تنا سبأ (۱۰۸۷) - (۳۹۲۹) - (۵۶۴۸) و (۵۰۵۴) تھی - آخری سال مین ۲۱۴ لڑکیان زیر تعلیم تھین سنہ ۱۹۰۳ء مین ۹۲ مدارس ابتدائی - ۴ مڈل اسکول - ایک ہائی اسکول ایک مدرسہ صنعت و حرفت اور ایک کالج اس ضلع مین قایم تھے - انہین سے صرف گیارہ خانگی اور باقی سرکاری تھے - سنہ ۱۹۰۱ء مین جملہ خرچ تعلیم [illegible] روپیہ تہا جسمین سے [illegible] خزانہ سرکار اور [illegible] لوکل بورڈ سے ادا ہوے - اجرت تعلیم [illegible] روپیہ تھی -

طبابت و ٹیکا لگانا

اس ضلع مین چھ دواخانہ اور ایک یونانی مطب سنہ ۱۹۰۱ء مین قایم تھے جنہین ۷۰ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی - سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۵۸۲۷) مریضان خارجی اور (۳۴۲) مریضان داخلی زیر علاج رہے اور (۱۵۰۳) عمل جراحی کئے گئے اور جملہ خرچ اس صیغہ کا [illegible] روپیہ تہا جسکے منجملہ [illegible] لوکل بورڈ سے ایصال ہوے - سنہ ۱۹۰۱ء مین ٹیکونکی تعداد (۲۸۷۳) تھی یعنی چار فی ہزار نفوس -

تعلقہ اورنگ آباد

یہ ضلع اورنگ آباد کا ایک وسطی تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۶۰) مربع میل تھا - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۲۱۱۲۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۳۱۵۸۲) تھی - یہ کمی سنہ ۱۸۹۷ء اور

سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے قحط ہاے شدید کا نتیجہ ہے - اس تعلقہ مین ایک شہر اورنگ آباد (۳۶۸۳۷ نفوس) جو صوبہ و ضلع و تحصیل کا مستقر ہے اور (۲۷۰) مواضع ہین جنمین (۶۶) مواضع جاگیر ہین - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲،۶) لاکھ روپیہ تھی - اسکا شمالی حصہ پہاڑی ہے اور اسکی زمین ریگڑ ہے تعلقہ لاڑ ساںگوی مع اپنے سات مواضع و (۲۲۳۰) نفوس و ۱۹۱ مربع میل رقبہ کے اسکے شمال شرق کیجانب واقع ہے -

تعلقہ سلوڑ

یہ صرفخاص کا تعلقہ ہے جو شمال مین ضلع اورنگ آباد کے واقع ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۲۹۹۱۶) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۵۵۲۱) اور رقبہ ۲۷۹ مربع میل ہے - یہ کمی سنہ ۱۸۹۷ء اور سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کی قحطی کی وجہ سے ہوئی - اسمین ۵۴ مواضع ہین جنمین آٹھ جاگیر ہین اور موضع سیوما (۳۴۱۴ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱،۱ لاکھ روپیہ تھی - اسکی زمین ریگڑ ہے اور اسکا شمالی حصہ پہاڑی ہے -

تعلقہ بھوکردن

یہ تعلقہ ضلع اورنگ آباد کے شمال شرق مین واقع ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۱۲۷۶) تھی اور رقبہ ۹۳۸ مربع میل تہا - سنہ ۱۸۹۱ء مین اسمین (۱۱۵۶۵۷) نفوس آباد تھے اور یہ کمی سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کی قحطی کا نتیجہ ہے - اسمین (۳۰۷) مواضع ہین جنمین (۱۶۵) مواضع جاگیر ہین اور بھوکردن (۲۰۸۲) اسکا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۱،۲ لاکھ روپیہ تھی - اسکی زمینین ریگڑ کی ہین

تعلقہ جالنہ

تعلقہ جالنہ ضلع اورنگ آباد کے شرق مین واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۱۳۴۰۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۹۸۳۲) تھی - یہ کمی قحط ہاے سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کی وجہ سے واقع ہوئی - اسکا رقبہ (۸۰۱) مربع میل ہے - اسمین دو قصبہ جالنہ (۲۰۲۷۰ نفوس) اسکا مستقر اور قادر آباد (۱۱۱۵۹)

ایک معتبر مرکز تجارت اور (۲۱۹) مواضع ہین جنمین ۵۲ مواضع جاگیر ہین - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین ۵ر۲ لاکھ روپیہ تھی - اسکی زمین ریگڑ ہے اور تعلقہ کا شمالی و مشرقی حصہ پہاڑی ہے -

تعلقہ انبڑ

یہ تعلقہ ضلع اورنگ آباد کے جنوبی غربی گوشہ مین واقع ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ع مین (۱۱۶۱۸۸) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۱۰۸۲۴۳) تھی اور رقبہ اسکا (۹۰۲) مربع میل ہے - کمی نفوس کیوجہ قحط ہاے سنہ ۱۸۹۷ و سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ع ہین - اسمین (۲۴۲) مواضع ہین جنمین ۲۴ مواضع جاگیر کے ہین اور موضع انبڑ (۵۶۴۳ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین ۴ر۲ لاکھ روپیہ تھی - دریاے گوداوری اسکے جنوب سے گذرتا ہے اور اسکی زمینین ریگڑ ہین سنہ ۱۹۰۵ع مین آٹھ مواضع اسکے تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی کو دے گئے اور بمعاوضہ اونکے چھہ مواضع اوس کے مین سے اس تعلقہ مین منتقل ہوے -

تعلقہ پٹھین

یہ تعلقہ ضلع اورنگ آباد کے جنوب مین واقع ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ع مین (۵۷۰۲۱) اور رقبہ ۴۵۳ مربع میل تھا - سنہ ۱۸۹۱ع مین اسمین (۵۷۱۳۳) نفوس آباد تھے - اسمین ایک قصبہ پٹھین (۸۶۴۸) اسکا مستقر اور (۱۴۴) مواضع ہین جنمین بارا جاگیر ہین - مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین ۲ر۱ لاکھ روپیہ تھی - دریاے گوداوری اس تعلقہ کی جنوبی حد واقع ہوا ہے - اسکی زمین عمدہ ریگڑ ہے -

تعلقہ گنگاپور

یہ ضلع اورنگ آباد کے جنوب غرب مین واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ع مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۵۱۳۱۴) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۵۹۶۳۸) تھی یہ کمی قحط ہاے سنہ ۱۸۹۷ع و سنہ ۱۹۰۰ع کا نتیجہ ہے - اسکا رقبہ (۵۱۸) مربع میل ہے اور اسمین (۱۹۰) مواضع ہین جنمین سے ۱۵ جاگیر ہین اور موضع گنگاپور (۳۱۲۲) اسکا مستقر ہے اس لئے مالگذاری زمین سنہ ۱۹۰۱ع مین ۳ر۲ لاکھ روپیہ تھی - اس تعلقہ کا اکثر حصہ ریگڑ ہے

تعلقہ ویجاپور

ضلع اورنگ آباد کے منتہا سوبکا ایک تعلقہ ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۴۵۴۲۹) تھی اور رقبہ (۵۵۸) مربع میل اور سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۴۴۵۶۱) تھی۔ اسمین ایک قصبہ ویجاپور (۵۴۵۱ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۲۰) مواضع ہین جنمین سات جاگیر ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۲/۸ لاکھ روپیہ تھی۔ دریاے گوداوری اس تعلقہ کے موضع بھوکتاسبا کے قریب داخل ضلع ہوتا ہے۔

تعلقہ کنڑ

ضلع اورنگ آباد کے شمال غرب مین واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۸۸۹۰۱) تھی اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۲۸۸۷) اور اسکا رقبہ ۷۶۹ مربع میل ہے۔ اسمین (۲۳۶) مواضع ہین جنمین (۱۸) جاگیر ہین اور کنڑ (۴۰۰۹ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۹/۱) لاکھ روپیہ تھی۔ کنڑ کے سات میل جانب شمال سے گوتالا کی گھائی گوتالا کے پہاڑون سے اوترتے ہوے خاندیس مین منتہی ہوتی ہے سنہ ۱۸۰۳ء مین کنٹنجنٹ کی فوج جو بھیلون کے تعاقب کے لئے بھیجی گئی تھی ان پہاڑون پر چھ ماہ تک متیم تھی۔

تعلقہ خلد آباد (روضہ)

یہ صرفخاص کا تعلقہ ضلع کے شمال غرب مین واقع ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۴۵۱۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۶۳۵۳) تھی یہ کمی سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۹۰۰ء کے قحطون کا نتیجہ ہے۔ اسکا رقبہ ۱۲۹ مربع میل ہے۔ اسمین ۳۸ مواضع ہین جنمین نو جاگیر ہین اور خلد آباد (۲۸۴۵ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۱۱۱۱۱ روپیہ تھی اسکا شمالی و شرقی حصہ پہاڑی ہے۔

اجنٹہ

اجنٹہ تعلقہ بھوکردن کا ایک موضع ہے اور سر سالارجنگ مرحوم کے خاندان کی جاگیر ہے جو خط طول بلد

شرقی ۷۵° ۴۶' اور خط عرض بلد شمالی ۲۰° ۳۲' کے تقاطع پر واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری ۲۲۷۴ نفوس تھی۔ یہ موضع جو اجنٹہ کے گھاٹ کی چوٹی پر واقع ہے ایک سنگی حصار سے محصور ہے جسکو نواب آصفجاہ مرحوم اول نے سنہ ۱۷۲۷ء مین بنایا تھا۔ اسکی زیادہ تر شہرت اس وجہ سے بھی ہے کہ بودھ مذہب کے غار جو انہیا دری پہاڑون کے سلسلہ مین واقع ہین اس سے چار میل جانب شمال غرب ہین جنکا حال پہلے پہل انگریزون کو سنہ ۱۸۱۹ء مین معلوم ہوا۔ وہ درہ جسمین یہ غار ہین گھنے اشجار سے بھرا ہوا ہے اور پتھریلا اور غیر مسطح موقع ہے۔ اور یہ غار پہاڑ کی عمودی دیوار مین کھودے گئے ہین جسکا ارتفاع (۲۵۰) فٹ ہے اور یہ درہ گھوم کر نصف دائرہ بناتا ہے جس کے دامن مین واگرا ندی بہتی ہے اور اسکے مقابل کے کنارہ سے ایک راس نکلا ہوا ہے جو درختون سے بالکل ڈھپا ہوا ہے۔ ان غارونکا سلسلہ شرقاً غرباً ثلث میل تک ممتد ہے اور امیگڈ لائیڈ ٹریب کے اوس مقع دیوار مین واقع ہین جو اس پہاڑی کی تلی ۳۵۰-۱۱ فٹ تک مرتفع ہے۔ اس درہ کا بالائی حصہ جو تنگ تر ہے دفعتہً ایک سات درجہ کے آبشار یا چادر مین ضم ہوتا ہے جسکو سات کنڈ کہتے ہین اور سطح سے سو فٹ تک بلند ہے۔ چڑہنے کی دقت سے لوگ اجنٹہ کے غارون سے بہت کم واقف تھے مگر سنہ ۱۸۴۳ء مین مسٹر فرگسن نے ایک لایحہ ہندوستان کے پہاڑون مین کھدے ہوے مندرون کے متعلق تصنیف کیا جس سے ایک عام شوق اونکی نسبت پیدا ہوا۔

سخت ٹھوس پتھر مین جو ۲۴ دیہارا یعنی زہبانخانہ اور پانچ چیتیا یعنی مندر ترشے ہوئے ہین جنمین سے بعض تو بلند ستونون پر قایم ہین اور اندر نہایت عمدہ رنگین تصاویر سے مزین ہین۔ بیان ذیل ڈاکٹر برجس کی نوٹس سے استنباط کیا گیا ہے۔ وہ پانچ چیتیا جو عام عبادت کے لئے ہین

اونکا طول عرض کے دو چند ہے اور سب سے بڑے مندر کا طول ۹۴ فٹ اور عرض ۴۱ فٹ ہے
ہر مندر کے پیچھے کا یعنی اندرونی حصہ تقریباً مدور ہے اور اسکی چھت بلند اور کا مدار ہے۔ بعضونمین
لکڑی کے تیر اور دوسرونمین پتھر کے تیر دئے ہوئے ہین جو شل لکڑی کے تیر کے بنائے ہوئے
ہین ہر ایک کے چارونطرف ستونون کی قطار ہین جو سب سخت پتھر کے ترشے ہوئے ہین اور
یہ قطار وسط کو اطراف سے جدا کرتی ہے۔ سب سے زیادہ پرانے غارون مین سادہ ہشت پہلو ستون
ہین جنکی نہ بنیادی کرسی ہے نہ راس لیکن مابعدی غارونمین کرسی وراس دونون موجود ہین۔
اور خود ستونون پر بھی نقش و نگار ہین۔ غار کے اندرونی حصہ مین **دگھوبا** یعنی تبرک رکھنے کا
ظرف ہے جو نماماً پتھر کا بنا ہوا کہین سادہ اور کہین منقش اور مجوف استوانہ نما ہے۔ جو بیسون
دیہارون یعنی رہبانخانون مین مربع حجرہ ہین جنکی چھتین ستونون کی قطارونپر قایم ہین اور یا تو
اطراف مین ایوان وسطی کو اطراف کے حصہ سے جدا کرتے ہین یا یہ کہ چار متساوی الفاصلہ قطارون
مین تقسیم پاتے ہین۔ بڑے غارون مین ایک سمت پتھر کا تراشا ہوا برآمدہ ہے جس کے دونون
منتہا پر حجرہ ہین جو اندر آنیکے راستہ کو ڈھانپے ہوئے ہین۔ سب سے بڑا دالان وسط مین واقع
ہے جس کے عقب مین ایک چھوٹا سا حجرہ اور ایک زیارتگاہ ہے جسمین بودہ کا مجسمہ بٹھلایا گیا
ہے۔ باقی تین طرف کی دیوارون مین حجرے ترشے ہوے ہین جو بودہ رہبانون کے رہنے کے
گربھا یعنے رہنے کے مکان ہین سادہ سے سادہ نمونہ **دیہارا** کا مثل ایک برآمدہ کے ہے
جس کے اندرونی حصہ مین حجرہ ترشے ہوے ہین۔ چند نئے غار کا ملاً تیار رہین۔ باقی سب
ناتمام ہین۔ مگر تقریباً کل غارونکی دیوارون چھتون اور ستونون پر اندر اور باہر رنگ کیا ہوا ہے

بلکہ ترشی ہوئی مورتین رنگی ہوئی ہین پچیس کتبہ جنمین سے ستر اتوا اندر رنگے ہوے ہین اور آٹھ باہر کی طرف پتھر مین کندہ ہین متبرک بانیو نکے نامونکو سنسکرت اور پراکرت مین بتلاتے ہین۔

ایک رہبا نخانہ کا بیرونی رخ تماماً نہایت عمدہ ترشا ہوا ہے لیکن عموماً ایسے نقوش صرف دروازون اور دریچون کے ساتھ مخصوص ہین مگر بیشتر نقش ونگار رزینت مندرونپر صرف کی گئی ہے۔ جو سب سے قدیم ہین اونکا بیرونی صفحہ منقش ہے بخلاف اونکے مابعدی زمانہ کے مندرونمین دیوارین ستون۔ تختیان اور داگھوبا تماماً نقش ونگار سے ڈھپے ہوے ہین۔ سنگتراشی کی نازکت سے لاعلمی پائی جاتی ہے اور صرف بودھ اور اوسکے پیرو ونکے بت مختلف اشکال مین تعلیم کی حالت مین دکھلائے گئے ہین۔

مسٹر پرجس لکھتے ہین کہ ان تصاویر رنگین کا درجہ بہت بلند ہے اور جس زمانہ مین یہ بنائے گئے تھے اوس زمانہ کی یورپ کی مصوری سے کہین اعلیٰ ہین۔ انسان کے جسم کو ہر طرح کی حالت مین دکھلایا گیا ہے جس سے علم تشریح ابدانسے آشنائی پائی جاتی ہے۔ تصاویر مین میدانکے گھٹانے کی کوشش نہایت کامیابی کے ساتھ کی گئی ہے۔ ہاتھ عموماً خوبصورت ہین اور کہین دور نما بھی بھدّے طور سے دکہلایا گیا ہے۔ علاوہ خود بودھا اور اوسکے شاگردون کی تصویر رنگے سڑکون۔ شوارع عام جنگ۔ سواری باجلوس۔ مکانات کے اندر کی حالت بھی دکھلائی گئی ہے جنمین ساکنین اپنے اپنے کامومین مصروف ہین۔ اور خانگی معاملات عشق وشادی وموت اور عورتونکا عبادت مین مصروف رہنا بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ شکارگاہ کا نمونہ بوار دنکا برچھون سے جنگلی بھینسے کو مارنا۔ اقسام کے جانور ہاتھی سے لیکر بھیڑ تک اور کوبرا سانپ۔ جہاز۔ مچھلی سب بتلائے گئے

ہین - خانگی ظروف کی کمی حیرت انگیز ہے - یعنی صرف مٹی کا گھڑا - لوٹا - کٹورا - دو ایک دوسرے برتن ایک کشتی ایک نہایت خوبصورت آفتابہ جس کا جسم بیضوی اور لمبی ٹوٹی اور گردن اور جسمین ایک دستہ بھی لگا ہوا ہے - ایک سل اور بٹا مصالح پیسنے کا بھی اسباب خانہ داری وہان دکھلائے گئے ہین - یہان بھی مثل اورجگہون کے کل آلات جلہ دماغ نہین دئے گئے ہین - صرف سیدہی اور خمدار تلوار - اقسام کے لمبے اور کوتاہ برچھے - گرز اور تیر کمان - اور ایک ہتھیار مثل بندوق کے سرنے کے - ایک چکر جسکے وسط مین آڑی سلاخین ہین اور اقسام کے سپر موجود ہین ایک اور چیز بھی ہے جو مثل یونانیونکے خود کے ہے - اور تین گھوڑے بھی پہلو بہ پہلو جتے ہوئے دکھلائے گئے ہین لیکن یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ آیا وہ دراصل لڑائی کی گاڑی مین لگے ہوئے تھے - یا علیحدہ تھے - تصاویر نہایت چمک دمک کے رنگون سے رنگے ہوے ہین اور ستہ کا لحاظ بھی ٹھیک ہے - اور غالباً چونکی دلدار تہ پر یہ بنائی گئی تھین بعض جا سے تو رنگ بہت عمق تک سرایت کرگیا ہے - ان تصاویر کی تیاری کی تاریخین مختلف ہین اور کوئی معین زمانہ مقرر نہین کیا جا سکتا ہے اور نہ سب تصاویر ایک ہی زمانہ کی ہین - ان تصاویر مین بودہ اور جاتکا کے تاریخی حالات اور مضامین دکھلائے گئے ہین - اسینا کا بوڈہا کی ملاقات کو آنا - مارا اور اوسکے اتباع کا بوڈہا کو اغوا کرنا - بوڈہا کی کرامات - بادشاہ سبی کی جاتکا - ناگا کے قصص شکارگاہ و میدان جنگ کے مناظر - سیلان کے تیر کا لوٹ لیجانا یہ سب دکھلائے گئے ہین -

اجنٹہ کے غار کے مندرون اور رہبا نخانون سے بودہ قوم کے فنون کی آٹھ سو برس کی مسلسل تاریخ ظاہر ہوتی ہے - یعنی اسوکا کی بادشاہی کے تھوڑے عرصہ بعد سے اس مذہب کے ہندوستان

نے اخراج تک کی سب سے قدیم تصاویر میلاد مسیح سے دو سو برس قبل کی ہین اور سب سے جدید ترین کا زمانہ چھہ سو برس بعد میلاد ہے ۔ بودہ کے فنون و صنایع کی ترقی کے صدیونکا حال انسے معلوم ہو سکتا ہے جنمین وہ بودہ خیالات ظاہر کئے گئے ہین جو ہندو اثر سے بالکل غیر متاثر تہے ۔ سب سے آخیر جتنیا (سنہ ۶۴۰ء) مین دلچسپی کی بات یہ ہے کہ بودہ مذہب ہندو مذہب سے قبل اوس تلاطم کے جسمین وہ مفقود ہو گیا کسیقدر مشابہ اور قریب ہو چلا تھا ۔ سرکار عظمتدار کی فیاضی سے میجر گل کو اجنٹہ مین ٹھہر کر ان تصاویر کے نقول لینے کی اجازت دیگئی ۔ اگرچہ یہ کام نہایت عمدگی کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن افسوس ہے کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین کرسٹل پیلس کی آتش زدگی مین یہ سب نقشہ جل گئے لیکن حسن اتفاق سے انمین سے دو معظم سالم تصاویر اور آٹھ علٰحدہ علٰحدہ ٹکڑے گھٹائے ہوے پیمانہ پر مسٹر اسپیر کے کتاب (وضع معاشرت ہندوستان قدیم) مین موجود ہین ۔ حال مین اجنٹہ کے نقشہ مغربی دنیا کے لئے مکرر تیار کئے گئے ہین (ملاحظہ ہون انڈین انٹیکوبری جلد دوم و سوم فرگسن کی تاریخ تعمیرات ہند مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء ۔ اجنٹا کے کوہی بودہ مندر مصنفہ برجس سنہ ۱۸۷۹ء جنوبی ہند کے غار کے مندر مصنفہ برجس سنہ ۱۸۸۳ء اور تصاویر رنگین غارہاے اجنٹہ متعلق مندرہاے بودہ مصنفہ گرفتس سنہ ۱۸۹۶ء) ۔

انتور — قلعۂ انتور تعلقہ کنٹر ضلع اورنگ آباد کا ایک قدیم قلعہ ہے جو ۲۰° ۲۷' شمالی اور ۷۵° ۱۵' شرقی خطوط پر اوان پہاڑون کے سلسلہ کی ایک چوٹی پر واقع ہے جو خاندیس تک ممتد ہین ۔ پندرہوین صدی مین کسی مرہٹہ افسر نے اسکو بنایا تھا جو بعد ریاست احمدنگر کے قبضہ مین آیا لیکن سترہوین صدی کے اواخر مین اورنگزیب نے اسکو ضمیمہ دہلی کر کے اسکی جملہ توپین دوسری جاے نقل کرادین

اس قلعہ کے دو میل جانب جنوب ایک مربع ستون پر فارسی کتبہ مین لکھا ہے کہ یہ ستون سنہ ۱۵۹۱ء (سنہ ۱۰۰۰ھ)
مین بزمانہ سلطنت مرتضیٰ نظام شاہ احمد نگر قایم کیا گیا۔

آسائی

آسائی تعلقہ بھوکردن ضلع اورنگ آباد کا ایک موضع ہے جو خطوط ۲۰° ۱۵' شمالی اور ۷۵° ۴۲' شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء ۱۲۰۲ نفوس۔ یہ موضع اوس بڑی نامور لڑائی کی وجہ سے مشہور ہے جو سنہ ۱۸۰۳ء مین مرہٹون اور انگریزی فوج مین ہوئی جبکہ فوج مذکور زیر کمانڈ سر ارتھر ویلزلی تھی اور جسنے باوجود (۴۵۰۰) ہونیکے مرہٹونکو پچاس ہزار فوج کو شکست فاحش دی۔ اس میدان جنگ کو جانیکے لئے بہترین راستہ سلوڑ سے ہے جو موضع مذکور سے ۱۱ میل جانب شمال غرب واقع ہے۔

بلدۂ اورنگ آباد

بلدۂ اورنگ آباد صوبہ و ضلع و تعلقۂ مذکور کا مستقر اور حیدرآباد گوداوری ریلوے لین پر خطوط ۱۹° ۵۳' شمالی و ۷۵° ۲۰' شرقی کے تقاطع پر کوم ندیکے شرقی کنارہ پر آباد ہے۔ بلحاظ وقعت تاریخی اور وسعت کے یہ اس سرکار مین دوسرا شہر ہے۔ اس کے نفوس کی تعداد گذشتہ مین مردم شماریون مین بشمول چھاونی حسب ذیل تھی۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین (۳۰،۲۱۹) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۳،۸۸۷) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۶،۸۳۷) سنہ ۱۶۱۰ء مین ملک عنبر وزیر شاہان نظام شاہیہ احمد نگر نے اس شہر کی بنا موضع کھڑکی کے قریب ڈالکر اوسکو فتح نگر سے موسوم کیا۔ سترہوین صدی کی ابتدا مین نظام شاہی فوج مین باتحتی ملک عنبر اور مغلونمین ہمیشہ لڑائی ہوتی تھی اور جب سنہ ۱۶۲۶ء مین ملک عنبر نے وفات پائی تو احمد نگر کے بادشاہونکی طاقت کا انحطاط شروع ہوا اور سنہ ۱۶۳۴ء مین توانکا کل ملک سلطنت دہلی کا ضمیمہ قرار پایا۔ اور نگ زیب کا پہلا تقرر صوبہ داری دکن پر سنہ ۱۶۳۵ء مین

ہوا اور کاوہ ۱۶۵۱ء مین صوبہ دار ہوئے۔ کھڑکی مین قیام کے وقت اوسکا نام بدلکر اورنگ آباد سے اوسکو موسوم کیا اورنگ زیب کے ابتدائی حملہ مرہٹون اور شاہان گولکنڈہ و بیجاپور ہیین سے جاری ہونے شروع ہوئے۔ ۱۶۵۸ء مین اپنے باپ شاہجہان کو تخت سے اوتارکر مقید کرلیا۔ اوسکے چند سال بعد دکن کی مسلمان سلطنتون کے زیر کرنے کے لئے عازم ہوا اور مرہٹون سے لڑائی آغاز کی جسمین وہ اپنی وفات تک مصروف رہا جو ۱۷۰۷ء مین بمقام احمدنگر واقع ہوئی بیجاپور ۱۶۸۶ء مین مفتوح ہوا اور گولکنڈہ پایۂ تخت سلطنت قطب شاہیہ پر ۱۶۸۷ء مین قبضہ ہوا۔ ان فتوحات کے ساتھ ہی یہ دونون ریاستین ضمیمہ سلطنت دہلی کرلی گئین۔ اورنگ زیب انتقال کے بعد اندرونی پریشانی اور باہمی کھینچ کھسوٹ مین نواب آصفجاہ نظام الملک بہادر اول کو اپنی خودمختاری کے اظہار کا عمدہ موقع دستیاب ہوا اور صوبجات دکن پر قبضہ کرکے بلدہ حیدرآباد کو اپنا مستقر حکومت قرار دیا۔

شہر اورنگ آباد کے شمال وجنوب کو بسل اور ساتارا پہاڑون کے سلسلہ محدود کئے ہوئے ہین۔ اسکی مردم شماری کہتے ہین کہ کم سے کم دو لاکھ نفوس ہوگی اور موجودہ ویرانون اور کھنڈرون سے آبادی کی شہادت ملتی ہے۔ شہر جدید پرانے اورنگ آباد کے مشرق مین واقع ہے اور چھاونی اسکی مغرب کی جانب کوم ندی کے اوس پار واقع ہے۔ چھاونی کی ساخلو فوج دیسی ہندیونکی دو پلٹنون اور دیسی سوارون کے چار اسکواڈرن پر مشتمل ہے جو انگریزی افسرون کے تحت مین ہین۔

۱۸۵۳ء مین اورنگ آباد مین کنٹنجنٹ کی فوج اور عربوں مین اورنگ آباد مین سخت جھگڑا ہوا اور عربون کو شکست ہوئی۔ تاریخی ۱۸۵۷ء مین فوج کے چند لوگون نے بغاوت کا اظہار کیا اور چھاونی پر حملہ کرنیکا ارادہ تھا

اسکی اطلاع حکام حیدرآباد کو دیگئی اور پونہ سے فوج کو اورنگ آباد پہونچنے کا حکم دیاگیا۔ جبکہ فوج پونہ سے بماتحتی جنرل ڈوڈیزن وارد ہوئی باغی رسالہ کو پیادہ پریڈپر حاضری کا حکم دیاگیا۔ جب سرغنونکے نام پکارے گئے تو ایک جمعدار نے اپنے زبردست جوانون کو اپنی بندوقونکے بھرنیکا حکم دیا۔ اسکے ساتھ ہی ایک شورش برپا ہوئی جس سے بعض سپاہیون نے فائدہ اوٹھاکر اپنے گھوڑونپر سوار ہوکر فرار کیا اور اگرچہ پونا کے چودھوین ڈراگون نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ فرار ہوگئے۔ دو ثلث اس فوج کی وفادار رہی۔ ایک کورٹ مارشل کیاگیا اور اکیس آدمیون کو بندوقون سے قتل کیاگیا اور تین کو توپ کے منہ سے اڑادیا گیا۔

اورنگ آباد صوبہ دار و ناظم صوبہ و اول تعلقدار و دیگر افسرونکا مستقر ہے۔ عام عمارتونمین سنٹرل جیل ایک کالج ایک مدرسہ صنعت و حرفت اور متعدد چھوٹے مدرسہ ہین۔ بلدۂ اورنگ آباد ایک معتبر مرکز تجارت کا ہے اور ریشمی کپڑے کمخواب سنہری اور روپہلی اور لیس عمدہ قسم کی یہان تیار ہوکر بکثرت باہر بھیجی جاتی ہے۔ ایک بڑا پارچہ بافی کا کارخانہ ہے جسمین سات سو مزدور کام کرتے ہین اور تیل نکالنے کی کل بھی ہے۔ بلدۂ مذکور کو ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۰ء مین طاعون اور قحط سے سخت صدمہ پہونچا اور اگر حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے نہ کھولی جاتی تو اورنگ آباد اور اوسکے اطراف کے مواضع سب ویران ہوجاتے۔ مگر ۱۹۰۱ء کی مردم شماری بلدہ مین جو اضافہ ہوا ہے وہ بسبب اطراف کے دیہات کے قحط زدہ لوگون کے آجانیکے ہے۔ پینے کے پانی کا سلسلہ جسکو ملک عنبر نے جاری کیا اور اورنگ زیب نے جسکو ختم کیا کہ بہت بڑا حصہ اوسکا ویران ہوگیا ہے تاہم لوگون کی ضرورتون کے لئے کافی ہے۔ ایک نیا سلسلہ نہر ونکا ۱۸۹۲ء مین کھولا گیا ہے جس سے صاف

کیا ہوا پانی کنٹونمنٹ کو پہونچایا جاتا ہے۔

بلدہ اورنگ آباد اوسکے مضافات مین بہت سارے دلچسپ مقامات ہین منجملہ اوسکے اورنگ زیب کی بی بی کا مقبرہ۔ ملک عنبر کی بنائی ہوئی جامع مسجد۔ قدیم محل نظام قریب بارا پل اور قلعہ ارگ ہے جو اورنگ زیب کا محل تھا۔ اورنگ آباد سے دو میل جانب شمال اورنگ آباد کے بارا غار ہین۔ یہ اصلاً بودہ مذہب کے اور بہت پچھلے زمانہ کے ہین اور نہایت دلچسپ ہین (ملاحظہ ہون رپورٹ آثار عتیقہ غربی ہندوستان جلد ہذا)

دولت آباد

دولت آباد (دیوگیری)۔ یہ ایک پہاڑی قلعہ ہے جو تعلقہ اورنگ آباد مین اورنگ آباد سے نو میل جانب شمال غرب خط عرض بلد شمالی ۱۹° ۵۷' اور خط طول بلد غربی ۷۵° ۱۴' کے تقاطع پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۵۷) تھی۔ یہ مقام سیونا دن کا پایہ تخت تھا جو عموماً یادو کے نام سے موسوم تھے۔ جو چالوکیون کی باجگذاری سے خود مختار راج کے مرتبہ کو پہونچے۔ بھیلما اول نے بقول ہیمادری دیوگیری کی بنا ڈالی اور یہی شخص تھا جسنے سنہ ۱۱۸۷ء مین اطاعت سے سر پیچی کی اور اس سلسلہ کا بانی بھی رہی ہے۔ اسکے پوتے سنگھنا نے چالوکیون کی سلطنت کے کل غربی حصہ پر قبضہ کرلیا۔ علاءالدین خلجی نے سنہ ۱۲۹۴ء مین اس قلعہ کو فتح کیا اور یہ واقعہ مسلمانون کی پہلی تسخیر دکن کو معین کرتا ہے۔ قلعہ مذکور راجا کو خراج دینے کی شرط پر مسترد کیا گیا لیکن بسبب عدم ایفاے وعدہ متعدد اوقات اوسپر حملہ ہوے اور ملک کافور نے سنہ ۱۲۹۷ء و سنہ ۱۳۱۰ء مین قلعہ پر قبضہ کیا اور سنہ ۱۳۱۸ء مین تو جیتے جی آخری راجا ہرپال کی کھال نکالی گئی۔ اسکے بعد سے دیوگیری جنوبی ہندوستان کے حملون کے لئے ایک معتبر قاعدہ و مرکز قرار پایا اور محمد تغلق نے تو اوسکو اپنا پایہ تخت

بنانیکا خیال مصمم کرلیا اور ۱۳۳۹ء مین دہلی کے جملہ نفوس کو وہان لاکر بسانیکا اہتمام کیا اور اسکا نام بدل کر دولت آباد رکھا۔ یہان سے اوس نے راجگان دنگل پر یورش کے سامان کئے۔ مگر اوس وقت شمالی ہندوستان مین فساد شروع ہوا تو بادشاہ نے بعزم فرو کرنے اوسکے اپنا نیا پایۂ تخت چھوڑا۔ اونکا غیاب مسلمان حکام و صوبہ داران ممالک مفتوحہ نے علم بغاوت بلند کیا اور اس برہمی و شورش مین جو واقع ہوئی ظفر خان حاکم گلبرگہ نے دولت آباد پر قبضہ کرلیا جو خاندان بہمنیہ مین ۱۵۲۶ء تک رہا۔ اور بعد اوسکے نظام شاہیون کے قبضہ مین آیا مگر اکبر بادشاہ نے اوسنے بھی اسکو چھین لیا۔ احمدنگر نے فتح کے بعد کھڑکی نظام شاہیونکا پایۂ تخت قرار پایا جو اورنگ آباد حالیہ ہے اور جسکو اونکے وزیر ملک عنبر نے آباد کیا تھا۔ دولت آباد پھر نظام شاہیونکے ہاتھ آیا۔ اور ۱۶۳۳ء تک انکے قبضہ مین رہا جسکو کر شاہجہان کے جنرل نے اون سے چھینا۔ دولت آباد مغلیہ کے مقبوضات مین اورنگ زیب کی وفات کے بعد تک رہا اسکے بعد پہلے نظام آصف جاہ بہادر کے قبضہ مین آیا۔

یہ قلعہ ایک مخروطی پہاڑ پر بنا ہوا ہے جو دامن سے (۱۵۰) فٹ بلندی تک بالکل سیدھا کٹا ہوا ہے وہ پہاڑ جسپر یہ بنایا گیا ہے اطراف کے میدان سے عموداً چھ سو فٹ بلند ہے۔ بیرونی حصار کا طول پونے تین میل ہے اور تین سلسلے قلعہ بندی کے اس حصار اور بالائی قلعہ کی بنیاد کے درمیان واقع ہین۔ قدیم شہر دیوگری بیرونی حصار کے حدود کے اندر واقع ہے لیکن اب اوس جاے صرف ایک چھوٹا سا گانون باقی ہے۔

علاوہ قلعہ بندیونکے عمدہ عمارات مین چاند مینار اور چینی محل ہین۔ چاند مینار کا ارتفاع (۲۱۰) فٹ

اور محیط (۰۷) فٹ بنیاد کے قریب ہے اور علاء الدین بہمنی نے اپنی فتح قلعہ کی یادگار مین اسکو بنایا تھا
اسکی کرسی ۱۵ فٹ مرتفع ہے جسمین چوبیس کمرے ہین اور کل مینار پر ابتدائً نہایت خوبصورت ایرانی
کاشی کاری کا کام تھا - جنوب ہندوستان مین یہ مینار مسلمانونکی وضع تعمیر کی نہایت عمدہ مثال
خیال کیجاتی ہے - اس کے جانب جنوب ایک چھوٹی مسجد ہے جسکے فارسی کتبہ سے ظاہر ہوتا
ہے کہ ۹۴۹ھ مطابق ۱۵۴۲ء مین بنے تھے - چینی محل جو کسی زمانہ مین نہایت خوبصورت
عمارت تھی قلعہ کے آٹھوین دروازہ سے چالیس فٹ جانب راست واقع ہے - ابوالحسن عرف
تاناشاہ کو جو خاندان قطب شاہیہ کا آخری بادشاہ تھا اورنگ زیب نے ۱۶۸۷ء مین اسی محل
مین مقید رکھا تھا - قلعہ کے کل آٹھ دروازے ہین اور اوسکے برجون پر متعدد توپین اس وقت
بھی موجود ہین - اورنگ آباد کے سیاہ و سبز انگور (صاحبی وفخری) مشہور ہین مگر بے احتیاطی اور
عدم خبر گیری کی وجہ سے اوسکا حاصل بہت گھٹ گیا ہے -

ایلورہ

ایلورہ (دیرول) ایک چھوٹا حصار دار موضع تعلقہ اورنگ آباد ضلع مذکور کا ہے جو خط عرض بلد
شمالی ۲۰° ۲ اور خط طول بلد شرقی ۷۵° ۱۰' کے تقاطع پر بفاصلہ پندرہ میل اورنگ آباد سے جانب
شمال غرب واقع ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۹۵) تھی - اس موضع کے قریب ایک
عمدہ مندر سرخ پتھر کا ہے جسکو رانی اندرا بلیا بائی نے ۱۷۹۵-۹۵ء مین تعمیر کیا تھا - اور جس کو
زمانہ حال کے ہندو وضع تعمیر کا عمدہ نمونہ خیال کیا جاتا ہے (ب) جس ایلورہ کی شہرت اوس کے
کوہی مندر اور غارون کی وجہ سے ہے جو ایک پہاڑ کے دامن مین سوا میل تک چلے گئے ہین
اور تین علحدہ علحدہ سلسلون سے متعلق ہین - یعنی بودہ - برہمنی اور جین اور ملجا خاعدامت

تاریخی واقع ہوے ہین - یہ ایک مرتفع میدان کے نیچے پہاڑ کے دامن مین کھودے گئے ہین اور
طولاً اً ہین شمال و جنوب واقع ہین - اور پہاڑ کے دو گوشہ منتہاے غرب کی جانب بطور شاخ منتہی
ہوتے ہین - بودھ مذہب کے غار تعداد مین بارا ہین اور جنوبی منتہا مین واقع ہین - اور اندر کبھا
یا جین زمانہ کے پانچ غار دوسرے منتہا پر ہین اور برکھمنی ستر غاران دونون سلسلون کے درمیان
واقع ہوے ہین - بلحاظ قدامت یہ غار پانچوین صدی سے نوین یا دسوین صدی تک مین
بنے ہین - اور اونمین نہایت دقیق کتبہ پاے گئے ہین - ایلورہ کی دلچسپ ترین چیزون مین کیلاسا
کا مندر ہے جو ہندوستان کے فن تعمیر کے عجیب ترین اور دلچسپ ترین نمونون مین شمار کیا جاتا
ہے - اسکی نسبت مسٹر برجس لکھتے ہین بخلاف آگے کے غار کے مندرون کے کیلاسا کا
مندر ایک عظیم ایک ہی پتھر مین سے تراشا ہوا مندر ہے جو اطراف کے پتھر سے سالماً علیحدہ
کرکے اندر اور باہر دونو نظر سے تراشا گیا ہے - یہ مندر ایک وسیع صحن کے وسط مین واقع ہی
جسکا عرض بنیاد کے قریب ۱۵۴ فٹ اور طول (۲۷۶) فٹ ہے اور تماماً سخت ٹھوس پتھر مین
سے تراشا گیا ہے اور اسکی پشت کی جانب ایک سیدہی دیوار پتھر کی تراشی ہوئی ہے جسکا
ارتفاع (۱۰۷) فٹ ہے - اس صحن کے روبرو ایک پردہ کی دیوار ترشی ہوئی چھوڑی گئی ہے جسپر
باہر کی جانب سیوا اور وشنو اور اوسکے ہمجنسون کی ڈراونی اور مہیب شکلین پتھر مین منقور ہین
اور اندر کی جانب کمرہ بنے ہوے ہین - اسکے بیچمین مین ایک راستہ کاٹا گیا ہے جس کے دونون
جانب کمرہ ہین - اِس سے آگے بڑہکر ناظر کو لکشمی کا ایک عظیم مجسمہ نظر آئیگا جو کنول کے پھولون
پر قایم ہے اور اوسکا ہاتھی بھی وہان موجود ہے - کنول کے پھول کے پتون پر جسپر وہ بیٹھی ہوئی

سے چند حروف اور ایک تاریخ کھدی ہوئی ہے مگر وہ حروف پڑھے نہین جا سکتے ہین لیکن احتمال ہر
کہ وہ پندرہوین صدی کے ہون ہرسہ دونون طرف کے ستون کی کرسیو نپر آٹھوین صدی کے حروف
مین کتبے کندہ ہین۔ اندر داخل ہوتے ہین داہنے اور بائین جانب صحن کے آگے کا حصہ سے
جو بقیہ صحن سے چند فٹ نیچا ہے اور جسکی شمالی وجنوبی منتہا پر دو بڑے ہاتی ترشے ہوسے ہین
لیکن جنوبی ہاتی کی شکل بگڑی ہوئی ہے۔ مشرق کیجانب پلٹ کر چند زینے چڑہنے کے بعد اوس
بڑے صحن مین داخل ہوتے ہین جسکی وسط مین مندر رکھڑا ہوا ہے جسکی بنیاد شرقاً وغرباً
(۱۶۴) فٹ طویل اور جنوباً وشمالاً جہان سب سے زیادہ عریض ہے (۱۰۹) فٹ ہے۔ اس کے
روبرو نندی کے لئے ایک منڈپ ہے جو بذریعہ ایک پل کے وصل ہے اور اس منڈپ کے
دونون جانب دو دو برج ہین یعنی ستون (۵۴) فٹ اونچے ہین اور جنکی چوٹی پر سیوا کے
ترسول کا رہا سہا حصہ ہے۔ ستون مذکور مع ترسول کے ارتفاع مین تقریباً (۴۹) فٹ
ہے) اس مندر کا بانی کرشنا اول ملکھیڑ کا راشٹر کوٹا بادشاہ تھا (۷۶۰ تا ۷۸۳ء) (ملاحظہ ہون
ابواب ہاے آثار عتیقہ غربی ہند جلد پنجم)

یہ قصبہ تعلقہ جالنہ ضلع اورنگ آباد کا مستقر ہے اور ۱۹ ۵۱ شمالی و ۵۲ ۴۷ ۷۵ شرقی خطوط
کے تقاطع پر کنڈلیکا ندی کے داہنے کنارہ پر قصبہ قادر آباد کے مقابل واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء کی
مردم شماری اسکی (۲۰۲۷۰) تھی جنمین ہندو (۱۳۸۵۱) مسلمان (۵۸۱۲) اور عیسائی (۲۱۷)
تھے۔ مقامی بیانات کے روسے جالنہ کی بنا راما کے وقت سے ہے۔ سیتا کے قیام کے
زمانہ مین جانکا پور کہلاتا تھا مگر ایک متمول مسلمان بافندہ نے اسکا نام جالنہ سے بدلدیا

قصبہ جالنہ

اکبر کا وزیر ابو الفضل بھی ایک مدت تک یہان مقیم رہا اور اورنگ زیب بادشاہ بھی اپنے زمانہ صوبہ داری مین کئی مرتبہ یہان آیا تھا۔ مشہور عمارات مین ایک مسجد اور ایک عمدہ سرا ہے اور ایک ایرانی حمام ہے مسجد و سرا کے کتبہ سے تاریخ بنا ۱۵۶۸ء پائی جاتی ہے۔ انکے علاوہ متعدد دوسری مسجدین مقبرہ اور ہندو دیول ہین جنمین مشہور اننداسامی کا بڑا دیول ہے۔ جالنہ کے باغات مین میوہ کثرت سے ہوتا ہے جو بمبئی اور دوسرے مقامات کو برآمد کیا جاتا ہے۔ جالنہ کی چھاونی جو چند روز قبل تک کنٹنجنٹ کی فرودگاہ تھی قصبہ کی مشرق کی جانب واقع ہے اور ۱۸۲۷ء مین قایم ہوئی تھی مگر ۱۹۰۳ء سے اٹھا دیگئی ہے۔ متعدد عیسائی گرجا مع متعلقہ اسکول بھی یہان ہین۔

قادرآباد — یہ ایک حصاردار معتبر تجارت گاہ ہے جو تعلقہ جالنہ مین قصبہ جالنہ کے مقابل کنڈی کا ندیکے بائین کنارہ پر ۱۹ ۵۰ شمالی ۵۰ ۷۵ غربی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے۔ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۱۱۵۹) تھی۔ یہ معتبر مرکز غلہ اور کپاس کی تجارت کا ہے اور غلہ و مویشی کا ہفتہ وار بازار بھی اسمین ہوا کرتا ہے۔ اسمین تین روئی صاف کرنے اور روئی دبانے کے کارخانہ ہین جنمین روزانہ (۴۷۰) مزدور کام کرتے ہین اور کروڑگیری اور ٹپہ خانہ بھی موجود ہے۔

موضع خلدآباد (روضہ) — یہ تعلقہ خلدآباد کا مستقر ہے اور خطوط ۲۰ ۱۱ شمالی ۵۰ ۷۵ شرقی کے تقاطع پر اورنگ آباد سے چودہ میل جانب شمال مشرق واقع ہے۔ اسکا ارتفاع سمندر کی سطح سے (۲۷۳۲) فٹ اور اطراف کے میدان سے (۵۰۰) فٹ ہے۔ خلدآباد مین اورنگ زیب اور اونکے فرزند اعظم شاہ اور آصف جاہ بہادر بانی ریاست حیدرآباد و ناصر جنگ و نظام شاہ بادشاہ احمدنگر و ملک عنبر وزیر نظام شاہیہ و تاناشاہ آخری بادشاہ قطب شاہی اور متعدد مسلمان بزرگونکی قبرین ہین۔ اسکا نام آگے روضہ تھا بعد وفات اورنگ زیب

چونکہ اون کو خلد مکان کا لقب دیا گیا تو اسکا نام بھی بدلکر خلدآباد رکھا گیا۔ قدیم شہر **بدراونتی** کے وسیع ویرانہ اور آثار اسکے متصل میدان مین واقع ہین۔ خلدآباد مین علاوہ افسر تحصیل کے ایک ٹپہ خانہ مدرسہ۔ امین کی کچہری اور پولیس کا تھانا بھی ہے۔ بلحاظ آب و ہوا اکثر لوگ تفریح کے لئے یہان قیام کرتے ہین۔

قصبہ پٹھین

یہ قصبہ تعلقہ پٹھین کا مستقر ہے اور گوداوری کے شمالی کنارہ پر خطوط ۱۹° ۲۸' شمالی و ۷۵° ۲۴' شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳۸ ۸۶) تھی۔ پیٹھین وہی قدیم زمانہ کا **پراتشتان** ہے اور دکن کے قدیم ترین شہرون مین شمار ہوتا ہے اور بہت سارے تاریخی واقعات اس سے متعلق ہین۔ **اسوکا** نے قدیم پیتے نیکا کے پاس جو اس نواح کے باشندہ تھے واعظین کو دعوت کے لئے بھیجا تھا۔ اور **پیتل کھڑا** کے غارون مین قریب موضع چالیس گانون کے دوسری صدی قبل لیلاد کے کتبون مین پراتشتان کے بادشاہ اور تجار کا ذکر درج ہے۔ بطلیموس کے بیان کے مطابق یہ پوٹو ما پوٹانی کا پایہ تخت تھا جو آندھرا خاندان کا راجا تھا (سنہ ۱۳۹ تا ۱۷۰ء) اور **پیری پلو** کے مصنف نے بھی اسکو ایک بڑا تجارتی مرکز بیان کیا ہے۔ پیٹھین سالیواہن کا مولد اور پایہ تخت بھی تھا جس کے نام سے سالیواہن کا سال منسوب ہے لیکن شاید اصل لفظ **سالواہن** ہو جو آندھرا راجاؤن کا لقب تھا۔ فی الحال سب قدیم آثار مفقود ہین۔ حالیہ قصبہ مین متعدد ہندو معابد ہین جنمین عمدہ ترشی ہوئی لکڑی کا کام کیا گیا ہے۔ **مان بھاؤ** کا فرقہ چودھوین صدی کے وسط مین پٹھین مین پیدا ہوا۔ انکے عقاید مین فقط کرشنا کی پرستش اور زنا تون کے قوانین سے بالکل بے تعلقی اور بھیک مانگنا

شامل ہین۔ اس طریقہ کے بعض حال کے پیرو معمولی کامون مین مصروف ہین اور وہ جو مذہب کے زیادہ پابند ہین سیاہ لباس پہنکر گدائی کرتے ہین۔ پیٹھین مین ریشمی اور سوتی ساڑیان اور دوسرے ریشمی کپڑے تیار ہوتے ہین اور یہ معتبر تجارتی مرکز بھی ہے۔

قصبہ ویجاپور

تعلقہ ویجاپور کا مستقر ہے اور ۱۹° ۵۶' شمالی اور ۷۴° ۴۴' شرقی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے اور رانی ویجو بائی کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۲۷۱) تھی۔ ویجاپور مین سید رکن الدین قدس سرہٗ کی مزار اور نوغازی کی قبر بھی ہے جسکو عوام نوگزی کہتے ہین۔ اسمین افسر تحصیل ٹپہ خانہ۔ اسکول۔ دواخانہ اور امین کی کچہری ہے اور یہ غلہ کی تجارت گاہ بھی ہے۔

ضلع پربھنی

حدود صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے

یہ ایک سرحدی ضلع صوبہ اورنگ آباد علاقہ سرکار عالی کا ہے جو درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° ۴۵' اور ۲۰° ۲' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۶° ۱۳' اور ۷۷° ۳۹' کے واقع ہے۔ جانب شمال اضلاع بلڈھانا و باسیم علاقہ برار سے محدود ہے اور جانب مشرق و جنوب ضلع ناندیڑ سے جانب جنوب غرب ضلع بیڑ سے اور جانب مغرب ضلع اورنگ آباد سے محدود ہے۔ اسکا رقبہ (۵۰۹۱) مربع میل ہے جسمین (۹۹۵) مربع میل جاگیرات و پائیگاہ کا رقبہ شامل ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین ایک مختصر رقبہ ضلع ناندیڑ سے اسمین ضم کیا گیا۔ نہایت باوقعت سلسلہ پہاڑون کے سہیادری پربت اور بالا گھاٹ ہین۔ پہلا سلسلہ ضلع کے شمال مین سے اور دوسرا سلسلہ جنوب مین تعلقہ و مالم کے ایک حصہ مین سے گذرتا ہے تعلقات جنتور ہنگولی و کلمنوری جو اوس مرتفع میز انہ وار پر واقع ہین جو سہیادری

کے سلسلہ کے جنوب مین ہے۔ باقی تعلقات میدانمین واقع ہین۔ یہ ڑانہ وار مذکور کا میلان جنوب کی جانب ہے جو دودھنا ندیکے وادی مین منتہی ہوتا ہے۔

اسکی نہایت معتبر ندیان دریاے گوداوری و پین گنگا ہین۔ گوداوری ضلع مین غرب سے داخل ہوکر جنوبی تعلقات مین (۱۱۲) میل تک بہکر ضلع ناندیڑ مین داخل ہوجاتی ہے۔ پین گنگا ضلع کے شمالی سرحد پر بہتی اور اسکو برار کے ضلع باسیم کے جدا کرتی ہے۔ دودنا ندی ضلع مین پچاس میل بہکر پورنا سے جاملتی ہے۔ پورنا ندی جو برار کے جنوبی غربی گوشہ سے اس ضلع مین داخل ہوتی ہے پہلے تو جنوبی شرقی سمت مین ۳۵ میل تک بہتی ہوا ور بعد اوسکے جنوب کی سمت مین بہتے ہوے گوداوری مین داخل ہوجاتی ہے۔ اس کا طول ضلع مین سو میل ہے بہت ساری چھوٹی ندیان ضلع کو سیراب کرتی ہین مثل کیکیا (۱۳ میل) اکھڑکی (۱۴) کستورا (۳۸) پینگل گیرا (۲۴) اندرانیی (۱۳) دہامور (۶) آشنا (۱۲) کیادہو (۴۸) اور کیرا (۱۲ میل)۔

طبقات ارضی

اسکے طبقات ارضی دکن ٹرپ ہین۔ دریاے گوداوری اور اوسکے بعض معاونین کی وادیون ٹرپ موٹی ریٹ اور چکنی مٹی کے طبقات زمانہ پلایوسین یا پلایسٹوسین سے ڈھپیا ہوا ہے جنمین مفقودہ دودہ پلانے والے جانورون کی ہڈیان نکلتی ہین۔

نباتات

اس ضلع کے جنگلونمین ببول۔ کھیر۔ نیم۔ آم۔ املی۔ اور مہوا ہوتے ہین۔

حیوانات

تعلقات جنتور و ہنگولی و کلمنوری کے جنگلونمین شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ ترس۔ جنگلی سور اور ریچھ اور کل تعلقات مین ہرن۔ ردہی۔ چیتل اکثر ہوتے ہین۔ تیتر و بٹیر و مور بھی نظر آتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

فبروری سے آخر مئی تک موسم خشک و صحت بخش ہے مگر برشکال اور فی الجملہ موسم سرما مین

بخار کی شکایت ہوتی ہے - بالاگھاٹ بہ نسبت میدان کے زیادہ صحیح ہے کیونکہ موسم بارش مین اوسقدر مرطوب نہین- حرارت ڈسیمبر مین ۶۰ درجہ ہے مگر ماہ مئی مین میدان مین ۱۰۵ درجہ اور بالاگھاٹ پر ۹۸ درجہ ہے - اوسط بارش ۱۲ سال کی (۱۸۸۸ء سے ۱۹۰۱ء تک) چونتیس انچ تھا مگر ۱۸۹۹ء مین بہت کم (۱۲ انچ) ہوئی جس سے ۱۹۰۰ء مین قحط ہوا -

تاریخ

یہ ضلع جو دیوگیری (دولت آباد) جالیہ اکے یادوراج کا جزو تھا چودہوین صدی کے ابتدا مین علاءالدین خلجی نے اسکو اپنے ملک کا ضمیمہ بنایا اور اب تک مسلمانون کی حکومت مین چلا آتا ہے۔ ۱۳۱۵ء مین محمد تغلق کے انتقال کے بعد بہمنیہ اور نظام شاہیہ کا اسپر قبضہ رہا - اکبر بادشاہ اور اوسکے جانشینون کے فتوحات نے اسکو پھر ضمیمہ دہلی کیا تھا مگر اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین سلطنت آصفیہ کے قایم ہونے پر یہ ضلع اوس سے منتزع کیا گیا -

اثار صنعتیہ

اس ضلع مین چار یادگاری عمارتین ہین - موا ضع اونڈہ تعلقہ کلمنوری مین ناگ ناتھ کی دیول جو آگے سات منزلہ عمارت تھی اور جسکو اورنگ زیب نے منہدم کیا - اس وقت اس کا عرض انسی فٹ - طول تنسو اور ارتفاع ساٹھ فٹ ہے جسکے چوگوشہ صحن کا رقبہ (۲۰۰۰) مربع فٹ ہے اسپر صدہا عمدہ ترشی ہوئی شکلین آدمیون گھوڑے ہاتی بیلون اور بندرون کی ہین اور بیان کیا جاتا ہے کہ کسی پانڈو راجہ نے بصرف زرکثیر اسکو بنایا تھا۔ جنتور کے قریب پارسناتھ کی دیول ہے جسکی ایک گلباڑی ایک گنبددار عمارت مین بنی ہوئی ہے جس کے وسط مین ایک ترشا ہوا بت ہے جو بارا فٹ اونچا ہے۔

تعلقہ جنتور مین قریب موضع باموسر سوتی اور پورنا ندیون کے منتقار پر بھی ایک سادی بنی ہوئی

دیول واقع ہے۔ تعلقہ ہنگولی مین موضع کھر کیکے قریب رمضان شاہ کی مرقد ایک ٹیلے پر بنی ہوئی ہے جس کے اطراف مین تیس فٹ بلند دیوار ہے الا اس احاطہ کی دیوار بارہ سو مربع فٹ کے رقبہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ کہتے ہین کہ یہ بزرگ ہندو سے مسلمان ہوئے اور اونکی ہندو اور مسلمان دونون کی زیارت گاہ ہے۔ ضلع کے اکثر مقامات مین ہماڈپنتی دیولین کثرت سے موجود ہین

مردم شماری

اس ضلع قصبات و مواضع کی تعداد بشمول جاگیرات (۱۵۰۲) ہے۔ اسکے نفوس کی تعداد گذشتہ تین مردم شماریون مین حسب ذیل تھی ۱۸۸۱ء مین (۶،۸۵،۰۹۹)۔ ۱۸۹۱ء (۸،۰۵،۳۳۵) اور ۱۹۰۱ء مین (۶۴۵۷۶۵) اس کمی کا سبب ۱۹۰۰ء کا قحط شدید ہے۔ یہ ضلع سات تعلقات پربھنی۔ پاتھری جنتور ہنگولی کلمنوری سمبت اور پالم (صرفخاص) مین منقسم ہے انکے علاوہ دو بڑے جاگیری تعلقات پرتوڑ اور گنگا کھیڑ بھی اسمین شامل ہین۔ اسکے قصبات ہنگولی (۱۷۲۵۶ نفوس) پربھنی (۱۹۹۵۸)۔ سمبت (۸۴۴۵) نانوت (۷۳۹۵)۔ پاتھری (۵۸۲۸)۔ سون پیٹھ (۵۷۵۹) اور گنگا کھیڑ (۵۰۰۷) ہین۔ نوے فیصدی نفوس ہندو ہین اور ۸۸ فیصدی مرہٹی بولتے ہین تختہ ذیل سے ۱۹۰۱ء کے نفوس کی تقسیم ظاہر ہوگی

تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری ۱۹۰۱ء	تعداد نفوس فی مربع میل	تفاوت فیصدی مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء	تعداد لکھنے پڑھنے والونکی
پربھنی	۵۱۸	۱	۱۶۵	۹۳،۳۲۵	۱۸۰	-۱۱/۶-	[illegible]
جنتور	۷۹۸	۰	۲۶۰	۷۷۹۰۲	۹۷	-۲۹/۰۰-	
ہنگولی	۶۳۳	۱	۱۹۰	۷۸،۱۳۸	۱۲۳	-۲۱/۴-	
کلمنوری	۴۹۲	۰	۱۷۵	۵۲،۴۳۷	۱۰۶	-۳۰/۵	
سمبت	۵۲۳	۱	۱۹۴	۶۶۲۷۲	۱۲۶	-۳۲/۲	
پالم	۴۲۷	۰	۱۲۱	۶۵۴۹۰	۱۵۳	-۱۲/۲	
پاتھری	۷۰۵	۴	۱۵۱	۱۰۹۸۳۷	۱۵۵	-۱/۸	
جاگیرات وغیرہ	۹۹۵	۲	۲۳۹	۱۰۲۳۶۰	۱۰۳	-۲۳/۱	
جملہ میزان	۵۰۹۱	۷	۱۴۹۵	۶۴۵۷۶۵	۱۲۵	-۱۹/۸	۱۶،۱۴۷

۱۹۰۵ء میں تعلقہ ناندیڑ ضلع ناندیڑ کے شمالی مواضع تعلقہ کلمنوری میں شریک کئے گئے۔

لوگونکی ذات اور پیشہ سب سے زیادہ تعداد کاپو یعنی کنبی ذات کی ہے جو (۲۶۰۸۰۰) ہیں یعنی ضلع کے کل نفوس کی ۳۴ فیصدی مہار یعنی سائیس (۶۶۴۰۰)۔ دہنگر (۴۷۹۰۰) بنئے (۳۴۰۰۰) مانگ یعنی چمار (۲۴۴۰۰) اور برہمن (۱۴۰۵۰) مہار اور مانگ زراعتی مزدوری بھی کرتے ہیں۔ اُن لوگونکی تعداد جو زراعت میں مصروف ہیں (۳۴۲۰۰۰) ہے یعنی کل نفوس ضلع کے ۵۳ فیصدی۔

عیسائی مشن یہان کوئی عیسائی مشن تو نہیں ہے مگر دیسی عیسائی ۱۹۰۱ء میں فقط نشر تھے۔

عام حالات زراعت تعلقات پربھنی و پاتھری و سجت و پالم کی زمینیں سیاہ ریگڑ کی ہیں اوسکے بعد مسب ہے۔ مگر باقی تعلقات کی زمینیں اکثر مسب اور کھرب ہیں ربیع کی کاشت مثل سفید جوار۔ گیہون۔ چنا۔ تور۔ لاکھ۔ اور مٹر کثرت سے ریگڑ اور مسب میں ہوا کرتی ہے۔ اور زرد جوار۔ باجرا کپاس نیل تل ساونان اور دوسرے دال کے اقسام اور اجناس روغندار کھرب اور مسب زمینون میں فصل خریف میں بوے جاتے ہیں کھرب زمین باغات کیلئے بھی کام آتی ہے مگر اسکو کثرت سے کھاد کی ضرورت ہے پہاڑونکے دامن اور ندیونکے وادیونکی زمینیں بھی بہت حاصل خیز ہوتی ہیں اور انمیں ربیع اور باغات کی فصلیں بوئی جاتی ہیں۔

مختصر سوانح زراعت و عام پیداوار مالگذاری کا طریقہ رعیتواری ہے۔ منجملہ (۴۰۹۶) مربع میل اراضی خالصہ و صرفخاص کے ۱۹۰۱ء میں (۳۵۴۷) مربع میل مزروع تھے اور (۵۴) افتادہ و بنجر۔ (۲۵۵) اور (۲۴۰) مربع میل غیر قابل زراعت تھے۔ ۱۹۰۴ء میں مزروعہ کا رقبہ (۳۴۶۸) مربع میل تھا۔ عام غذا لوگونکی جوار ہے جو (۱۷۹۷) مربع میل یعنی پچاس فیصدی مزروعہ رقبہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد گیہون (۲۲۹) مربع میل باجرا (۲۰۶) اور دہان (۵۷) مربع میل ہے۔ کپاس کل ضلع میں ہوتی ہے۔ جسکا مجموعی رقبہ (۸۰۹) مربع میل یعنی پچیس فیصدی کل رقبہ مزروعہ کا

ہے۔ نیشکر کا رقبہ صرف تین مربع میل تھا۔

مویشی۔ ٹٹو بھیڑ۔ بکریان

زراعتی جانورون کی کوئی خاص نسل یہان نہین ہے۔ مگر جو جانور یہان پیدا ہوتے ہین وہ قوی اور مضبوط اور کھرے ہل اور چکنی مٹی کے جوتنے کے لئے بالکل موضع ہین۔ دہنگر لوگ اور مالدار رعایا معمولی قسم کے بھیڑ اور بکریان پالتے ہین۔ معمولی مرہٹہ ٹٹو کی قیمت پچاس روپیہ تک ہوتی ہے مگر عمدہ ٹٹو سو اور ڈیڑہ سو تک مین بکتے ہین۔ نو سرکاری تخمی گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے چہہ تعلقون مین رکھے گئے ہین جنکی نگہداشت کا سالانہ خرچ ۱۸۱۱ روپیہ ہے۔

آبپاشی

جملہ تری کا رقبہ (۹۶) مربع میل ہے جسکی آبپاشی (۱۰۴۷۱) کنوون اور باولیون سے ہوتی ہے۔ اس ضلع مین کوئی تالاب نہین البتہ دوسرے ذرائع پندرا ہین۔ ۱۹۰۴ء مین تری کا رقبہ (۴۷) مربع میل تہا۔

جنگلات

جملہ رقبہ جنگلات کا (۲۵۵) مربع میل ہے جنمین پچپن مربع میل محصورہ جنگل ہے۔ باقی کھلا ہوا ہے اور جنگل صرف تعلقات، جلنور و کلمنوری و ہنگولی اور پالم مین واقع ہین۔

معدنیات

یہان کوئی قیمتی معدن نہین ہے۔ سیاہ بسالٹ اور گرانیٹ ہر جاے موجود ہے اور عمارات اور سڑکون کے کام مین مستعمل ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

کوئی قابل ذکر دستکاری اس ضلع مین نہین ہے۔ مقامی ضرورتون کے لئے سوتی گاڑہا کپڑا بنتا ہے پندرہ کارخانہ روئی صاف کرنیکے اور پانچ دبانیکے ضلع مین موجود ہین جنمین (۲۵۵) آدمی روزانہ کام کرتے ہین ۱۹۰۱ء مین (۴۱۷) اٹن روئی صاف کی گئی تہی۔

تجارت

معظم برآمد ضلع کی جوار و دیگر غلات کپاس اجناس روغندار نیل مرچ مویشی۔ اور بکریان۔ گڑ۔

تمباکو۔ چمڑے۔ ہڈی اور سینگ۔ ترولڑ کی چھال اور مہوہ ہین۔ اور سفلم درآمد نمک سوکھی مچھلی افیون۔ گرم مصالح۔ سونا۔ چاندی۔ تانبے اور پیتل کے پتر اور ظروف گندھک ولایتی شکر معدنی تیل لوہا خام ریشم اور ریشمی اونی اور سوتی کپڑے ہین۔

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گوداوری ریلوے اس ضلع شرق سے غرب کو جاتی ہے اور اوسکے نو اسٹیشن اس کے حدود مین واقع ہین۔ کل طول سڑکون کا (۲۴۱) میل ہے جنمین اٹھارہ میل پختہ سڑک ہے ۱۹۰۰ء کے قحط مین ۲۶ میل نئی سڑک بنائی گئی۔ مشہور سڑکین حسب ذیل ہین۔ ہنگولی تا گاورگانون (۱۸) میل پختہ تا جیپور (۲۸) میل۔ تا پربھنی ۴۴ میل۔ چنتورنی پربھنی ۴۲ میل۔ تا سیلو ۲۴ میل سبت تا اسینا ۱۲ میل اور پربھنی سے تا گنگا کھیڑ ۲۰ میل۔ انکے علاوہ (۱۶۳) میل خام سڑک مستقرات تعلقات و دیگر مقامات کو وصل کرتی ہے۔

قحط

۱۸۱۹ء و ۵۵-۱۸۵۴ء کے قحطون سے اس ضلع کو صدمہ شدید پہونچا۔ ۷۷-۱۸۷۶ء مین پھر آفت آئی مگر ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کا قحط نہایت ہی شدید تھا۔ ۱۸۹۹ء مین ۱۲ انچ سے بھی کم بارش ہوئی اور خریف و ربیع کی دونون فصلین بالکل تلف ہوگئین۔ خریف کی پیداوار صرف چھ فیصدی اور ربیع کی جس کا اکثر حصہ جوار ہے جو رعایا کی عام غذا ہے ہمیشہ کی پیداوار کی چار فیصدی تھی۔ ایک کرور چالیس لاکھ افراد کے ساتھ قحط مین رعایت کی گئی اور زیادہ سے زیادہ تعداد ایک روز مین (۹۰۲۲۲) نفوس کی تھی۔ ضلع مین قحط تو عارض تھا ہی مگر وبائی ہیضہ بھی نمود ہوکر ہزارون کو تلف کیا چنانچہ مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بہ نسبت ۱۸۹۱ء کے (۱۵۹۵۷۰) نفوس کی کمی ہوئی ۳۹ فیصدی مویشی تلف ہوے اور قحط کا خرچ چودہ لاکھ روپیہ سے زاید سرکار پر عاید ہوا۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک قسمت تعلقات ہنگولی و کلمنوری و سبت پر مشتمل ہے اور

تحت ایک دوم تعلقدار کے ہے۔ دوسرے مین تعلقات پربھنی و پاتھری و جنتور ہین جو سوم تعلقہ
بھر کے تفویض ہے تیسری قسمت مین صرف تعلقہ پالم ہے جو اول تعلقدار کے تحت مین ہے
اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتونکے کام کی نگرانی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ ایک تحصیلدار کے سپرد ہے۔

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

عدالت دیوانی ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین اور اسکے ماتحت دو منصفیان ہین۔ اول تعلقہ
اور ناظم اعلاے فوجداری ضلع ہین اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اپنے اقتدارات کو
تعلقدار کے غیاب مین کام مین لاتے ہین۔ دوم و سوم تعلقدارون اور ساتون تحصیلدارون کو
اقتدارات فوجداری دوم و سوم حاصل ہین۔ تحصیلدارون کے غیاب مین منصفین اونکے مستقر
کی فوجداری کا کام بھی کرتے ہین۔ معمولی سالونمین جرایم شدید بہت کم ہین لیکن فصل کی خرابی
کے زمانہ مین ڈکیتی و سرقہ غلہ و مویشی مین بحسب شدت فصل اضافہ ہوتا ہے۔

انتظام مالگذاری

قدیم تاریخ مالگذاری کے متعلق اسیقدر معلوم ہے کہ ملک عنبر کا طریقہ سترہوین صدی کے ابتدا سے
جاری تھا۔ اونکا بندوبست جو ٹوڈرمل کے بندوبست سے ملتا جلتا ہے رقبہ اور حاصل خیزی
زمین پر مبنی تھا۔ اسکے بعد تعلقات و مواضع اجارہ دارون کو سرکار کیجانب سے دئے جاتے تھے
اور اونکو حق تعلقداری دس فیصدی ملتا تھا۔ یہ طریقہ جب ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی ہوئی موقوف
ہوگیا اور رعیتواری طریقہ نقدی و صولات کے ساتھ جاری ہوا۔ ۱۸۸۵ء مین تعلقات پاتھری و
کلمنوری و ہنگولی اور مابعد کے دو سالون مین بقیہ چار تعلقات کا بندوبست پندرہ سال کے لئے
کیا گیا۔ اور اضلاع متصلہ اورنگ آباد و بیڑ اور ضلع باسم علاقہ برار کے مطابق دہارے مقرر کئے گئے
خشکی کا اوسط دہارا عہ ۵ فی ایکر ہے (اعلی عہ اقل ۱؍) اور تری کا اوسط دہارا ۲ روپیہ (اعلی صہ اقل عہ)

ضلع کی مالگذاری اراضی وکل آمدنی تختۂ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کی تغیرات کی وجہ سے فی الحال اسکی مالگذاری اراضی (۱ر۲۲) لاکھ روپیہ ہے۔

لوکل وصفائی کی حکومت

سنہ ۱۸۸۹ء کی ابتدا سے زر مالگذاری پر فی روپیہ ایک آنہ کا سسس مقامی کامون کے لئے لیاجاتا ہے اور لوکل بورڈ باستثناء پربھنی ہر تعلقہ کے لئے بصدر نشینی تحصیلداران قایم کئے گئے۔ ضلع کا بورڈ مستقر ضلع مین بمیر مجلس اول تعلقدار قایم ہوا۔ منجملہ کل رقم سسس کے جو سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱ر۳) لاکھ روپیہ تھی ایک ربع صفائی اور مقامی کامون کے لئے علیحدہ کی گئی۔ خاص پربھنی مین صفائی ہے اور تعلقات کے مستقر و نیز بھی مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے اور ضلع و تعلقات کے بورڈ صفائی کا بھی کام انجام دیتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین مصارف لوکل بورڈ [illegible] روپیہ تھے۔

کوتوالی ومحابس

اول تعلقدار ناظم کوتوالی ضلع ہین اور مہتمم پولیس اونکے عملی مددگار ہین۔ انکے تحت مین آٹھ امین ۹۲ تحتانی افسر ۵۴۸ جوان و ۲۵ سوار ہین جو بیس تھانون مین منقسم ہین۔ پربھنی مین ایک محبس ہے جسمین کم میعاد کے قیدی رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زائد میعاد ہو تو اورنگ آباد کے سنٹرل جیل کو بھیجے جاتے ہین۔

تعلیم

بلحاظ تعلیم یہ ضلع اوسط حالت مین ہے اور فیصدی ۲ر۵ نفوس (۴ر۹ مرد و ۱ر۰ عورتین) سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین (۲۶۰) و

(۲۰۴۲) و (۱۴۳۳) و (۳۴۳۷) طالب علم زیر تعلیم تھے۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین (۵۶) مدارس ابتدائی اور تین ہائی اسکول قایم تھے اور اوس سال ۴۱ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ کل صرفہ تعلیم کا سنہ ۱۹۰۱ء مین عسہ۱۱ روپیہ تھا جسکے منجملہ ۲۱ سرکار سے دیاگیا جسمین نیصدی مدارس وسطی اور چالیس فیصدی مدارس ابتدائی کے لئے صرف ہوا۔ اُجرت تعلیم سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۵۹ روپیہ تھی۔

دواخانجات و ٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین چار دواخانے جاری تھے جنمین پندرہ مریضان داخلی کے رہنے کی گنجایش تھی ایک یونانی مطب بھی لوکل فنڈ سے قایم تھا (۳۲۴۳۲) مریض ان مین رجوع ہوئے جنمین سے ۱۲۱ مریضان داخلی تھے اور اس سال مین ۶۶۲ عمل جراحی کئے گئے۔ کل مصارف ۱۱ روپیہ ہوئے کامیاب ٹیکونکی تعداد سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۶۹۵) تھی یعنی (۲ر۶۲) فی ہزار نفوس ضلع۔

تعلقہ پربھنی

یہ تعلقہ ضلع کے وسط مین واقع ہے۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۴۷۷۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۰۷۱۳۶) تھی اور رقبہ اسکا (۵۶۰) مربع میل ہے۔ نفوس کی کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اسمین ایک قصبہ پربھنی (۹۹۵۸ نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ اور ۱۷۵ مواضع ہین جنمین دس مواضع جاگیر کے ہین۔ دریاے گوداوری اسکے جنوب مین بہتا ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴ر۳) لاکھ روپیہ تھی اور اسکی زمینین اکثر ریگر یا غریلی ہین۔

تعلقہ جنتور

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے شمال مین ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۰۰۹۷) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۶۲۳۵) تھی۔ یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کی وجہ سے ہوئی۔ اسکا رقبہ (۹۵۲) مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین ۲۹۷ مواضع ہین جنمین ۲۷ مواضع جاگیر ہین اور موضع جنتور (۳۶۸۸ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ یہ درمیان پورنا (شمال) اور رودنا (جنوب) ندیونکے واقع

ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳۱۲/۲) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین غرلی اور ریگڑ ہین۔

تعلقہ ہنگولی

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے شمال شرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۵۰۷۱) تھی اور رقبہ (۷۱۳) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین تعداد نفوس (۱۰۸۱۵۳) تھی یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط سے واقع ہوئی۔ اسمین ایک قصبہ ہنگولی (۱۷۲۵۶ نفوس) اسکا مستقر اور ۲۰۹ مواضع ہین جنمین ۱۹ مواضع جاگیر کے ہین۔ پاین گنگا ندی اسکو بجانب شمال و شمال شرق برار کے ضلع باسم سے جدا کرتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۱/۹) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمین اکثر ریگڑ اور غرلی ہے

تعلقہ کلمنوری

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے شمال شرق مین واقع ہے۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۸۸۳۵) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۴۶۸۵) یہ کمی نتیجہ قحط سنہ ۱۹۰۰ء ہے۔ اسکا رقبہ (۵۳۸) مربع میل ہے۔ اس تعلقہ مین تھوڑے عرصہ آگے تک ۱۸۶ مواضع تھے جنمین گیارہ مواضع جاگیر کے تھے اور موضع کلمنوری (۲۶۴۷ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ پاین گنگا اسکے شمال شرق مین بہتی ہے۔ اور اس کو ضلع باسم علاقہ برار سے جدا کرتی ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱/۹) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین ضلع ناندیڑ سے چند مواضع اسمین شامل ہوے۔

تعلقہ بسمت

یہ ضلع پربھنی کے مشرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۵۶۹۰) تھی اور رقبہ (۶۱۰) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۱۱۷۳۴۲) تھی یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط شدید کا نتیجہ ہے۔ اس تعلقہ مین ایک قصبہ بسمت (۸۴۴۵ نفوس) اسکا مستقر اور ۲۱۵ مواضع ہین جنمین ۲۱ مواضع جاگیر کے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی (۳/۲) لاکھ روپیہ تھی۔ بسمت تعلقہ کی زمین کل ریگڑ ہے۔

تعلقہ پالم

یہ تعلقہ صرفخاص ضلع پربھنی کے جنوب مین واقع ہے۔ بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۱٫۸۱۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۴٫۹۰۴) تھی اور رقبہ اسکا (۵۶۰) مربع میل ہے سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط شدید سے کمی نفوس مین واقع ہوئی۔ اسمین دو قصبات جاگیر گنگا کھیڑ (۵٫۰۰۷ نفوس) دوسرے پٹھہ (۵٫۷۵۹) اور ۱۵۳ مواضع ہین جنمین ۳۲ مواضع جاگیر ہین اور پالم (۲٫۳۰۶) اسکا مستقر ہے۔ دریاے گوداوری اسکی شمالی سرحد ہے اور اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲/۳) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ پاتھری

یہ تعلقہ ضلع پربھنی کے غرب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۱۹٫۳۲۴) اور رقبہ (۷۸۴) مربع میل تھا سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۳٫۵۵۴) نفوس اسمین آباد تھے۔ کمی کی وجہ قحط شدید سنہ ۱۹۰۰ء ہے۔ اسمین دو قصبہ پاتھری (۵٫۸۲۸ نفوس) اسکا مستقر اور مانوت (۷٫۳۹۵) اور ۱۷۰ مواضع ہین جنمین ۱۹ مواضع جاگیر کے ہین دریاے گوداوری اسکو جانب جنوب ضلع بیڑ سے جدا کرتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۳/۸) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین اکثر چکنوٹ اور ریگڑ ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین ۸ مواضع تعلقہ انبڑ ضلع اورنگ آباد سے اسمین شریک ہوئے ہین۔ اور اسکے چھ مواضع معاوضہ مین انبڑ کو دے گئے۔ اس کے شمال مین جاگیری تعلقہ پرتور ہے جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۲۸٫۲۱۳) تھی۔ اسکے نوّے ۹۰ مواضع ہین اور پرتور (۴٫۰۴۳) اسکا مستقر ہے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے کا ایک اسٹیشن ہے۔ اسکا رقبہ ۲۷۴ مربع میل ہے اور اسمین ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ مغلائی اور انگریزی ٹپہ خانہ اور اسکول و دواخانہ بھی ہین۔ یہ پچھلے دونون جاگیر کی طرف سے

قایم ہین۔

قصبہ سبت

یہ تعلقۂ سبت کا مستقر خطوط ۱۹ْ ۲َ شمالی و ۷۷ْ ۱َ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۴۴۸) تھی تحصیل اور امین کی کچہری کے علاوہ اسمین تین اسکول اور ٹپہ خانہ بھی ہین۔ یہ غلّہ کی تجارت کا معتبر مرکز ہے۔

قصبہ گنگا کھیڑ

یہ ایک جاگیر کا مستقر ہے جو خطوط ۱۸ْ ۵۸َ شمالی اور ۷۶ْ ۴۵َ شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۷۰۰۵) ۔ اسمین دو مدرسہ ملکائی اور انگریزی ٹپہ خانہ۔ امین کوتوالی اور سب رجسٹرار کے دفتر ہین۔ گنگا کھیڑ گوداوری کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے اور یہان ایک پختہ گھاٹ بھی ہے جہان موسم بارش اور سرما مین بذریعہ کشتیون کے عبور کیا جاتا ہے۔ یہ ایک تجارتی قصبہ ہے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے کی پنگلی اسٹیشن سے چودہ میل جانب شرق شمال واقع ہے۔

قصبہ ہنگولی

یہ تعلقہ ہنگولی کا مستقر اور خطوط ۱۹ْ ۴۳َ شمالی و ۷۷ْ ۹َ شرقی پر واقع ہوا ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۶۷۵۶) تھی جنمین (۱۱۳۹۵) ہندو (۵۲۸۹) مسلمان اور ۵۲ عیسائی تھے۔ اسمین تین اسکول ہین جنمین ۲۳۰ طالب علم پڑہتے ہین۔ منجملہ انکے ایک مڈل اسکول اور ایک لڑکیونکا مدرسہ ہے۔ یہ دوم تعلقدار کا بھی مستقر ہے اور اسمین ملکائی و انگریزی ٹپہ خانہ عدالت منصفی دواخانہ و روئی صاف کرنے اور ایک روئی دبانیکا کارخانہ ہین۔ سنہ ۱۹۰۳ء تک یہان کنٹنجنٹ کی چہاونی تھی اوسکی برخاست کے بعد سرکار عالی کی کچہہ فوج یہان رکھی گئی ہے۔ یہ کپاس کی بہت بڑی منڈی ہے اور اس وجہ سے بھی زیادہ تر مشہور ہے کہ سنہ ۱۸۳۳ء مین انسداد ٹھگی کی کارروائی یہان سے شروع ہوئی۔ چودہ میل ہنگولی کے جنوب غرب مین موضع اونڈہ ہے

جہان ایک بڑی دیول کا ویرانہ ہے جسکو اورنگ زیب نے منہدم کیا تھا۔ اوسکی کرسی پر اعلی درجہ کی سنگتراشی کی ہوئی ہے جو ایلورہ کے کیلاسا کے دیول سے مشابہ ہے۔

قصبہ مانوٹ

یہ تعلقہ پاتھری کا ایک قصبہ ہے جو خطوط ۱۹° ۱۸' شمالی و ۷۶° ۳۰' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۹۵۳) یہ غلہ کی تجارت کی بڑی منڈی ہے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے لین سے پانچ میل جانب جنوب واقع ہے اسمین مغلائی اور انگریزی ٹپہ خانہ اور چار مدرسہ ہین۔

قصبہ پربھنی

یہ قصبہ جو تعلقہ و ضلع کا مستقر ہے خطوط ۱۹° ۱۶' شمالی و ۷۶° ۴۷' شرقی کے نقاطع پر واقع ہے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۱۸۵۸) دفاتر ضلع و تحصیل کے علاوہ عدالت دیوانی و منصفی و ٹپہ خانہ مغلائی و انگریزی و دواخانہ و دفتر مہتمم پولیس اور چار مدرسہ بھی یہان موجود ہین جنمین سے ایک مڈل اسکول ہے۔ پربھنی حیدرآباد گوداوری ریلوے کا اسٹیشن بھی ہے اور غلہ و کپاس کی ترقی پذیر تجارت گاہ ہے۔ اسمین روئی دباتے اور صاف کرنیکے تین کارخانہ بھی ہین۔

قصبہ پاتھری

یہ تعلقہ پاتھری کا مستقر ہے اور خطوط ۱۹° ۱۵' شمالی و ۷۶° ۲۷' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۱۸۲) اسمین دفاتر تحصیل و امین پولیس و ٹپہ خانہ اور دو اسکول ہین۔

قصبہ سوان پیٹھ

یہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کی جاگیری تعلقہ کا مستقر ہے جو خطوط ۱۹° ۲' شمالی اور ۷۶° ۹' شرقی پر واقع ہوا ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۵۷۵۹) سنہ ۱۸۹۱ء مین وان ندی کی طغیانی اور سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط سے اسکو سخت نقصان پہونچا۔ اسمین ٹپہ خانہ تھانۂ پولیس اور دو خانگی مدرسہ ہین۔ ریشمی ساڑیان اور عمدہ سوتی اور ریشمی کپڑے یہان تیار ہوتے ہین اور بہت دور دور بھیجے جاتے ہین۔ تیسرا حصہ اسکے باشندون کا بافندگی پر گذر کرتا ہے۔ اس کے گرد حصار ہے

اور یہ معتبر مرکز تجارت کا ہے۔

ضلع ناندیڑ

حدود صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے۔

یہ صوبہ اورنگ آباد ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے جو ملک سرکار عالی کے شمال مین درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° ۲۸' و ۱۹° ۳۱' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۷° ۴' و ۷۸° ۶' کے واقع ہے اور اسکا رقبہ (۳۳۴۹) مربع میل† ہے۔ دریاے پائین گنگا اسکو صوبہ برار کے ضلع باسیم سے جدا کرتا ہے۔ اس کے مشرق مین ضلع نظام آباد۔ جنوب مین بیدر اور شمال و مغرب مین ضلع پربھنی واقع ہین۔ اس سلسلہ پہاڑ و نکا موسوم بہ بھاگ تھا ناوری ضلع پربھنی سے اس ضلع گذرتے ہوئے نظام کو جاتا ہے جسکی سمت شمال غرب سے جنوب شرق ہے۔ چھوٹے سلسلے تعلقات ناندیڑ و قندہار و عثمان نگر و بھینسہ مین واقع ہین۔

اس کا سب سے معتبر دریا گوداوری ہے جو مغرب سے اسمین داخل ہوکر وسط ضلع مین ناندیڑ کے پاس سے بہتے ہوے ضلع نظام آباد مین داخل ہوجاتا ہے۔ مانجرا ندی جو اسکی سب سے بڑی معاون ہے مانجرا سنگم پر پانچ میل کنڈلواڑی کے مشرق مین گوداوری سے جاملتی ہے۔ پائین گنگا ضلع کی شمالی سرحد ہے اور مشرق سمت مین بہتی ہے۔ دوسری چھوٹی ندیان آسنا گوداوری کی معاون ہے جو مشرق سمت مین بہتے ہوے ناندیڑ سے دو میل کے فاصلہ پر گوداوری مین اوس کے بائین کنارہ کی طرف سے داخل ہوجاتی ہے۔ سدہا ندی معاون گوداوری

† یہ حدود ضلع کے اوس رقبہ سے متعلق ہین جبکہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات اسمین واقع نہین ہوے تھے دیکھو مضمون مردم شماری ضلع

تعلقات ناندیڑ و بھینسہ مین سے گذرتی ہے۔ لینڈی تعلقہ ولیگلور اور بنار تعلقات ولیگلور و قندہار کو سیراب کرتی ہین۔

طبقات الارض — اس کے طبقات ارضی آرکیین نیس و دکن ٹرپ ہین جو ضلع کے مشرق و مغرب مین تناسباً واقع ہین

نباتات — اس ضلع مین ساگوان۔مہوا۔کھیر۔املی۔آم۔ابیا۔نیم اور گولر کے اقسام پائے جاتے ہین۔

حیوانات — بڑے وحشی جانور صرف تعلقہ حدگانون مین پائے جاتے ہین مثل شیر۔تیندوا۔ریچھ۔جنگلی کتا ترشس بھیڑیا۔سانبھر۔ہرن جنگلی بکری اور چیتل کے پرندون مین۔تیتر۔بٹیر۔مور۔ہریل اور بط ہین

موسم و اعتدال ہوا و بارش — باستثنا تعلقہ بیلونی جو کسیقدر مرطوب ہے باقی تمام ضلع خشک و صحت بخش ہے۔ناندیڑ و قندہار مین مئی کے مہینے مین گرمی (۱۱۲ء) ہوتی ہے۔مگر تعلقات حدگانون و عثمان نگر و دیگلور نسبتاً کمتر گرم ہین اور گرمی ننٹو درجہ ہوتی ہے۔ڈسمبر مین صرف ساٹھ (۶۰) درجہ ہوتی ہے۔اکیس سالہ اوسط (۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک) بارش کا ۳۶ انچ تھا

تاریخ — یہ ضلع چالوکیون اور یادو دنکے راج کا جزو تھا اور ناندیڑ وہی قدیم قلعہ نندگیری خیال کیا جاتا ہے علاء الدین خلجی نے چودہوین صدی کے ابتدا مین اسکو فتح کیا۔بہمنیہ اور بعد مین قطب شاہیہ کے سلطنت کا جزو رہا۔جب اورنگ زیب نے دکن کو فتح کیا تو یہ ضمیمہ سلطنت دہلی کیا گیا مگر سلطنت آصفیہ جب اٹھارہوین صدی کے ابتدا مین قایم ہوئی تو یہ ضلع دہلی سے علیحدہ کر لیا گیا۔

قندہار و ناندیڑ مین مسلمان بزرگون کی متعدد قبرین ہین اور قلعہ قدیم ناندیڑ مین دکھنی سکھون کا گرودوارہ ہے جہان گرو گوبند کی سمادھ ہے۔قصبہ ناندیڑ مین دو مسجدین ایک ملک عنبر کی اور دوسری شاہان قطب شاہیہ کی بنا ہین۔کہا جاتا ہے کہ قلعہ قندہار کو سومدیو راجہ قندہار نے چوتھی

صدی عیسوی مین بنایا تہا اور شاید اسکو ملکھیڑ کے راشٹر کوٹا راجہ کرشنا ثالث سے تعلق ہو جو خداوند قندہا پورا کہلاتا تھا۔ اس کے اطراف مین خندق اور حصار ہے۔ دیگلور مین گندا مہاراج کی قدیم دیول ہے اور بہینسہ مین بھی ایک دیول جو ہمار پنتی طریقہ کی بنا موجود ہے۔

مردم شماری — اس ضلع قصبات و مواضع کی تعداد بشمول پائیگاہ و جاگیرات (۱۱۷۴) ہے۔ اسکی تین مردم شماریان حسب ذیل ہین سنہ ۱۸۸۱ء (۶۳۳٬۰۲۳) سنہ ۱۸۹۱ء (۶۳۲٬۵۲۲) اور سنہ ۱۹۰۱ء (۵۰۳٬۶۸۴)۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی کمی کی وجہ سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کا قحط شدید ہے۔ اس کے معتبر قصبات ناندیڑ (۱۴۱۸۲ نفوس) بہینسہ (۷٬۱۲۶)۔ دیگلور (۶٬۹۱۷) اور مکھیڑ (۶۱۴۸) ہین۔ ناندیڑ ضلع کا مستقر ہے۔ نوای فیصدی ضلع کے نفوس ہندو اور دس فیصدی مسلمان ہین۔ ستر فیصدی سے زاید کی زبان مرہٹی اور چودا فیصدی کی تلنگی ہے۔ تختۂ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا حال ظاہر ہوگا۔

نام تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد — قصبات	تعداد — مواضع	مردم شماری	نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماریون مین	
عثمان نگر	۲۵۸	+	۸۶	۳۰٬۵۷۷	۱۱۸	۲۲٫۱-	[illegible]
جدگانون	۳۱۹	+	۱۳۱	۳۳٬۶۰۲	۱۰۴	۴۱٫۸-	
بہینسہ	۲۱۷	۱	۷۷	۳۹٬۱۰۰	۱۸۰	۱۸٫۳-	
بیلولی	۱۹۸	+	۸۵	۳۳٬۸۷۰	۱۷۳	۲٫۳-	
دیگلور	۲۶۷	۱	۱۰۳	۴۹٬۳۲۴	۲۲۶	۲٫۵-	
قندہار	۵۵۳	۱	۱۵۳	۷۸٬۵۳۶	۱۴۲	۲۴٫۰-	
ناندیڑ	۶۳۲	۱	۲۵۰	۹۲٬۴۷۹	۱۴۶	۲۲٫۲-	
جاگیرات وغیرہ	۸۰۵	+	۲۷۵	۱٬۳۶٬۱۸۶	۱۶۹	۱۹٫۰-	
میزان ضلع	۳۳۴۹	۴	۱٬۱۷۰	۵٬۰۳٬۶۸۴	۱۵۰	۲۰٫۴-	۱۱٬۰۰۱

سنہ ۱۹۰۵ع مین تعلقہ مدہول و چند مواضع تعلقہ بانسواڑہ ضلع نظام آباد سے اسمین شریک ہوے اور تعلقہ بھیسنہ مدہول مین ضم ہوا اور عثمان نگر تعلقات بیلولی و قندہار مین تقسیم کیا گیا۔ تعلقہ ناندیڑ کے شمالی دیہات تعلقات کلمنوری ضلع پربھنی مین شامل ہوے اور بعض حصص اوسکے تعلقات حدگانون اور مدہول مین شامل کیے گئے۔ بحالت موجودہ اس ضلع مین چہ تعلقات حدگانون مدہول۔ بیلولی۔ دیگلور۔ قندہار اور ناندیڑ اور ایک علاقہ پائیگاہ اور ایک تعلقہ جاگیر شامل ہین۔

لوگونکی زراعت اور پیشہ

زراعت پیشہ زاتونکی تعداد (۱,۷۱,۶۰۰) یعنی ۳۴ فیصدی ہے جنمین معتبر زاتین مرہٹہ کاپو یعنی کنبی (۱,۲۹,۷۴۵) اور کولی (۱۵,۵۲۵) ہین۔ انکے بعد تجارت پیشہ زاتون مین منجملہ (۴۸,۶۰۰) وانی (۲۴,۹۰۰) اور کومٹی (۱۱,۶۰۰) ہین۔ چھوٹی زاتون مین دہنگر (۴۵,۰۰۰)۔ مہار یعنی سائیس (۳۶,۷۰۰) اور مانگ یعنی چمار (۳۳,۴۰۰) ہین۔ یہ پچھلی دو زاتین زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین۔ برہمن صرف (۱۰,۲۰۰) ہین ضلع کل نفوس کی ۶۵ فیصدی سے زائد کی گذر زراعت پر ہوتی ہے۔

حالات زراعت

باستثنا تعلقہ قندہار باقی کل ضلع کی زمین ریگڑ ہے۔ تعلقات قندہار و ناندیڑ و بھیسنہ کے بعض حصص کسیقدر پہاڑی ہین باقی زمین تقریباً مسطح ہے اور نشیب و فراز خفیف ہے۔ ربیع کی پیداوار کثرت سے بوئی جاتی ہے جسمین جوار چنا مٹر گیہون اور اجناس روغندار شامل ہین اور خریف کی پیداوار زرد و براری جوار باجرا السی کپاس اور مکائی اور دوسرے غلات پر مشتمل ہے۔

متعلم مواز بین زراعت و پیداوار

رعیتواری طریقہ مالگذاری جاری ہے سنہ ۱۹۰۱ع مین اراضی خالصہ کا رقبہ (۲۵۴۴) مربع میل تھا جسکے منجملہ (۱۹۶۷) مربع میل مزروع۔ (۲۰۲) قابل زراعت بنجر وافتادہ۔ (۳۱۵) جنگلات اور ۶۵ مربع میل غیر قابل زراعت تھے۔ لوگونکی عام غذا جوار ہے جو رقبہ مزروعہ کی ۵۲ فیصدی ہے۔ دوسرے

مویشی۔ ٹٹو بھیڑ اور بکریان

غلات مثل باجرا و تور و دیگر حبوبات (۱۹۰) مربع میل۔ اجناس روغندار (۹۹) اور گیہون ۸۲ مربع میل تھا اگرچہ اس ضلع مین کوئی خاص نسل کے جانور نہین ہین مگر جو یہان پائے جاتے ہین وہ مضبوط اور ریگڑ کے لئے نہایت موزون ہین۔ بھیڑ معمولی قسم کی ہوتی ہین مگر بکریان دودھ کی عمدہ ہین اور آٹھ روپیہ راس تک فروخت ہوتی ہین۔ مالیگانون ضلع بیدر کے گھوڑون اور مویشی کی جاترا کے موقوف ہونیکے قبل بوجہ طاعون (۱۸۹۶ع) کے یہان کے پٹیل وپٹواری ومعتبر رعایا بہت سارے ٹٹو پالتے تھے۔ سرکاری تخمی گھوڑے نسل کی ترقی کے لئے کل تعلقات مین رکھے گئے ہین۔

آبپاشی

معتبر ذریعہ آبپاشی کا باولیان ہین جنکی تعداد (۵۷۶۴) ہے۔ انکے علاوہ ۱۶۹ بڑے اور چھوٹے تالاب اور ۱۶۳ دیگر ذرایع مثل منتھڑی اور نالونکے ہین۔ یہ سب عمدہ حالت تعمیر مین ہین

جنگلات

اسکا رقبہ صحرائی بہت ہی محدود ہے جسمین (۱۱۰) مربع میل محصورہ اور دوسو میل غیر محفوظہ ہے ساگوان۔ مہوا۔ آبنوس۔ کھیر اور اہی جنگلی اشجار ہین۔ جنگلات صرف تعلقات بھینسہ و حدگانون و ناندیڑ مین واقع ہین۔

معدنیات

عمدہ بسالٹ و گرانیٹ و ناندیڑ کے اطراف مین اور چونیکا پتھر تعلقات دیگلور و بھینسہ و قندہار مین ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

ناندیڑ کے سیلے مشہور اور ڈھاکہ کے ململ کے ساتھ بخوبی مقابلہ کرسکتے ہین۔ یہ سیلا جو قلیل مقدار مین تیار ہوتا ہے سب باہر بھیجا جاتا ہے۔ حیدرآباد مین اسکی بڑی قدر ہے اور اچھی قیمت سے بکتا ہے خصوصاً وہ جو دستارون کے لئے ہوتا ہے اور اس کے رومال اور ساڑیان سنہری

ورو سپلی کور کی بھی مثل بنارس کے مال کے ہوتی ہین - غربا کے لئے معمولی سوتی کپڑا بھی تیار ہوتا ہے - تعلقات وڈیگلور و بھینسہ مین گاڑہا کپڑا پردون اور دسترخوانون کے لئے چھپتا ہے - سونے اور چاندی کے تار بنانیکا ایک کارخانہ خاص ناندیڑ مین موجود ہے - مجاہد پٹھ مین موٹا کاغذ اور کھیڑ مین تانبے اور پیتل کے برتن تیار ہوتے ہین سنہ ۱۹۰۱ء مین اس ضلع مین تین روئی صاف کرنے اور تین اوس کے دبانے کے کارخانے جاری تھے جنمین ۵۰۴ آدمی کام کرتے تھے سنہ ۱۹۰۰ء سے حیدرآباد گوداوری ریلوے کے یہان جاری ہونے سے اس حرفت کو تازیانہ ہوا ہے اور چار اور کارخانے روئی صاف کرنے کے یہان پر زیر تعمیر ہین -

تجارت

معظم برآمد ضلع مین کپاس - السی - تیل - گھی - جوار - کپڑا اور سیلے - نیل اور غلات شامل ہین اور معتبر درآمد سوتی اور اونی کپڑون - خام ریشم - سونا چاندی - ولایتی شکر - افیون - معدنی تیل اور تانبے اور پیتل کے پتر اور ظروف پر مشتمل ہے - اکثر حصہ تجارت کا متصلہ اضلاع کے ساتھ ہے مگر کپاس - السی اور نیل بمبئی کو اور گھی نیل اور غلہ حیدرآباد کو جاتا ہے - اندرونی تجارت وانی کوٹی اور مومنون کے ہاتھ مین ہے لیکن بھاٹئے اور کچھی لوگ بیرونی تجارت مین مصروف ہین سنہ ۱۹۰۰ء سے جو حیدرآباد گوداوری ریلوے جاری ہوئی ہے تجارت کے راستون کو بدل دیا ہے جو آگے اوسکے حیدرآباد وداکول سے ہوا کرتی تھی -

ریلوے اور سڑکین

حیدرآباد گوداوری لین ضلع مین مشرق سے مغرب کو چالیس میل تک گذرتی ہے اور اسکے چھ اسٹیشن ہین - ضلع مین (۱۴۱) میل کی خام سڑکین ہین - ایک ناندیڑ سے نکلکر عثمان نگر و قندھار مین سے ہوتی ہوئی دیگلور جاتی ہے (۵۰) میل - دوسری دیگلور سے تا بیدر (۱۲) ناندیڑ تا ہنگولی (۲) تا مالکرلی

(۲۵) تا دیگلور (۱۲) اور تا نرمل (۴۰ میل)۔ گوداوری اور مانجرا کے گھاٹوں پر ٹوکرے اور ڈونگے عبور کے لئے رکھے گئے ہین۔

قحط

قدیم قحطون کا کچھ حال معلوم نہین۔ ۱۸۱۹ء مین اس ضلع اور اضلاع متصلہ مین شدید گرانی ہوئی تھی جسکو گاجر کال کہتے ہین۔ ۱۸۹۷ء مین بھی گرانی ہوئی تھی اور لوگ اوس کے صدمہ سے سنبھلنے نہین پائے تھے کہ ۱۹۰۰-۹۹ء کا قحط واقع ہوا۔ جملہ کنوین اور ندیان خشک ہوگئین اور گوداوری مین ایک قطرہ پانی کا نہین تھا۔ ۱۸۹۹ء مین ۱۵ انچ بارش ہوئی جو اوسط کے نصف سے بھی کمتر تھی۔ خریف و ربیع کی پیداوار چار آنہ اور ایک آنہ فی روپیہ تھی۔ باوجود سوا دو لاکھ روپیہ خرچ کے ہزارون جانین تلف ہوئین اور مردم شماری ۱۹۰۱ء مین بمقابل مردم شماری ۱۸۹۱ء کے (۱۲۱۹۹۴۵) نفوس کی کمی ہوئی۔ اور بائیس فیصدی مویشی تلف ہوئے۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون مین منقسم ہے۔ ایک مین تعلقات ناندیڑ و قندہار۔ دوسرے مین دیگلور و بیلولی اور تیسری قسمت مین مدھول اور مدگانون ہین۔ پہلی دونون قسمتین ہر ایک ایک دوم تعلقدار کے تفویض ہے اور پہلی قسمت سوم تعلقدار کے سپرد ہے اور اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتین کے کام کی نگرانی کرتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے مگر ناندیڑ مین ایک نایب تحصیلدار بھی ہے۔

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

عدالت ضلع پر ناظم دیوانی مامور ہین اور تین تحتانی عدالتین منصفون کے سپرد ہین۔ اول تعلقدار چیف مجسٹریٹ ہین اور ناظم دیوانی جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اقتدارات فوجداری کو اول تعلقدار کے مستقر سے دور رہنے کے وقت استعمال کرتے ہین۔ دونون دوم تعلقدارون کو بطور خاص اقتدارات

درجہ اول اور سوم تعلقداران اور تحصیلداروں کو اقتدارات درجۂ دوم و سوم حاصل ہین۔ معمولی سالون مین جرائم شدید کمتر ہوتے ہین البتہ خراب فصلونمین ڈکیتی و سرقۂ مویشی مین اضافہ ہوجاتا ہے۔

انتظام مالگذاری

قبل ضلعبندی قبضہ پر لگان مقرر کیجاتی تھی اور رقم نقد یا جنس مین وصول ہوتی تھی۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین نقدی وصول کے ساتھ رعیتواری طریقہ جاری ہوا۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین ایک سرسری پیمائش کی گئی مگر سنہ ۱۸۹۰ء مین پختہ بندوبست بہ ندرا سال کی میعاد کے لئے کیا گیا۔ اور دہارے اضلاع اورنگ آباد و بیڑ و صوبۂ برار کے مطابق مقرر ہوئے بندوبست مالگذاری مین (۳۹٫۷) فیصدی کا اضافہ ہوا اور پیمائش سے (۴۶) فیصدی بمقابلہ گذشتہ رقبہ مین زیادتی ہوئی۔ اوسط دہارا خشکی کا [illegible] فی ایکر ہے (اعلیٰ [illegible]۔ اقل [illegible]) اور تری کا دہارا [illegible] روپیہ فی ایکر (اعلیٰ [illegible]۔ اقل [illegible])۔ دو فصلہ زمینوں کے لئے دوسری فصل کا دہارا پہلی فصل کا نصف ہے۔ تری کے دہارے جو دئے گئے ہین وہ فصل آبی کے ہین۔ تابی مین اعلیٰ فی ایکر [illegible] اور اقل [illegible] ہے

ضلع کی مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوگی۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی ضلع	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے فی الحال مالگذاری اراضی [illegible] روپیہ ہے۔

لوکل بورڈ و صفائی

سنہ ۱۸۹۹ء سے ایک آنہ کا سیس فی روپیہ زرمالگذاری پر لینا جاری ہوا اور لوکل بورڈ قایم ہوئے کل سیس کی رقم کا ایک ربع یعنی بیس ہزار چہ سو روپیہ صفائیون اور مقامی کامون کے لئے

رکھے گئے - اول تعلقدار ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اور تحصیلدار تعلقات کے بورڈ ونکے صدر نشین ہین لیکن دوم تعلقدار اپنے مستقر کے بورڈ کے صدر نشین ہوتے ہین - خاص ناندیڑ مین ایک صفائی ہے اور تعلقات کے مستقرات پر مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے اور ضلع و تعلقات کے بورڈ اپنی اپنی صفائیون کا کام بھی دیکھتے ہین - لوکل بورڈ کے مصارف سنہ ۱۹۰۱ع مین ۔۔۔ روپیہ تھے

کوتوالی و محابس

اوّل تعلقدار ضلع کی پولیس کے افسر اعلیٰ ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین جنکے ماتحت آٹھ امین - ۴۰ تحتانی افسر ۴۸۳ جوان و ۲۵ سوار ہین جو ۲۹ تھانون اور ۳۶ چوکیون مین منقسم ہین - ناندیڑ مین ایک صدر محبس ہے اور دو ردست تحصیلونمین قیدیونکے لئے کمرہ ہین - کم میعاد کے قیدی ضلع کے محبس مین رکھے جاتے ہین اور چھ ماہ سے زاید میعاد ہو تو سنٹرل جیل اورنگ آباد کو بھیجدئے جاتے ہین -

تعلیم

سنہ ۱۹۰۱ع مین لکھنے پڑھنے والون کی فیصدی نسبت ۲/۱ تھی (مرد ۲/۴ - عورتین ۰۳/۰) اس لئے بلحاظ تعلیم یہ ضلع اوسط درجہ مین ہے - طالب علمونکی تعداد سنہ ۱۸۸۱ع و سنہ ۱۸۹۱ع و سنہ ۱۹۰۱ع و سنہ ۱۹۰۳ع مین (۶۶۵) و (۱۵۰۱۹) و (۳۴۳۴۶) و (۲۹۰۵) تھی - سنہ ۱۹۰۳ع مین ۶۳ ابتدائی اور تین مڈل اسکول تھے اور ۱۵۵ لڑکیاں اس سال زیر تعلیم تھین - تعلیم کا کل خرچ سنہ ۱۹۰۱ع مین ۔۔۔ ہزار روپیہ تھا جسکے منجملہ ۔۔۔ صیغہ تعلیمات نے اور تتمہ لوکل بورڈ سے دیا گیا - جملہ اجرت تعلیم ۱۵ روپیہ تھی -

دواخانے و ٹیکا لگانا

ضلع مین دو شفا خانہ ہین جنمین چھ مریضان داخلی کے رہنے کی جا ہے - سنہ ۱۹۰۱ع مین (۲۰۰۹۰) مریضان خارجی اور ۳۰۰ مریضان داخلی زیر علاج رہے اور ۳۴۹ عمل جراحی کئے گئے

خزانہ سرکار سے اسکا جملہ خرچ سمت ۱۳۱۰ف روپیہ دیا گیا۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۸۶۰) لڑکیونکے ٹیکا لگایا گیا یعنی ۱۷ر۱ فی ہزار نفوس ضلع۔

تعلقہ حدگانون

یہ تعلقہ ضلع ناندیڑ کے شمال مین واقع اور دریائین گنگا اسکو برار کے ضلع باسیم سے جدا کرتی ہے اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰٫۴۲۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۹۰٫۱۰۶) تھی اور یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اسکا رقبہ (۴۰۶) مربع میل تھا۔ تھوڑے دنون آگے تک اسمین ۱۶۱ مواضع تھے جنمین بیس مواضع جاگیر کے تھے اور حدگانون (۲٫۱۰۲ نفوس) اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ۲٫۱ لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین ریگر و چکنوٹ ہین سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع ناندیڑ سے اسمین شامل ہوے۔

تعلقہ مدہول

یہ ضلع ناندیڑ کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات ۵۳۳ مربع میل تھا اور مردم شماری (۵۷٫۰۲۴) اور مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء کی (۶۴٫۱۲۴) تھی۔ یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط سے واقع ہوئی۔ اسمین (۱۱۵) مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۲۵ تھے اور قصبۂ مدہول (۶٫۰۴۰ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱٫۷) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء تک یہ تعلقہ ضلع اندور (نظام آباد) کا جزو تھا۔ یہان منتقل ہونیکے بعد تعلقہ بھینسہ و جزو ناندیڑ کے شمول سے اس کے حدود مین توسیع ہوئی۔ اسکی زمینین اکثر ریگر ہین۔

تعلقہ بیلوس

یہ تعلقہ ضلع ناندیڑ کے جنوب شرق مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۴٫۲۲۵) اور رقبہ (۲۶۹) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۶۱٫۰۰۵) تھی۔ کمی کی وجہ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط ہے۔ تھوڑے دنون آگے تک اسمین (۱۰۹) مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۲۳ تھے

اور بیلول (۲۹۲۶ نفوس) اسکا مستقر ہے۔ دریاے گوداوری اسکے شمال اور دریاے مانجرا اسکے مشرق مین بہتی ہین اور مانجرا اسکو ضلع نظام آباد سے جدا کرتا ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱ر۶ر۱) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین چکنوٹ وریگڑ ہین سنہ ۱۹۰۵ء تعلقہ عثمان نگر سے چند مواضع اسمین شامل کیے گئے۔

تعلقہ دگلور

یہ ضلع ناندیڑ کا جنوبی تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات اسمین (۷۷۸۳۴) نفوس آباد تھے اور اسکا رقبہ ۱۲۹۷ مربع میل سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۷۹٫۹۲) تھی سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط اس کمی کا باعث ہے۔ اسمین تھوڑے دنون آگے تک ایک قصبہ دیگلور (۶۹۱۷ نفوس) اس کا مستقر اور ۱۵۹ مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۵۶ تھے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲ لاکھ روپیہ تھی۔ مانجرا ندی اسکی شرقی اور لینڈی ندی اسکی جنوبی سرحد ہے۔ اس کی زمینین ریگڑ وچکنوٹ اور فی الحال رتیلی ہین۔ تعلقہ کھڑکہ علاقہ پائگاہ جسکی مردم شماری (۲۷٫۹۱۲) اور جس کے ۶۰ مواضع ہین اسکے مغرب مین واقع ہے جس کا رقبہ تقریباً ۲۶۵ مربع میل ہے سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ دگلور کے حدود مین بسبب شمول جز و تعلقہ بانسواڑہ ضلع نظام آباد و چند مواضع او دیگر ضلع بیدر توسیع کی گئی۔

تعلقہ قندہار

یہ ضلع ناندیڑ کا مغربی تعلقہ ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۹۰٫۷۲۸) اور اس کا رقبہ (۶۸۰) مربع میل تھا سنہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری (۱۲۸٫۵۲۵) تھی اور یہ کثیر کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ تھوڑے دنون قبل تک اسمین ایک قصبہ کھیٹر (۶۱۴۸ نفوس) اس کا مستقر اور (۱۹۰) مواضع تھے جنمین مواضع جاگیر ۳۰ تھے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی

(۲،۵) لاکھ روپیہ تھی۔ اکثر حصہ اسکا ریگڑ ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین عثمان نگر کے چند مواضع کے شمول سے اسکے حدود مین توسیع ہوئی۔

تعلقہ ناندیڑ

یہ تعلقہ ضلع ناندیڑ کے مغرب مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۰۲،۱۵۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۳۱،۴۰) تھی۔ کمی کی وجہ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط ہے۔ اسکا رقبہ ۶۹۵ مربع میل تھا تھوڑی مدت آئے تک اسمین ایک قصبہ ناندیڑ (۱۴،۸۴۷ نفوس) ضلع و تعلقہ کا مستقر اور (۲۷۶) مواضع تھے جنمین جاگیری مواضع ۴۶ تھے۔ دریاے گوداوری قصبہ ناندیڑ کے جنوب مین مغرب سے مشرق کی سمت مین روان ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی اسکی (۲،۹) لاکھ روپیہ تھی۔ اسکی زمینین اکثر چکنوٹ اور ریگڑ ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسکے بعض حصص تعلقات کلمنڈری وحدگانون و مدہول مین منتقل ہوے۔

تعلقہ عثمان نگر

سابقاً یہ ضلع ناندیڑ کا ایک تعلقہ تھا۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء بشمول جاگیرات (۳۰،۶۶۷) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۴۸،۳۵۵) تھی۔ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط اس کمی کا جوابدار ہے۔ اس کا رقبہ (۲۹۰) مربع میل تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ تعلقہ شکست ہوکر تعلقات بلولی و قندہار مین اسکے مواضع تقسیم کردئے گئے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱،۲) لاکھ روپیہ تھی۔

تعلقہ بھینسہ

یہ تعلقہ سابقاً ضلع ناندیڑ کے مشرق مین تھا اور سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ مدہول مین ضم ہوا۔

قصبہ بھینسہ

یہ قصبہ سابقاً تعلقہ بھینسہ کا مستقر تھا اور فی الحال تعلقہ مدہول کا ایک قصبہ ہے جو خطوط ۱۹° ۷' شمالی اور ۷۷° ۸' ۵" شرقی پر سدہ ناندی کے شمالی کنارہ پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۷،۲۶) اسمین دوم و سوم تعلقدارون اور امین پولیس کے دفاتر۔ عدالت منصفی۔ ٹپہ خانہ دواخانہ

دو اسکول اور ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ ہے۔ یہان کے ہفتہ واری بازار مین مویشی و غلہ و کپاس کی تجارت عمدہ ہوتی ہے۔ قصبہ کے اندر ایک جامع مسجد اور تین مسلمان بزرگون کے مزار ہین۔

قصبہ دیگلور

یہ تعلقہ دیگلور کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۳۴' شمالی و ۷۷° ۳۵' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۷،۱۶۹) اسمین دوم تعلقدار اور امین پولیس کے دفاتر۔ ٹپہ خانہ پولیس کا تھانہ۔ ایک مدرسہ اور دواخانہ بھی ہین۔ یہان کے ہفتہ واری بازار مین غلہ کثرت سے فروخت ہوتا ہے۔ یہان شاہ ضیاءالدین رفاعی کا مزار ہے جسکی زیارت کے لئے سالانہ عرس کیوقت بہت لوگ جمع ہوتے ہین۔ تالاب کے قریب ایک پرانی دیول ہے۔

قصبہ مدہول

یہ قصبہ تعلقہ مدہول کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۵۹' شمالی و ۷۷° ۵۵' شرقی پر ۲۸ میل اندور کے شمال کو واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶،۴۰۴) اسمین ٹپہ خانہ امین کی کچہری اور ایک اسکول ہے جسمین (۱۲۰) طالب علم ہین۔

قصبہ کندھار

یہ تعلقہ قندہار کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۵۲' شمالی و ۷۷° ۱۲' شرقی پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۶،۱۴۸)۔ یہ روئی کی تجارت کا ایک معتبر مرکز ہے اور ایک روئی صاف کرنیکا کارخانہ بھی ہے پیتل اور تانبے کے برتن یہان کثرت سے تیار ہوتے ہین۔ دفتر تحصیل کے علاوہ عدالت منصفی۔ امین کی کچہری دواخانہ ٹپہ خانہ ایک مدرسہ اور ایک قدیم ہندو دیول بھی ہین۔

قصبہ ناندیڑ

یہ ضلع و تعلقہ ناندیڑ کا مستقر خطوط ۱۹° ۹' شمالی و ۷۷° ۲۰' شرقی کے تقاطع پر گوداوری کے بامین یعنی شمالی کنارہ پر واقع ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۴،۱۸۴) تھی جنمین ۱۶۵۳ سکھ تھے۔ شاہجہان کے عہد مین ناندیڑ تلنگانہ پایہ تخت تھا۔ اوّل تعلقدار و تحصیلدار کے دفاتر

صدر منصف و منصف کی عدالتین امین پولیس کی کچہری ایک انگریزی اور ایک یونانی دواخانہ۔ پانچ اسکول مدرسۂ خانہ اور ایک انگریزی پوسٹ آفس موجود ہین یہان کے ہفتہ واری بازار مین سوتی و غلہ و کپاس کا بیوپار تیزی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ناندیڑ کے عمدہ سیلے اور سنہری کور کے رومال و ساڑیان مشہور ہین۔ یہ سیلے ڈہاکہ کی ٹل سے بہت مشابہ ہین۔ گوداوری کے کنارہ پر اور قصبہ سے ملحق ایک پرانا قلعہ ہے جو فی الحال محبس کا کام دیتا اور جو راجہ گلم کا بنایا ہوا ہے یہان ہنود کی متعدد دیولین۔ دو قدیم مساجد اور میر عالم مرحوم کی سرا اور بہت سارے مسلمان بزرگون کے مزار ہین۔ شاہ عالم بہادر شاہ کے عہد مین گرد گوبند کو کسی افغان نے یہان قتل کیا اور گردوارا یعنی اونکی سمادہ یہان ہے جسکی زیارت کے لئے تمام ہندوستان کے سکھ یہان آتے ہین۔ حیدرآباد گوداوری ریلوے کا اسٹیشن ناندیڑ قصبہ سے ایک میل جانب شمال واقع ہے قصبہ ناندیڑ حیدرآباد سے ۱۷۴ میل اور اورنگ آباد ۱۴۷ میل دور ہے۔

ضلع بیٹر

ضلع بیٹر صوبہ اورنگ آباد ممالک محروسۂ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے جو جانب شمال و غرب ضلع اورنگ آباد و صوبۂ بمبئی کے ضلع احمد نگر سے اور جانب شمال شرق ضلع پربھنی سے اور جانب مشرق اضلاع ناندیڑ و بیدر سے اور جانب جنوب ضلع عثمان آباد سے محدود ہے۔ یہ ضلع درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۱۸° ۲۸' و ۱۹° ۲۷' اور مابین خطوط طول بلد شرقی ۷۴° ۴۹' و ۷۶° ۵۷' کے واقع ہے۔ اسکا کل رقبہ (۴۴۶۰) مربع میل ہے مگر خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۳۹۲۶) مربع میل ہے باقی رقبہ جاگیرات کا

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے

ہے۔ یہ ضلع دو طبیعی حصون پر منقسم ہے۔ جنوبی و شرقی حصہ اسکا بالاگھاٹ اور تتمہ حصہ پائین گھاٹ کہلاتا ہے۔ تعلقات کیج و آنبہ و پاٹودہ و بیڑ کا ایک حصہ بالاگھاٹ پر واقع ہے اور باقی تعلقات و تعلقات مذکورہ کے باقی حصص پائین گھاٹ مین واقع ہین۔ غربی گھاٹ کا ایک پست سلسلہ اس ضلع مین احمدنگر سے آنبہ تک چلا گیا ہے۔

اس کی سب سے بڑی ندی دریاے گوداوری ہے جو اسکی شمالی سرحد واقع ہو کر اسکو ضلع اورنگ آباد سے جدا کرتا ہے۔ دوسری ندیان جو ضلع مین سے گذرتی ہین مانجرا و سند پھنا اور اوسکی معاون بنڈسورا اور ویجرتا ہین۔ پہلی دو ندیون کا منبع پاٹودہ مین ہے اور یہ دونون گوداوری کی معاون ہین۔

طبقات الارض

یہ ضلع دکن ٹرپ طبقات کے حدود مین واقع ہے۔ گوداوری اور اوسکی معاونین کی وادیونمین فوقانی پلایوسین یا پلائیسٹوسین زمانہ کے موٹی ریت اور چکنی مٹی کے طبقات ٹرپ کو ڈھانپے ہوے ہین اور مفقود الوجود حمیلیا حیوانات کی ہڈیان بطور رکازئین نکلتی ہین۔

حیوانات

جنگل کے رقبہ کی کمی سے بڑے جانور بہت کم پائے جاتے ہین مگر کبھی کبھی پہاڑی جنگلو مین اتفاق سے تیندوا نظر آجاتا ہے۔ ہرن خرگوش تیتر جنگلی سور۔ بھیڑیا۔ ریچھ و تیندوا اکثر ملجاتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

اس ضلع کی آب و ہوا عموماً صحت بخش و معتدل ہے۔ بالاگھاٹ پر پاٹودہ مرتفع ترین مقام ہے اور موسم گرما مین بھی سرد رہتا ہے۔ بیڑ و ماجلگانون و گیوراے بسبب پست ہونیکے گرم اور مرطوب ہین۔ اوسط مقدار بارش (۳۰) انچ ہے۔ سنہ ۱۸۹۹ء و سنہ ۱۹۰۰ء مین (۱۵) انچ و (۲۰) انچ بارش ہوئی جو بہت کم تھی اور جسکا نتیجہ سنہ ۱۹۰۰ء کا قحط شدید تھا۔

تاریخ

پانڈوون اور کوروون کے زمانہ مین بیڑ کا نام درگاوتی تھا بعد کو بلنی کہلانے لگا۔ لیکن جب بکرماجیت

کی بہن چمپاوتی نے اسکو فتح کیا تو اسکا نام چمپاوتی نگر رکھا۔ کوئی قابل وثوق حالات اسکے معلوم نہین لیکن یہ ضلع غالبًا پلی دریلی آندہرا جاٹو کیا۔ راشٹرا کوٹا اور دیوگری کے یا دو راجاؤنکے قبضہ مین رہا ہوگا اور یا دو دنسے دہلی کے مسلمان بادشاہون کے قبضہ مین آیا۔ سنہ ۱۳۲۶ء مین محمد تغلق نے اسکا نام بدلکر بیٹر رکھا۔ اوسکے انتقال کے بعد یہ قصبہ پلی درپلی بہمنیہ ونظام شاہیہ و عادلشاہیہ سلاطین کے قبضہ مین آیا۔ سنہ ۱۶۳۵ء مین مغلون نے اسکو فتح کرکے پہر ضمیمۂ دہلی کیا مگر اٹھاروین صدی کے ابتدا مین جب دولت آصفیہ قایم ہوئی تو یہ ضلع بھی دہلی سے علٰحدہ کرلیا گیا۔

آثار عتیقہ

بیٹر کا علاقہ اور عمارات بلحاظ قدامت خالی از دلچسپی نہین ہین۔ دہارور مین ایک قلعہ احمد نگر کے بادشاہونکا بنایا ہوا ہے اور ایک مسجد ہندو وضع تعمیر پر محمد تغلق کے جنرل کی بنائی ہوئی ہے موجود ہے۔ آنبہ مین جوگائی کا مشہور مندر ہے اور پرلی مین بیجناتہہ کی دیول ہندوؤنکی مشہور زیارتگاہ ہے۔

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات ومواضع کی تعداد بشمول جاگیرات (۱۰۰۴) ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۸۸۱ء وسنہ ۱۸۹۱ء وسنہ ۱۹۰۱ء مین تناسبًا (۵۰۵۳۴۵) و (۶۴۴۷۲۲) و (۴۹۲۲۵۸) تھی اور یہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے۔ اس کے معتبر قصبات بیٹر (۱۷۶۷۱)۔ آینہ (۱۲۶۲۸) پرلی (۷۲۸۹) اور راجلگانون (۵۶۹۰) ہین۔ نود فیصدی سے زیادہ لوگ ہندو ہین اور (۸۷) فیصدی کی زبان مرہٹی ہے۔ تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کے موازین مردم شماری ظاہر ہونگے

تعلقات	رقبہ مربع میلوں مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری	تعداد نفوس فی مربع میل	فیصدی تفاوت درمیان مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء	تعداد پڑھنے لکھنے والونکی
بیڑ	۸۰۱	۱	۱۵۵	۷۱،۶۰۸	۹۹	-۲۶٫۳	تعلقہ واری اعداد غیر معلوم
گیورائی	۴۵۶	+	۱۱۹	۵۰،۶۷۲	۱۱۱	-۲۸٫۱	
ماجلگانون	۶۲۲	۱	۱۷۲	۹۹،۹۲۹	۱۵۶	-۷٫۹	
آبنہ	۶۶۷	۲	۱۱۴	۷۲،۰۱۷	۱۰۸	-۲۵٫۰	
کیج	۴۴۵	+	۱۰۴	۴۶،۵۹۰	۱۰۴	-۳۴٫۴	
آشٹی	۵۹۴	+	۱۲۲	۵۱،۹۹۹	۸۸	-۲۲٫۷	
پاٹودہ	۳۴۱	+	۷۱	۲۹،۱۱۶	۸۵	-۲۸٫۷	
جاگیرات وغیرہ	۵۳۴	+	۱۴۳	۷۳،۳۵۷	۱۳۷	-۲۴٫۶	
میزان ضلع	۳۴۶۰	۴	۱۰۰۰	۴،۹۲،۲۵۸	۱۱۰	-۲۳٫۴	۱۴،۸۵۲

سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ کیج آبنہ مین ضم کر دیا گیا اور نام آبنہ کا قایم رکھا گیا۔

رعایا کی ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد مرہٹہ کنبیونکی ہے جو (۱،۹۶،۰۰۰) یعنی کل نفوس ضلع کے (۳۹) فیصدی سے بھی زاید ہین۔ دوسری زراعت پیشہ ذاتین بنجارہ (۳۶،۴۰۰) اور کولی (۲،۹۰۰) ہین۔ زراعت کارون کے بعد بلحاظ تعداد مہار (۴۱،۳۰۰)۔ دہنگر (۲۶،۰۰۰)۔ مانگ یا چمار (۲۵،۳۷۰) برہمن (۱۲،۰۰۰) اور مالی یعنی باغبان (۱۲،۷۰۰) ہین۔ تجارت پیشہ مین وانی (۶،۹۶۰) اور مارواڑی (۶،۱۰۰) ہین۔ کل نفوس جنکی گذر زراعت پر منحصر ہے (۲،۶۵،۲۰۰) نفوس یعنی کل نفوس ضلع کے فیصدی ۵۴ ہین

عام حالات زراعت

کل ضلع ٹرپ اجمار کے حدود مین واقع ہوا ہے اور اسی وجہ سے اوسکی زمینین ریگڑ کی ہین۔ خصوصًا تعلقات بیڑ وگیورائی و ماجلگان اور کیج ہین۔ باقی تعلقات مین سب اور کھرب زمینین ریگڑ کے ساتھ ہی ساتھ پائی جاتی ہین۔ فصل ربیع مین کپاس۔ سفید جوار۔ چنا۔ تل۔ اور گیہون ریگڑ مین بوئے جاتے ہین اور خریف مین باجرا اور کپاس سب ہین اور زرد جوار۔ باجرا۔ اقسام دال واجناس روغندار کھرب یا چلکو نمین بوئے جاتے ہین۔ اس ضلع مین کپاس اور السی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

معظم موازین زراعت ومعظم غلات

اس ضلع مین رعیتواری طریقہ جاری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۳۹۲۶) مربع میل جسمین (۲۲۳۰) مربع میل مزروع تھے۔ (۶۱۴) قابل زراعت بنجر وافتادہ اور (۸۸۲) غیر قابل زراعت تھے۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین مزروعہ کا رقبہ (۲۰۴۴ء۳) مربع میل تھا۔ معظم غلات جوار و باجرا ہین جنکا رقبہ کل رقبۂ مزروعہ کا (۲۳) و (۱۴) فیصدی ہے۔ انکے بعد گیہون اور دہان ہین جنکا رقبہ (۵۳) اور (۹۸) مربع میل ہے۔ کپاس جو کل تعلقات مین بوئی جاتی ہے (۳۱۰) مربع میل تھی اور اجناس روغندار (۱۱۸) مربع میل۔

ترقی زراعت

گذشتہ بندوبست سے جو ۱۸۸۳ء مین ہوا کل قابل کاشت اراضی اٹھالیگئی ہے اور توسیع قبضہ ممکن نہین گو گذشتہ قحط مین رقبۂ مزروعہ بہت کچھ گھٹ گیا تھا کیونکہ زراعت پیشہ اقوام مین تعلقات زیادہ ہوئی تھین۔ رعایا نے نئے تخم یا عمدہ آلات زراعت کے استعمال مین کوئی دلچسپی ظاہر نہین کی۔

مویشی۔ گھوڑ بھیڑ۔ بکریان

اس ضلع مین کوئی خاص نسل مویشی کی نہین ہے مگر جو بیل پیدا ہوتے ہین وہ ریگڑ کے لئے نہایت

موزون ہین بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین۔ عمدہ قسم کے ٹٹو پچاس روپیہ سے پچہتر روپیہ تک کو بکتے ہین۔ اور جو ٹٹو اور گھوڑے عربی النسل ہین اونکی قیمت سو روپیہ چارسو روپیہ تک ہوتی ہے۔ جملہ تعلقات کے مستقر و نیز تخمی عربی گھوڑے رکھے گئے ہین تاکہ گھوڑونکی نسل مین ترقی ہو اور رعایا نے اس سے فائدہ اوٹھانے مین کوتاہی نہین کی ہے۔

آبپاشی

تری کا رقبہ صرف (۸۶) مربع میل ہے جسکی آبپاشی (۹۵۳۷) باولیون سے ہوتی ہے جو عمدہ حالت تعمیر مین ہین۔ ندیون کے پانی سے بسبب اونکی تلیون کے نشیب مین ہونے کے آبپاشی نہین ہوسکتی ہے۔ بیڑ کے تین میل جانب مشرق ایک بڑی باولی جو موسوم بہ خزانہ باولی ہے اور تعمیر کا ایک حیرت افزا نمونہ ہے اور سنہ ۱۰۷۸ء مین بیڑ کے جاگیردار نے اسکو بنایا تھا۔ اس سے بذریعہ نالونکے (۵۲۹) ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔

معدنیات

اس ضلع مین کوئی قیمتی معدنیات نہین۔ گرانیٹ اور بسالٹ پتھر اور چونیکا کنکر ہر جاے پیدا ہوتا ہے جو عمارات مین مستعمل ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

اس ضلع کی دستکاری کوئی مشہور نہین ہے۔ پانی کی عمدہ چھاگلین اور عمدہ گپتیان تیار ہوتی ہین سوتی اور ریشمین ساڑیان بھی بنتی ہین مگر باہر سے ارزان مال آنے سے ملکی صنعت انحطاط پر ہے۔ دہنگر یعنی چرواہے سیاہ کملین بناتے ہین جو دو روپیہ سے تین روپیہ تک فروخت ہوتی ہین۔ دو روئی صاف کرنیکے کارخانہ ایک پربس تعلقہ آبنہ مین اور دوسرا اواڑونہ تعلقہ ماجلگاون مین قایم ہین۔ پہلے کارخانہ مین سنہ ۱۹۰۱ء مین پچاس مزدور کام کرتے تھے مگر دوسرے مین بسبب سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کے کام بند ہوگیا ہے۔

تجارت

عمدہ برآمد ضلع جوار۔ گیہون اور دیگر غلات وحبوب۔ کپاس۔ بھیڑ وبکریان۔ ہڈی اور گڑ ہے۔ اور معظم درآمد مین۔ نمک۔ افیون۔ شکر۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ لوہا۔ معدنی تیل۔ ریشمی سوتی اور اونی کپڑے ہین۔ معتبر مرکز تجارت بیڑ۔ ماجلگانون۔ پرلی اور گیورائی ہین جہان کپاس اور غلہ کی اچھی تجارت ہوتی ہے۔ جو اشیا، جالنہ اور بارسی سے آتی ہے ان مرکزون سے ضلع کے دور دست مقامات مین تقسیم پاکر بذریعہ ہفتہ واری بازار کے فروخت ہوتی ہین۔

ریلوے اور سڑکین

اس ضلع مین کوئی ریل نہین ہے۔ سڑکون کا کل طول (۲۸۰) میل ہے۔ معتبر شوارع بیڑ سے تا بارسی ۴۲ میل۔ آبنہ سے تا پرلی ۱۵ میل اور احمد نگر و جام کھیڑ کی سڑک ۲۷ میل۔ یہی اخیر سڑک پختہ ہے۔ انکے علاوہ معمولی راستہ بیڑ سے تا ساتارا ۲۸ میل۔ تا آشٹی ۲۶ میل۔ تا ماجلگانون ۵۰ میل۔ تا گیورائی ۲۷ میل اور آبنہ کی سڑک ۲۴ میل ہے۔ اور یہ جملہ سڑکین ۱۹۰۰ء کے قحط مین تیار ہوئی تھین۔

قحط

۱۸۹۹ء مین بارش اوسط کے نصف (۱۵ انچ) سے بھی کمتر تھی۔ اور منجملہ رقبۂ آفت زدہ کے اس ضلع کو سب سے زیادہ صدمہ پہونچا۔ فصل خریف وربیع دونون تلف ہوگئین اور ایک وقت مین تو ضلع کے کل نفوس کا ساتوان حصہ قحط کے کامون مین مصروف تھا۔ اسیوقت مین وبائے ہیضہ نے اپنا ظہور دکھلایا اور مردم شماری ۱۹۰۱ء مین (۱۵۰۲۶۴) نفوس کی کمی ظاہر ہوئی کاشتکارون کے (۳۲) فیصدی زراعتی جانور تلف ہوے اور سرکاری خزانہ پر بارہ لاکھ روپیہ کا بار قحط کی وجہ سے لاحق ہوا۔

ضلع کی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین قسمتون پر منقسم ہے۔ ایک قسمت مین تعلقات آبنہ و ماجلگانون شامل ہین جو تحت دوم

تعلقدار ہے دوسری قسمت تعلقہ کیورائی و آشٹی و پاٹودہ پر مشتمل ہے اور یہ ایک سوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ اور تعلقہ بیڑ خاص زیر نگرانی اول تعلقدار ہے۔ جو اپنے جملہ ماتحتون پر بھی نگرانی رکھتے ہین۔ ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

ناظم دیوانی ضلع جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین اور اپنے اقتدارات کو اول تعلقدار کی غیبت مین استعمال کرتے ہین۔ تحتانی عدالتین منصفین کی بھی ہین۔ اول تعلقدار ضلع کے ناظم اعلاے فوجداری ہین۔ اور دوم و سوم تعلقدارون اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجۂ دوم و سوم حاصل ہین۔ اس ضلع مین جرایم شدید بہت کم واقع ہوتے ہین۔

انتظام مالگذاری اراضی

اس ضلع مین سابقاً مقبوضہ اراضی پر لگان قایم ہوا کرتی تھی۔ یہ طریقہ ملک عنبر کے زمانہ تک جاری رہا اوس نے اراضی کی پیمایش کر کے سرکاری مطالبہ بقدر ثلث حاصل کے قایم کیا جو نقدی مین تبدیل کیا گیا۔ اوسنے رعایا کے ساتھ راست معاملہ کیا اور اونکو حق مالکیت بخشا ۱۸۶۶ء مین ضلعبندی کیگئی اور مالگذاری کی نظر ثانی کی گئی۔ سنہ ۱۸۸۳ء مین ضلع کا باقاعدہ بندوبست ہوا۔ پیمایش سے بہ نسبت سابق کے رقبہ کے (۱۷۸۱۵۰) ایکڑ کا اضافہ برآمد ہوا یعنی گیارا فیصدی اور مالگذاری مین ڈیڑہ لاکھ روپیہ بڑہے ہین یعنی (۱۳) فیصدی۔ اوسط دہارا خشکی کا فی ایکڑ (۱۲) ہے (اعلے ۱۲ اقل ۸) اور تری زمینو نپر ۵ روپیہ فی ایکڑ ہے (اعلی ۷ اقل ۳) ضلع کی رقم مالگذاری اراضی و کل آمدنی تختہ ذیل مین مندرج ہین۔

	سنہ ۱۸۸۱ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۹۰۱ء	سنہ ۱۹۰۳ء
مالگذاری اراضی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جملہ آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لوکل بورڈ وصفائی

ایک آنہ کا سسس مقامی ضرورتون کے لئے ۱۸۸۹ء سے لیا جانا شروع ہوا منجملہ جسکے پانچ پائی فی آنہ مقامی کامون اور صفائی کے لئے علیحدہ کیا گیا۔ تعلقہ کے بورڈ مستقرات تعلقات پر بصدر نشینی تحصیلدار قایم ہوئے مگر بیڑ مین جہان ضلع کا بورڈ قایم ہوا اور اول تعلقدار اوسکے میر مجلس مقرر ہوئے ضلع کا بورڈ کل تعلقات کے بورڈ ونکے کامون کی اور صفائی بیڑ کی بھی نگرانی کرتا ہے۔

پولیس ومحابس

اول تعلقدار ضلع کی کوتوالی افسر اعلیٰ ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین۔ انکے تحت مین آٹھ امین ۶۹ تحتانی افسر (۵۱۰) جوان اور پچیس سوار ہین جو بیس تھانون اور پندرہ چوکیون پر منقسم ہین۔ بیڑ مین ایک صدر محبس ہے جسمین (۲۰۰) قیدیون کے رہنے کی جا ہے۔ لیکن چھ ماہ کی میعاد کے زاید قیدی اورنگ آباد کے سنٹرل جیل کو بھیجدے جاتے ہین۔ ہر تحصیل کی کچہری مین ایک قیدیونکا کمرہ معین ہے

تعلیم

۱۹۰۱ء مین پڑھنے لکھنے والونکی نسبت ضلع کے نفوس کے ساتھ فیصد ۳ تھی (۹ء۵ مرد ۰.۵ عورتین) زیر تعلیم طلبا کی تعداد ۱۸۸۱ء و ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۳ء مین (۴۳۶) (۲۰۰۱) (۳۲۴۷) اور (۳۳۹۳) تھی۔ ۱۹۰۳ء مین ۵۲ ابتدائی اور تین مڈل اسکول جاری تھے اور اس سال مین ۴۴ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ پہلا سرکاری مدرسہ ۱۸۶۹ء مین کھلا اور لوکل فنڈ کے اسکول ۱۸۸۹ء سے جاری ہوئے جملہ مصارف تعلیم ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ تھے منجملہ جسکے سرکار سے [illegible] روپیہ دئے گئے اور تتمہ لوکل بورڈ کی جانب سے ادا کیا گیا۔ ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ اجرت تعلیم سے وصول ہوئے۔

دواخانہ جات ٹیکا لگانا

اس ضلع مین ایک شفاخانہ اور دو دواخانے ہین جنمین گیارہ مریضان داخل کے رہنے کی جا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۷,۶۶۳) مریض رجوع ہوئے جنمین سے نود مریضان داخلی تھے اور (۵۱۲) عمل جراحی کئے گئے۔ اس صیغہ کا خرچ [illegible] روپیہ تھا جسکے منجملہ [illegible] روپیہ لوکل بورڈ سے اور باقی سرکاری خزانہ سے دئے گئے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین کامیابی کے ساتھ (۲۰۸۳) لڑکون کے ٹیکا دیا گیا یعنی ۳۰۴ فی ہزار نفوس ضلع۔

تعلقہ بیڑ

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے وسط مین واقع ہے۔ اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۰,۸۸) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۲۱۲۶۲) تھی۔ یہ فوق العادہ کمی سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۹۰۰ و ۱۸۹۹ء کے شدید قحط کا نتیجہ ہے۔ اسکا رقبہ (۸۷۰) مربع میل ہے۔ اسمین ایک قصبہ بیڑ (۱۷,۶۰۱) ضلع و تعلقہ کا مستقر اور (۲۰۱) مواضع ہین جنمین (۹) مواضع جاگیر ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲,۰۲) لاکھ روپیہ تھی۔ اس تعلقہ کا ایک [illegible] بالاگھاٹ پر اور باقی پائین گھاٹ مین واقع ہے اور اسکی زمینین ریگڑ ہین۔

تعلقہ گیورائی

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے شمال مین واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۹۳,۶۱۱) اور اسکا رقبہ (۵۰۶) مربع میل تھا۔ مگر سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۱۹,۰۱) نفوس اسمین آباد تھے اور یہ کمی سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۹۰۰ و ۱۸۹۹ء کے قحطون سے واقع ہوئی۔ اسمین (۲۳۵) مواضع ہین جنمین (۱۶) مواضع جاگیر کے ہین اور موضع گیورائی (۳,۹۶۵) نفوس اسکا مستقر ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲,۳) لاکھ روپیہ تھی۔ دریاے گوداوری اسکو جانب شمال ضلع اورنگ آباد سے جدا کرتا ہے۔

تعلقہ ماجلگانون

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے شمال مشرق مین واقع ہے اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۲۱۳۵) اور اسکا رقبہ (۷۰۵) مربع میل تھا سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۸۲٬۶۵۸) اور یہ کثیر کمی سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ء کے قحطون سے واقع ہوئی ۔ اسمین ایک قصبہ ماجلگانون (۵۶۹۸ نفوس) اسکا مستقر اور (۲۲۳) مواضع ہین جنمین مواضع جاگیر ۱۵ ہین سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی ۳ لاکھ روپیہ تھی یہ تعلقہ بہت سیر حاصل ہے اور اسکی زمینین ریگڑ ہین ۔ دریا ے گوداوری اسکے شمال حصہ مین بہتا ہے ۔

تعلقہ آبنہ

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے جنوب مشرق مین واقع ہے ۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۱۳۹٬۲۹۹) تھی اور رقبہ اسکا (۱۳۴۲) مربع میل تھا ۔ مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۹۵٬۵۳۹) تھی ۔ کمی کی وجہ سنہ ۱۸۹۷ء اور سنہ ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کے قحط ہین ۔ ان اعداد مین تعلقہ کیج کے اعداد بھی شریک ہین جو سنہ ۱۹۰۵ء مین اسمین ضم ہوا اور جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰٬۵۴۳) اور رقبہ ۴۸۵ مربع میل تھا ۔ اس مین فی الحال دو قصبہ آبنہ (۱۲٬۶۲۸ نفوس) اسکا مستقر متصل چھاونی مومن آباد اور پرلی (۷۲۸۹) اور ۲۶۹ مواضع ہین جنمین ۱۵ مواضع جاگیر کے ہین ۔ اسکی مالگذاری اراضی بابت سنہ ۱۹۰۱ء (۳٬۸) لاکھ روپیہ تھی ۔ شمالی حصہ اسکا پہاڑی ہے اور بانجرا ندی جانب جنوب اسکو ضلع عثمان آباد سے جدا کرتی ہے ۔

تعلقہ کیج

ملاحظہ ہو تعلقہ آبنہ ۔

تعلقہ آشٹی

یہ تعلقہ ضلع بیڑ کے جنوب مغرب مین واقع ہے ۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۴۱۸۱) تھی اور رقبہ ۶۱۴ مربع میل تھا ۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۹۰۰۷) نفوس اسمین آباد تھے

وجہ کمی سنہ ۱۹۰۰ء و سنہ ۱۸۹۹ء و ۱۸۹۷ء کے قحط ہین۔ اسمین ۲۳ مواضع ہین جنمین پانچ مواضع جاگیری ہین آشٹی (۴۱۵۹) نفوس ہا اسکا مستقر ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱٫۹) لاکھ روپیہ تھی۔ یہ تعلقہ ضلع احمد نگر علاقۂ ممبئی سے ملحق ہے۔

تعلقہ پاٹودہ

یہ سرفخاص کا تعلقہ ضلع بیڑ کے جنوب مغرب مین واقع اور ضلع احمد نگر علاقہ ممبئی سے ملحق ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۳۰۰۲۲) اور رقبہ (۳۵۳) مربع میل تھا سنہ ۱۸۹۱ء مین اسکی مردم شماری (۴۲۰۰۵) تھی۔ سنہ ۱۸۹۷ء و سنہ ۱۸۹۹ء کے قحطون سے یہ کمی واقع ہوئی ہے۔ اسمین ۷۴ مواضع ہین جنمین تین جاگیر کے مواضع ہین اور پاٹودہ (۳۱۷۹) نفوس اسکا مستقر ہے۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱٫۱) لاکھ روپیہ تھی۔ رود مانجرا کا منشا پاٹودہ کے غربی پہاڑون مین ہے۔ یہ تعلقہ ایک زرخیز مرتفع میدان پر واقع ہے اور اسکا شمالی و غربی حصہ پہاڑی ہے۔

قصبہ آنبہ (مومن آباد)

یہ تعلقۂ آنبہ ضلع بیڑ کا مستقر اور خطوط ۱۸° ۴۱' شمالی و ۷۶° ۲۴' شرقی کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۲۶۲۸) تھی جنمین (۸۵۹۴) ہندو و (۳۴۰۷) مسلمان اور پچیس عیسائی تھے۔ جیونتی ندی اس قصبہ کے بیچ مین سے گذرتی ہے۔ اسکے جنوب غرب کا حصہ مومن آباد کہلاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۳ء تک چھاونی تھا۔ مشہور ہے کہ آنبہ کے پنچم جین کسی چالوکیا باجگذار راجا کی اولاد ہین اور فی الحال پنچم لنگایت اونکے نمائندہ ہین۔ قصبہ کے ایک برج مین ایک پرانی دیول ہے جو دیوگریکے یادو راجا سنگھنا کے عہد مین بنائی گئی تھی اور اوسمین ایک کتبہ سنہ ۱۲۴۰ء کا موجود ہے۔ قصبہ کے اطراف مین بہت سارے ویران غار کے مندر برہمنون

اور جینیون کے موجود ہین - ان سب مین معتبر جو گائی کا دیول ہے جو جیونتی کے کنارہ پر واقع ہے جسمین ایک مثمن صحن کے وسط مین ہے اور ایک بڑا ایوان ۹۰ فیٹ طول و ۷۵ فیٹ عرض پہاڑ مین کھدا ہوا ہے جسکی چھت کو چار قطار ستونون کی سنبھالے ہوے ہین - قصبہ مین ایک شفا خانہ اور تین مدرسے ہین اور یہ دوم تعلقدار کا مستقر بھی ہے یہ ایک ترقی پذیر مرکز تجارت ہے (ماخوذ از رپورٹ آثار عتیقہ ہندوستان غربی جلد ۳ صفحہ ۷۹)

قصبہ بیڑ

یہ ضلع و تعلقہ کا مستقر اور خطوط ۵۹ ۱۸ شمالی و ۵۲ ۷۴ شرقی کے تقاطع پر بند سورا ندی کے کنارہ پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع (۱۷۰۷۶) جنمین (۱۲۰۳۰) ہندو (۴۹۹۳) مسلمان اور (۴۶) عیسائی - قبل فتوحات مسلمانان یہ چالوکیون اور بعد اونکے دیوگری کے یادو ونکے قبضہ مین تھا - محمد تغلق نے اسکو فتح کیا جسکے بعد سے یہ اوسکے دکن کے مقبوضات کا مستقر رہا - قصبہ کے قریب محمد تغلق کا دانت مدفون ہے - اسکے قرب وجوار مین شاہجہان کے ابتدا عہد سلطنت مین اوسکی اور بیجاپور و احمد نگر کی فوجون مین متعدد لڑائیان واقع ہوئین - بیڑ قسام کے چھریکے کیلئے مشہور ہے خصوصاً چھاگلین یہان بہت عمدہ تیار ہوتی ہین اور گپتیان بھی بنتی ہین -

قصبہ ماجلگاون

یہ تعلقہ ماجلگاون کا مستقر اور خطوط ۹ ۱۹ شمالی و ۴۶ ۳۱ شرقی پر سندپھنا ندی کے بائین یعنی شمالی کنارہ پر واقع ہے جو گوداوری کی معاون ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع (۵۶۹۸ نفوس) یہ قصبہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور غلہ یہان کثرت سے فروخت ہوتا ہے اور کسیوقت نیل کا بھی اچھا بیوپار ہوتا تھا -

قصبہ پرلی

تعلقہ آنبہ کا ایک قصبہ اور خطوط ۰ ۱۸ ۱۵' شمالی و ۰ ۷۶ ۳۲' شرقی پر واقع ہے مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶۷۸۹ نفوس) یہ آنبہ سے چودہ میل جانب شمال شرق ایک پہاڑ کے دامن مین واقع ہے جو اوس سلسلہ کی ایک شاخ ہے جو تعلقہ مین سے گذرتا ہے - بیجناتھ کی دیول ایک پہاڑ پر بنی ہوئی ہے جو قصبہ کے مغرب مین واقع ہے اور یہ ایک مشہور تیرتھ ہندوون کا ہے - پرلی، روئی کی بڑی معتبر منڈی ہے اور اسمین ایک روئی صاف کرنے کا کارخانہ ہے جسمین پچاس آدمی روزانہ کام کرتے ہین -

صوبہ ورنگل

یہ صوبہ سرکار عالی کے ممالک محروسہ کا مشرقی حصّہ ہے اور شمال مین پائین گنگا سے لیکر جنوب مین دریاے کشنا تک ممتد ہے - اسکے شمال مین صوبہ برار اور ممالک وسطی - مشرق مین پرانہیتا اور گوداوری اور ضلع گوداوری جنوب مین اسکے دریاے کشنا اور ضلع کشنا اور مغرب مین اضلاع اندور، میدک، اطراف بلدہ اور محبوب نگر واقع ہین - صوبہ دار کا مستقر ہنمکنڈہ ہے جو فی الحال شہر ورنگل کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے - ۱۹۰۵ء تک اس صوبہ مین اضلاع ایلگندل و نلگنڈہ و ورنگل شامل تھے جسکی مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۲۱۰۹۴۷۵) تھی جو ترقی کر کے سنہ ۱۸۹۱ عیسوی مین (۲۵۰۲۳۴۷) اور ۱۹۰۱ء مین (۲۶۸۸۰۰۷) نفوس ہوگئی - اخیر دہ سالہ مین اس صوبہ کے نفوس مین جو ترقی ہوئی وہ اس سرکار کے کسی اور صوبہ مین نہین ہوئی - کل رقبہ اسکا (۲۱۰۷۵) مربع میل تھا اور گنجانی نفوس فی مربع میل (۱۲۸) بمقابلہ کل ملک کے (۱۳۵) کے تھی جسمین

یہ صوبہ بلحاظ رقبہ ونیز نفوس دوم واقع ہوا ہے ۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین ہندو اور مسلمانون کی فیصدی نسبت کل نفوس صوبہ مین ۹۵ اور ۴٫۵ تھی ۔ باقی مذاہب مین عیسائی (۲۹۳۴ تھے جنمین ۲۸۸۱ دیسی تھے) اور سکھ (۳۳۴) پارسی (۳۴) جین (۱۳) اور وثین پرست (۱۲۳۹) سنہ ۱۹۰۵ء کے تغیرات کی وجہ سے اس صوبہ مین ذیل کے اضلاع شامل ہین جن کا رقبہ و نفوس و مالگذاری اراضی حسب انتظام جدید نخستہ سے ظاہر ہوگی:-

نام اضلاع	رقبہ مربع میلون مین	مردم شماری	مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مع لوکل سس
ورنگل	۸,۳۰۵	۷,۴۵,۷۵۷	[illegible] لک
کریم نگر (ایلگندل)	۵,۳۶۹	۸,۶۱,۸۳۳	[illegible] لک
عادل آباد (سرپور تانڈور)	۷,۴۰۳	۴,۷۷,۸۴۸	[illegible] لک
میزان صوبہ	۲۱,۰۷۷	۲۰,۸۵,۴۳۸	[illegible] لک

اس صوبہ مین کل (۱۱) قصبہ ہین یعنی کل ملک کے قصبات کا ساتوان حصہ مگر انمین سے کوئی قصبہ بیس ہزار نفوس کا نہین ہے اور (۳۸۰۹) مواضع ہین ۔ معتبر مراکز تجارت ہنمکنڈہ ۔ کریم نگر اور ایدلاباد ہین ۔ یلندلا پاڑ معدنی حرفت کا مرکز ہے ۔

ضلع ورنگل

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلے

ضلع ورنگل سابق مین کھممٹ کہلاتا تھا اور صوبہ مذکور کا ایک ضلع ہے جو ممالک محروسہ

سرکار عالی کے جنوب شرق مین دربیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۶° ۸ ۳ اور ۱۸° ۳ ۶) اور مابین خطوط طول بلد شرقی (۷۸° ۵۰ و ۸۱° ۲۳) کے واقع ہے جسکا رقبہ (۹۷۲۹) مربع میل ہے جسمین تقریباً (۶۳۱۹) مربع میل خالصہ کا رقبہ ہے اور تتمہ جاگیرات ہے - یہ وہ حدود ہین جو قبل انتظام ۱۹۰۵ء کے تھے - (ملاحظہ ہو بیان مردم شماری ضلع) بجانب مشرق وجنوب شرق یہ ضلع ممالک سطی کے ضلع چاندا اور مدراس کے اضلاع گوداوری وکشنا سے محدود ہے - اور اِس سرکار کے اضلاع نلگنڈہ واطراف بلدہ میدک وکریمنگر اِسکے جنوب ومغرب وشمال مین واقع ہین - ایک سلسلہ پست پہاڑون کا پاکھال وسنگاریبنی سے چلکر ضلع کے جنوبی شرقی گوشہ مین اشورا وپیٹھہ تک جاتا ہے اور گوداوری کے تحتانی وادیکی سرحد واقع ہوتا ہے کنڈیکل کٹہ کا سلسلہ ضلع کے جنوبی شرقی گوشہ نکلکر تعلقہ چنور ضلع عادل آباد مین منتہی ہوتا ہے -- ورنگل سے دس میل جانب شمال غرب چنڈاگیری کے پہاڑ ہین اور چھ میل اوس کے غرب مین حسن پرتی کے مشہور لوہے کے پہاڑ واقع ہین - ورنگل کے اطراف کی سرزمین سمندر سے (۱۷۰۰) فیٹ مرتفع ہے مگر اوسط ارتفاع کل ضلع کا سمندر کی سطح سے (۸۰۰) فٹ ہے منقطع پہاڑیان کل ضلع مین پھیلی ہوئی ہین --

اس ضلع کے دو بڑے دریا گوداوری اور کشنا ہین - گوداوری اس سے موضع سنگاپیٹھہ تعلقہ پاکھال کے قریب ملحق ہوتی ہے اور اسکی شرقی سرحد پہ جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہوئی پالونچہ کے جنوب شرق مین جدا ہوکر مدراس کے ضلع گوداوری مین داخل ہوجاتی ہے - اس کا طول ضلع ورنگل مین (۱۱۲) میل ہے - دریا کشنا تعلقہ کھمّٹ مین اسکی جنوبی سرحد پہ تھوڑی دور تک بہتا ہے - اسکی دوسری ندیان مونیر - پالیر - کنارسانی اور ویرا ہین -

انکے علاوہ اور چھوٹی چھوٹی ندیان بھی ہین - مونیر پاکھال کے تالاب سے نکلتی ہے اور ویرا سے ملاقی ہوکر (۹۶) میل بہتے کے بعد کشنا مین جا ملتی ہے - پالیر تعلقہ وردناپیٹھ مین اُبھر کر تقریبًا مونیر کے متوازی بہتے ہوے جگیاپیٹھ کے سات میل جانب جنوب کشنا مین داخل ہوجاتی ہے - کنار سانی تعلقات پاکھال ویلنڈلا پاڑو پالونچہ مین (۵۵) میل بہکر بھدراچلم کے قریب گوداوری مین جاگرتی ہے - ویرا مونیر کی معاون ہے جن کا ملتقا جلپلی کے قریب ہے دوسری چھوٹی ندیان پاکھال - کلتیر اور لکھنا قدم ہین -

تالاب پاکھال تعلقہ پاکھال مین ایک بندہ کے باندہنے سے بنایا گیا ہے جسکا طول دو ہزار گز ہے اور جو دو بلندیون کے درمیان پاکھال ندی کے وادی مین سرتاسر باندہ کر پانی کو روکا گیا ہے - اس تالاب کا طول آٹھ ہزار گز اور عرض چھہ ہزار گز ہے اور جب یہ تالاب بہرتا ہے تو (۱۳) مربع میل کے رقبہ کو گھیرتا ہے -

طبقات الارض

اس ضلع کے طبقات الارض آرکیین نیس وشیسٹ - کڑپا و کرنول وسلاوائی (جو مشابہ کرنول کے ہے) وگونڈوانا اور غریل کے طبقات پر مشتمل ہین اور گونڈوانا مین تالچیر - بڑاکر - کامٹی کوٹا مالیری اور چکیالا کے طبقات شامل ہین - آرکیین طبقات اکثر کر کے ضلع کے جنوب غرب مین اور باقی تین اور طبقات شمالی مشرق مین واقع ہین[۵۱] - بڑاکر طبقات کا مجموعہ بلحاظ زرخیزی نہایت باوقعت ہے کیونکہ اوس مین بہت ضخیم طبقات معدنی کوئیلے کے پائے گئے ہین - جو فی الحال سنگارینی مین زیر عمل ہین[۵۲] - گولکنڈہ کے مشہور الماس سابقاً کڑپا و کرنول کے

۵۱ - یادداشت جیالوجیکل سروے ہندوستان جلد ہشتم حصہ اول وجلد ہفتم حصہ سوم - مرتبہ ڈبلیو کنگ صاحب

۵۲ - ریکارڈ جیالوجیکل سروے ہندوستان جلد بست وہفتم مرتبہ ڈبلیو سیبرن صاحب -

طبقات مین اور خصوصاً کرنول کے تحتانی تہو مین سے نکلتے تھے - نہایت قیمتی لوہے کا معدن چکیلا کے ریت کے تہہ اور آرکیئن شسٹ مین پیدا ہوتا ہے -

نباتات

معظم اشجار اس ضلع کے ساگوان - ساٹن - مہوا (اپیا) نلا مدّی - سنڈرا (کھیرا) بانس اور ترڑور ہین -

حیوانات

اسکے وسیع جنگلونمین شیر - تیندوا - چیتا - ریچھ - بھیڑیا - ٹرس - جنگلی سوّر - سامھر چاپتل - نیلگائے - جنگلی بھنیسا - ہرن اور جنگلی بکریان کثرت سے پائی جاتی ہین - پاکھال کے جنگل اعلیحضرت کی خاص شکارگاہ ہے - جنگلی بط - مرغابی - خرخرہ - اسنائیپ نیلے اور سبز کبوتر - تیتر - بٹیر - اور جنگلی قاز ہرجا ہوتے ہین - تعلقہ پرکال کے سمت سنیم کے جنگل مین تہوڑے دنون آگے تک جنگلی ہاتی ہوا کرتے تھے اسوقت صرف ایک مادہ رہگئی ہے -

موسم و بارش

تعلقات ورنگل وحریال ورد نا پیٹھ خشک اور صحت بخش ہین اور باقی تعلقات مرطوب اور ملیریل اور جون سے جنوری تک بخار اور سوزش کے امراض کا زور رہتا ہے - فروری سے بارش کی ابتدا تک آب وہوا اچھی رہتی ہے - گرمیون مین شدتکی گرمی ہوتی ہے اور مئی کے مہینے مین پارا (۱۱۰) تک چڑہ جاتا ہے - اوسط بارش اکیس سال کی سنہ ۱۸۸۱ع کی ابتدا سے انتہائے سنہ ۱۹۰۱ع تک ۲۹ انچ تھی - زیادہ سے زیادہ بارش یعنی ۴۹ انچ سنہ ۱۸۹۳ع مین ہوئی

تاریخ و آثار عتیقہ

یہ ضلع اصلاً قدیم آندھرا راجاؤن کے ملک کا ایک حصہ تہا جنہون نے کل دکن کو فتح کیا تہا - دوسو برس تک بارہوین صدی کے وسط سے یہ ضلع کاکتیا یا گنپتی راجگان ورنگل

کے ملک کا جزو رہا - مشہور ہے کہ پرودراج نے بیتلا ثالث راجا چالوکیا کو قید کیا اور کامیابی کے ساتھ دوسرے بادشاہوں کے ساتھ لڑتا رہا - اوسکے بیٹے رودرا اول نے اپنے ملک کو بہت توسیع دی اور راجا گنپتی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اوسنے کلنگا کے بادشاہ کو شکست دی اور جنوبی گجرات و بنگالہ کے راجا اوس کے باجگذار تھے اور اسکی حکومت ضلع نلور علاقہ مدراس کے جنوب تک قایم تہی - گنپتی کے بعد اوسکی زوجہ رودرمادیوی ۱۲۵۷ع؁ مین اوسکی جانشین ہوئی اور مارکوپولو نے اسی کا ذکر حکومت کیا ہے - مسلمانون نے اس ملک کو ۱۳۰۳ع؁ مین تسخیر کر کے اسکے ایک حصہ پر قابض بہی ہوئے لیکن پہر لوٹ گیے ۱۳۱۰ع؁ مین ملک کافور نے ورنگل کو محاصرہ کیا جو علاءالدین کا جنرل تہا اور رودرادیو ثانی ہنر و راجا نے ربقۂ اطاعت قبول کیا - ۱۳۲۱ع؁ مین الغ خان جو بعد کو محمد بن تغلق کے نام سے مشہور ہے دکن کا بادشاہ ہوا اور نئی فوج کی کمک سے ورنگل پر قابض ہوکر رودرادیوا کو قید کر کے دہلی کو روانہ کیا - آخری کاکتیا راجا و برابہدر اتہا جو ۱۳۲۵ع؁ مین تخت نشین ہوا - لیکن بعد سلطنت سے کنارہ کش ہوکر گوندوڑہ مین منزوی ہوگیا - اسکے بعد اس خاندان کا کوئی حال مذکور نہین - جبکہ دہلی مین سیدون کی قوتکو زوال ہوا تب علاءالدین حسن پہلے بہمنی بادشاہ (۱۳۴۷ع؁) نے ہندو راجۂ ورنگل کو مجبور کیا کہ جو خراج وہ دہلی کو بھیجا کرتے تہے اوسکو دیا کرین - ۱۴۲۲ع؁ مین بہمنی افواج نے ورنگل کو بالمرہ قبضہ کرلیا اور جسوقت بہمنی سلطنت کا انقراض ہوا تو ورنگل گولکنڈہ کے قطب شاہیہ سلاطین کے قبضہ مین آیا -

ضلع کے آثار عتیقہ مین ہنمکنڈہ کا ہزار کہم کا مندر ہے جو ۱۱۶۲ع؁ مین بنایا گیا تہا اوسکے

بانی اخیر سند وخاندان تہا اور اسکی طرز تعمیر چالوکیا قسم کی ہے - اسمین تین منقطع ایوان ہین جسمین ایک پیش بام ہے جو تین سو ستونونپر قایم ہے - اس پیش بام کے مقابل ایک ستارہ کی شکل کا منڈپ ہے جو دو سو ستونونپر قایم ہے - تین ستونونپر قدیم تلنگی اور سنسکرت کتبے ہین - ہنمکنڈہ کے اطراف وحوالی مین متعدد جین اشکال ہین جو پتہر مین ترشے ہوے ہین - جو قدیم شہر ہنمنت کوی کے قریب واقع ہین - قلعہ ورنگل گنپتی راجا نے آغاز کیا اور اوسکی بیوہ نے اوسکو تمام کیا - اسکے شرقی وغربی دروازہ اور متعدد ستونون پر قدیم تلنگی اور سنسکرت کے کتبے لکھے ہوے ہین - تعلقہ پرکال مین رامپا ریول سیاہ بسالٹ کی بنی ہوئی اور نہایت عمدہ ترشی ہوئی ہے اسکا طول وعرض چالیس چالیس فٹ اور ارتفاع بہی چالیس فٹ ہے - قدیم قلعہ کہمٹ نوسو سال آگے تعمیر ہوا ہے جسکو سلطان قلی قطب شاہ نے سنہ ۱۵۱۶ء مین فتح کیا - قلعہ ظفر گڈہ جو قدیم کا قلعہ ویلکنڈہ سے ہے تعلقہ ورانا پیٹہ مین واقع ہے - اسکی دو سنگی حصار ہین - اور سات برج ہین اور اسمین سولہ توپین ہین -

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات ومواضع بشمول جاگیرات (۱۴۱۹) مین اسکے نفوس کی تعداد پچہلے تیس سال مین حسب ذیل تہی -

سنہ ۱۸۸۱ء مین (۶,۷۵,۰۴۶) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸,۵۳,۱۲۹) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹,۵۲,۶۴۶) - اسکے قصبات یلنپڈ لاپاڑ اور ہنمکنڈہ مستقر ضلع اور حسن پرتی ہین - یلنپڈ لاپاڑ کے باشندہ اکثر معدنی مزدور ہین جو سنگاریتی کے کوئلے کے معدنمین کام کرتے ہین - ۹۴ فیصدی سے زاید ہندو ہین اور تقریباً ۸۰ فیصدی کی زبان تلنگی ہے - تختہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے موازین ظاہر ہونگے -

نام تعلقات	رقبہ مربع میلون مین	تعداد قصبات	تعداد مواضع	مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع	تعداد نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت سنہ ۱۸۹۱ع وسنہ ۱۹۰۱ع مردم شماری مین	تعداد نفوس جو پڑھنا لکھنا جانتے ہین
محبوب آباد -	۵۳۶	×	۱۳۰	۹۰,۳۳۶	۱۶۸	× ۲۳۱ء۱	تعلقہ وار اعداد غیر معلوم
پاکھال -	۱,۲۷۰	×	۱۹۲	۳۸,۵۰۱	۳۰	+ ۶ء۳	
ملیتہ لا پاڑ -	۴۸۸	۱	۵۱	۴۲,۸۱۱	۸۸	+ ۱۷ء۳	
پالونچہ -	۳۳۱	×	۴۱	۱۲,۶۵۲	۳۸	- ۴ء۴	
کھمنٹ	۸۵۰	×	۱۸۲	۱۴۶,۰۸۳	۱۷۲	+ ۰ء۲	
مدھرا -	۷۳۰	×	۱۵۹	۸۹,۶۱۶	۱۲۳	+ ۱۱ء۹	
چریال -	۴۱۷	×	۱۰۱	۸۴,۳۰۱	۲۰۲	+ ۱۵ء۹	
وردنا پیٹھ -	۵۳۶	×	۱۱۲	۹۲,۷۷۲	۱۷۳	+ ۲۰ء۵	
پرکال -	۶۰۴	×	۱۱۲	۸۱,۰۲۶	۱۳۴	+ ۱۳ء۷	
ورنگل -	۵۵۷	۲	۱۴۰	۱۲۴۱۱۵	۲۲۹	+ ۱۲ء۷	
جاگیرات وغیرہ	۳,۴۱۰	×	۲۶۸	۱۵۰۴۳۲	۴۴	+ ۱۱ء۷	
میزان ضلع	۹,۷۲۹	۳	۴۸۸	۹۵۲,۶۴۶	۹۸	+ ۱۱ء۶	۲۶,۷۳۶

سنہ ۱۹۰۵ع مین وردنا پیٹھ ورنگل اور چریال مین ضم کردیا گیا اور چریال دیٹی کو واڑ ضلع نلگنڈہ مین منتقل کیے گئے - اور پرکال ضلع کریمنگر (ایلگنڈل) مین شامل کیا گیا - تعلقہ پاکھال کو دو حصون مین تقسیم کرکے شمالی حصہ کو جدید تعلقہ تاڑوائی بنایا گیا - مدہرہ کا نام اوسکے مستقر کے نام سے

کلوّر موسوم کیا گیا - بحالت موجودہ اس ضلع مین آٹھ تعلقات ہین - ورنگل - پاکھال - تاڑوائی کھمٹ - ملینڈلا پاڑ - محبوب آباد - کلوّر اور پالونچہ علاوہ سمستان پالونچہ و دیگر جاگیرات کے اسکی مردم شماری فی الحال (۷۵۷٬۴۵۷) اور رقبہ (۸۰۳۰۵) مربع میل ہے -

لوگون ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کاپو ذات کی ہے (۱۵۱٬۰۰۰) جو ضلع کے نفوس کے سولھہ فیصدی ہین - انہین سے معتبر شعبہ ہتراسی (۱۳۱٬۰۰۰) اور موٹاٹی کاپو (۲۲۰۰۰) ہین - ان کے بعد بلحاظ تعداد دہنگر (۱۰۶٬۰۰۰) مادیگا یعنی چمار (۹۹۹۰۰) برہمن (۷۹٬۶۰۰) مالا یعنی سائیس (۵۸٬۱۰۰) لمبارٹے (۴۱٬۰۰۰) سالا یعنی جلاہے (۳۹٬۷۰۰) کومٹی (۳۵٬۶۰۰۰) اور چاکلا یعنی دہوبی (۳۱٬۰۰۰) ہین - مادیگا و مالا زراعتی مزدوری بھی کرتے ہین - کل نفوس جنکی گذران زراعت پر ہے (۳۰۶٬۰۰۰) ہین یعنی ضلع کے نفوس کے فیصدی ۳۸ -

عیسائی مشن

اس ضلع مین تین مشن قایم ہین ایک ہنمکنڈہ مین امریکن بپٹسٹ - دوسرا چرچ آف انگلینڈ کھمٹ مین - تیسرا میتھوڈسٹ ملینڈلا پاڑ مین - گذشتہ مردم شماری مین کل دیسی عیسائی (۱۴۵۷) ستھے جنمین (۶۲۹) چرچ آف انگلینڈ - (۲۳۶) میتھوڈسٹ - (۵۱۱) رومن کیتھولیک اور بپٹسٹ (۸۱) تھے -

عام حالات زراعت

اس ضلع کی زمینین سب کھرب - چلکہ اور ریگڑ پر مشتمل ہین - تعلقات محبوب آباد کھمٹ - کلور (مدہرہ) - ملینڈلا پاڑ - پالونچہ و پاکھال مین ریگڑ زیادہ ہے جسمین ربیع کی پیداوار کثرت سے بوئی جاتی ہے - اور چلکہ کی زمینین زیادہ تر تعلقات ورنگل - چربال - پرکال - وردنا پیٹھہ مین پائی جاتی ہین مگر کہین کہین انہین ریگڑ بھی ہے - تری کی کاشت تالابون باولیون

اور نہرون سے ہوتی ہے۔

معظم سوا زمین زراعت و معظم پیداوار

رعیت واری طریقہ جاری ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ع مین خالصہ کا رقبہ (۶۳۱۹) مربع میل تھا جسمین (۲۴۲۷) مربع میل مزروعہ تھے (۶۴۴) قابل زراعت بنجر وافتادہ۔ (۲،۳۷۶) جنگلات اور (۸۷۲) مربع میل غیر قابل زراعت۔ معظم پیداوار جوار۔ چاول۔ باجرا اور مکا ہے جنکے رقبات متناسبا (۸۵۴)۔ (۲۴۷)۔ (۲۵۰) اور (۲۱۲) مربع میل تھے۔ کپاس کل تعلقات مین تھوڑی تھوڑی بوئی جاتی ہے جسکا مجموعی رقبہ ۲۲ مربع میل تھا۔ دوسری پیداوار مین اجناس روغندار (۲۱۹) اور اقسام دال وغلات دیگر (۹۲) مربع میل تھے۔ سنہ ۱۹۲۳ع مین مزروعہ کا رقبہ (۲۵۵۵) مربع میل تھا۔

مویشی۔ ٹٹو۔ بھیڑ بکریان

مویشی کی دو مخصوص نسلین اس ضلع مین ہین۔ کھمٹ ومدہیرہ کی نسل میسور کے بیلون سے بہت مشابہ ہے جو عمدہ قسم کے اور بڑے ہوتے ہین۔ دوسری نسل تلنگانہ کے جانورون کی ہے جو تعلقات پاکھال وپرکال مین ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے اور مضبوط اور بالکل سفید ہوتے ہین صرف انکی دم کی نوک سیاہ ہوتی ہے۔ بنجارہ لوگ اکثر انکو پالتے ہین اور انکے بڑے بڑے گلّے جنگلی مقامات وبنجر زمینون مین چرتے ہین جہان چارا کثرت سے ہوتا ہے۔ کھمٹ ومدہیرہ کے جانورون کی قیمت ۱۰۰ سے ۱۵۰ روپیہ فی جوڑ تک ہوتی ہے۔ مدہیرہ مین بھیڑون کی ایک خاص نسل ہے جو سرخ رنگ اور بہت بڑے ہوتے ہین اور معمولی بھیڑون سے مطلقاً مشابہ نہین ہین۔ ٹٹو یان کچھ عمدہ نہین ہوتے ہین۔

آبپاشی

سنہ ۱۹۰۳ع مین تری کا رقبہ (۳۲۶) مربع میل تھا اور اسلیئے آبپاشی (۱۴۳۲) بڑے تالابون

(۳۸۲۶) کنٹون (۱۰،۷۹۷) باولیون اور (۸۹) نہرون اور نالون سے ہوتی ہے۔ ضلع مین بہت سارے بڑے تالاب ہین۔ مثل پاکھال۔ لکھناورم رامپا۔ گھنپور۔ کٹاچپور۔ اتماکور۔ دہرم ساگر اور بلگرگو کے تالاب کے لیکن بعض انمین سے شکستہ ہین۔

جنگلات

اس ضلع مین بہت وسیع جنگل ہین محصورہ کا رقبہ (۲۲۷۰) اور غیر محصورہ کا (۲۰۰) مربع میل ہے انمین ساگوان۔ آبنوس۔ شیشم۔ ساٹن۔ صندل۔ بھنڈارا۔ ترمن۔ ایپا۔ بینگی۔ کوڈشا بیجا سال۔ موکاب۔ سومی۔ نلاڈمی۔ سنڈرا (کھیر) اور بانس بہت پیدا ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین چوبینہ کے فروخت سے [illegible] اور جنگل کی پیداوار سے [illegible] روپیہ یعنی جملہ (۱) لاکھہ روپیہ حاصل ہوئے۔

معدنیات

مشہور معدنیات ضلع مین کوئلا۔ تانبا۔ لوہا۔ بلضم اور دوسرے عمارتی پتہر ہوتے ہین کوئلے کے معدن سنگارینی کے قریب تعلقہ ملیتہ لایار مین واقع ہین جنکو دکن معدنی کمپنی چلاتی ہے اور آٹھہ ہزار مزدور روزانہ وہان کام کرتے ہین۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۱۹،۵۴۶) ٹن کوئلا نکالا گیا جس کا ایک بڑا حصہ بمبئی اور مدراس کو بہیجا گیا۔ طاق وستون کے طریقہ پر کوئلا نکالا جاتا ہے حق مالکانہ سرکار کو فی ٹن بارہ آنہ دیا جاتا ہے۔ اور معدنون مین زمانہ حال کی بہترین مشنیری سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ ایک وسیع حرفت ملک کی ہے۔ مدیرہ اور کھمسٹ تعلقات مین ابرک کھمسٹ مین ریت کا پتہر اور پالونچہ مین گرنٹ اور تانبا پیدا ہوتے ہین۔

صنایع دستکاری

یہ ضلع بعض دستکاریون مین مشہور ہے۔ ہنمکنڈہ مین ریشمی اور دوسرے کپڑے مثل رومال ٹوپٹہ و قمیص کے کپڑے اور قالین کثرت سے تیار ہوتے ہین۔ مٹھہ واڑہ۔ کریم آباد ورنگل مین

سوتی ریشمی اور اونی عمدہ قالین بنتے ہین اور بیرونی ممالک سے بہی اچھا بیوپار ہوتا ہے - پرکال مین بہی عمدہ قالین اور شطرنجیان تیار ہوتی ہین - سوتی شطرنجی کی قیمت ۴ر سے للعہ فی گز تک اور ریشمی کی قیمت ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ فی گز تک ہوتی ہے - ٹھسر کا ریشمی کپڑا بہی بہت تیار ہوتا ہے - کویا دار قوم اس کے کیڑون کو پالتے ہین اور جبکہ کوے تیار ہوجاتے ہین اون کو اوبالکر ریشم نکالتے ہین - اور بافندون کو فروخت کرتے ہین - پرکال - جوکلو - احسن پرتی اور دیگر مقامات مین ٹھسر کی ساریان - چولیان - پگڑی اور رومال بنے جاتے ہین - انکے علاوہ معمولی گاڑہا کپڑا اور ساڑیان اور دہوتیان رعایا کے استعمال کے لیے تمام ضلع مین تیار ہوتی ہین - بیلون اور بہیڑون کے چمڑے نمک لگا کر مدراس بہیجے جاتے ہین - جار روئی صاف کرنے اور چار تیل نکالنے کے کارخانے ضلع مین جاری ہین جنمین (۱۳۲) آدمی روزانہ کام کرتے ہین ۱۹۰۱ء مین کل صاف کی ہوئی روئی کا وزن (۱۴۷) ٹن اور کل تیل کا وزن (۱۳۴۴) ٹن تہا -

تجارت و بیوپار

ملک کی معظم برآمد چاول - گیہون - جوار - روئی - تمباکو - تل - ارنڈ - قالین - شطرنجیان ریشمی و سوتی پارچہ - ساڑیان - دہوتیان - چمڑے - سن اور غلات اقسام پر مشتمل ہے - اور معظم درآمد مین نمک - ولایتی شکر - چہالیا - گرم مصالح - افیون - سونا - چاندی - تانبا پیتل - دیا سلائی اور معدنی تیل شامل ہین - لین دین متصلہ اضلاع سے ہوتا ہے مگر روئی اورنگ آباد - حیدرآباد - گلبرگہ - بمبئی اور مدراس کو جاتی ہے - اور چمڑے اکثر مدراس کو بہیجے جاتے ہین - سب سے زیادہ معظم مرکز تجارت مٹہواڑہ قریب ورنگل ہے - اس کے بعد گہمٹ ہے - تجارت پیشہ اقوام کومٹی - مارواڑی - بمبئی کے میمن اور مدراس کے بیٹے

ہین - کومٹی لوگ ساہوکارا بھی کرتے ہین -

ریلوے اور سڑکون

نظام گارنٹیڈ ریلوے لین اس ضلع مین جنگانون (مغرب) سے آغاز ہوکر قاضی پیٹھ و ورنگل پر سے گذرتے ہوئے مشرق مین پردیالیم تک جاتی ہے اس کا طول (۴۶) میل اور اس کے ستر (۱۰) اسٹیشن اندرون ضلع واقع ہین - اسکے علاوہ ایک سفری لین ۱۶ میل طویل تو رنگل سے ملینہ لاپاڑ تک جاتی ہے جملہ طول اسکا (۶۲) میل ہے -

مورم کی سڑک (۱۱۲) میل لمبی اس ضلع مین ہے جسکی نگہداشت علاقہ تعمیرات سے ہوتی ہے ہنمکنڈہ مستقر ضلع جملہ تعلقات کے مستقرات سے بذریعہ ان سڑکون کے وصل ہے اگرچہ ریلوے کے جاری ہونے سے بعضون پر آمدورفت گھٹ گئی ہے مگر یہ معاون سڑکون کا کام دیتے ہین -

قحط

۱۸۶۴ء و ۱۸۶۶ء و ۱۸۷۷ء و ۱۹۰۰ء کے قحطون کا اثر باوجود مرکز قحط سے دور ہونیکے اس ضلع مین بہی محسوس ہوا - ۱۹۰۰ء مین پانچ ہزار روپیہ غربا کی معاونت کے لیے منظور ہوئے - وسیع جنگلات اور متعدد تالابون کی وجہ سے یہ ضلع قحط سے محفوظ رہا ہے -

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی قسمتون پر منقسم ہے - پہلے مین تعلقات محبوب آباد و تاڑوائی و پالونچہ ہین دوسرے مین کھمپٹ و کلور (مدہرا) و ملینہ لاپاڑ اور تیسرے تعلقات ورنگل و پاکھال پر مشتمل ہے ہر ایک قسمت ایک دوم تعلقدار کے تفویض ہے - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار اور پیٹی ملینہ لاپاڑ پر ایک نائب تحصیلدار مامور ہے - اول تعلقدار اپنے کل ماتحتون کے کام کی نگرانی کرتے ہین -

عدالتہائے دیوانی و فوجداری

ضلع کی عدالت دیوانی پر ایک مددگار عدالت مامور ہین اور ہنمکنڈہ مین ایک منصفی اور

تعلقات مین گیارہ تحتانی عدالتین ہین - پہلی پر منصف مقرر ہے اور باقی گیارہ تحصیلدار و نائب تحصیلدار کے تحت مین ہین - اول تعلقدار ناظم اعلاے فوجداری ضلع ہین اور مددگار عدالت جائنٹ مجسٹریٹ بہی ہین اور اپنے اقتدارات کو اول تعلقدار کے غیاب مین استعمال کرتے ہین - دوم وسوم تعلقدارونکو درجہ دوم اور تحصیلدارون کو درجۂ سوم کے اقتدارات سے حاصل ہین - جرایم شدیدہ معمولی سالون مین کم ہوتے ہین - ہنمکنڈہ چونکہ مستقر صوبہ بہی ہے اسیلئے صوبہ دار و ناظم صوبہ کے محکمہ ہی یہین قایم ہین -

انتظام مالگذاری اراضی

اس ضلع کی تاریخ مالگذاری کا حال کچہ معلوم نہین سنہ ۱۸۶۶ع کی ضلعبندی کے قبل مواضع معین رقم پر اجارہ پر دیئے جاتے تھے اور نقدی تحصیل وصول کیجاتی تہی سنہ ۱۹۰۴ع مین اس کی پیمایش پختہ ختم ہوئی اور ۱۵ سال کیلئے بندوبست ہوا - پیمایش سے ظاہر ہوا کہ بہ نسبت حسابات سابق (۴۸۱) مربع میل زمین مقبوضات مین زیادہ شریک تہی - یعنی کل رقبہ (۱۵۱۳) مربع میل برآمد ہوا اور مالگذاری کی رقم (۲۰٫۶) لاکہ سے (۲۶٫۱) لاکہ روپیہ ہوئی یعنی اوسمین ۲۷ فیصدی کا اضافہ ہوا - اوسط دہار اخشکی کا [illegible] ہے (اعلی سے اقل ۹٫) اور تری کا اوسط [illegible] ہے (اعلی [illegible] اقل [illegible]) مالگذاری اراضی وجملہ آمدنی ضلع کی تختۂ ذیل سے ظاہر ہوگی -

مدات	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
مالگذاری اراضی ..	[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک
جملہ آمدنی	[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک

سنہ ۱۹۰۵ع کے تغیرات کی وجہ سے مالگذاری اراضی فی الحال (۱۶٫۱) لاکہ روپیہ ہے -

لوکل بورڈ و صفائیہا

سنہ ۱۸۹۹ء مین ایک آنہ کا سیس وصول کرکے لوکل بورڈ قایم کیے گیے - ہنمکنڈہ مین ایک ضلع کا بورڈ ہے جو تعلقات کے بورڈون کی نگرانی کرتا ہے - اول تعلقدار ضلع کے بورڈ کے میر مجلس اور تحصیلدار تعلقات کے بورڈون کی صدر نشین ہین - ہنمکنڈہ مین ایک صفائی بھی ہے اور ہر مستقر تعلقہ پر مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے جنکے کام کی نگرانی بورڈ ہائے ضلع و تحصیلات کے تفویض ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین کل مصارف مقامی کامون اور سڑکون کے [illegible] روپیہ ہوئے -

پولیس و مجالس

ضلع کی پولیس کے افسر اعلی اول تعلقدار ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار جنکے تحت مین دس امین - (۱۲۴) تحتانی افسر (۷۲۸) جوان اور پچیس سوار ہین جو (۳۶) تھانون اور (۴۵) چوکیون مین منقسم ہین - سنٹرل جیل ہنمکنڈہ اور مٹھوارہ کے درمیان واقع ہے جسمین (۷۰۰) مرد اور (۲۰) عورت قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے - اضلاع کریمنگر اور نلگنڈہ کے قیدی جنکی میعاد زاید از چھ ماہ سے ہے یہین بھیجے جاتے ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین یہان (۷۰۲) مرد اور ۱۳ عورتین مقید تھین - عمدہ قالین و شطرنجیان یہان تیار ہوتی ہین - علاوہ فرنیچر و سوتی ٹویڈ و پلنگ پوش و تولیے و دیگر اقسام پارچہ کے جو قیدیون اور پولیس کے لباس کے لیے ضرور ہوتا ہے - جیل کا تیار شدہ مال بیوپاریون کو بھی فروخت کیا جاتا ہے -

تعلیم

باعتبار تعلیم نفوس یہ ضلع درجہ اوسط مین ہے جنمین (۲،۸) فیصدی (۵،۲ مرد و ۰،۲ عورتین) پڑھنا لکھنا جانتے تھے - جملہ تعداد طالب العلمون کی سنہ ۱۸۸۱ء و سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۳ء مین (۳۲۹) و (۲،۰۸۹) و (۴،۷۴۴) اور (۴،۲۵۸) تھی - سنہ ۱۹۰۳ء مین (۴۷) مدارس ابتدائی تین مڈل اسکول ایک ہائی اسکول اور ایک فنی مدرسہ جاری تھے اور اوس سال (۳۶۰) لڑکیان زیر تعلیم تھین سنہ ۱۹۰۱ء

کے جملہ مصارف تعلیم [illegible] روپیہ تھے جسکے منجملہ [illegible] خزانہ سرکار سے ادا ہوئے اور [illegible] لوکل بورڈ سے جسمین [illegible] روپیہ جو امدادی مدارس کو دئے گیے تھے شامل ہین - سرکاری دیہی بورڈ کی مدارس کی فیس تناسباً [illegible] اور [illegible] روپیہ تھی - امدادی مدارس کی فیس سنہ ۱۹۰۱ء مین [illegible] روپیہ تھی جو مدارسین مدارس مذکورہ کے تصرف مین آئی -

دواخانجات و ٹیکا لگانا

ہنمکنڈہ مین ایک بڑا دواخانہ اور تعلقات مین آٹھ دواخانہ قایم ہین جنمین (۷۷) مریضان داخلی کے رہنے کی جگہ ہے - اِن کے علاوہ دو یونانی مطب بھی قایم ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین مریضان مرجوعہ کی تعداد (۵۰،۸۶۲) تھی جنمین (۲۱۷) مریضان داخلی تھے - اور عمل جراحی کی تعداد (۱۶۰۵) تھی - جملہ مصارف اس صیغہ کے [illegible] روپیہ تھے جنمین سے [illegible] روپیہ لوکل بورڈ سے دئے گئے -

کامیاب ٹیکون کی تعداد سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۲۰۰) تھی یعنی نفوس ضلع کے فی ہزار ۱،۶۷ -

تعلقہ محبوب آباد (مانگوٹہ)

یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۹۸،۵۵۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۸۰،۰۷۱) تھی اسکا رقبہ (۸۷۷) مربع میل تھا - سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع تعلقہ ورنگل سے اسمین شریک ہوئے - اسمین فی الحال (۱۵۸) مواضع ہین جنمین ۲۸ مواضع جاگیر ہین اور موضع محبوب آباد (۲،۷۶۹ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۲،۱۳) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب وہان کثرت سے بوئے جاتے ہین - نظام اسٹیٹ ریلوے اس تعلقہ مین شمال غرب سے مشرق کو جاتی ہے - اسمین کوئیا وحشی قوم کے (۲،۸۱۷) نفوس آباد ہین -

تعلقہ تاڑوائی

یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین تعلقہ پاکھال کے شمالی دیہات سے ترکیب پایا ہے موضع تاڑوائی (۹۰ نفوس) اس کا مستقر ہے اور اسمین (۱۵۵) مواضع خالصہ کے ہین - اسکی

مالگذاری اراضی صہ عہ للعہ روپیہ ہے - یہ بہت ہی کم آباد ہے اور جنگل کا رقبہ اس کا بہت وسیع ہے -

تعلقہ پاکھال

یہ ضلع ورنگل کا ایک تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۳۹۰۳۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲۶۰۱۹) تہی اسکا رقبہ (۱۳۲۰) مربع میل تہا - بسبب وسیع جنگلون اور بخار انگیز آب و ہوا کے بہت کم آباد ہے - اسمین (۱۹۵) مواضع تہے جنمین تین جاگیر تہے - نرسایم پیٹھہ (۳۰۰۲) النفوس اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱ر۲۲) لاکہہ روپیہ تہی - سنہ ۱۹۰۵ء مین چند مواضع تعلقہ ورنگل سے اسمین ضم ہوئے اور اوس کے شمالی مواضع سے ایک نیا تعلقہ تاڑواٹی قایم کیا گیا - پاکھال کا تالاب تیرا مربع میل جسکا رقبہ ہے نرسایم پیٹھہ سے آٹھ میل جانب مشرق واقع ہے - مویزندی اس تالاب مین سے جاری ہوتی ہے - تالابون کے نیچے دہان کثرت سے ہوتے ہین - وحشی اقوام گونڈ و کویا جو سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین آباد تہے (۴۶۹۲) اور (۴۸۲۶) تہے -

پٹی یلینڈلاپاڑ

یہ ضلع ورنگل کی ایک پٹی ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۵،۲۴۰) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۸،۶۴۹) اور اس کا رقبہ (۶۱۸) مربع میل تہا - یہ پٹی سنہ ۱۸۹۲ء مین بتعلقات کھمسٹ معہو و محبوب آباد کے چند مواضع کے شمول سے قایم ہوئی - اسمین ایک بڑا معدنی قصبہ یلینڈلاپاڑ (۱۲،۳۰۰) نفوس اسکا مستقر اور (۶۱) مواضع ہین جنمین دس مواضع جاگیر ہین - سنگارینی کا مشہور کوئلے کا معدن اس قصبہ کے متصل ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین للعہ روپیہ تھی -

تعلقہ پالونچہ

یہ تعلقہ ضلع ورنگل کے منتہا مشرق مین واقع ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۴۲،۲۷۹)

اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۳۲،۷۵۷) تھی اور رقبہ (۱۲۹۷) مربع میل تھا - اسمین (۸۹) مواضع ہین جنمین (۴۰) جاگیر ہین اور بورگم پاڑہ (۳۲۰۰ نفوس) اسکا مستقر ہے - یہ ایک بہت کم آباد تعلقہ ہے جسمین وسیع جنگلات ہین اور نہایت ملیریس ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین ــــ روپیہ تھی - دریاے گوداوری اسکی مشرقی سرحد ہے جو اسکو جانب مشرق علاقہ مدراس کے ضلع گوداوری سے جدا کرتا ہے - وحشی اقوام گونڈ و کویا کی تعداد اس تعلقہ مین تناسباً (۴۴۸۰) اور (۵۵۰،۱۰) ہے سمستان پالونچہ اس کے جانب مشرق واقع ہے جسکی مردم شماری (۴۴،۷۳۸) اور مواضع (۶۲) ہین اس کا رقبہ تقریباً آٹھ سو مربع میل ہے -

تعلقہ کھمٹ

یہ ضلع ورنگل کا جنوبی تعلقہ ہے سنہ ۱۹۰۱ع مین بشمول جاگیرات اسمین (۱۵۴،۵۴۰) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۱۵۹،۱۴۱۵) نفوس تھے اور رقبہ (۹۹۰) مربع میل تھا - اسمین (۱۹۵) مواضع ہین جنمین (۱۳) جاگیر ہین اور کھمٹ (۱۳۰۰۱ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ع مین اسکی مالگذاری اراضی (۱۲،۴) لاکھ روپیہ تھی - وہان کثرت سے زیر تالاب و باولیات بوے جاتے ہین - نظام ریلوے اسمین شمال سے جنوب کو جاتی ہے -

تعلقہ کلور (مدہرہ)

یہ تعلقہ ضلع ورنگل کے جنوب مین اور علاقہ مدراس کے ضلع کشنا کے شمال مین واقع ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین بشمول جاگیرات (۱۰۳،۸۲۹) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۹۲،۷۳۸) اور رقبہ (۹۶۶) مربع میل تھا - اسکے (۱۸۴) مواضع ہین جنمین (۲۵) جاگیر ہین اور کلور (۲،۷۴۱ نفوس) اسکا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین (۲،۵) لاکہ تھی - نظام اسٹیٹ ریلوے اسکے شمال غرب سے جنوب شرق کو جاتی ہے - تالابون کے قریب وہان بکثرت بوے جاتے ہین - پرتیالکے معدن الماس اسی

تعلقہ مین واقع ہین۔

تعلقہ ورنگل

یہ تعلقہ ضلع ورنگل کے وسط مین واقع ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین اسمین بشمول جاگیرات (۱۴۲،۷۵۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱،۲۶،۹۰۴۱) نفوس آباد تھے۔ اس کا رقبہ (۷۷۳) مربع میل ہے۔ اسمین دو قصبہ ہنمکنڈہ (۴۸۷،۰۴) نفوس) صوبہ وضلع وتعلقہ کا مستقر اور حسن پرتی (۵،۳۷۸) اور (۱۶۱) مواضع ہین جنمین (۲۱) جاگیر ہین۔ تجارتی قصبہ مٹھواڑہ جو ہنمکنڈہ کی مضافات ہے اوس سے چار میل جانب مشرق اور قلعہ ورنگل اسکے چار میل جانب جنوب شرق واقع ہین۔ اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین (۳،۳) لاکھ روپیہ تھی۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین اسمین بہت کچھہ تغیر ہوا اور اسکے متعدد مواضع تعلقات محبوب آباد و پاکھال کو دے گیے اور سابق کے تعلقہ وردنا پیٹھ کے کچھہ مواضع اوسمین ضم ہوے تالاب سے دہان کی کاشت یہان بکثرت ہوتی ہے۔ نظام اسٹیٹ ریلوے اس تعلقہ مین سے گذرتی ہے۔

قصبہ ہنمکنڈہ

یہ قصبہ ضلع وصوبہ ورنگل کا مستقر اور خط عرض بلد شمالی (۱۹ ۰ ۱) اور خط طول بلد شرقی (۹ ۰ ۴ ۴ ۷) کے تقاطع پر نظام اسٹیٹ ریلوے کے قاضی پیٹھہ و ورنگل اسٹیشون کے قریب واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۱۰،۴۸۰) روایات مقامی کی رو سے ورنگل کی بنا کے قبل یہ اطراف کے ملک کا پایہ تخت تہا۔ ایک تلنگی کتاب پرتاب چرترا کے مطابق ایک چالوکیا بادشاہ نند گری (نانڈیڑ) مین حکومت کرتا تھا جسکے انتقال کے بعد اوسکی ریاست اوسکے دو بیٹون مین تقسیم پائی ایک اونمین سے ہنمکنڈہ مین اور دوسرا قندہار مین حکمران رہا۔ بلّا ہندو بادشاہ کٹک نے جب سومدیو راجہ قندہار کو قتل کیا تو اوسکی زوجہ سیرپال دیوی بہاگ کر ہنمکنڈہ آئی اور یہان اوسکے ایک لڑکا متولد ہوا مسمّی بہ

مادہودرماجوتخت کا وارث ہوا اور کاکتیا سلسلہ کا پہلا بادشاہ تہا - یہ واقعہ قریبًا سنہ ۱۱۴۷ع کا ہے لیکن معتبر تواریخ مین کاکتیون کا ذکر بارہوین صدی عیسوی کے نصف سے قبل کہین نہین ہوا ہے (ملاحظہ ہو ضلع ورنگل کا بیان) ہنمکنڈہ مین چہہ دلچسپ عمارات ہین جنمین ہزار کھمبے کی دیول بہت مشہور ہے - اسکو سنہ ۱۱۶۳ع مین چالوکیا طرز تعمیر پر اخیر ہند و سلسلہ راجگان نے بنایا تہا - اور اسمین تین منقطع ایوان اور ایک پیش بام ہے جو تین سو ستونون پر قایم ہے - اس پیش بام کے مقابل ایک ستارہ کی شکل کا منڈپ ہے جو دو سو ستونون پر کہڑا ہوا ہے جنمین سے تین پر قدیم تلنگی اور سنسکرت کتبہ لکہا ہوا ہے - اس مندر کے قریب ایک عمدہ باولی ہے - ہنمکنڈہ کے قرب وحوالی مین متعدد جین اشکال بہترین ترشے ہوئے ہین جو قدیم ویران شہر ہنمنت گری کے قریب واقع ہین - قصبہ کی دو جانب دو بڑے تالاب ہین - موجودہ قصبہ ہنمکنڈہ اسٹیشن قاضی پیٹھ سے جانب مغرب تا بہ متھواڑہ جانب مشرق پہیلا ہوا ہے - اسمین صوبہ دار کا دفتر - ناظم صوبہ ومددگار کی عدالتین ڈسٹرکٹ اور آبپاشی کے انجنیرون کے دفاتر - دفتر بندوبست - متعدد مدارس - سنٹرل جیل - محکمہ اول تعلقہ دار ایک بڑا دواخانہ اور دو یونانی مطب - ایک امریکن مشن اسکول و اسپتال اور ضلع کا چہپہ خانہ موجود ہین -

قصبہ جنگن پیٹھ

یہ قصبہ تعلقہ و ضلع ورنگل مین خط عرض بلد شمالی (۱۸°۵) اور خط طول بلد شرقی (۹°۳۱) کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ع (۵۲۰۸) - اسکی خصوصیت یہ ہے کہ اسمین سو مکان باشندونکے ہین - جو ریشمی کپڑے اور ساڑیان بنانے اور تھسر سے ریشم نکالتے ہین - اس تھسر کو وحشی قوم ڈنڈرا جمع کرتی ہے - قصبہ ہذا مین ایک مدرسہ تلنگی و اُردو کی تعلیم کے لیے اور ایک تہانہ پولیس ہے - اسکے قریب لوہے کا معدن ہے جس سے تہوڑی مقدار مین لوہا اور فولاد زراعتی آلات کے لیے نکالا جاتا ہے - ہیگنٹشو سوامی

کی دیول قصبہ کے اندر ہے جہان سالانہ جاترا بہرتی ہے -

سو ضع ورنگل

یہ ایک چہوٹا قدیم قصبہ ضلع ورنگل کا خط عرض بلد شمالی (۱۷° ۵۸) و خط طول بلد شرقی (۹° ۵۹، ۷۹) کے تقاطع پر نظام ریلوے پر بفاصلہ (۸۶) میل حیدرآباد کے شمالی مشرق مین واقع ہے - مردم شماری سلہ ۱۹۰۱ع (۴۱ ۴۷) پر ودراج کاکٹیا سلسلہ کے راجانے بارہوین صدی عیسوی مین اسکی بنیاد ڈالی تہی لیکن بعض لوگ اسکو وارنگل خیال کرتے ہین جو آٹہوین صدی مین تیلوا ندہرا یعنی تلنگانہ کے ادیوا را جاؤن کا پایہ تخت تہا - بعض لوگ ورنگل یا ورنگل کو بطلیموس کا کورن کولا خیال کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اس کا نام اکشلینگر یا یکسیلانگر یا یکسلا پٹن ہے - جسکا ذکر رگہونا تہ بہاسکر نے اپنی کتاب اردوجین کوش مین کیا ہے - گنپتی پرودراج کے پوتے نے اسکی سنگی حصار کو شروع کیا جسکو اوس کی زوجہ یا بیٹی رودرما دیوی نے تیرہوین صدی عیسوی مین ختم کرکے ایک دوسری مٹی کی حصار اوسکے اطراف مین بنائی - سمندر کی سطح سے یہ مقام بقدر (۱۰۵۰) فٹ بلند ہے اور دریاے گوداوری و کشنا کے تحتانی وادیون کے سرحد فارق پر بنی ہے - اطراف کی زمین پست بلند میدانون پر مشتمل ہے جو سرخ ریتیلی چکنوٹ اور ریگر مٹی سے مرکب ہے جسمین کہین کہین گرانیٹ اور زبالٹ پتہر کے بڑے بڑے ڈہیر اور دیوارین نظر آتی ہین - اس قلعہ و قصبہ کی وسعت کا اندازہ اسپر سے کیا جاسکتا ہے کہ اسکے حصار کے اندر جو خشکی کی زمین واقع ہے اوسکا سالانہ محاصل پانچہزار روپیہ ہوتا ہے اسکی سرسبزی کے زمانہ مین یہ بہت بڑا شہر تہا اور موجودہ ہنمکنڈہ - مٹہواڑہ - کریم آباد - اور خاص ورنگل سب اسی مین شامل تہے - اور خود مٹہواڑہ مین پانچ مواضع شامل ہین یعنی مٹہوارہ - رامنا پیٹہ - گرجی پیٹہ - بالانگر اور گوبند اپور -

قصبۂ بلنڈلاپاڑ

یہ سابقاً ایک چھوٹا مزرع تھا لیکن فی الحال ایک بڑا معدنی قصبہ ہے اور یہی بلنڈلاپاڑ ضلع ورنگل کا مستقر ہے جو خط عرض بلد شمالی (۱۷° ۳۱') اور خط طول بلد شرقی (۸۰° ۱۰') کے تقاطع پر واقع ہے۔ مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع (۱۲،۲۰۷) - اس قصبہ کی آبادی کی اصل کوئلے کے معدن کی حرفت ہے جہاں سنگارینی کے معدن سے کوئلا نکالا جاتا ہے - ایک مخصوص ریلوے کی معدنی لین اسکو ورنگل اسٹیشن نظام ریلوے سے ملاتی ہے - کوئلے کی برآمد سنہ ۱۸۸۶ع مین پہلے سال (۳،۲۵۹) ٹن تھی جو سنہ ۱۸۹۱ع مین (۴۴۶۶۸) ٹن اور سنہ ۱۹۰۱ع مین (۴۲۱،۲۱۸) اور سنہ ۱۹۰۳ع مین (۴۱۹،۵۴۶) ٹن ہوئی اسمین روزانہ (۶۳۶۰) مزدور کام کرتے ہین - بلنڈلاپاڑ مین علاوہ دفتر تحصیل کے ایک ٹپہ خانہ اور نائب امین پولیس کی کچہری بھی ہے -

ضلع کریمنگر

حدود صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلہ

ضلع کریمنگر صوبہ ورنگل ممالک محروسہ سرکار عالی کا ایک ضلع ہے جو سابقاً ایلگندل کہلاتا تھا - یہ ضلع جانب شمال ضلع عادل آباد جانب مشرق بستر اسٹیٹ علاقہ ممالک وسطی وجانب جنوب ضلع ورنگل وجانب مغرب اضلاع میدک و نظام آباد سے محدود ہے - سنہ ۱۹۰۵ع کے تغیرات کی وجہ سے اس کا رقبہ بشمول جاگیرات گھٹکر (۵،۳۶۹) مربع میل رہگیا ہے - پہاڑون کا ایک سلسلہ شمالی شرقی سمت مین گرسابلی اور جگتیال کے درمیان ممتد ہے اور ویلگرتی پر قریب گوداوری منتہی ہوتا ہے - ایک دوسرا سلسلہ اسی کے متوازی سونیگرم سے ملنگور تک جاتا ہے - ایک تیسرا سلسلہ ضلع کے جنوبی غربی گوشہ سے وادی مانیر سے چلکر شمالی شرقی سمت مین سونیگرم کے سلسلہ کو تقاطع کرتے ہوئے

براںگیر کے اوس پار جاکر گوداری کے قریب ختم ہوتا ہے - اس کا معتبر دریا گوداری ہے جو اسکے شمالی حصہ مین بہکر اسکے شمالی و شرقی سرحد پر واقع ہوتا ہے اور جزواً اسکو شمال مین ضلع عادل آباد سے اور مشرق مین بستر سے جدا کرتا ہے - دوسری معتبر ندی مانیر ہے جو گوداوریکی معاون ہے اور ضلع کے غرب مین شرق کو کارلاگنڈہ تک جاکر وہان سے شمالی سمت مین بہتے ہوئے تعلقہ مہادیوپور مین گوداوری مین داخل ہوجاتی ہے - یہ اداگو اور چلاواگو ندیان بہی گوداوری کی شاخین ہین -

طبقات الارض

اسکے طبقات ارضی آرکیئن نیس اور کڈپا - سلاّ وائی اور گونڈوانا پر مشتمل ہین - اکثر حصہ ضلع کا نیس سے مرکب ہے اور باقی طبقات شرق مین واقع ہین -

نباتات

ساگوان - آم - شریفہ - املی - آبنوس - شیشم - ساٹن - ترواڑ - ببول - نلاّ مدّی اور ایپا اسکے مشہور اشجار ہین -

حیوانات

اس ضلع مین وسیع صحرا و جنگلات موجود ہین جنمین شیر - تیندوا - ریچھ - تڑس - بھیڑیا - جنگلی سور - سارس - اور جنگلی کتے پناہ گزین ہین اور میدانون مین سامبر - چیتل اور اقسام کے ہرن ورو - ہی - نیلگا ے اور خرگوش پائے جاتے ہین -

موسم و اعتدال ہوا و بارش

باستثنائے مہادیوپور و جز و تعلقات سرسلہ و جگتیال باقی ضلع کی آب و ہوا صحیح ہے - کریمنگر و جمی کنڈہ مین مئی کے مہینے مین بارا (۱۱۰) درجہ تک چڑھ جاتا ہے اور بقیہ تعلقات مین (۱۰۰) سے (۱۰۵) درجہ تک سرما مین (۶۰) درجہ تک اتر آتا ہے - اوسط بارش اکیس سال کی ۳۳ انچ تہی -

مردم شماری

ضلع کی مردم شماری اوسکی موجودہ حالت مین (۸۶۱،۸۲۳) ہے اور اسمین ساتہہ تعلقات کریمنگر جمی کنڈہ - سلطان آباد - جگتیال - سرسلہ - مہادیوپور و پرکال ہین - معتبر قصبات جگتیال - منتھنی -

کوٹلہ - کریمنگر اور ویلواڑہ ہین - اسکے نفوس کی فیصدی (۹۶) ہندو ہین اور نوے فیصدی کی زبان تلنگی اور چہہ فیصدی کی اُردو ہے بہ حالت موجودہ اسکی مالگذاری اراضی (۲۲،۶) لاکہہ روپیہ ہے۔

ضلع ایلگندل[۵]

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیون کے سلسلے

یہ صوبۂ ورنگل کا ایک ضلع ہے جو اضلاع عادل آباد و نظام آباد سے جانب شمال و شمال غرب اور میدک سے جانب مغرب اور ورنگل سے جانب جنوب محدود ہے - اور جانب مشرق دریائے پرانہیتا اور گوداوری اسکو ضلع چاندا و ریاست لبتر علاقہ ممالک وسطی سے جدا کرتے ہین ۱۹۰۵ء تک اس کا رقبہ لشمول جاگیرات (۵۰۷۲،۳) مربع میل تہا اور درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۸°۱۴) و (۱۹°۱۵) اور مابین خطوط طول بلد شرقی (۷۸°۳۰) و (۸۰°۲۵) واقع تہا - خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۵۸۹۰) مربع میل تہا ۱۹۰۵ء کے تغیرات کا ذکر آگے آئیگا - ایک سلسلہ پہاڑون کا گرآپلی سے چلکر جگتیال تک شمالی شرقی سمت مین گذرتا ہے - جہان سے وہ دیلکرتی قریب گوداوری کے جاتا ہے ایک دوسرا سلسلہ موسوم بہ سونیگرم اور تلنگو ہی متوازی سلسلہ اول کے (۲۳) میل تک جایا ہے مواضع کنچرلو ملہونڈہ و مار مولا گٹہ جو اس سلسلہ پر ہین سمندر سے (۲۲۰۰) اور (۲۳۰۰) فٹ تک مرتفع ہین - ایک تیسرا سلسلہ ضلع کی جنوبی غربی گوشہ مین مانیر ندی کی وادی سے نکلکر شمالی شرقی سمت مین جاتا ہے اور سونیگرم کے سلسلہ کو تقاطع کرکے رائیگیری آگے چلا جاتا ہے جہان اسکا ارتفاع سمندر سے (۱۶۰۰) فٹ ہے - اور یہ سلسلہ گوداوری کے قریب ختم ہوتا ہے - سب سے معتبر ندی اسکی گوداوری ہے جو ضلع کے شمالی غربی گوشہ سے داخل ہوکر اسمین (۱۷۲) میل تک بہتی ہے اور اسکو چاندا اور لبتر علاقہ ممالک وسطی سے جدا کرتی ہے - دوسری معتبر ندی مانیر

[۵] ضلع ایلگندل ۱۹۰۵ء سے باقی نہین رہا ضلع جدید کریمنگر کا حال بیان مردم شماری و مضمون کریمنگر مین ملاحظہ ہو -

ہے جو ضلع کے مغرب سے شرق کو کارلا گنڈہ تک جا کر وہان سے شمال کیجانب بہتے ہوئے تعلقہ مہادیو پور مین گوداوری مین جا ملتی ہے۔ اسکا طول اندازن ضلع (۱۴۵) میل ہے۔ پرانہیا جو گوداوری کی شاخ ہے اوس سے تعلقہ چنور مین ملاقی ہوتی ہے۔ پدا ولگو پچاس میل اور چلا واگو بارا میل لمبی دونون گوداوری کے معادن ہین اور اوسکے جنوبی یعنی دہنی جانب سے اوسمین داخل ہوتی ہین۔

طبقات الارض — اس ضلع کے طبقات الارض آرکیئن نیس وکڑپا وسلا وائی اور گونڈوانا ہین اور آخر الذکر تالچر وبڑا کرو کا مٹی وکوٹا مالیری وچکیا لا پر مشتمل ہین۔ بیشتر حصہ ضلع کو آرکیئن نیس گیرے ہوئے ہے۔ اور بقیہ طبقات ضلع کے شرقی گوشہ مین واقع ہین۔

نباتات — ضلع ہذا کے اشجار ہین۔ ساگوان۔ آم۔ آبنوس۔ شریفہ۔ املی۔ شیشم۔ نرٹوڑ۔ ببول ایپا اور نلا مدّی ہین۔

حیوانات — سب قسم کے بڑے جانور مثل شیر۔ ریچھ۔ تیندوا۔ بھیڑیا۔ تراس۔ سامبر۔ ہرن۔ دروہی چیتل وغیرہ اور طیور ہین۔ مور۔ جنگلی مرغی۔ تیتر۔ بٹیر۔ اور مہوکا پائے جاتے ہین۔ نالایون اور ندیون کے کنارون پر۔ مرغابی۔ بط۔ نیل۔ سارس وغیرہ کثرت سے ہوتے ہین۔

موسم واعتدال ہوا و بارش — گوداوری کے قریب کا حصہ بخار انگیز ہے اور باقی حصہ ضلع صحت بخش ہے۔ کرمی گرمی کنڈہ مین بارا مئی مہینے مین (۱۱۰) درجہ تک چڑھجاتا ہے۔ اور باقی تعلقات مین سو اور ایکسو پانچ کے درمیان رہتا ہے۔ دسمبر مین ۶۰ تک اترجاتا ہے۔

اوسط بارش اکیس سال کی ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک (۴۳) انچ تھی لیکن سال بسال کا

تفاوت معتد بہ تھا - مثلاً ۱۸۸۱ء و ۱۹۰۱ء مین (۱۵) انچ یعنی نصف سے بھی کمتر ہے -

تاریخ

اس ضلع کی قدیم تاریخ کا کچھ حال معلوم نہین البتہ اسقدر معین ہے کہ یہ ضلع ریاست ورنگل کا جزو تھا - اور مسلمانون کی فتح تلنگان و تسخیر ورنگل کے بعد سلطنت بہمنیہ و قطب شاہیہ کا جزو رہا - گولکنڈہ کی فتح کے بعد اورنگ زیب نے اُسکو ضمیمۂ دہلی کیا مگر دولت آصفیہ کے قایم ہونے پر نواب آصفجاہ نے اٹھارہوین صدی کے اوایل مین اوس سے منتزع کرلیا -

آثار عتیقہ

آثار عتیقہ مین بہت سارے قلعہ - مندر اور مساجد شامل ہین - قلعہ ایلگندل ایک قدیم بنا ہے اوسمین ایک مسجد ہے جسکو ظفر الدولہ نے ۱۷۵۴ء مین تعمیر کیا تھا اوسکا ایک مینار ہے جو ہلانے سے متحرک ہوتا ہے - تعلقہ جمی کنٹہ مین دو قلعہ باجگوزار اور ملنگور کے ہین جو تخمیناً سات سو اور ہزار سال قبل بنے تھے - اور گرماشال و کنکور کی دیولین جنمین سے پہلی ۱۲۲۹ھ مین لعہد پرتاب رودر راجہ ورنگل تعمیر ہوئی تھی - اگرچہ یہ فی الحال ویران ہے لیکن اسکی سنگ تراشی اسوقت بھی عمدہ حالت مین ہے - قلعہ جگتیال کو ۱۷۴۷ء مین ظفر الدولہ نے فرنچ انجنیرون سے بنوایا تھا - اسی تعلقہ مین ایک قدیم دیول دہرم پوری گوداوری کے دہنے کنارہ پر واقع ہے - تعلقہ سرسلہ مین اننت گری کا پرانا قلعہ جو اسوقت ویران ہے ایک پہاڑ پر بنا ہوا ہے - تعلقہ مہادیوپور کے دو مسجین مواضع کالیسر و سونی پیٹھ مین اور نیز مسجد راجگوپال پیٹھ تعلقہ سدی پیٹھ مین اورنگ زیب کی بنائی ہوئی ہین تعلقہ مہادیوپور مین قلعہ پرتاب گری راجہ پرتاب رودر کی بنا ہے - -

مردم شماری

اس ضلع کے قصبات و مواضع (۱۵۲۳) ہین - اسکی تعداد نفوس مردم شماری ۱۸۸۱ء مین (۹,۳۹,۵۳۹) ۱۸۹۱ء مین (۱۰,۹۴,۶۰۱) اور ۱۹۰۱ء مین (۱۰,۳۵,۵۸۲) تھی ۱۹۰۱ء کی

کمی نفوس وبائے ہیضہ وقحط سنہ ۱۹۰۰ء کا نتیجہ ہے۔ معتبر قصبات جگتیال۔ کورٹلہ۔ منتھنی۔ کریمنگر اور ویملواڑہ ہیں۔ چھیانوے فیصدی ہندو اسکے نفوس ہیں۔ اور نوے فیصدی تلنگی اور چھ فیصدی اردو بولتے ہیں۔ نقشہ ذیل سے سنہ ۱۹۰۱ء کے موازین مردم شماری وغیرہ ظاہر ہونگے۔

تعلقات	رقبہ میل مربع	تعداد: قصبات	تعداد: مواضع	مردم شماری	نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت مابین ۱۸۹۱ و ۱۹۰۱ع	تعداد لکھنے پڑھنے والوں کی
کریمنگر	۸۶۹	۱	۱۶۰	۱,۲۲,۸۷۴	۱۴۱	-۱۸٫۸	تعلقہ واری علحدہ غیر معلوم
لکھٹی پیٹھ	۴۶۲	×	۱۱۴	۴۶۲۵۴	۱۰۰	-۳٫۴	
چینور	۷۱۰	۱	۹۹	۴۷,۰۷۲	۶۶	+۷٫۰	
سلطان آباد	۲۰۵	×	۱۰۵	۸۸,۴۳۶	۴۳۱	+۰٫۷	
مہادیو پور	۷۵۹	۱	۱۲۴	۵۵,۶۵۵	۷۳	+۴٫۶	
جمی کنٹہ	۵۹۰	×	۱۴۹	۱,۱۷,۸۹۴	۱۹۹	-۹٫۶	
سدی پیٹھ	۶۷۰	۱	۱۳۱	۸۸,۸۵۰	۱۳۳	-۳٫۲	
سرسلہ	۸۷۴	×	۱۵۴	۱,۰۳,۳۷۲	۱۱۸	-۷٫۹	
جگتیال	۷۵۹	۲	۱۹۷	۱,۵۶,۹۴۲	۲۰۷	-۲٫۰	
جاگیرات وغیرہ	۱,۳۰۵	۱	۲۸۳	۲,۰۸,۲۳۳	۱۵۹	-۳٫۶	
میزان ضلع	۷,۲۰۳	۷	۱,۵۱۶	۱,۳۵۵۸۲	۱۴۴	-۵٫۴	۱۸,۳۲۴

سنہ ۱۹۰۵ع مین تعلقہ پرکال ضلع ورنگل سے اسمین شریک ہوا اور جیتوڑ و لکھٹی پیٹھ اس ضلع سے عادل آباد (سرپور تانڈور) مین اور تعلقہ سدّی پیٹھ ضلع میدک مین منتقل ہوئے۔ حالت موجودہ مین یہ ضلع جو بنام کریمنگر موسوم ہوگا تعلقات کریمنگر۔ سلطان آباد۔ مہادیو پور۔ جمی کنٹہ۔ پرکال۔ سرسلہ و جگتیال پر مشتمل ہوگا۔

لوگون کی ذات اور پیشہ

خاص زراعت پیشہ اقوام کی تعداد (۱،۶۴،۰۰۰) تہی یعنی ضلع کی فیصدی سولھہ نفوس انین معتبر اقوام کنبی (۸۹،۰۰۰) میٹا ئیواڑ (۲۸،۰۰۰) اور ولیمہ (۲۱،۰۰۰) تھے۔ برہمن بہت ہین (۴۲،۰۰۰) و ہنگر (۸۹،۰۰۰) بیلاوہ ہنگر (۶۴،۴۰۰) اور کرما (۲۱،۸۰۰) کے۔ سالا یعنی بافندہ (۸۰،۴۰۰)۔ مالا یعنی سائیس (۶۷،۳۰۰) کومٹی (۳۹،۶۰۰) اور اوسلا یعنی لوہار سونار وغیرہ (۳۰،۰۰۰)۔ پینتیس ۳۵ فیصدی سے زائد زراعت مین مصروف ہین۔

عیسائی مشن

کریمنگر مین سنہ ۱۸۸۰ع مین ایک ویسلین مشن قایم ہوا جسمین ایک یورپین مشنری مع دیسی اسٹاف کے مقرر ہے۔ اسکے شعبہ کتاپلی اور مانا کنڈور مین ہین۔ متعدد اسکولون اور ایک شفاخانہ کو اس مشن سے کمک ملتی ہے۔ سدّی پیٹھ کا ویسلین مشن سنہ ۱۸۸۶ع مین قایم ہوا۔ اسکے تحت مین نو اسکول ہین سنہ ۱۹۰۱ع کی مردم شماری مین عیسائیون کی تعداد (۲۱۴) تہی جنمین (۲۱۲) دیسی تہے۔

عام حالات زراعت

یہان کی زمینین چلکہ و سب و ریگڑ ہین مگر پہلی قسم تمام ضلع مین زیادہ ہے۔ ریگڑ مین ربیع اور سب مین کسیقدر باغات اور فی الجملہ ربیع اور چلکہ مین خریف کی پیداوار بوئی جاتی ہے۔ اور اس اخیر کی وسعت کل مزروعہ رقبہ کی ۳/۵ ہے۔ تالابون کی کثرت ضلع کی خصوصیت ہے۔ ندیون کے وادیون کی عمدہ زمین نہایت حاصل خیز ہے۔

معظم موازین زراعت و معظم پیداوار

رعیت واری طریقہ مالگذاری جاری ہے - خالصہ و صرفخاص کا رقبہ (۵۸۹۸) مربع میل ہے - جسمین سے (۱۸۰۳) جنگلات اور (۱۲۴۷) مربع میل سنہ ۱۹۱۰ء مین مزروع تھا - قابل زراعت بنجر و افتادہ (۸۰۰۰) اور غیر قابل زراعت کا رقبہ (۸۵۸) مربع میل تھا - معتبر غلہ جوار ہے جو (۵۷۰) مربع میل یعنی رقبہ مزروعہ کے (۴۵) فیصدی سے حاصل ہوتی ہے - اسکے بعد وہان (۱۶۹) مربع میل ہے دوسری پیداوار کے رقبہ چنا (۱۱) روئی (۵۸) اقسام دال وغیرہ (۲۲۵) اور اجناس روغندار (۱۹۷) مربع میل ہین -

مویشی - ٹٹو بھیڑ - بکریان

کوئی خاص نسل مویشی کی یہان نہین ہے اور جو جانور یہان ہوتے ہین وہ حالانکہ کے جوتنے کے لیے موضوع ہین - ٹٹو ادنی قسم کے ہین - اور بھیڑ بکریان بھی معمولی قسم کی ہین -

آبپاشی

تری کا رقبہ (۱۸۳) مربع میل ہے - معتبر ذرایع آبپاشی (۵۶۹۴) تالاب و کنٹہ (۱۲٫۶۹۲) پختہ اور (۶٫۳۲۳) خام باولیان ہین - انجینران آبپاشی کی ایک جماعت منصوبہ ستاالایون کے تخمینون کی تیاری مین مصروف ہے جنکی تعداد (۱۷۰۰) ہے -

جنگلات

اس ضلع مین جنگلی و صحرائی وسیع قطعات ہین خصوصاً تعلقات چنور و مہادیو لور و لکھٹی پیٹھ مین اور فی الجملہ تعلقات جگتیال و سرسلہ مین اور علاقہ چوبینہ کے تحت مین ہین - جنگلات کا کل رقبہ (۳۰۱۸) مربع میل ہے جسمین (۸۱۲) محصورہ اور (۲٫۲۸۲) مربع میل محفوظہ و غیر محفوظ ہے - اشجار چوبینہ مین - ساگوان - آبنوس - شیشم - سانٹن - سوھی - ترمن - سنڈرا - کوڈشا - ایپا - نلامدی اور چنگی ہین جنسے عمدہ چوبینہ حاصل ہوتا ہے -

معدنیات

جملہ تعلقات مین عمدہ قسم کا لوہے کا پتھر نکلتا ہے جسمین سے پرانے طریقہ سے آلات زراعت

کے لیے لوہا نکالا جاتا ہے - کونا سمدرم اور ابراہیم پٹن کا فولاد مشہور ہے جس سے عمدہ آبدار پھل اور تلوارین تیار ہوتی تھین - بلفنم اور ابرک بھی لوہے کے کانون کے قریب تمام ضلع مین پیدا ہوتا ہے۔

صنایع و دستکاری

تعلقات سدی پیٹھ وجگتیال مین ریشمی ساڑیان اور رومال تیار ہوکر حیدرآباد بھیجے جاتے ہین گاڑہا سوتی کپڑا ہر قسم کا ضلع کی ہر جا بنتا ہے اور کثرت سے رعایا کے استعمال مین آتا ہے سالی کی قوم جن کی تعداد آٹھ ہزار سے زاید ہے ریشمی اور سوتی کپڑے بنتے ہین - کوٹلہ تعلقہ جگتیال مین ایک موٹی قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے جسکو پٹواری لوگ اپنے دفتر کے لیے استعمال کرتے ہین - جینور مین ٹھسر کے کوئون سے ریشمی کپڑے تیار ہوتے ہین جو نہایت پایدار ہوتے ہین اور مثل چائنا سلک کے ہوتے ہین - کریمنگر و مانا کنڈور کے سونار لوگ نہایت عمدہ چاندیکے تار کا کام کرتے - پیتل کے برتن بھی عمدہ بنتے ہین - کریمنگر مین ایک دباغت خانہ ۱۸۹۹ء سے قایم ہے جسمین تیس آدمی کام کرتے ہین اور سالانہ ہعسسہ روپیہ کا مال مدراس کو بھیجا جاتا ہے -

تجارت

معظم برآمد ملک چاول - جوار - تل - سن - ارنڈ - تمباکو - ریشمی کپڑے - روئی - مرچ بھیڑ - چمڑے اقسام کے - ہڈیان - اور سینگ - اور پیتل کے برتن ہین جو ورنگل و حیدرآباد کو بھیجے جاتے ہین - معتبر درآمد ملک ولایتی - سوتی و اونی کپڑے - شیشہ آلات - ولایتی شکر - گڑ سونا چاندی - نمک - افیون - معدنی تیل اور تانبے اور پیتل کے برتن ہین - معتبر مراکز تجارت سدی پیٹھ - بڈاپلی - کمان پور - جگتیال - گھمبیراوپیٹھ اور کریمنگر ہین - تجارت پیشہ ذات کومٹی ہے۔

ریلوے اور سڑکین

یہ ضلع ریلوے سے محروم ہے - اسمین (۲۰۲) میل لمبی سڑک ہے جسمین سے (۱۶۸) میل مورم

کی ہے باقی خام ہے یہ سڑک کریمنگر سے قاضی پیٹھ کی ہے - دوسری سڑکین ضلع و تعلقات کی ستقرانکو باہم وصل کرتی ہین -

قحط

یہ ضلع بسبب اوسکے وسیع صحرا و جنگلون اور متعدد تالابون اور باولیو نکے قحط سے محفوظ رہا ہے ۱۸۹۷ء مین اگرچہ (۲۰) انچ بارش ہوئی مگر ایسی بے موقع اور کم کم مقدار مین کہ اکثر پیداوار تلف ہوگئی - امدادی کام جاری کیے گیے - قحط کا اثر زائل ہونے نہین پایا تھا کہ وبائے ہیضہ شروع ہوئی اور ہزار ہا جانین تلف ہوئین جیسا کہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے ظاہر ہے - ۱۹۰۲ء کے قحط سے یہ ضلع محفوظ رہا -

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

بحالت موجودہ یہ ضلع چار بڑی قسمتون پر منقسم ہے پہلی مین تعلقات جمی کنٹہ و پرکال - دوسری مین سلطان آباد دھاویپور - تیسری مین جگتیال و سرسلہ اور چوتھی مین کریمنگر - پہلی دو دوم تعلقدارون اور باقی دو دو سوم تعلقدارون کے تفویض ہین - اول تعلقدار اپنے جملہ ماتحتین کے کامون کی نگرانی کرتے ہین - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے -

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

اول تعلقدار ناظم اعلا سے فوجداری و دیوانی دونون ہین اور ان کا ایک عدالتی مددگار بھی ہے تحصیلدار تحتانی دیوانی عدالتون کے ناظم ہین اور مددگار عدالت جائنٹ مجسٹریٹ بھی ہین - دوم و سوم تعلقدارون کو اقتدارات درجہ دوم فوجداری اور تحصیلدارون کو اقتدارات درجہ سوم حاصل ہین -

انتظام مالگذاری اراضی

۱۸۶۶ء تک دیہات و تعلقات اجارہ پر دیے جاتے تھے اور بعض صورتون مین رعایا سے بھی رقم وصول کیجاتی تھی - لیکن مالگذاری سرسری اندازہ پر جنس مین وصول کیجاتی تھی ضلعبندی کے بعد سے رعیت واری طریقہ جاری ہوا اور اراضی کی سرسری پیمایش کر کے اوسط دہ سالہ ماضیہ پر لگان

قایم کی گئی - کل ضلع کی پیمایش نہین ہوئی ہے اور قدیم کے دہارے ابتک قایم ہین - اوسط دہارا خشکی کا فی ایکڑ عہ روپیہ ہے (اعلی ص ادنیٰ ۲) اور اوسط تری کا دہارا سے روپیہ ہے (اعلی سے ادنیٰ للعہ) - رقم مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی ضلع کی تحتہ ذیل سے ظاہر ہوگی -

	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
مالگذاری اراضی -	لعہ سے ۃ لک	عہ سے ۃ لک	للعہ سے ۃ لک	سے عہ سے ۃ لک
جملہ آمدنی ضلع	سے لہ سے ۃ لک	للعہ سے لک	سے ۃ لک	لعہ سے ۃ لک

سنہ ۱۹۰۵ع کے تغیرات کی وجہ سے فی الحال مالگذاری (۲۶ر۲) لاکہ روپیہ ہے -

لوکل بورڈ و صفائی

ایک آنہ کا سِس سنہ ۱۹۰۲ع سے جاری ہے - تعلقات کے مستقرات پر تعلقہ کے بورڈ اور کریمنگر مین ضلع کا بورڈ قایم ہے - جو اپنے کام کے علاوہ تعلقات کے بورڈون اور صفائیون کے کامون کی نگرانی بہی کرتا ہے - تعلقات کے مستقرات پر مختصر سا عملہ صفائی کا مقرر ہے -

پولیس و محابس

اول تعلقدار ناظم اعلاے کوتوالی ضلع ہین اور مہتمم کوتوالی اونکے عملی مددگار ہین جن کے تحت مین دس ا مین (۷۵) تحتانی افسر (۶۰۸) جوان اور پچیس سوار ہین - جو (۳۶) تہانون اور (۳۵) چوکیون پر منقسم ہین - کریمنگر مین ضلع کا محبس ہے - لیکن چہ ماہ سے زاید میعاد کے قیدی ورنگل کے سنٹرل جیل کو بہیجدئے جاتے ہین -

تعلیم

یہ ضلع بلحاظ تعلیم بہت پست حالت مین ہے - اسکے ۱ء۸ فیصدی (۳ء۳ مرد - ۰۸ء عورتین) سنہ ۱۹۰۱ع مین پڑہنا لکہنا جانتے تہے - سرکاری مدارس کے جملہ طلبا کی تعداد سنہ ۱۸۸۱ع مین (۵۲۷) -

سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲،۹۴۸) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲،۷۳۲) اور سنہ ۱۹۰۲ء مین (۲،۸۷۰) تہی۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین چالیس ابتدائی مدارس اور دو مڈل اسکول تھے۔ اور اوس سال مین ستائیس لڑکیان زیر تعلیم تہین سنہ ۱۹۰۱ء مین کل خرچ تعلیم [illegible] روپیہ تھا جسکے منجملہ [illegible] روپیہ امدادی مدارس کو دیے گیے سرکاری مدارس کی جملہ اجرت تعلیم [illegible] روپیہ اور امدادی مدارس کی ماہ [illegible] تہی۔ یہ پچھلی رقم مدرسین کے تصرف مین آئی۔

دواخانجات و ٹیکا لگانا

سنہ ۱۹۰۱ء مین پانچ دواخانہ ضلع مین قایم تھے جنمین انیس ۱۹ مریضان داخلی کی جائے خالی تہی۔ جملہ مرجوعہ مریضان خارجی کا سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۹،۵۱۴) اور مریضان داخلی کا (۳۱۲) تھا۔ اور (۶۴۹) عمل جراحی کے کیے گیے۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین جملہ مصارف اس صیغہ کے [illegible] روپیہ تھے۔

کامیاب ٹیکون کی تعداد اس سال (۳،۵۹۷) تہی یعنی نفوس ضلع کی فی ہزار (۳۱،۴۷)۔

تعلقہ اد کرمنگر

یہ ضلع کرمنگر کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ (۱۰۱۲) مربع میل ہے۔ اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۱۳۸،۵۹۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۶۰،۶۷۶) تہی۔ کمی گرانی و وبائے ہیضہ سے واقع ہوئی۔ اس تعلقہ مین ایک قصبہ کرمنگر (۵،۷۵۲ نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ دار (۱۸۶) مواضع ہین۔ جنمین (۲۶) مواضع جاگیر کے ہین۔ مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء (۳،۴) لاکھ روپیہ تہی۔ زیر تالاب باولی وہان بکثرت بوئے جاتے ہین۔ مانیر ندی اس تعلقہ مین مغرب سے مشرق کو روان ہے۔

تعلقہ سلطان آباد

ضلع کرمنگر کا یہ ایک تعلقہ ہے جس کا رقبہ (۲۸۷) مربع میل ہے مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱۳۱،۶۲۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱۳۰،۵۴۸) تہی۔ اسمین (۱۴۶) مواضع ہین

جنمین (۱۴) مواضع جاگیر ہین اور سلطان آباد (۹ ۳۴۳ ،۱ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی (۱،۹) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب وہان بکثرت بوئے جاتے ہین -

بتعلقہ مہادیو پور

یہ ضلع کریمنگر کا ایک تعلقہ ہے جسکو دریائے گوداوری جو اسکے شمالی اور شرقی سرحد پر روان ہے سرکار عظمت مدار کے ضلع چاندا سے جانب شرق جدا کرتا ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۸،۲۶۲) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۵،۶۹۰) تھی اور رقبہ (۸۰۱) مربع میل ہےتا - اسمین ایک قصبہ منتھنی (۶۶۸۰ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۳۱) مواضع ہین جنمین سات مواضع جاگیر ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین (لعہ) اسکی مالگذاری اراضی تھی - اسکی زمینین جانب شمال و شرق دریا کی چکنوٹ ہین اور باقی ریتیلی ہے - اس کا ایک بہت بڑا حصہ جنگل ہے جس سے یہ تعلقہ بخار انگیز رہتا ہے -

تعلقہ جمی کنٹہ

یہ ضلع کریمنگر کا ایک تعلقہ ہے جسکا رقبہ بشمول جاگیرات (۶۲۶) مربع میل ہے - اس کی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱،۲۱،۵۱۸) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۱،۴۳،۳۰۹) تھی - یہ کمی گرانی و وباے ہیضہ کا نتیجہ ہے - اسمین (۱۵۸) مواضع ہین جنمین نو مواضع جاگیر کے ہین اور جمی کنٹہ (۲،۶۸۷ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مالگذاری اراضی ڈیڑ لاکھ روپیہ تھی - یہ تعلقہ جانب مغرب پہاڑی ہے اور منقطع پہاڑیان ہر جاے موجود ہین - اس تعلقہ مین جنگل نہین ہے وہان کثرت سے زیر تالاب ہوتے ہین -

تعلقہ پرکال

یہ ضلع کریمنگر کا ایک تعلقہ ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۸۴،۲۲۸) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۷۴،۰۴۸) تھی اور رقبہ (۶۵۴) مربع میل ہے - اسمین (۱۱۶) مواضع

ہین جنمین پانچ مواضع جاگیر ہین اور انپال (۴۹۰۸ نفوس) اس کا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین (۱،۳۱) لاکھہ روپیہ تھی - زیر تالاب دہان کثرت سے ہوتے ہین -

تعلقہ سرسلہ

یہ ضلع کریمنگر کا ایک تعلقہ ہے - بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ع مین اسمین (۱،۲۳،۷۲۲) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۱،۴۴،۳۷۳) نفوس آباد تھے - کمی کی وجہ قحط اور وبائے ہیضہ سے اس کا رقبہ (۱۰۱۸) مربع میل ہے - اس تعلقہ مین ایک جاگیر کا قصبہ ویملواڑہ (۵،۳۷۲ نفوس) اور (۱۲۸) مواضع ہین جنمین چوبیس مواضع جاگیر کے ہین اور سرسلہ (۳،۴۰۰ نفوس) اس کا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ع مین مالگذاری اراضی سے (۳،۹) لاکہہ روپیہ حاصل ہوے زیر تالاب وزیر باولی کثرت سے دہان بوئے جاتے ہین - مانیر ندی اسکے جنوب مین سے گذرتی ہے - اسکی زمینین اکثر ریتلی اور خریف کی پیداوار کے لیے نہایت موضوع ہین - سنہ ۱۹۰۵ع مین چند مواضع اسکے تعلقہ کامار ڈی پیٹھہ ضلع نظام آباد مین منتقل ہوے -

تعلقہ جگتیال

یہ ضلع کریمنگر کا ایک تعلقہ ہے - اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات سنہ ۱۹۰۱ع مین (۱،۸۹،۲۰۲) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۲،۰۹،۴۷۰) تھی - اس کا رقبہ (۹۷۱) مربع میل ہے - نفوس کی کمی قحط اور وبائے ہیضہ سے واقع ہوئی - اسمین دو قصبہ جگتیال (۱۱،۱۸۱ نفوس) اس کا مستقر اور کورٹلہ (۵،۵۲۴) اور (۲۵۱) مواضع ہین جنمین (۴۵) مواضع جاگیر کے ہین - سنہ ۱۹۰۱ع مین اسکی مالگذاری اراضی (۳،۱۹) لاکھہ روپیہ تھی - تالابون کے پانی سے دہان کثرت سے ہوتے ہین - اس تعلقہ کے جنوب مین ایک پست پہاڑون کا سلسلہ ہے -

قصبہ جگتیال

یہ قصبہ تعلقہ جگتیال کا مستقر اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۴۸) اور خط طول بلد شرقی (۷۸° ۵۵)

کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۱۱,۱۸۱) - قصبہ کی شمالی کی جانب ایک پرانا قلعہ ہے جسکو ۱۷۴۷ء مین ظفر الدولہ نے تعمیر کیا تھا - قصبہ مین ایک دواخانہ اور سرکاری مدرسہ ہے اور یہ دوم تعلقہ دار کا مستقر بھی ہے - سالا قوم کے لوگ یہان ریشمی ساڑیان اور رومال بنتے ہین -

قصبہ کریمنگر

یہ قصبہ ضلع و تعلقہ کا مستقر خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۲۶ٓ) اور خط طول بلد شرقی (۷۹° ۸ٓ) کے تقاطع پر مانیر ندی کے کنارہ پر موضع الگندل سے چھ میل جانب مشرق واقع ہے ۱۹۰۱ء کی مردم شماری (۵,۷۵۲) تھی - علاوہ دفاتر ضلع و تعلقہ کی عدالت ضلع - دو دواخانے جنمین ایک یونانی ہے - لوکل بورڈ و صفائی کے دفاتر متعدد مدارس سرکاری ایک مشن اسکول ایک زنانہ مشن اسپتال - صدر مجلس ضلع اور ایک دباغت خانہ اسمین موجود ہین - یہ قصبہ چاندی کے تار کے کام کے لیے مشہور ہے -

قصبہ کورٹلہ

یہ تعلقہ جگتیال کا ایک قصبہ اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۴۹ٓ) اور خط طول بلد شرقی (۷۸° ۴۸ٓ) کے تقاطع پر واقع ہوا ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۵,۵۲۴) - موٹے قسم کا کاغذ یہان بنتا ہے اور پٹواری لوگ اپنے دفاتر کے لیے بکثرت اسکو استعمال کرتے ہین -

قصبہ منتھنی

یہ تعلقہ مہادیوپور کا مستقر اور خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۳۸ٓ) اور خط طول بلد شرقی (۷۹° ۴ٓ) کے تقاطع پر بفاصلہ ایک میل جنوب دریاے گوداوری واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶,۶۸۰) اس قصبہ مین ایک دواخانہ - مدرسہ اور ٹپہ خانہ ہے -

قصبہ ویملواڑہ

یہ ایک جاگیری قصبہ تعلقہ سرسلہ کا ہے جو خط عرض بلد شمالی (۱۸° ۲۸ٓ) اور خط طول

بلد مشرقی (۸۱ درجہ ۵۳ دقیقہ) کے تقاطع پر پرسنگہ سے آٹھ میل جانب شمال واقع ہے - مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء (۲۷۳، ۵) - اسمین ایک بڑے تالاب کے جنوب مین ایک دیول ہے جس کے احاطہ کے اندر کسی مسلمان بزرگ کے مزار ہے جس کی تعظیم ہندو و مسلمان برابر کرتے ہین - -

ضلع عادل آباد

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیونکے سلسلہ

یہ صوبہ ورنگل کا ایک ضلع ہے جو ۱۹۰۵ء کے تغیرات کے قبل عملداری سرپور تاندور کہلاتا تھا - جانب شمال و شمال شرق برار اور ضلع چاندا علاقہ ممالک وسطی سے اور جانب مشرق ضلع چاندا سے محدود ہے - جانب جنوب اسکے اضلاع کریمنگر و نظام آباد ہین اور جانب جنوب غرب ضلع ناندیر اور برار کا ضلع باسیم واقع ہے - بائین گنگا اسکو جانب غرب و شمال و برار سے اور وردہا پرانہیتا ندیان اسکو چاندا سے جانب شمال شرق و مشرق جدا کرتی ہین فی الحال اسکا رقبہ (۷،۴۷۰۳) مربع میل ہے - سہیادری پروت یا ساتمالا کا سلسلہ اس ضلع مین شمال غرب سے جنوب شرق کو جاتا ہے - جسکا طول (۱۷۵) میل ہے - چھوٹی چھوٹی پہاڑیان اس ضلع کے مشرق مین پائی جاتی ہین -

معتبر ترین دریا جو اسکے جنوبی حصہ کو سیراب کرتا ہے گوداوری ہے جو بجانب جنوب اسکو نظام آباد اور جزاً کریمنگر سے جدا کرتا ہے - اسکے بعد پائین گنگا ہے جو اسکی غربی اور شمالی سرحد پر بہتی ہوئی وردہا مین جا ملتی ہے - دوسری ندیان وردہا اور پرانہتا ہین جو اسکے شمال شرقی و شرقی سرحد پر بہتی ہین وہان چھوٹی ندیان پداواگو کا نیاوسی اور ملون ہین جو یہ تین مین کی پہلی دو وردہا اور باقی دو پائین گنگا کے معاون ہین

طبقات الارض

اسکے طبقات الارض گرینٹ نیس و کڑاپا۔ سلاوائی وگونڈواناا ور دکن ٹرپ سے مشتمل ہین۔

نباتات

یہ ضلع ایک وسیع رقبہ صحرائی و جنگلات کو گھیرے ہوئے ہے جسمین ساگوان۔ آبنوس۔ بیلگو۔ جتی گی۔ آم۔ املی اور بیجا سال بہت ہی تناور ہوتے ہین۔

حیوانات

پہاڑی حصہ مین بڑے جانور مثل شیر۔ ریچھ۔ تیندوا۔ چیتا۔ تڑس۔ بھیڑیا اور جنگلی کتے کے اور جنگلون مین میدان کے نیلگاے۔ سامبر۔ چیتل۔ جنگلی بکری۔ ہرن اور روہی بکثرت ملتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

یہ ضلع بہت ہی بدآب وہوا ہے جسکا سبب وسیع جنگل ہین۔ حرارت مئی مہینے مین (۱۰۵) درجہ اور دسمبر مین (۵۶) درجہ ہوتی ہے۔ اوسط بارش ضلع (۴۱) انچ ہے۔

مردم شماری

سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے مطابق تعداد نفوس (۴،۷۷،۸۴۸) تھی۔ بصورت موجودہ اسمین آٹھ تعلقات عادل آباد (ایدلاباد)۔ سرپور۔ راجورہ۔ نرمل۔ کنوٹ۔ چنور۔ لکسٹی پیٹھ۔ اور جنگانون ہین قصبات عادل آباد مستقر ضلع۔ نرمل اور چنور ہین۔ تقریباً اسی فیصدی ہندو ہین دس فیصدی سے زاید گونڈھ اور چھ فیصدی مسلمان ہین۔ موجودہ مالگذاری اراضی (۶،۵) لاکھ روپیہ ہے (تفصیلی حال سرپور تانڈور کے بیان مین ملاحظہ ہو)۔

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ ضلع تین بڑی انتظامی قسمتون پر منقسم ہے۔ پہلی مین تعلقات عادل آباد (ایدلاباد) و سرپور و راجورہ ہین جو دوم تعلقدار کے تفویض ہے۔ دوسری مین تعلقات لکسٹی پیٹھ و چنور و جنگانون اور تیسری مین تعلقات نرمل و کنوٹ ہین۔ یہ پچھلی دو قسمتین دو سوم تعلقدار ونکے تفویض ہین۔

عہدالتی انتظامات

اول تعلقدار ناظم اعلیٰ فوجداری و دیوانی دونون ہین - اور ایک مددگار عدالت انکے تحت مین ہین جو جائنٹ مجسٹریٹ بہی ہین - اور اول تعلقدار کے دورے کے زمانہ مین فوجداری اختیارات کو استعمال کرتے ہین - دوم و سوم تعلقدارون و تحصیلدارون کو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم حاصل ہین - لیکن دوم و سوم تعلقداروں کو دیوانی اختیارات حاصل نہین ہین تحتانی دیوانی عدالتین تحصیلدارونکے تحت مین ہین - -

لوکل بورڈ

حال ہی مین لوکل بورڈ اس ضلع مین قایم ہوئے ہین - -

عملداری سرپور تانڈور

حدود و صورت طبعی اور پہاڑون اور ندیوں کے سلسلہ

یہ عملداری سابقاً صوبہ بیدر مین شریک تہی اسکے جانب شمال و شرقاً ضلع ایوت محل علاقہ برار اور ضلع چاندا علاقہ ممالک وسطی اور جانب جنوب اضلاع کریمنگر و نظام آباد اور مغرب کیجانب ضلع ناندیڑ اور برار کا ضلع ایوت محل واقع ہین - پائین گنگا اسکو جانب شمال برار سے اور وردہ و پرانہیتا ندیان جانب مشرق اسکو چاندا سے جدا کرتی ہین - یہ عملداری درمیان خطوط عرض بلد شمالی (۱۹°) و (۱۹° ۵۶) کے اور مابین خطوط طول بلد شرقی (۷۷° ۵۲) و (۷۸° ۸۰) کے واقع ہے اور اس کا رقبہ (۵۰۲۹) مربع میل ہے جسمین خالصہ کا رقبہ (۴۸۴۲) مربع میل ہے اور باقی رقبہ جاگیرات کا ہے - سہیادری پروت یعنی ساتمالا اس کے شمالی غربی گوشہ سے جنوبی شرقی گوشہ تک (۱۰۵) میل تک ممتد ہے - دوسری چہوٹی پہاڑیان جو اسکے مشرق مین واقع ہین قابل

---

[1] عملداری اب باقی نہین رہی - ملاحظہ ہو بیان مردم شماری ضلع عادل آباد جواب اسکا قایم مقام ہے - -

تذکرہ نہین ہین۔

سب سے زیادہ معتبر ندی اسکی پائین گنگا ہے جو اسکی غربی و شمالی سرحد پر بہتی ہوئی راجورہ تعلقہ کے شمال مین وردہا مین جاملتی ہے۔ وردہا ندی راجورہ تعلقہ کے مشرقی سرحد پر بہتی ہے دوسری ندیان پیداوا گو وردہا کی معاون سومیل طویل۔ اور کا پنا دہلی واملون ہین جو پائین گنگا کی معاون ہین۔ پائین گنگا سہیا وری پروت سلسلہ مین اُبھرتی ہے۔

طبقات الارض

اسکے طبقات ارضی ارکئین نیس اور کرپا سلا دائی و گو نڈوانا کی تھیین ہین گونڈوانا طبقات تالچیر دبڑا کر و کامیٹی و کوٹا مالیری و چکلیا لا ہتو نیز مشتمل ہین۔ اِن کے علاوہ دکن ٹرپ بہی ہے۔

نباتات

تمام ضلع جھنڈ اور چھوٹی گھنی جھاڑی مین ڈہپا ہوا ہے۔ علاوہ اِسکے ایک بہت وسیع رقبہ اِس کا جنگل ہے جسمین ساگوان ۔ املی۔ آم۔ نیم اور کھلے کے درخت کثرت سے ہین۔

حیوانات

پہاڑونمین وحشی جانور مثل شیر۔ نیلگائے۔ چیتل۔ تیندوا۔ چیتا۔ ترّاس۔ ریچھ۔ بھیڑیا۔ جنگلی کتا۔ اور جنگلی بکری کثرت سے ہوتے ہین۔ طیور مین بین لبط۔ سارس۔ تیتر۔ جنگلی مرغی اور مور ہر جا ہوتے ہین۔

موسم و اعتدال ہوا و بارش

اسکی آب و ہوا نہایت ناقص ہے لیکن تعلقہ عادل آباد مثل راجورہ و سرپور کے ملیریس اور بد آب و ہوا نہین۔ اور میدان کے دیہات بہی نسبت پہاڑی دیہات کے زیادہ صحیح ہین۔ گرمی دسمبر مہینے کی (۶۰) درجہ سے مئی مہینے کے (۱۰۵) درجہ تک متفاوت ہے۔ اکیس سالہ بارش ابتدائے ۱۸۸۱ء سے آخر ۱۹۰۱ء تک کا اوسط اکتالیس انچ تہا۔ ۱۸۹۱ء کے ستمبر مین پائین گنگا کو شدید طغیان ہوا جس سے کنارہ کے دیہات دریا بُرد اور ویران ہو گیے۔ تین روز تک

برابر طغیانی رہی اور لوگون نے بلند مقامات و درختون پر چڑھکر اپنی جان بچائی ۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین خفیف سا زلزلہ بھی اس علداری مین محسوس ہوا۔

تاریخ

اس علداری کا تاریخی حال قبل اسکے حیدرآباد کی ریاست مین شامل ہونیکے بہت کم معلوم ہے ۔ کسی زمانہ مین تعلقہ راجورہ پر کسی گونڈ راجہ کی علداری تھی اور قبل حیدرآباد مین شامل ہونیکے بہونسلو ںکے قبضہ مین تھا ۔

آثار عتیقہ

تعلقہ ایدلاباد کے مواضع ماہور کے قریب کی ایک پہاڑی پر قدیم قلعہ ہے جسمین ایک پختہ محل اور ایک مسجد اور دو گنبد ودو عمارتین ہین ۔ ماہور کے مغرب مین ایک پہاڑ کے دامن مین پانڈولینا ہے جو ایک غار ہے جسمین دو ایوان ہین اور ایک ایوان مین ایک دیول ہے ۔ ماہور کے پہاڑ پر ایک مربع پرانی دیول ہے جو (۱۸۰) فٹ ہر طرف سے ہے اور (۵۴) فیٹ بلند ہے ۔ اسمین چار سو گوسائین اور اونکا مہنت رہتے ہین ۔ اس دیول کے لیے جاگیرین عطا ہوئی ہین ۔ قلعہ مانک گڈہ کسی گونڈ راجا کی بنا ہے لیکن فی الحال ویران ہے ۔

مردم شماری

علداری کے قصبات و مواضع (۹۸۴) ہین ۔ گذشتہ شمارونمین اسکے نفوس حسب ذیل تھے ۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین (۲,۱۴,۶۰۴) سنہ ۱۸۹۱ء مین (۲,۳۱,۵۴۷) اور سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲,۷۲,۸۱۵) یہ تین تعلقات مین منقسم ہے ۔ یعنی ایدلاباد و راجورہ اور سرپور جو تینون نہایت ہی کم آباد ہین عادل آباد (ایدلاباد) ہی ایک قصبہ ہے ۔ اسکے نفوس کے (۷۶) فیصدی سے زاید ہندو (۱۸) فیصدی گونڈ اور صرف پانچ فیصدی مسلمان ہین ۔ چوالیس فیصدی تلنگی بولتے ہین اور اٹھائیس فیصدی مرہٹی ۔ تختہ ذیل سے اسکی مردم شماری کی تقسیم ظاہر ہوگی :-

تعلقات	رقبہ مربع میلوں میں	تعداد		مردم شماری ۱۹۰۱ء	نفوس فی میل مربع	فیصدی تفاوت مردم شماری ۱۸۹۱ء و ۱۹۰۱ء میں	تعداد پڑھنے لکھنے والوں کی
		قصبات	مواضع				
ایدلاباد - -	۲،۱۶۸	۱	۳۹۰	۱،۰۴،۸۹۱	۴۸	۱۳،۱ +	تعلقہ وار اعداد غیر معلوم
راجوارہ -	۵۴۵	x	۹۹	۲۰،۶۴۹	۳۸	۳،۵ -	
سرپور -	۲،۱۲۹	x	۳۸۶	۱،۲۰،۵۰۰	۵۶	۲۷،۱ +	
جاگیرات وغیرہ	۱۸۷	x	۱۰۸	۲۶،۷۷۵	۱۴۳	۱۲،۹ +	
مجملہ میزان	۵،۰۲۹	۱	۹۸۳	۲۷۲۸۱۵	۵۴	۱۷،۷ +	۲،۳۲۳

سنہ ۱۹۰۵ء میں اس عملداری کو ضلع بناکر عادل آباد سے موسوم کیا گیا - دو تعلقات نرمل و نرساپور ضلع نظام آباد (اندور) سے اور دو تعلقات چنور و لکھٹی پیٹھ ضلع کریمنگر (ایلگندل) سے اسمین شریک کیے گیے - شمالی حصہ تعلقات نرمل و نرساپور اور ایک جزو تعلقہ ایدلاباد کا ضم کرکے ایک نیا درمیان تعلقہ کنوٹ قایم کیا گیا اور بقیہ حصہ نرساپور کا نرمل مین ضم ہوا - تعلقات سرپور و لکھٹی پیٹھ کے ایک اور نیا تعلقہ موسوم بہ جنگانول - ان دونون تعلقات کے کچھہ گانون ملاکر قایم کیا گیا ہے۔ -

لوگون کی ذاتین اور پیشہ

سب سے زیادہ تعداد کنبی یعنی کاپو کی ہے جو (۴۰،۴۶،۴۰۰) ہین یعنی نفوس ضلع کے (۱۷) فیصدی - دوسری مشہور زراعت پیشہ ذاتین منور (۵،۳۰۰) - گوس (۴،۲۰۰) اور بنجارہ (۲،۷۰۰) ہین - مزدور پیشہ ذاتون مین دھنگر یعنی چروا ہے (۱۵،۰۰۰) مہار یعنی سائیس (۸،۰۰۰) - مانگ

(۸،۰۰۰) آندہ یعنی غلہ بیچنیوالے (۹۰۰ ،۷) اور پنچال یعنی لوہار وسونار وغیرہ (۵۰۰ ،۴) ہین - یہ دو پچھلی زاتین نسبتاً اس ضلع مین زیادہ ہین - تجارت پیشہ زاتونمین (۶۹۱ ،۴) کومٹی - (۲،۱۰۷) وانی یعنی بنیے اور (۲۱۳ ،۱) مارواڑی ہین - برہمن صرف (۳۰۰ ،۱) ہین - کل نفوس جو زراعت مین مصروف ہین (۵۶،۲۰۰ ،۱) یعنی ضلع کے نفوس کے (۵۷) فیصدی ہین - دلیسی عیسائی ۱۹۰۱ء مین صرف تین تھے۔ -

عام حالات زراعت

یہ عملداری جزاً اتر ٹپ اور جزاً گرانٹی رقبہ مین واقع ہے اسکی زمینین ریگڑ یا کھرب یعنی ریتلی ہین - ریگڑ تعلقہ راجورہ مین زیادہ ہے اور ریتلی اور سرخ زمین سرپور مین اور ادلاباد تعلقہ کی زمینین دونون سے مخلوط ہین - اسیوجہ سے دہان اور خریف کی پیداوار سرپور مین اور ربیع کی کاشت راجورہ مین زیادہ ہوتی ہے اور ادلاباد مین خریف و ربیع تقریباً مساوی ہین - پہاڑون کے دامن اور ندیون کے کنارون کی زمینین غرنلی اور نہایت حاصل خیز ہین اور اون مین گیہون - کپاس - اور چنا عمدہ ہوتا ہے -

معظم موازین زراعت

معظم پیداوار

رعیت واری طریقہ مالگذاری جاری ہے - ۱۹۰۱ء مین خالصہ کا رقبہ (۴۲۲ ۸ ،۴) مربع میل تہا جسمین سے (۵۵۲۱) مربع میل مزروعہ (۳۳ ۶ ،۱) قابل زراعت بنجر و افتادہ (۲۱۳ ،۲) جنگلات اور (۴۴۱ ۴) مربع میل غیر قابل زراعت کا رقبہ تہا - عمدہ پیداوار جوار ہے جسکا رقبہ مزروعہ کا نصف ہے - دہان اور گیہون - چار اور تین مربع میل حاصل ہوتے ہین اور رقبہ اجناس روغندار (۵۴) سن و انباڑی (۲۹) اور کپاس (۲۵) مربع میل ہے۔ -

ترقی زراعت

اس ضلع کی پیمایش نہین ہوئی اور بہت ہی کم آباد ہے جسمین وسیع قطعات محصورہ وغیرہ

محفوظ جنگلو نکے ہین - زراعت کی حالت بہت پست ہے - ترقی زراعت کی کوئی تدبیر نہین کی گئی ہے باوجود اسکے پچھلے بیس سالون مین آٹھ فیصدی کے قریب رقبہ مزروعہ مین اضافہ ہوا ہے۔

مویشی - ٹٹو - بھیڑ و بکریان -

یہان کے مقامی جانور بہت مضبوط اور بھینسین پرگنہ ماہور تعلقہ ادیلاباد کی دودھ دینے مین مشہور ہین - ایک خاص نسل چھوٹے بیلون کی یہان ہوتی ہے جو بہت تیز رو ہین - یہ بیل فی جوڑ دوسو روپیہ تک کے ہوتے ہین - اور معمولی جانور ۵۰ سے ۷۰ روپیہ تک فی جوڑ بکتے ہین ٹٹو - بھیڑ اور بکریان معمولی قسم کی ہین۔

آبپاشی

تریکا رقبہ (۶ ½) مربع میل ہے جسکی آبپاشی چھوٹے بڑے (۱۳۲۲) تالابون (۹۹) باولیون اور (۱۷) نہرون سے ہوتی ہے - جو سب عمدہ حالت تعمیر مین ہین - تریکا سب سے زیادہ رقبہ تعلقہ سرپور مین ہے - حال مین ایک بند اور تین بڑے تالاب تعلقہ ادیلاباد مین تقریباً پچاس ہزار روپیہ کے صرفہ سے تیار ہوئے ہین جن سے [illegible] روپیہ کی آمدنی معین ہوئی ہے۔

جنگلات

اس عملداری مین وسیع جنگل ہین - محصورہ کا رقبہ (۲,۲۱۳) اور غیر محفوظ اور کھلے جنگل کا رقبہ دو ہزار مربع میل ہے - قابل زراعت بنجر کی زمینون کو چوبینہ کا جنگل بنانے کی تجویز ہے - چوبینہ کے معتبر اقسام ساگوان - تنکی یعنی آبنوس - بیلگو - جتی گی - بیجا سال - دہاورا اور شیشم ہین۔

معدنیات

ابرک - چونیکا پتھر - اور پرت وار چونے کا پتھر جو شاہ آباد کے پتھر سے کہین بہتر ہے - اور چکپا جو ایک سرخ رنگ معدنی ہے تعلقہ ادیلاباد مین پیدا ہوتے ہین - تعلقہ سرپور کے راعبلگنڈ

کے پہاڑون مین بلضم اور لوہے کا پتھر ہوتا ہے - مواضع ساسٹی و پونہ تعلقہ راجورہ مین کوئلا موجود ہے اور سنہ ۱۸۷۲ء مین امتحانی کہدائی کی گئی تہی لیکن کوئی کامیاب نتیجہ برآمد نہین ہوا اور کام ترک کردیا گیا - موضع ساسٹی کے قریب کوئلے کے تین معدن ہین اور گندہک بہی ہوتی ہے مگر نکالی نہین جاتی ہے -

صنایع و دستکاری

اس عملداری مین کوئی قابل قدر صنعت نہین ہے - جلاہے گاڑہا کپڑا دہوتیان - ساڑیان وغیرہ مقامی ضرورتون کے لیے تیار کرتے ہین - رنگاری لوگ پردہ اور رضائیان رنگتے ہین - لوہار معمولی آلات زراعت تیار کرتے ہین - سرپور مین چہاگلین اچھی ہوتی ہین -

تجارت

معظم برآمد ملک روئی - السی - تل - بعض غلات اور جانور ہین - اور درآمد مین چاول - نمک - معدنی تیل - افیون - کپڑا - اور گرم مصالح - سونا - چاندی - تانبا اور پیتل شامل ہین - معتبر تجارت پیشہ کوسٹی - مارواڑی - اور کچھی ہین -

ریلوے اور سڑکین

یہ ضلع ریلوے اور پختہ سڑکون سے عاری ہے - قدیم سڑک ناگپور درمیان منور و سانگلی (۳۸) میل لمبی خام سڑک ہے اور ایدلاباد سے راجورہ و سرپور تک صرف کماچرون کا راستہ ہے -

قحط

اس رقبہ کے پچھلے قحطون کا کوئی حال معلوم نہین - سنہ ۱۹۰۰ء مین جب اورنگ آباد قحط مین مبتلا تہا یہان کی رعایا مرفہ الحال تہی - لیکن سرکار عالی و سرکار عظمتمدار کے قحط زدہ اضلاع کی رعایا کے آجانے سے یہان بہی کسیقدر گرانی ہوگئی اور ایک محتاجخانہ ایدلاباد مین کہولا گیا جسمین آٹھ سو مفلوکالحال کی پرستاری کی گئی اور جسکا صرفہ ۱۱۱۱ روپیہ ہوا -

ضلع کی بڑی قسمتین اور افسر

یہ عملداری دو قسمتون پر منقسم تہی - ایک مین تعلقہ ایدلاباد تہا جو عملدار صاحب کے تحت مین تہی

اور دوسرے مین تعلقات سرپور و راجورہ تھے جو سوم تعلقدار کی تفویض تھی - ہر تعلقہ پر ایک تحصیلدار مامور ہے۔ -

عدالتہاے دیوانی و فوجداری

عملدار ناظم اعلاے دیوانی و فوجداری دونون مین سوم اور تحصیلدار انکو اقتدارات فوجداری درجہ دوم و سوم حاصل ہین - اور سوم تعلقدار و تحصیلدار تحتانی عدالتہاے دیوانی کے ناظم بہی ہین - تحتانی عدالتون کے مرافعہ عملدار کے ہان رجوع ہوتے ہین - جرایم شدیدہ بہت کم ہوتے ہین -

انتظام مالگذاری اراضی

سنہ ۱۸۶۶ع کی ضلعبندی کے قبل تعلقات ابدلا باد و سرپور کی مالگذاری اجارہ پر دیجاتی تہی - لیکن اوسوقت یہ تعلقات ضلع اندور مین شریک تھے تعلقہ راجورہ تنخواہ جاگیر تہا - سنہ ۱۸۶۷ع مین پہلے دونون تعلقات ایلگندل مین منتقل ہوئے لیکن سنہ ۱۸۶۹ع مین یہ اندور مین شامل ہوئے سنہ ۱۸۷۲ع مین تعلقہ راجورہ شریک خالصہ کیا گیا اور اون دونون تعلقات کے ساتھہ ایک عملداری قایم کی گئی - اس عملداری کی پیمائش نہین ہوئی ہے - اوسط دہارا خشکی کا ے ر فی ایکر ہے (اعلی ۱ ملے - اقل ۲) اور تری کا اوسط دہارا صر ۵ روپیہ فی ایکر ہے (اعلی عہ ۵ - اقل لے) - عملداری کی مالگذاری اراضی و جملہ آمدنی تختہ ذیل مین درج ہے۔ -

	سنہ ۱۸۸۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۹۰۳ع
مالگذاری اراضی -	دو لک [illegible]	دو لک [illegible]	دو لک [illegible]	دو لک [illegible]
جملہ آمدنی -	[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک

سنہ ۱۸۹۵ع کی تبغرات کی وجہ سے اسکی مالگذاری اراضی فی الحال (۶٫۵) لاکہ روپیہ ہے۔ -

حکومت لوکل بورڈ و صفائی

عملداری مین کوئی لوکل بورڈ نہین - راستہ بٹی اور رود گہاٹ کی آمدنی لیکار آمد کامون مین صرف

ہوتی ہے - ایک مختصر سا عملہ صفائی ضلع و تحصیلات کے مستقر پر مامور ہے - جملہ آمدنی [illegible] روپیہ تہی جسمین [illegible] راستہ پٹی سے حاصل ہوئے تھے اور [illegible] رود گہاٹ سے . -

پولیس و محابس

عملدار افسر اعلاے کوتوالی ہین اور مہتمم پولیس اونکے عملی مددگار ہین جن کے تحت مین چار ہین (۴۲) تحتانی افسر (۱۵۵) جوان اور پچیس سکہ سوار ہین - یہ جمعیت اٹھارہ تہانون مین منقسم ہے - ایدلاباد مین ایک محبس ہے جسمین چھہ ماہ میعاد سے کم کے قیدی رکھے جاتے ہین اور زاید میعاد کے قیدی سنٹرل جیل نظام آباد کو بہیجدیے جاتے ہین - محبس مین پچاس قیدی رہ سکتے ہین -

تعلیم

بلحاظ تعلیم اس عملداری کا درجہ بہت گہٹا ہوا ہے جسمین صرف ایک فیصدی (۱۶۱ مرد ۱۷، ۱۰ عورتین) سنہ ۱۹۰۱ء مین پڑہنا لکہنا جانتے تھے - جملہ طلبا کی تعداد سنہ ۱۸۹۱ء مین (۳۶۰) سنہ ۱۹۰۱ء مین (۲۲۴۳) اور سنہ ۱۹۰۳ء مین (۳۹۴) تہی سنہ ۱۹۰۳ء مین چار ابتدائی مدارس جاری تھے. کل خرچ تعلیم سالانہ [illegible] روپیہ تہا جو تماماً خزانہ شاہی سے دیاگیا سنہ ۱۹۰۱ء مین اجرت تعلیم [illegible] روپیہ وصول ہوئی . -

دواخانجات و ٹیکا لگانا

یہان صرف دوہی دواخانہ ہین جنمین سنہ ۱۹۰۱ء کا مرجوعہ (۵،۸۸۵) تہا اور عمل جراحی کی تعداد (۱۶۷) تہی سنہ ۱۹۰۱ء کے مصارف طبابت [illegible] روپیہ تھے - سال مذکور مین (۳۹۷) بچون کے ٹیکا لگایا گیا لیعنی فی ہزار نفوس ضلع کے (۱۵م ۱) کے . -

تعلقہ ایدلاباد (عادل آباد)

ضلع عادل آباد کا یہ ایک تعلقہ ہے اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین لشمول جاگیرات (۱،۱۲،۳۱۴) اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۹۹،۳۳۲) اور رقبہ (۲۲۰) مربع میل تہا - اسمین ایک قصبہ ایدلاباد (۳،۳۰۳ نفوس) مستقر ضلع و تعلقہ اور (۴۲۰) مواضع ہین جنمین تیس مواضع جاگیر ہین - اسکی مالگذاری اراضی

سنہ ۱۹۰۱ع مین (۱٫۴) لاکھ روپیہ تہی سنہ ۱۹۰۵ع مین ایک جزو اسکا تعلقہ جدید کنوٹ مین شریک کیا گیا - یہ تعلقہ بہت کم آباد ہے اور اسمین وسیع قطعات غیر مزروعہ بنجر واقع ہین -

تعلقہ راجورہ

یہ ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے - بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین (۲۴٫۸۰۰) اور سنہ ۱۸۹۱ع مین (۲۵٫۴۷۷) تھی اور رقبہ (۵۹۵) مربع میل تھا - لوگون کے خوش آب وہوا مقامات ایدلآباد وسرپور کو چلے جانے سے یہان کمی واقع ہوئی - اسمین (۱۲۸) مواضع ہین جنمین (۲۹) مواضع جاگیر ہین اور راجورہ (۲٫۲۱۳ نفوس) اسکا مستقر ہے - سنہ ۱۹۰۱ع مین اسکی مالگذاری اراضی ماارا روپیہ تہی - یہ بہی بہت ہی کم آباد ہے اور وسیع قطعات قابل زراعت بنجر اور جنگل کے اسمین واقع ہین - -

تعلقہ سرپور

ضلع عادل آباد کا یہ ایک تعلقہ ہے - جسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ع مین بشمول جاگیرات (۳۵٫۹۴) و سنہ ۱۸۹۱ع مین (۱۰۶٫۷۴۵) تہی - رقبہ اسکا (۲٫۲۱۴) مربع میل تھا - اسمین (۴۳۵) مواضع ہین جنمین (۴۹) مواضع جاگیر کے ہین اور سرپور (۳٫۱۲۴ نفوس) اس کا مستقر ہے - اسکی مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ع مین لعہ للعہ روپیہ تہی - سنہ ۱۹۰۵ع مین ایک جز اس کا جدید تعلقہ جنگانون مین شریک ہوا - یہ بہی بہت ہی کم آباد ہے اور وسیع قطعات قابل زراعت اور جنگلون پر مشتمل ہے -

تعلقہ جنگانون

ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے جو درمیان تعلقات سرپور ولکھٹی پیٹھ کے واقع اور اون دونون تعلقات کے چند مواضع لیکر قایم کیا گیا ہے - اِس کا مستقر جنگانون (۲٫۰۵۲ نفوس) ہے - -

تعلقہ چنور

ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے - جسکو پرانہیتا ندی جانب مشرق ضلع چاندا علاقہ

انگریزی سے جدا کرتی ہے - اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین بشمول جاگیرات (۵۶،۵۹۱) اور سنہ ۱۸۹۱ء
مین (۵۲،۸۸۹) تھی اور رقبہ (۹۰۰) مربع میل تھا جسمین بڑا رقبہ جنگل کا ہے - اسمین ایک قصبہ چنور
(۵،۹۶۱ نفوس) اور (۱۱۰) مواضع ہین جنمین گیارہ مواضع جاگیر کے ہین - مالگذاری اراضی سنہ ۱۹۰۱ء مین
لعہ روپیہ تھی - گوداوری اسکی جنوبی اور پرانہیتا اسکی مشرقی سرحد ہین اور ان ندیون کے
اطراف کی زمینین چکنوٹ ہین وہان بذریعہ تالاب کثرت سے بوئے جاتے ہین -

تعلقہ لکھسٹی پیٹھ

یہ تعلقہ ضلع عادل آباد کا ہے بشمول جاگیرات اسکی مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۵۰،۸۳۵) اور
سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۲،۵۰۹) اور رقبہ (۴۹۹) مربع میل تھا - یہ کمی قحط اور وبا سے واقع ہوئی - یہ تعلقہ
(۱۲۳) مواضع پر مشتمل ہے جنمین نو مواضع جاگیر کے ہین اور لکھسٹی پیٹھ (۴،۲۰۸ نفوس) اس کا
مستقر ہے جو گوداوری کے بائین کنارہ پر واقع ہے - سنہ ۱۹۰۱ء کی مالگذاری اراضی لعہ روپیہ
تھی - تالابون اور باولیون سے وہان کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے -

تعلقہ نرمل

یہ ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے - سنہ ۱۹۰۱ء مین اسکی مردم شماری بشمول جاگیرات (۱۵۱،۴۹)
اور سنہ ۱۸۹۱ء مین (۵۴،۴۵۵) تھی - کمی سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کا نتیجہ ہے - اس کا رقبہ (۵۴۸) مربع
میل تھا - اسمین قصبہ نرمل (۷،۵۱۰ نفوس) اسکا مستقر اور (۱۱۵) مواضع تھے جنمین پندرہ جاگیر
تھے - مالگذاری سنہ ۱۹۰۱ء مین (۱،۲) لاکھ روپیہ تھی - زیر تالاب کثرت سے کاشت شالی ہوتی
ہے - گوداوری اسکی جنوبی سرحد ہے اور یہ تعلقہ شمال کیجانب پہاڑی ہے - سنہ ۱۹۰۵ء مین اسمین
تغیر ہوا اور چند مواضع تعلقہ کنوٹ مین شریک ہوگئے اور درساپور کا ایک حصہ اسمین شامل کیا گیا - تعلقہ
بلغرب علاقہ پائگاہ جسمین (۴۱) مواضع ہین اسکے مشرق مین واقع ہے جسکی مردم شماری

(۱۳،۳۷۵) اور رقبہ (۱۱۹) مربع میل ہے -

تعلقہ کنوٹ

ضلع عادل آباد کا ایک تعلقہ ہے - یہ ۱۹۰۵ء مین قایم ہوا اور تعلقات نرسا پور و نرمل کے شمالی دیہات سے مرکب ہے - اسکا مستقر کنوٹ (۱۵۱۴ نفوس) ہے -

قصبہ ایدلاباد (عادل آباد)

یہ قصبہ ضلع و تعلقہ عادل آباد (ایدلآباد) کا مستقر اور (۱۹° ۴۰َ) شمالی اور (۷۸° ۳۳َ) شرقی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶،۳۰۳) - علاوہ دفاتر اول تعلقہ دار و مہتمم پولیس و امین کروڑگری کے ایک دواخانہ ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ یہان مقیم ہے - ایدلآباد مین ایک ہندوٗن کی دیول ہے جسکی سالانہ جاترا ہوتی ہے - یہ ایک غلّہ کی معتبر منڈی ہے -

قصبہ چینور

تعلقہ چینور کا مستقر اور خط (۱۸° ۵۱َ) شمالی و (۷۹° ۴۸َ) شرقی پر دس میل جانب شمال دریائے گوداوری واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء (۶،۵۶۱) - اسمین امین کی کچہری ٹپہ خانہ اور دواخانہ ہین یہان کہٹسر سے نہایت مضبوط و پایدار کپڑا تیار ہوتا ہے جو مثل چینا سلک کے ہے -

قصبہ نرمل

یہ ایک حصاردار قصبہ اور مستقر تعلقہ نرمل ضلع عادل آباد ہے جو خط عرض بلد شمالی (۱۹° ۶َ) اور خط طول بلد شرقی (۷۸° ۲۱َ) کے تقاطع پر واقع ہے - مردم شماری ۱۹۰۱ء - (۱۰،۰۵۱) - ۱۷۵۲ء مین نرمل کے راجا نے نواب صلابت جنگ پر حملہ کیا جو موسیو بوسی کے ساتھ اورنگ آباد سے گولکنڈہ جا رہے تھے - باہم جنگ ہوئی اور راجہ قتل ہوا اور اوسکی فوج پراگندہ ہوگئی - دفتر تحصیل و کچہری امین پولیس و دفاتر مددگار مہتمم چوبینہ و ناظر تعمیرات کے علاوہ ایک دواخانہ ٹپہ خانہ اور ایک مدرسہ بہی یہان مقیم ہے - قصبہ کا موقع نہایت خوبصورتی کے ساتھ گرانیٹ کی پہاڑیون کے

درمیان واقع ہے جنمین سے اکثر پر چھوٹے چھوٹے قلعہ بنے ہوئے ہین۔ سب سے بڑا قلعہ قصبہ کے وسط مین ہے جسمین قدیم محلات کے کھنڈر موجود ہین۔ قلعہ کا معظم حصہ فریخ افسرون کا تعمیر کیا ہوا ہے جو سرکار عالی کے ملازم تھے اور ابتک بھی عمدہ حالتین ہے اوسمین متعدد توپین اور تین برج سوراخ کرنیوالی توپون کے لیے تیار ہوئے تھے۔

متفرق چھوٹے مضامین

بالاگہاٹ

یہ ایک سلسلہ پہاڑون کا ہے جو اس ملک کے نصف حصۂ غربی مین واقع ہے اور تعلقہ بیلولی ضلع ناندیر سے ضلع پربھنی کے جنوبی حصہ مین سے گذرتے ہوئے دہارور و بالوڑہ کے اوسطرف آشٹی ضلع بیڑ تک ممتد ہے۔ مشرق سے مغرب تک طولا دو سو میل اور عرض مین تین سے چھہ میل تک متفاوت ہے۔ اسکی ایک شاخ آشٹی سے جنوبی شرقی سمت مین اوس حصہ مین سے گذرتی ہے جو درمیان سنیا۔ مانجرا اور کاگنا ندیون کے واقع ہے جو اضلاع بیڑ و عثمان آباد و گلبرگہ پر مشتمل ہے۔ اور آخرالذکر ضلع مین ختم ہوتی ہے۔ ایک دوسری شاخ اسکی پربھنی کے جنوب سے اوسی سمت مین چلکر تعلقہ راجورہ ضلع بیدر مین سے گذرتے ہوئے جنوب کو لاس ضلع اندور تک جاتی ہے۔ جو حصہ ملک کا اس سلسلہ اور اوسکی دونون شاخون سے گھرا ہوا ہے بالاگہاٹ کہلاتا ہے۔

جالنہ کے پہاڑ

یہ پہاڑون کا ایک سلسلہ ہے جو شرقی سمت مین دولت آباد ضلع اورنگ آباد سے شروع ہوتا ہے برار کی سرحد کے قریب ایک شاخ جنوب سے جالنہ کی طرف سے اسمین آکر ملتی ہے جس سے یہ موسوم ہوتا ہے۔ برار مین داخل ہونے کے بعد یہ سہیادری پربت یعنی ساتمالا سلسلہ مین ملجاتے ہین۔ جالنہ کے پہاڑ (۲۴۰۰) فٹ بلند ہین جنمین سے ایک چوٹی دولت آباد کی (۳۰۲۲) فٹ بلند ہے

اس سلسلہ کا جملہ طول (۱۲۰) میل ہے۔۔

اس کا بیان بمبئی کے گزیٹر مین ساتمالا کے تحت مین ملاحظہ ہو۔

سہیادری پربت

تالاب پاکہال

یہ ایک وسیع قطعہ پانی کا موضع پاکہال تعلقہ پاکہال ضلع ورنگل مین (۱۷ ۲ ۵۷) شمالی (۷۹ ۵۹) شرقی خطوط کے تقاطع پر واقع ہے اور شمال و جنوب و مشرق کیجانب پست پہاڑیون سے محدود ہے۔ پاکھال ندی کے دو جانب دو پہاڑیون کے درمیان ایک بند باندھ کر اوس کے پانی کو روکنے سے یہ تالاب بنایا گیا ہے اور ممالک سرکار عالی مین سب سے بڑا تالاب ہے جسکا عرض و طول (۶۰۰۰) اور (۸۰۰۰) گز ہے اور بند کا طول دو ہزار گز اور پانی کا رقبہ تیرا مربع میل ہے۔ متعدد نہرون سے دور تک آبپاشی کے لیے اِس کا پانی جاتا ہے۔ بند کے وسط مین ایک عمارت کی کھنڈر ہے جو شتاب خان کا چبوترا کہلاتا ہے۔ اِس تالاب مین مچھلیان اور گھڑیال بہت ہین اور اِس کے اطراف کے جنگل مین شکاری جانور کثرت سے ہین۔ پانی کا اوسط عمق بیس و چالیس فٹ کے درمیان ہے۔

اِس کا بیان بمبئی کے گزیٹر مین ملاحظہ ہو۔

دریائے گوداوری

مانجرا ندی

یہ ندی پاٹودہ ضلع بیڑ کے میدان سے اُبھر کر اضلاع عثمان آباد و بیدر و میدک مین جنوبی شرقی سمت مین بہتے ہوئے کلبگور سے دس میل مشرق کو دفعۃً پاٹ کر شمالی سمت مین بہتے ہوئے اضلاع ناندیر و اندور کی سرحد واقع ہوتی ہے اور آخر کار گنٹہ لواڑی کے قریب گوداوری مین اوس کے دہنے جانب سے داخل ہو جاتی ہے۔ اس کا جملہ طول (۳۸۷) میل ہے۔ اثنائے مرور مین ترنا ندی تعلقہ نلنگہ ضلع بیدر مین اسکے دہنے جانب سے اسمین آ کر ملتی ہے۔ اور اٹھارا میل آگے چلکر کارنجا ندی ادسی جانب سے اسمین داخل ہوتی ہے۔ ضلع ناندیر مین دو چھوٹی ندیان لینڈی اور منار اس کے

بائین جانب سے اس سے ملتی ہے - مانجرا کے کنارہ کہی جاے گہرے بنین ہین اور خاک آمیز ہین -
اوکرے اور نادا سپر عبور و مرور کے لیے متعدد مقامات پر رکہے گئے ہین اور اس کے پانی سے ہر جانب
آبپاشی ہوتی ہے - دو نئی تجویزین مشہور بمانجرا پراجکٹ اور مانجرا اکسٹنشن پراجکٹ آبپاشی کے لیے
زیر تعمیر ہین جنسے ضلع میدک مین وسیع قطعات کی آبپاشی ہو سکے گی -

پائین گنگا اس کا بیان گزیٹیر برار مین ملاحظہ ہو -

وردھا ندی اس ندی کا بیان برار کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

پرانہیتا ندی اسکا بیان ممالک وسطی کے گزیٹیر مین دیکھا جائے -

دریای کشنا اس دریا کا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

بھیما ندی بھیما ندی کا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین دیکھا جائے -

تنگبھدرا تنگبھدرا ندی کا بیان میسور کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

موسی ندی یہ ندی اننت گری کے پہاڑون مین متعلقہ تپلو ضلع اطراف بلدہ مین ابھرتی ہے
اور (۱۱۲) میل تک مشرقی سمت مین بہتی ہے جہان آلیر ندی چیوٹر کے قریب اس کے بائین جانب
سے اسمین داخل ہوتی ہے - یہان سے یہ جنوبی شرقی سمت مین بہتی ہے - یہان تک کہ کشنا مین
داخل ہو جاتی ہے - اس کا جملہ طول (۱۵۰) میل ہے - اس ندی سے مختلف مقامات مین
متعدد نہرین کاٹی گئی ہین - جن سے تالابون مین پانی پہونچایا جاتا ہے اور صریحا آبپاشی
ہوتی ہے - بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد اسکی داہنے کنارہ پر واقع ہے -

کرناٹک کرناٹک اسکا بیان بمبئی کے گزیٹیر مین ملاحظہ ہو -

دکن

دکن کا بیان بمبئی کے گزیٹیر میں دیکھا جائے۔

باب ختم شد ستیر

خَتم شُد حصّہ دوم

غلطنامہ حصہ اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱	کرنگر	کریمنگر	۲۵	۱۷	سنہ ۱۵۸۰	سنہ ۱۵۸۱ع
۱۰	۸	نمود و معروف	نمود معروف	-	-	سنہ ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۶۰۳ع
۱۳	۱۵	کڑورا	تڑوڑا	۲۶	۲ و ۳	اوس کا بیٹا عبداللہ	اوسکا داماد محمد سنہ ۱۶۱۲ع
۱۸	۱۳	دوراست	دوروست			قطب شاہ	مین بادشاہ ہوا
۲۰	۳	دورا	دورالسدرا			جانشین ہوا۔	اور اوسکے بعد سنہ ۱۶۲۶ع
-	-	سملے بد	سرملے بد				مین اوسکا بیٹا
۲۱	۱۰	فاش	فاحش				عبداللہ قطب شاہ
۲۲	۱۴	سنہ ۱۴۴۷ع	سنہ ۱۴۳۰ع				جانشین ہوا۔
۲۳	۱۵	سنہ ۱۵۰۱ع	سنہ ۱۵۰۰ع	-	۱۵	سنہ ۱۶۷۲ع	سنہ ۱۶۷۴ع
۲۴	۵	ولی شاہ	ولی اللہ شاہ	-	۱۶	سنہ ۱۶۶۶	سنہ ۱۶۸۶ع
-	۱۰	سنہ ۱۵۴۹ع	سنہ ۱۵۳۰ع	۳۰	۱	سنہ ۱۷۰۱ع	سنہ ۱۷۰۴ع
۲۵	۵	سنہ ۱۵۰۰	سنہ ۱۵۱۲ع	۲۹	۱۲	جدالی ووفائی	جدالی دو فاعی
-	-	سنہ ۱۶۸۲	سنہ ۱۶۸۰ع	۳۱	۳	آسانی	آسامی
-	۸	گوگکنڈہ	گولکنڈہ	۳۲	۲	برابر وقت	برابر وقت پر
-	۱۰	ساٹھ	سینتالیس	-	۱۱	کنٹنجنٹ فوج	کنٹنجنٹ کی فوج
-	۱۱	چوالیس	اکتیس	-	۱۵	ایجنٹ	ریجنٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۵	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۲ء	۵۶	۹	۱۱۲	۱۲۵
-	۱۰	استیمار	استیجار	۶۲	۱۵	بجیسے	بجبے
۳۸	۱۰	۱۳۲۹۱	۱۳/۲۹۰	-	۱۱	گھیر	کھیر
۳۹	۲	کوئلے	کویلی	-	-	بھمن ٹارا	بھبن ٹارا
۴۳	۱۲	۱۱۹۳۸۲	۱۱۹۸۳۸۲	-	-	قسمون مین	قسمتون مین
۴۴	۱۷	گویا	کویا	۶۹	۹	۱۱۹۷۹	۱۷۹۷۹
۴۷	۱۳	دول	دون	-	۱۳	[illegible]	[illegible]
۵۱	۱۴	پراچوکا	بڑا چوکا	۷۰	۱۰	سنہ ۱۸۷۲ء نے	سنہ ۱۸۷۲ء مین
-	۱۵	رنگڑ سیان)	ایگڑ (سیاہ)	۷۱	۵	چھپوٹا	جھوٹا
۵۲	۱۰	۲۷۰۰۴۰	۳۰۲۴۰	۷۲	۳	جیلا سے	چیلا سے
-	۱۳	ماکی	ماگی	-	۱۳	ہیمہ تالیبٹا	ہیمہ تامیٹا
۵۳	۲	ماکی	ماگی	۷۹	۴	جتنین والی	جبین دانی
-	۹	رمتیلی	ریتلی	۸۰	۲	منجانب	بجانب سے
-	۱۵	چپسہ روز	چند روز	-	۱۷	[illegible]	[illegible]
۵۶	۲	۱۲۵۲۱	۱۲۵۳۱	۸۳	۴	معاون کام	معاون کا کام
-	۵	(۱۲۵۸-۱/۸۱)	(۱۳۵۸-۸/۱۵)	-	۱۰	(۱۲۹۱) میل	(۱۱۲۱۴) میل
-	۸	۱۴۳	۱۴۹	۸۴	۵	ساٹھ ہزار ۱۴۰	ساٹھ ہزار پانچسو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۳	۱۲	مجموعہ کی صورت	مجموعہ قوانین کی صورت	۱۳۴	۵	۰	تک مقرر ہوئی ہے
۹۶	۱	اختراع	اختراعات	۱۳۸	۶	۰	مختلفہ
۹۸	۱۵	تخمینات صفحہ ۹۵ سے	تخمینات ذیل	۱۴۳	۹	۰	انکے
۱۰۲	۲	اسٹامپ	تیاری اسٹامپ	۱۴۶	۱۷	اِس	یہ اِس
۱۰۳	۴	اونکی	اوسکی	۱۴۸	۱۰	تخت	تحت
۱۱۹	۱۱	۰	اور	۱۵۱	۱	کیا	کرکے
۱۲۸	۸	سنہ ۱۹۰۱ع	سنہ ۱۸۹۱ع	؍؍	۱۶	۲۴۲	۲۴۱

تمت